



نماز

کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا



حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق



مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاضی

دارالافتاء، جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمارت کراچی

0333 - 3136872

نماز

کے مسائل کا الٹا ٹیکلو پیڈیا
حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاح جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیتُ العَمَّارِ کراچی

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب..... نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا
مؤلف..... مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
سنہ طباعت:..... طبع اول: ۱۴۳۱ھ - ۲۰۱۰ء

ناشر: **بیت العمار کراچی**

نورانی مسجد گل پلازہ مارسٹن روڈ کراچی 74400

موبائل: 0333-3136872

ملنے کے دیگر پتے

ادارۃ الانور، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون 021-34914598

☆ اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون 021-34927159

☆ ادارۃ الرشید، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ موبائل 0321-2045610

بیت العمار کراچی

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان
	﴿.....ش.....﴾
۳۸	+ شادی کرنے سے وطن اصلی بن جاتا ہے.....
۳۸	+ شافعی امام فجر میں قنوت پڑھے تو.....
۳۹	+ شافعی امام کی اقتداء میں رفع یدین کرنا.....
۴۰	+ شافعی امام کی اقتداء میں رفع یدین نہ کرے.....
۴۰	+ شافعی کے پیچھے خفی کا وتر پڑھنا.....
۴۱	+ شافعی مساجد میں جمعہ کی نماز ادا کرنا.....
۴۱	+ شب براءت کی رات.....
۴۱	+ شبینہ.....
۴۲	+ شراب.....
۴۲	+ شرائط نماز اور جدید سائنس.....
۴۲	+ شرٹ.....
۴۵	+ شرمگاہ.....
۴۵	+ شرم نہیں آتی.....
۴۶	+ شفیع.....
۴۶	+ شفق.....
۴۷	+ شفق ابیض غائب نہیں ہوتی.....

صفحہ نمبر	عنوان
۴۸	+ شفق ختم ہونے سے قبل صبح صادق ہو جاتی ہے.....
۴۹	+ شکرا نے کی نماز.....
۴۹	+ شک کی وجہ سے سجدہ سہو کرنا.....
۵۰	+ شک میں ایک رکن کی مقدار گزر گیا.....
۵۰	+ شک ہوا تکبیر تحریمہ کے بارے میں.....
۵۰	+ شلوار.....
۵۱	+ شمار کرنا.....
۵۱	+ شناختی کارڈ.....
۵۲	+ شور و غل کرنا.....
۵۲	+ شوہر اور بیوی نماز پڑھیں.....
۵۳	+ شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا.....
۵۴	+ شیشے میں عکس نظر آئے.....
۵۴	+ شیعہ کا جماعت میں شرکت کرنا.....
۵۴	+ شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا.....
	﴿.....ص.....﴾
۵۶	+ صاحب ترتیب کو قضا نماز یاد آ جائے.....
۵۶	+ صاحب ترتیب کو قضا نماز یاد آ گئی.....

صفحہ نمبر	عنوان
۵۷	+ صاحبین.....
۵۷	+ صبح صادق.....
۵۸	+ صبح صادق سے طلوع آفتاب تک وقفہ.....
۵۹	+ صبح صادق کے بعد نفل پڑھنا.....
۵۹	+ صبح کاذب.....
۶۰	+ صحت کی شرائط مفقود ہو جائیں.....
۶۰	+ صحت کی قضاء بیماری میں کرنا.....
۶۱	+ ”صدق اللہ ورسولہ“ کہنا.....
۶۱	+ صف اول.....
۶۱	+ صف اول میں جگہ خالی ہے.....
۶۲	+ صف اول میں جگہ نہیں ملی.....
۶۳	+ صف اول میں زبردستی گھس جانا.....
۶۳	+ صفائی ستھرائی کا راز.....
۶۴	+ صف ثانی کہاں سے بنائیں.....
۶۵	+ صف سے پیچھے ہو جانا.....
۶۵	+ صف سیدھی کرنے کا طریقہ.....
۶۶	+ صف سیدھی ہو جائے گی.....

صفحہ نمبر	عنوان
۶۶	✦ صف کا خلا کیسے پر کیا جائے.....
۶۶	✦ صف کی ترتیب.....
۶۷	✦ صف کی چوڑائی کم ہو.....
۶۷	✦ صف کے باہر نیت نہ باندھے.....
۶۸	✦ صف کے جوانب کے اعتبار سے ثواب میں کمی بیشی ہوتی ہے.....
۶۸	✦ صف میں پاؤں پھیلا کر بیٹھنا.....
۶۹	✦ صف میں جگہ نہ ہو.....
۶۹	✦ صف میں خالی جگہ نہ ہو.....
۶۹	✦ صف میں ذرا سرک کر بیٹھنا.....
۷۰	✦ صفوں کو برابر کرنے کی وجہ.....
۷۰	✦ صفوں کے درمیان خالی جگہ چھوڑنا.....
۷۱	✦ صفوں میں کھڑے ہونے کا طریقہ.....
۷۱	✦ صلوٰۃ.....
۷۱	✦ صلوٰۃ الاولادین.....
۷۳	✦ صلوٰۃ التسبیح.....
۷۹	✦ صلوٰۃ التسبیح کی تسبیح چھوٹ جائے.....
۸۰	✦ صلوٰۃ التسبیح کی جماعت.....

صفحہ نمبر	عنوان
۸۰	+ صلوٰۃ التیسح میں دوسری اور چوتھی رکعت کی طرف قیام کے وقت تکبیر نہ کہے ..
	﴿.....ض.....﴾
۸۱	+ ”ض“ کو ”ظ“ پڑھنا
۸۱	+ ”ضالین“ کو ”دالین“ پڑھنا
	﴿.....ط.....﴾
۸۳	+ طاقت کے موافق نماز ادا کرنا
۸۳	+ طریقہ علاج
۸۷	+ طلوع آفتاب
۸۷	+ طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہونے کی وجہ
۸۷	+ طلوع، غروب اور زوال کے وقت نماز مکروہ ہونے کی وجہ
۸۸	+ طواف کرنے والے کا نمازی کے آگے سے گزرنا
۸۹	+ طوال مفصل
۹۰	+ طہارت باقی نہ رہے
	﴿.....ظ.....﴾
۹۱	+ ظہر اور فجر کی سنتوں کی قضاء میں فرق ہے
۹۱	+ ظہر کا مستحب وقت
۹۲	+ ظہر کا وقت

صفحہ نمبر	عنوان
۹۳	+ ظہر کی آخری رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت کی.....
۹۳	+ ظہر کی ایک رکعت ملی.....
۹۳	+ ظہر کی سنت.....
۹۵	+ ظہر کی سنت رہ گئی.....
۹۶	+ ظہر کی سنت سے دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے.....
۹۷	+ ظہر کی سنت کی قضاء.....
۹۷	+ ظہر کی نماز شروع کر دی جماعت شروع ہو گئی.....
۹۷	+ ظہر میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا.....
	﴿.....ع.....﴾
۹۸	+ عاجز کے پیچھے غیر عاجز کی اقتداء.....
۹۸	+ عبادت کرنے والے فراموش نہ کریں.....
۹۸	+ عبادات کے لئے جمع ہونے کی حکمت.....
۱۰۰	+ عداوت کی بنا پر جماعت ترک کرنا.....
۱۰۰	+ عذاب سے نجات ملتی ہے.....
۱۰۱	+ عذر دور ہو گیا.....
۱۰۱	+ عرفات.....
۱۰۲	+ عشاء سے پہلے سونا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۰۲	+ عشاء کا وقت.....
۱۰۳	+ عشاء کا وقت نہ ملے.....
۱۰۳	+ عشاء کا وقت نہیں ملتا.....
۱۰۵	+ عشاء کی اخیر رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی.....
۱۰۶	+ عشاء کی پہلی دو رکعت میں سورت نہیں ملائی.....
۱۰۶	+ عشاء کی جماعت نہیں ملی، وتر کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے یا نہیں.....
۱۰۶	+ عشاء کی جماعت ہو گئی اور تراویح شروع ہو گئی.....
۱۰۸	+ عشاء کی سنت.....
۱۰۸	+ عشاء کی فرض نماز بے وضو پڑھ لی.....
۱۰۸	+ عشاء کی نماز آدھی رات کے بعد پڑھنا.....
۱۰۸	+ عشاء کی نماز پڑھ کر جماعت میں شامل ہو گیا.....
۱۰۹	+ عشاء کی نماز سے پہلے سونا.....
۱۰۹	+ عشاء کی نماز شروع کر دی جماعت شروع ہو گئی.....
۱۰۹	+ عشاء کی نماز فاسد ہو گئی تو تراویح کا کیا ہوگا.....
۱۱۰	+ عشاء کی نماز کی ایک رکعت ملی.....
۱۱۰	+ عشاء کے بعد قصے کہانی سننا.....
۱۱۱	+ عشاء کے بعد گپ شپ لگانا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۱۱	+ عشاء میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا.....
۱۱۲	+ عشق کی نماز.....
۱۱۲	+ عصر کا وقت.....
۱۱۳	+ عصر کی ایک رکعت ٹلی قعدہ کا کیا حکم ہے.....
۱۱۳	+ عصر کی سنت.....
۱۱۳	+ عصر کی نماز دوبارہ پڑھنا.....
۱۱۵	+ عصر کی نماز شروع کر دی جماعت شروع ہو گئی.....
۱۱۵	+ عصر کی نماز کی ایک رکعت ٹلی.....
۱۱۵	+ عصر کی نماز میں سورج غروب ہو گیا.....
۱۱۶	+ عصر میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا.....
۱۱۶	+ عضو خاص پر کپڑا باندھنا.....
۱۱۶	+ عضو کھل گیا.....
۱۱۷	+ عکس نظر آتا ہے.....
۱۱۷	+ عمامہ.....
۱۱۸	+ عمامہ کا بیچ.....
۱۱۸	+ عمر کا تعین.....
۱۱۹	+ عمل قلیل.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۱۹	✦ عمل کثیر.....
۱۲۱	✦ عورت اذان نہیں دے سکتی.....
۱۲۱	✦ عورت اعتکاف کہاں کرے.....
۱۲۲	✦ عورت اقامت کے بغیر نماز پڑھے.....
۱۲۲	✦ عورت امام.....
۱۲۳	✦ عورت بلند آواز سے قرأت نہ کرے.....
۱۲۳	✦ عورت پر نماز کب فرض ہوتی ہے؟.....
۱۲۳	✦ عورت جمعہ کے دن ظہر کی نماز پڑھے.....
۱۲۳	✦ عورت سجدہ میں کیسے جائے.....
۱۲۳	✦ عورت قرأت آہستہ کرے.....
۱۲۵	✦ عورت کا سر.....
۱۲۵	✦ عورت کا مرد کے برابر میں کھڑا ہو جانا.....
۱۲۶	✦ عورت کی اذان.....
۱۲۶	✦ عورت کی اقتدا.....
۱۲۶	✦ عورت کی امامت.....
۱۲۷	✦ عورت مرد کی نماز میں فرق.....
۱۲۷	✦ عورت مرد کے برابر میں آجائے.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۲۸	+ عورت مرد کے برابر میں کھڑی نہ ہو.....
۱۲۸	+ عورت مقتدی ہے.....
۱۲۹	+ عورت نمازی کے آگے سے گزری.....
۱۲۹	+ عورتوں کا بیٹھنا.....
۱۲۹	+ عورتوں کا جماعت کے لئے جانا.....
۱۳۰	+ عورتوں کا سجدہ.....
۱۳۰	+ عورتوں کا مسجد میں آکر نماز پڑھنا.....
۱۳۱	+ عورتوں کو نماز پڑھنے کا مشورہ.....
۱۳۲	+ عورتوں کی امامت کرنا.....
۱۳۲	+ عورتوں کی جماعت.....
۱۳۲	+ عورتوں کے لئے مسجد میں جانا.....
۱۳۳	+ عورتوں میں مشہور ہے.....
۱۳۳	+ عورتیں اول وقت میں نماز پڑھیں.....
۱۳۴	+ عورتیں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھیں.....
۱۳۴	+ عید الاضحیٰ.....
۱۳۵	+ عید الفطر.....
۱۳۵	+ عید کی تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لے.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۳۵	+ عید کی نماز دوسری مرتبہ پڑھنا.....
۱۳۶	+ عید کی نماز کی تکبیروں میں کانوں تک ہاتھ اٹھانے کی حکمت.....
۱۳۷	+ عید کی نماز کے لئے اذان اور اقامت مشروع نہ ہونے کی وجہ.....
۱۳۷	+ عید کی نماز کے لئے حجرہ کرایہ پر لینا.....
۱۳۸	+ عید کی نماز میں تکبیرات زیادہ کہنے کی وجہ.....
۱۳۸	+ عید کی نماز میں سورج کا زوال ہو گیا.....
۱۳۹	+ عیدین.....
۱۳۹	+ عیدین کا وقت.....
۱۴۰	+ عیدین کی حقیقت.....
۱۴۰	+ عیدین کی نماز.....
۱۴۰	+ عیدین کی نماز سے پہلے نفل پڑھنا.....
۱۴۱	+ عیدین کی نماز کے بعد نفل پڑھنا.....
۱۴۱	+ عیدین کے لئے جماعت شرط ہے.....
۱۴۱	+ عیدین میں تکبیر زائد کہنا.....
۱۴۲	+ عیدین میں جماعت شرط ہے.....
۱۴۲	+ عیدین میں جہری قرأت کی وجہ.....

صفحہ نمبر	عنوان
	غ.....غ
۱۴۳	+ غافل کی نماز.....
۱۴۳	+ غروب آفتاب سے غروب شفق ابیض تک وقفہ.....
۱۴۳	+ غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ.....
۱۴۴	+ غصب کی ہوئی زمین میں نماز پڑھنا.....
۱۴۵	+ غلام کی امامت.....
۱۴۵	+ غلط پڑھنے کے بعد صحیح کر لیا.....
۱۴۶	+ غلطی بتانے میں جلدی کرنا.....
۱۴۶	+ غلطی سے سہو سجدہ کر لیا.....
۱۴۶	+ غلطی سے معنی بدل جائے.....
۱۴۸	+ غلطی مان لینا.....
۱۴۸	+ ”غنے“ میں غنے نہیں کیا.....
۱۴۸	+ غیر مسلم کے گھر میں نماز پڑھنا.....
۱۴۸	+ غیر مسلم ماہر کی حیرانگی.....
۱۴۹	+ غیر مقلد کی امامت.....
	ف.....ف
۱۵۱	+ فاتحہ ایک سانس میں پڑھنا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۵۱	+ فاتحہ پڑھ کر رکوع کر لیا.....
۱۵۲	+ فاتحہ پڑھنا.....
۱۵۳	+ فاتحہ پڑھنا بھول گیا.....
۱۵۳	+ فاتحہ پڑھنے کا راز.....
۱۵۳	+ فاتحہ تشہد کے بعد پڑھ لی.....
۱۵۳	+ فاتحہ چھوڑ جائے.....
۱۵۵	+ فاتحہ خلف الامام.....
۱۵۶	+ فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لی.....
۱۵۶	+ فاتحہ سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے.....
۱۵۶	+ فاتحہ سہو مجدہ کے بعد پڑھ لی.....
۱۵۶	+ فاتحہ سے پہلے تشہد پڑھ لیا.....
۱۵۷	+ فاتحہ سے پہلے سورت پڑھ لی.....
۱۵۷	+ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا.....
۱۵۷	+ فاتحہ کا اکثر حصہ دوبار پڑھا.....
۱۵۸	+ فاتحہ کا تکرار.....
۱۵۸	+ فاتحہ کا تھوڑا سا حصہ پڑھا.....
۱۵۸	+ فاتحہ کی جگہ پر سورت پڑھ لی.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۵۹	+ فاتحہ کے بعد تشہد پڑھ لیا.....
۱۶۰	+ فاتحہ کے بعد خاموش رہا.....
۱۶۰	+ فاتحہ کے بعد خاموش رہنا.....
۱۶۰	+ فاتحہ کے بعد دو آیتیں پڑھیں.....
۱۶۱	+ فاتحہ ہر رکعت میں پڑھنے کی حکمت.....
۱۶۱	+ فاسد.....
۱۶۱	+ فاسد ہونا.....
۱۶۱	+ فاسق اور بدعتی میں فرق.....
۱۶۲	+ فاسق کی اذان.....
۱۶۳	+ فاسق کی اقتداء میں جو نماز ادا کی گئی اس کا اعادہ نہیں.....
۱۶۳	+ فاسق کی امامت.....
۱۶۳	+ فاش غلطی.....
۱۶۵	+ فجر اور ظہر کی سنتوں کی قضاء میں فرق ہے.....
۱۶۵	+ فجر سے پہلے دنیاوی باتیں کرنا.....
۱۶۶	+ فجر کا مستحب وقت.....
۱۶۷	+ فجر کا وقت.....
۱۶۸	+ فجر کی جماعت شروع ہو چکی ہے سنت پڑھے یا نہیں.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۶۹	+ فجر کی سنت.....
۱۷۳	+ فجر کی سنت جماعت کے وقت پڑھنے کی وجہ.....
۱۷۳	+ فجر کی سنت رہ گئی.....
۱۷۳	+ فجر کی سنت کی قضاء.....
۱۷۵	+ فجر کی سنت کی قضاء کیوں لازم نہیں.....
۱۷۶	+ فجر کی نماز چار رکعت پڑھ لی.....
۱۷۷	+ فجر کی نماز دوبارہ پڑھنا.....
۱۷۸	+ فجر کی نماز رمضان المبارک میں.....
۱۷۸	+ فجر کی نماز شروع کر دی جماعت شروع ہو گئی.....
۱۷۸	+ فجر کی نماز میں آفتاب طلوع ہو گیا.....
۱۷۹	+ فجر کی نماز میں سورج نکل آیا.....
۱۷۹	+ فجر کی نماز میں قرأت کی مقدار.....
۱۸۱	+ فجر کے بعد.....
۱۸۱	+ فجر کے فرض میں یاد آیا کہ سنت نہیں پڑھی.....
۱۸۲	+ فجر میں چھوٹی سورتیں پڑھنا.....
۱۸۲	+ فجر میں لمبی قرأت ہونے کی وجہ.....
۱۸۳	+ فدیہ ادا نہ کرنا وصیت کے باوجود.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۸۴	+ فدیہ ایک فقیر کو دینا.....
۱۸۵	+ فدیہ زندگی میں دینا.....
۱۸۶	+ فدیہ سے وینی کتاب دینا.....
۱۸۶	+ فدیہ طلبہ کو دینا.....
۱۸۷	+ فدیہ کا مصرف.....
۱۸۷	+ فدیہ کو زندگی میں دینا کیوں جائز نہیں.....
۱۸۷	+ فدیہ کی امید پر نماز ترک کرنا.....
۱۸۸	+ فدیہ کی قیمت.....
۱۸۹	+ فدیہ کی وصیت.....
۱۸۹	+ فدیہ میں نقد دینا.....
۱۹۰	+ فدیہ نماز کا.....
۱۹۰	+ فرائض نماز.....
۱۹۳	+ فرائض نماز کی تعداد.....
۱۹۴	+ فرش پر تصویر ہے.....
۱۹۴	+ فرض.....
۱۹۴	+ فرض اور سنت کے درمیان باتیں کرنا.....
۱۹۵	+ فرض ترک ہو جانا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۹۵	+ فرض تنہا پڑھ رہا تھا جماعت شروع ہو گئی.....
۱۹۷	+ فرض چھوٹ جائے.....
۱۹۸	+ فرض رہ گیا.....
۱۹۸	+ فرض سنت ایک جگہ پڑھنا.....
۱۹۸	+ فرض سے پہلے سنت و نوافل پڑھنے کی حکمت.....
۱۹۸	+ فرض فوت ہو جائے.....
۱۹۹	+ فرض کا منکر.....
۱۹۹	+ فرض کی آخری دو رکعتوں میں فاتحہ پڑھنا.....
۱۹۹	+ فرض کی آخری رکعتوں میں سورت ملالی.....
۲۰۰	+ فرض کی آخری رکعتوں میں سورت نہ پڑھے.....
۲۰۰	+ فرض کی آخری رکعتوں میں سورت نہ ملانے کا راز.....
۲۰۱	+ فرض کی اخیر رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی.....
۲۰۱	+ فرض کی اخیر رکعتوں میں کچھ نہیں پڑھا.....
۲۰۲	+ فرض کی پہلی دو رکعت میں قرأت کرنا واجب ہے.....
۲۰۲	+ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورت نہیں ملائی.....
۲۰۳	+ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ پڑھنا.....
۲۰۳	+ فرض کی تیسری، چوتھی رکعت میں سورت نہ پڑھے.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۰۳	+ فرض کی تیسری رکعت میں سلام پھیر دیا.....
۲۰۴	+ فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورت ملائی.....
۲۰۴	+ فرض کی قرأت.....
۲۰۵	+ فرض کے بعد سنت و نوافل پڑھنے کی حکمت.....
۲۰۶	+ فرض نماز پر اکتفاء کرنا.....
۲۰۷	+ فرض نماز پڑھنے کے بعد دوبارہ اسی نماز کو پڑھنا.....
۲۰۸	+ فرض نماز دوبارہ پڑھی جائے.....
۲۱۰	+ فرض نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی.....
۲۱۱	+ فرض نماز کی قضاء.....
۲۱۲	+ فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھے.....
۲۱۲	+ فرض نماز کے تحریمہ سے نفل پڑھنا.....
۲۱۳	+ فرض نمازیں.....
۲۱۳	+ فریادری کے لئے نماز توڑنا.....
۲۱۴	+ فریضہ کا رد عمل.....
۲۱۴	+ فریو تھراپسٹ کی ہو شرابی.....
۲۱۵	+ فضول کام کرنا.....
۲۱۶	+ فضیلت والی صف.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۱۶	+ فوت ہو گیا.....
۲۱۶	+ فوجی ٹوپا.....
۲۱۷	+ فیکٹری میں جمعہ کی اجازت نہ ملے تو.....
	﴿ ق ﴾
۲۱۸	+ قبر.....
۲۱۹	+ قبرستان.....
۲۱۹	+ قبرستان کی مسجد میں جماعت کرنا.....
۲۱۹	+ قبر کا نقشہ.....
۲۲۰	+ قبر کے اندر تین سزائیں.....
۲۲۰	+ قبر کے سامنے نماز پڑھنا.....
۲۲۰	+ قبلہ رخ ہونے سے عاجز ہو.....
۲۲۰	+ قبلہ سے پھر جانا.....
۲۲۱	+ قبلہ سے سینہ پھر جانا.....
۲۲۲	+ قبلہ سے سینہ پھر جائے.....
۲۲۲	+ قبلہ عاجز کا.....
۲۲۳	+ قبلہ کی جانب پاؤں کر کے سونا.....
۲۲۳	+ قبلہ کی جانب تھوکنا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۲۴	+ قبلہ کی طرف رخ نہیں کر سکتا.....
۲۲۴	+ قبہ.....
۲۲۴	+ قدم.....
۲۲۵	+ قدم کا قدم سے ملانا.....
۲۲۵	+ قدموں کے درمیان فاصلہ.....
۲۲۶	+ قرآن ختم کرنا سنت ہے.....
۲۲۷	+ قرآن دیکھ کر پڑھنا.....
۲۲۸	+ قرآن کریم شعائر الہی میں سے ہونے کی حکمت.....
۲۲۹	+ قرآن مجید ایک رات میں ختم کرنا.....
۲۲۹	+ قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا.....
۲۳۰	+ قرآن مجید کو فرض نماز میں بتدریج ختم کرنا.....
۲۳۰	+ قرأت.....
۲۳۴	+ قرأت ختم ہونے سے پہلے رکوع میں جانا.....
۲۳۴	+ قرأت فرض کی مقدار.....
۲۳۵	+ قرأت فرض نماز میں.....
۲۳۶	+ قرأت کیسے کرے.....
۲۳۷	+ قرأت کی غلطی درست کر لی.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۳۸	+ قرأت کی غلطی کا قاعدہ کلیہ.....
۲۴۰	+ قرأت کی مقدار.....
۲۴۱	+ قرأت کی مقدار کیا ہونی چاہیے.....
۲۴۱	+ قرأت کے بعد خاموش رہا.....
۲۴۲	+ قرأت کے بعد سوچتا رہا.....
۲۴۲	+ قرأت کے درمیان سے آیت رہ گئی.....
۲۴۲	+ قرأت کے دوران مقتدی خاموش رہے.....
۲۴۲	+ قرأت لمبی کرنا.....
۲۴۳	+ قرأت مسبوق.....
۲۴۳	+ قرأت میں اٹک گیا.....
۲۴۳	+ قرأت میں بھول گیا.....
۲۴۳	+ قرأت میں عدم ترتیب.....
۲۴۴	+ قرأت میں غلطی سے سجدہ سہو نہیں آتا.....
۲۴۴	+ قرأت میں غلطی کرنا.....
۲۴۵	+ قرأت میں مقتدی امام کے ساتھ شریک نہ ہو.....
۲۴۶	+ قرأتیں دو ہیں.....
۲۴۶	+ قصار مفصل.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۴۶	+ قصر نماز کی وجہ.....
۲۴۸	+ قضاء.....
۲۴۹	+ قضاء ادا کرنے کی آسان صورت.....
۲۴۹	+ قضاء اقامت کی حالت میں ہوئی.....
۲۵۰	+ قضاء پڑھتے وقت نماز کی تعیین ضروری ہے.....
۲۵۰	+ قضاء کا خیال نہ رہا.....
۲۵۱	+ قضاء کرنا گناہ ہے.....
۲۵۱	+ قضاء کی تمام نمازیں پڑھنے کی وقت میں گنجائش نہیں.....
۲۵۲	+ قضاء مقرر ہونے کی وجہ.....
۲۵۲	+ قضاء نماز اعلان کے ساتھ ادا کرنا.....
۲۵۲	+ قضاء نماز باقی ہے، جماعت کھڑی ہو جائے.....
۲۵۳	+ قضاء نماز پڑھنے کا طریقہ.....
۲۵۳	+ قضاء نماز پڑھنے کی حالت میں جماعت شروع ہوگئی.....
۲۵۳	+ قضاء نماز جماعت سے پڑھے.....
۲۵۳	+ قضاء نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا.....
۲۵۵	+ قضاء نماز کا فدیہ.....
۲۵۵	+ قضاء نماز کس وقت پڑھنا منع ہے.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۵۷	+ قضاء نماز کی تعداد ایک ہے.....
۲۵۸	+ قضاء نماز کی نیت.....
۲۵۹	+ قضاء نماز کے لئے اذان دینا.....
۲۶۰	+ قضاء نماز کے لئے اقامت کہنا.....
۲۶۰	+ قضاء نمازوں کا فدیہ کب ادا کیا جائے.....
۲۶۱	+ قضاء نمازوں کا کفارہ.....
۲۶۲	+ قضاء نمازوں کی ترتیب یاد نہیں.....
۲۶۲	+ قضاء نمازوں کی تعداد پانچ سے زیادہ ہو.....
۲۶۲	+ قضاء نمازوں کی تعداد یاد نہیں.....
۲۶۳	+ قضاء نمازوں میں تاخیر کرنا.....
۲۶۴	+ قضاء نماز ہے تو نوافل پڑھے یا نہ پڑھے.....
۲۶۴	+ قضاء نمازیں چھپ کر ادا کرے.....
۲۶۵	+ قضاء ہوئی سفر میں.....
۲۶۵	+ قضائے عمری.....
۲۶۶	+ قضائے عمری کی ایک غلط صورت.....
۲۶۸	+ قطرہ آتا ہے سجدہ میں.....
۲۶۸	+ قطرہ ٹپک جائے.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۶۹	+ قطرے کا مریض.....
۲۷۰	+ قعدۂ اخیرہ.....
۲۷۰	+ قعدۂ اخیرہ بھول کر کھڑا ہو گیا.....
۲۷۱	+ قعدۂ اخیرہ کر کے کھڑا ہو گیا یا د آنے پر بیٹھ گیا.....
۲۷۲	+ قعدۂ اخیرہ کئے بغیر زائد رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا.....
۲۷۲	+ قعدۂ اخیرہ کے بعد امام بھولے سے کھڑا ہو گیا.....
۲۷۳	+ قعدۂ اخیرہ میں بیٹھ کر کھڑا ہو گیا.....
۲۷۵	+ قعدۂ اخیرہ میں بے ہوش ہو گیا.....
۲۷۶	+ قعدۂ اخیرہ میں تشہد دوم مرتبہ پڑھ لیا.....
۲۷۶	+ قعدۂ اخیرہ میں جنون لاحق ہوا.....
۲۷۶	+ قعدۂ اخیرہ میں حدت اکبر ہو گیا.....
۲۷۶	+ قعدۂ اخیرہ میں خاموش بیٹھا رہا.....
۲۷۶	+ قعدۂ اخیرہ میں خاموش رہا.....
۲۷۷	+ قعدۂ اخیرہ میں قہقہہ لگا کر ہنسا.....
۲۷۷	+ قعدۂ اخیرہ میں وضو توڑ دیا.....
۲۷۷	+ قعدۂ اولی.....
۲۷۸	+ قعدۂ اولی بھول گیا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۷۸	+ قعدہ اولیٰ چھوڑ کر امام اٹھ گیا.....
۲۷۸	+ قعدہ اولیٰ سہواً چھوڑ دیا.....
۲۷۹	+ قعدہ اولیٰ کا حکم.....
۲۸۲	+ قعدہ اولیٰ میں تشہد دوم مرتبہ پڑھ لیا.....
۲۸۲	+ قعدہ اولیٰ میں درود شریف پڑھ لیا.....
۲۸۳	+ قعدہ اولیٰ میں سلام پھیر دیا.....
۲۸۴	+ قعدہ اولیٰ میں مقتدی کھڑا ہو گیا.....
۲۸۴	+ قعدہ اولیٰ نہیں کیا.....
۲۸۴	+ قعدہ کا فرق.....
۲۸۴	+ قعدے میں بیٹھنے کا طریقہ.....
۲۸۶	+ ”قل هو اللہ“ کو تین دفعہ پڑھنا.....
۲۸۶	+ قمیص.....
۲۸۶	+ قمیص باریک ہے.....
۲۸۶	+ قنوت نازلہ.....
۲۸۸	+ قنوت نازلہ پڑھنا سنت ہے.....
۲۸۹	+ قنوت نازلہ پڑھنے کا طریقہ.....
۲۸۹	+ قنوت نازلہ کب پڑھے.....

صفحہ نمبر	عنوان
۲۹۰	+ قنوت نازلہ کس کس نماز میں پڑھے.....
۲۹۰	+ قنوت نازلہ میں ہاتھ باندھنا.....
۲۹۱	+ قوما.....
۲۹۱	+ قومہ.....
۲۹۲	+ قومہ بھول گیا.....
۲۹۳	+ قومہ سے سجدہ میں جاتے ہوئے کیا کہے.....
۲۹۳	+ قومہ کا مسنون طریقہ.....
۲۹۵	+ قومہ کرنا.....
۲۹۵	+ قومہ میں دعا.....
۲۹۶	+ قومہ نماز میں مقرر ہونے کی وجہ.....
۲۹۷	+ قہقہہ.....
۲۹۷	+ قہقہہ لگا کر ہنسا آخری قعدہ میں.....
۲۹۷	+ قیام.....
۲۹۸	+ قیام اور سائنس.....
۲۹۹	+ قیام پر قادر ہے رکوع سجدہ پر قادر نہیں.....
۲۹۹	+ قیامت کی تین سزائیں.....
۳۰۰	+ قیام کرنے والے کی اقتداء.....

صفحہ نمبر	عنوان
۳۰۰	+ قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان فاصلہ.....
۳۰۰	+ قیام کی مقدار.....
۳۰۱	+ قیام کے بارے میں تفصیل.....
۳۰۱	+ قیام میں التحیات پڑھ لی.....
۳۰۱	+ قیام میں پیروں کے درمیان فاصلہ.....
۳۰۱	+ قیام میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر نہ رکھنا.....
۳۰۱	+ قیدی جیل میں قصر کرے گا یا نہیں.....
۳۰۳	+ قیدی نے صف بنائی.....
	﴿.....نک.....﴾
۳۰۴	+ کارخانہ میں جمعہ کی نماز پڑھنا.....
۳۰۴	+ کاروبار بند کرنا.....
۳۰۴	+ کافر کی بنائی ہوئی صف.....
۳۰۵	+ کافر کے گھر میں نماز پڑھنا.....
۳۰۵	+ کافر مسلمان ہوا.....
۳۰۵	+ کافروں کے مستعمل کپڑے.....
۳۰۶	+ کامل انسان.....
۳۰۷	+ کامل نماز.....

صفحہ نمبر	عنوان
۳۰۷	+ کپڑا.....
۳۰۸	+ کپڑا پاک نہ ہو.....
۳۰۸	+ کپڑا تصویر والا.....
۳۰۸	+ کپڑا چپکا ہوا ہو.....
۳۰۹	+ کپڑا دستور کے خلاف پہننا.....
۳۰۹	+ کپڑا سمیٹنا.....
۳۱۰	+ کپڑا کم ہے.....
۳۱۰	+ کپڑا لیٹنا.....
۳۱۰	+ کپڑا ناپاک ہو جاتا ہے.....
۳۱۱	+ کپڑا ناپاک ہے.....
۳۱۱	+ کپڑوں کو مٹی وغیرہ سے پہچانا.....
۳۱۲	+ کپڑے اوپر کرنا.....
۳۱۲	+ کتاب نماز کے بعد سناتا.....
۳۱۲	+ کراہنا.....
۳۱۳	+ کرتہ.....
۳۱۴	+ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا.....
۳۱۹	+ کرفیو کی حالت میں مسجد جانا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۳۱۹	✦ کسوف کی حالت.....
۳۲۲	✦ کسوف کی نماز عصر کے بعد.....
۳۲۳	✦ کعبہ.....
۳۲۳	✦ کعبۃ اللہ کی چھت پر نماز پڑھنا.....
۳۲۴	✦ کعبۃ اللہ کی تصویر.....
۳۲۵	✦ کعبۃ اللہ کی سمت پر نماز پڑھنے کی حکمت.....
۳۲۷	✦ کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھنا.....
۳۲۸	✦ کلام کرنا.....
۳۲۹	✦ کلام کی پانچ قسمیں.....
۳۳۳	✦ کلمہ طیبہ بلند آواز سے پڑھنا.....
۳۳۴	✦ کم عمر.....
۳۳۵	✦ کن آنکھوں سے دائیں بائیں دیکھنا.....
۳۳۵	✦ کندھوں سے بال بڑھا کر رکھنے والوں کی نماز.....
۳۳۶	✦ کنکری.....
۳۳۶	✦ کوٹ.....
۳۳۷	✦ کوٹھے پر ہاتھ رکھنا.....
۳۳۷	✦ کوما.....

صفحہ نمبر	عنوان
۳۳۷	+ کون سی دعا قبول ہوتی ہے.....
۳۳۸	+ کھاد والی گھاس.....
۳۳۹	+ کھانا.....
۳۴۰	+ کھانسنہ.....
۳۴۱	+ کھانسی.....
۳۴۲	+ کھانے کی چیز منہ سے نکال دینا.....
۳۴۲	+ کھجانا.....
۳۴۳	+ کھجلا نا.....
۳۴۴	+ کھڑا ہو سکتا ہے تھوڑی دیر کے لئے.....
۳۴۵	+ کھڑا ہونے پر قادر نہیں.....
۳۴۷	+ کھڑے ہونے سے بے ہوشی ہو جائے.....
۳۴۷	+ کھڑے ہونے سے سر میں چکرا آ جاتا ہے.....
۳۴۷	+ کھڑے کھڑے تھک جائے.....
۳۴۸	+ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت ہونے کے باوجود بیٹھ کر نماز پڑھنا.....
۳۴۸	+ کھنکارنا.....
۳۴۹	+ کہنی.....
۳۴۹	+ کہنی سجدے میں.....

صفحہ نمبر	عنوان
۳۵۰	+ کہنیاں.....
۳۵۰	+ کھوپڑی کھلی رہے.....
۳۵۰	+ کھیلنا.....
	گ
۳۵۲	+ گاڑی میں بیٹھ کر نماز پڑھنا.....
۳۵۳	+ گانا چلانا.....
۳۵۴	+ گردن جھکا کر سلام پھیرنا.....
۳۵۴	+ گردن موڑنا.....
۳۵۵	+ گرمی دانہ.....
۳۵۶	+ گرمی بان کھلا رہے.....
۳۵۶	+ گلا صاف کرنا.....
۳۵۷	+ گناہ جھڑتے ہیں.....
۳۵۸	+ گناہ معاف.....
۳۵۸	+ گناہوں کی آگ بھڑکانا.....
۳۵۹	+ گنھٹیا کا علاج قیام کے ذریعے.....
۳۶۰	+ گندہ وہن.....
۳۶۱	+ گوبر سے لپائی.....

صفحہ نمبر	عنوان
۳۶۱	+ گوشہ چشم.....
۳۶۱	+ گولیاں چلیں.....
۳۶۲	+ گونگا.....
۳۶۳	+ گونگا امام.....
۳۶۳	+ گونگا نماز کیسے پڑھے.....
۳۶۳	+ گھاس پر نماز پڑھنا.....
۳۶۴	+ گھٹیا لباس.....
۳۶۴	+ گھر پر مستقل جماعت کرنا.....
۳۶۵	+ گھر میں جماعت کرنا.....
۳۶۶	+ گھر میں نماز پڑھنا.....
۳۶۷	+ گھر میں نماز پڑھنے کا عادی ہونا.....
۳۶۷	+ گھڑی.....
۳۶۸	+ گھڑی آویزاں کرنا.....
۳۶۸	+ گھڑی دیکھنا.....
۳۶۹	+ گھل جانے والی چیز.....
۳۶۹	+ گہن کے وقت نماز مشروع ہونے کی وجہ.....
	+

صفحہ نمبر	عنوان
	﴿.....ل.....﴾
۳۷۳	+ لا الہ الا اللہ.....
۳۷۴	+ لاحق.....
۳۷۴	+ لاحق بھی مسبوق بھی.....
۳۷۶	+ لاحق پر سجدہ سہو کا حکم.....
۳۷۷	+ لاحق فوت شدہ نماز کیسے پڑھے.....
۳۷۸	+ لا حول پڑھنا.....
۳۷۸	+ لا حول ولا قوۃ الا باللہ.....
۳۷۹	+ لباس.....
۳۸۰	+ لباس پاک ہو.....
۳۸۰	+ لباس کیسا ہو.....
۳۸۱	+ لباس کی ستھرائی کا راز.....
۳۸۱	+ لباس مکروہ.....
۳۸۱	+ لپ اسٹک.....
۳۸۱	+ لڑائی ناجائز ہے.....
۳۸۲	+ لفظ زیادہ کر لیا.....
۳۸۲	+ لقمہ امام کے علاوہ کسی اور کو دینا.....

صفحہ نمبر	عنوان
۳۸۳	+ لقمہ بار بار دیا.....
۳۸۴	+ لقمہ باہر سے لینا.....
۳۸۴	+ لقمہ تنہا نماز پڑھنے والے کو دینا.....
۳۸۴	+ لقمہ دوسرے امام کو دینا.....
۳۸۵	+ لقمہ دوسرے کے امام کو دینا.....
۳۸۵	+ لقمہ دوسرے مقتدی کو دینا.....
۳۸۵	+ لقمہ دینا.....
۳۸۹	+ لقمہ دینا (غلطی بتانا).....
۳۹۰	+ لقمہ دینے والے کی نیت.....
۳۹۰	+ لقمہ صرف اپنے امام کو دے.....
۳۹۰	+ لقمہ فوراً دینا مکروہ ہے.....
۳۹۱	+ لقمہ کا انتظار کرنا.....
۳۹۱	+ لقمہ کے لئے انتظار کرنا.....
۳۹۲	+ لقمہ نہیں لیا.....
۳۹۲	+ لکھی ہوئی چیز پڑھ لے.....
۳۹۳	+ لکھی ہوئی چیز پڑھنا.....
۳۹۳	+ لٹنے کی امامت.....

صفحہ نمبر	عنوان
۳۹۴	+ لنگر گاہ کے جہاز میں جمعہ پڑھنا.....
۳۹۴	+ لنگڑا.....
۳۹۴	+ لنگڑا اور جماعت.....
۳۹۵	+ لنگڑے کی امامت.....
۳۹۵	+ لوپ.....
۳۹۶	+ لہسن کھا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے.....
۳۹۶	+ لیٹ کر نماز پڑھنا.....
۳۹۸	+ لیکوریا.....

ش

شادی کرنے سے وطن اصلی بن جاتا ہے

شادی کرنے کے بعد دلہن رخصت ہو کر شوہر کے گھر آ جائے، اور وہاں مستقل قیام کرے اور یہ مسافت شرعی پر بھی ہوں تو سسرال میں نماز پوری پڑھے، اسی طرح اگر والدین کے گھر کو بالکل چھوڑنے کا ارادہ نہیں کیا تو ماں باپ کے گھر آ کر پوری نماز پڑھے، البتہ درمیان میں سفر کے دوران قصر کرے۔

اور اگر شوہر سسرال آ جائے اور یہ مسافت شرعی پر ہے تو قصر کرے ہاں بیوی کے ساتھ سسرال میں رہنا اختیار کر لے تو نماز پوری پڑھے۔ (۱)

شافعی امام فجر میں قنوت پڑھے تو.....

اگر شافعی امام فجر کی نماز میں قنوت پڑھے تو حنفی مقتدیوں کے لئے فجر کی نماز میں قنوت پڑھنا ضروری نہیں، کیونکہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھنا شوافع کے نزدیک سنت

(۱) (الوطن الاصلی) هو موطن ولادته او تاهله او توطنه، (قوله الوطن الاصلی) ویسمى بالاهلی ووطن الفطرة والقرارح عن القهستانی (قوله او تاهله ای تزوجه، قال فی شرح المنیة ولو تزوج المسافر ببلد ولم ینوی الاقامة به فقیل لا یصیر مقيما، وقیل یصیر مقيما وهو الاوجه ولو کان له اهل ببلدین فایتها دخلها صار مقيما..... کما لو تاهل ببلدة واستقرت سکناله.....) (قوله او توطنه) ای عزم علی القرار فیہ عدم الارتحال، الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۱۳۱/۲، کتاب الصلوة، باب صلاة المسافر، مطلب فی الوطن الاصلی ووطن الاقامة، ط: سعید کراچی، ہندیہ: ۱۳۲/۱، کتاب الصلوة، باب صلاة المسافر، ط: حقانیہ پشاور، البحر الرائق: ۱۳۶/۲، کتاب الصلوة باب المسافر ط: سعید کراچی۔) المسافر اذا جاوز عمران مصره..... ان کان ذلک وطنا اصلیا بان کان مولده وسکن فیہ او لم یکن مولده ولكنه تاهل به وجعله داراً یصیر مقيما بمجرد العزم الی الوطن، قاضی خان علی هامش الہندیہ: ۱۶۵/۱، باب صلاة المسافر، ط: رشیدیہ، اس عبارت میں "کان مولده" کے بعد وسکن فیہ کی قید ہے اور تاہل بہ کے ساتھ "وجعله داراً" کا اضافہ ہے اس کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

ہے فرض یا واجب نہیں، اور سنت میں امام کی موافقت کرنا ضروری نہیں۔ (۱)

شافعی امام کی اقتداء میں رفع یدین کرنا

اگر امام شافعی ہے، رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو اٹھاتا ہے (رفع یدین کرتا ہے) تو حنفی مقتدیوں کے لیے ہاتھ اٹھانا ضروری نہیں، کیونکہ رفع یدین کرنا شوافع کے نزدیک بھی فرض یا واجب نہیں بلکہ سنت ہے، اور سنت میں موافقت کرنا ضروری نہیں۔ (۲)

(۱) (قوله وكل زياده) الخ..... ورايت في البحر في باب الوتر عند قول الكنز: ويتبع المؤتم قانت الوتر لا الفجر، رد المحتار: ۱/۴۷۰، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، قبيل مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام ط: سعيد كراچی. وفيه ايضا: وانه لا تجب المتابعة في السنن فعلا وكذا تركا ايضا. هندية: ۱/۱۱۱ كتاب الصلاة، الباب الثامن في صلوة الوتر، ط: مكتبة حقانيه بشاور، (ويأتى المأموم بقنوت الوتر) ولو بشافعى يقنت بعد الركوع لانه مجتهد فيه (لا الفجر) لانه منسوخ (بل يقف ساكتا على الاظهر) مر سلايديه، الدر مع الرد: ۲/۸-۹، (قوله لانه مجتهد فيه) قدمنا معنى هذا عند قوله في آخر واجبات الصلاة ومتابعة الامام يعنى في المجتهد فيه لا في المقطوع بنسخه او بعد سنته كقنوت فجر الخ (قوله لانه منسوخ) فصار كما لو كبر خمسا في الجنازة حيث لا يتابعه في الخامسة، شامى: ۲/۹، باب الوتر والنوافل، مطلب الاقتداء بالشافعى، ط: سعيد كراچی، شامى: ۱/۴۷۲، باب صفة الصلاة مطلب المراد بالمجتهد فيه، ط: سعيد كراچی.

(۲) والمعنى انه يجوز في المراعى بلا كراهة في غيره معها ثم المواضع المهمة للمراعاة ان يتوضأ من القصد والحجامة، والقي، والرعاف ونحو ذلك لا فيما هو سنة عنده مكروه عندنا كرفع اليدين في الانتقالات، وجهر البسمة واخفائها، فهذا وامثاله لا يمكن فيه الخروج عن عهدة الخلاف فكلهم يتبع مذهبه ولا يمنع مشربه رد المحتار على هامش الدر المختار: ۱/۵۶۳، كتاب الصلاة باب الامامة، مطلب في الاقتداء بشافعى ونحوه هل يكره ام لا؟ ط: سعيد كراچی. وفيه ايضا وانه لا تجب المتابعة في السنن فعلا وكذا تركا، شامى: ۱/۴۷۰، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچی.

شافعی امام کی اقتداء میں رفع یدین نہ کرے

حنفی کی نماز شافعی کے پیچھے اور شافعی کی نماز حنفی کے پیچھے درست ہے، البتہ احناف رفع یدین نہ کریں۔ (۱)

شافعی کے پیچھے حنفی کا وتر پڑھنا

شافعی حضرات چونکہ وتر کی نماز دو سلاموں کے ساتھ پڑھتے ہیں، اور حنفی مسلک میں اس طرح نماز نہیں ہوتی، اس لئے حنفی حضرات کو چاہیے کہ وہ وتر کی نماز میں ان کے ساتھ شامل نہ ہوں، بلکہ اپنی نماز علیحدہ ادا کریں، تراویح ان ہی کے ساتھ ادا کر لیا کریں اور وتر کے وقت علیحدہ ہو جائیں، اور اجتماعی یا انفرادی طور پر ادا کریں۔ (۲)

(۱) وكذا تركه فلا يتابعه في ترك رفع اليدين في التحريمة والثناء وتكبير الركوع والسجود، الرد المحتار شرح الدر المختار: ۱/ ۴۷۰، كتاب الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچی، واما الاقتداء بالمخالف في الفروع كالشافعي فيجوز ما لم يعلم منه ما يفسد الصلاة، على اعتقاد المقتدى عليه الاجماع، انما اختلف في الكراهة آه، فقيد بالمفسد دون غيره كما ترى وفي رسالة "الاهتداء في الاقتداء" لمنلا على القاري: ذهب عامة مشايخنا الى الجواز اذا كان يحتاط في موضع الخلاف والا فلا والمعنى انه يجوز في المراعى بلا كراهة وفي غيره معها، ثم المواضع المهمة للمراعاة ان يتوضأ من الفصد والحجامة والقنى والرعاف ونحو ذلك لا فيما هو سنة عنده مكروه عندنا، كرفع اليدين في الانتقالات، وجهر البسملة واخفائها، فهذا وامثاله لا يمكن فيه الخروج عن عهدة الخلاف فكلهم يتبع مذهبه ولا يمنع مشربه، شامى: ۱/ ۵۶۳، باب الامامة، مطلب في الاقتداء بشافعى ونحوه هل يكره ام لا؟، ط: سعيد و: ۱/ ۴۷۲، باب صفة الصلاة، مطلب المراد بالمجتهد فيه، ط: سعيد كراچی، و: ۲/ ۹۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی، و: ۲/ ۷۷، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی.

(۲) وصحح الشارح الزيلعى انه لا يجوز اقتداء الحنفى بمن يسلم من الركعتين فى الوتر، وجوزه ابوبكر الرازى ويصلى معه بقية الوتر لان امامه لم يخرج بسلامه عنده وهو مجتهد فيه، كما لو اقتدى بامام قد رعف واشترط المشايخ بصحة اقتداء الحنفى فى الوتر بالشافى ان لا يفصله على الصحيح مفيد لصحته اذا لم يفصله اتفاقا ويخالفه ما ذكر فى الارشاد من انه لا يجوز الاقتداء فى الوتر بالشافعى باجماع اصحابنا لانه اقتداء المفترض بالمتفل فانه يفيد عدم الصحة

شافعی مساجد میں جمعہ کی نماز ادا کرنا

شافعی مساجد میں بھی جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے۔ (۱)

شب براءت کی رات

شعبان کی پندرہویں تاریخ کی رات کو ہماری زبان میں ”شب براءت“ کہتے ہیں اس رات میں عبادت کرنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے، اس لئے اس رات میں زیادہ سے زیادہ نفل نماز پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ (۲)

شبینہ

بعض علاقوں میں نفل نمازوں میں ایک رات یا چند راتوں میں پورا قرآن مجید ختم کیا جاتا ہے، اور اس کو ”شبینہ“ کہتے ہیں اور یہ مروجہ شبینہ کراہت اور مفاسد سے خالی

= فصل او وصل، فلذا قال بعد الاول اصح مشيراً إلى ان عدم الصحة انما هو عند الفصل لا مطلقاً معللاً بأن اعتقاد الوجوب ليس بواجب على الحنفی..... فظهر بهذا أن المذهب الصحيح صحة الاقتداء بالشافعی فی الوتر ان لم یسلم علی رأس الركعتین، وعدمها ان سلم واللہ الموافق للصواب البحر: ۲/ ۳۹ - ۳۰، باب الوتر والنوافل، ط، سعید: شامی: ۲/ ۸-۷ باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی۔

(۱) فتاویٰ رحیمیہ: ۲/ ۱۲۳، باب الجمعة والعیدین ط دار الاشاعت کراچی۔

(۲) ومن المندوبات رکعات السفر والقدر منہ..... واحیاء لیلۃ العیدین والنصف من شعبان (قوله والنصف) ای واحیاء لیلۃ النصف من شعبان شامی: ۲/ ۲۵، باب الوتر والنوافل مطلب فی احیاء لیلۃ العیدین والنصف وعشر الحجۃ ورمضان ط سعید۔

عن علی بن ابی طالب قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا كانت لیلۃ النصف من شعبان فقوموا لیلہا وصوموا نهارہا فان اللہ یزل فیہا لغروب الشمس الی سماء الدنیا فیقول: الا من مستغفر لی فاغفر له الامسترزق فارزقه الا مبتلى فاغفر لہ الا کذا الا کذا حتی یطلع الفجر (سنن ابن ماجہ، ص: ۹۹، باب ما جاء فی لیلۃ النصف من شعبان ط قدیمی کراچی۔

نہیں ہے، ایک خرابی یہ ہے کہ نفل نماز کی جماعت میں قرآن مجید ختم کیا جاتا ہے، حالانکہ نفل نماز کی جماعت میں اگر مقتدی تین افراد سے زائد ہیں تو مکروہ تحریمی ہے۔ (۱) البتہ تراویح کی نماز میں درست ہے، بشرطیکہ قرآن صاف اور صحت کے ساتھ پڑھا جائے، اور شہرت مقصود نہ ہو، (۲) اور مقتدی ست نہ ہوں۔ (۳)

(۱) یکرہ ذالک علی سبیل التداعی بان یقتدی اربعة بواحد (قوله اربعة بواحد) اما اقتداء بواحد او اثنين بواحد فلا یکرہ و ثلاثة بواحد فیہ خلاف "بحر عن الکافی" و هل یحصل بهذا الاقتداء فضیلة الجماعة؛ ظاهر ما قد مناہ من ان الجماعة فی التطوع لیست بسنة یفید عدمہ تأمل (الدر المختار مع الرد: ۴/۳۹، کتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی) (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۳۸۹، باب الامامة، ط: مکتبہ غوثیہ کراچی)۔

(۲) فویل للمصلین الذین هم عن صلاتهم ساهون، قال ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ وغیرہ یعنی المنافقون الذین یصلون فی العلانية ولا یصلون فی السراء، ولهذا قال (للمصلین) الذین هم من اهل الصلوة، وقد التزموا بها، ثم عنها ساهون..... (عن صلاتهم ساهون) ولم یقل فی صلاتهم ساهون اما عن وقتها الاول فیؤخرونها الی آخره دائما او غالبا وأما عن ادائها باركانه وشروطها علی المأمور به وأما عن الخشوع فیها والتدبر بمعانیہا.... (الذین هم یرآون) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان فی جہنم لوادی تستعید جہنم من ذلک الوادی فی کل یوم اربع مائة مرة أعد ذلک للمرائین من امة محمد لحامل کتاب اللہ وللمتصدق فی غیر ذات اللہ، وللحاج الی بیت اللہ وللخارج فی سبیل اللہ، تفسیر ابن کثیر الجزء الثلاثون، سورة الماعون: ۴/۷۱۸ - ۷۱۹، ط: مکتبہ دار السلام الریاض. اعلم ان اخلاص العبادة للہ تعالیٰ واجب والریاء فیہا وهو ان یرید بها غیر وجه اللہ تعالیٰ حرام بالاجماع للنصوص القطعیة وقد سمی علیہ السلام الریاء، الشریک الاصغر..... لو صلی رباء فلا اجر له وعلیہ الوزر. رد المحتار شرح الدر المختار: ۶/۳۲۵، کتاب الحظروالاباحة، فصل فی البیع، ط: سعید کراچی۔

(۳) وقال تعالیٰ (ولا یأتون الصلوة الا وهم کسالی ولا ینفقون الا وهم کارهون) التوبة الآیة: ۵۴، واذا قاموا الی الصلوة قاموا کسالی یرآون الناس ولا یذكرون اللہ الا قلیلا (سورة النساء، الآیة: ۱۳۲) ویکرہ للمقتدی ان یقع فی التراویح فاذا اراد الامام ان یرکع یقوم، وكذا اذا غلبه النوم یکرہ ان یصلی مع القوم الخ، ہندیة: ۱/۱۱۹، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔

شراب

اگر کوئی شخص شراب پی کر بے ہوش ہو گیا ہے، اس بے ہوشی اور بے عقلی کے دوران بہت ساری نمازیں فوت ہو گئی ہیں، چاہے پانچ سے زیادہ ہوں یا کم دونوں صورتوں میں ہوش میں آنے کے بعد تمام نمازوں کی قضاء پڑھنا لازم ہوگا۔

کیونکہ یہاں خود بندہ کے اپنے فعل ہی سے عقل زائل ہوئی ہے، ایسی صورت میں نماز ساقط نہیں ہوتی، جیسے کوئی آدمی سو رہا ہے، تو سونے کے زمانے میں جتنی نمازیں فوت ہو گئی ہیں، بیدار ہونے کے بعد ان تمام نمازوں کی قضاء لازم ہے۔ (۱)

شرائط نماز اور جدید سائنس

نماز ایک مکمل زندگی، بندگی، حیات اور ضیاء دارین ہے۔ اسلام نے اس کو پڑھنے یعنی اس نماز کے عمل کو شروع کرنے سے قبل کچھ شرائط مقرر کی ہیں، ان میں فرائض نماز، سنن نماز، مستحبات نماز، مکروہات نماز، مفسدات نماز وغیرہ احکامات اسلامی تعلیمات میں ملتے ہیں۔

یعنی جس طرح کسی بھی ورزش کو شروع کرنے سے قبل اس کی تیاری کی جاتی ہے یا اس ورزش کی معلومات کر کے پھر اس عمل کو کیا جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح چونکہ نماز ایک مکمل اور متوازن ورزش ہے، اس لئے اس عمل کو شروع کرنے سے قبل اس کا علم ضروری ہے۔

(۱) زال عقله بینج او خمر او دواء لزمه القضاء وان طالت: لانه بصنع العباد كالنوم. وفي الشامية: (قوله كالنوم ای فانه لا يسقط القضاء ایضا لانه لا یمتد یوما وليلة غالبا فلا حرج فی القضاء بخلاف الاغماء لانه مما یمتد عادة، بحر، الدر مع الرد: ۲/۱۰۲، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعید کراچی۔

چونکہ نماز علاج ہے دکھی لوگوں کا اس لئے اس شفا فی عمل کو شروع کرنے سے قبل جن چیزوں کا ہونا ضروری ہے وہ شرائط ہیں۔

جس طرح ایک شفا فی دوائی کے لئے جڑی بوٹیاں یا کیمیکل پھر اس کی تیاری کے اوزار اور اس کے ماہرین اس کا طریقہ، بالکل یہی چیزیں نماز کا بھی حصہ ہیں۔
(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۴۶)

شرٹ

نماز کی حالت میں شرٹ نکالنا اور پہننا اگر ایک ہاتھ سے اس طور پر ہو کہ دیکھنے والا اس نمازی کو دیکھ کر یہ خیال کرے کہ یہ نماز میں نہیں ہے تو مکروہ ہے۔ (۱)
اور دونوں ہاتھ سے نکالنے اور پہننے سے عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۲)

(۱) کل عمل يشک الناظر فی عامله انه فی الصلاة او ليس فی الصلاة فهو يسير، الفتاوی التاتارخانیة: ۱/۵۸۸، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما لا یفسد، ط: ادارة القرآن کراچی، الدر المختار مع شرح رد المختار: ۱/۶۲۳، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی۔

(۲) ویکره ایضا فی الصلوة (نزع القميص) نحوه (والقلنسوة)..... (و) کذا یکره (لبسهما) اذا کان النزع او اللبس بعمل يسير لانه عمل اجنبی من الصلاة لا یحصل به تتمیم شئی من اعمالها، ولهذا کان مفسدا اذا حصل بعمل کثیر بان احتاج الی الیدین او کان مما لو راہ الناظر ظنه ليس فی الصلوة، حلبی کبیر، ص: ۳۵۶، کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاہور،..... ویفسدها کل عمل کثیر ليس من اعمالها ولا صلاحها..... ما لا یشک بسببه الناظر من یعیذ فی فاعله انه ليس فیها، وفي الشامیة: ان ما یعمل عادة بالیدین کثیر، الدر مع الرد: ۱/۶۲۳ - ۶۲۵، الصلوة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی۔ کل عمل لا یمكن اقامته الا بالیدین فهو کثیر حتی قالوا لو شد الازار فسدت صلواته، تاتارخانیة: ۱/۵۸۷، باب ما یفسد الصلوة وما لا یفسد ط: ادارة القرآن کراچی۔

شرمگاہ

اگر عورتوں کو بیماری کی وجہ سے شرمگاہ کے اندر دوار کھنے کی ضرورت ہوتی ہے تو رکھ سکتی ہے، اسی حالت میں نماز پڑھنا، قرآن مجید کی تلاوت کرنا صحیح ہے، اگر ایسی حالت میں نماز کا وقت ہو جائے تو نماز پڑھ لے قضاء نہ کرے۔ (۱)

شرم نہیں آتی

امام غزالیؒ نے فرمایا کہ اگلے زمانے میں جمعہ کے دن صبح کے وقت اور فجر کے بعد راستے کی گلیاں بھری نظر آتی تھیں، تمام لوگ اتنے سویرے سے جامع مسجد جاتے تھے، اور سخت ازدحام ہوتا تھا، جیسے عید کے دنوں میں ہوتا ہے، پھر جب یہ طریقہ جاتا رہا تو لوگوں نے کہا کہ یہ پہلی بدعت ہے کہ جو اسلام میں پیدا ہوئی، یہ لکھ کر امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کو یہود اور نصاریٰ سے شرم کیوں نہیں آتی کہ وہ لوگ اپنے عبادت کے دن یعنی یہود سینچر کو اور نصاریٰ اتوار کو اپنے عبادت خانوں اور گر جاگروں میں کیسے سویرے جاتے ہیں اور دنیا طلب کرنے والے کتنے سویرے بازاروں میں خرید و فروخت کے لئے پہنچ جاتے ہیں، تو دین کے طلب کرنے والے کیوں پیش قدمی نہیں کرتے۔ (احیاء العلوم) (۲)

(۱) اذا خاف الرجل البول فحشا احليله بقطنة ولو لا القطنة يخرج منه البول ، فلا بأس به ولا ينقض حتى يظهر البول على القطنة ، ہندیہ: ۱۰/۱ ، کتاب الطہارۃ ، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء ، ط: رشیدیہ کوئٹہ ، شامی: ۱۳۸/۱ ، کتاب الطہارۃ ، ارکان الوضوء اربعۃ ، ط: سعید کراچی۔ فتاویٰ محمودیہ: ۹۸/۷ کتاب الصلوۃ ، ط: کتب خانہ مظہری کراچی ، و: ۵۶۳/۷ ، جامعہ فاروقیہ کراچی۔

(۲) وکان یری فی القرن الاول مسحرا وبعد الفجر الطرقات مملوءة من الناس یمشون فی السرج ، ویزدحمون بہا الی الجامع کایام العید حتی اندرس ذلک ، فقیل اول بدعة حدثت فی الاسلام ترک البکور الی الجامع ، وکیف لا يستحی المسلمون من اليهود والنصارى وهم یمشون الی البیع والکنائس يوم السبت والاحد وطلاب الدنيا کیف یمشون الی رحاب الاسواق للبیع والشراء والربح فلم لا یسابقہم طلاب الآخرة ، احیاء علوم الدین: ۲۴۱/۱ ، الباب الخامس ، ” بیان آداب الجمعة علی ترتیب العادة ، الرابع: البکور الی الجامع ، ط: دار الخیر دمشق۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں نے اس زمانے میں اس مبارک دن کی بالکل قدر گھٹادی، ان کو یہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ آج کون سا دن ہے اور اس کا کیا مرتبہ ہے۔

جس دن پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فخر تھا اور جو دن اگلی امتوں کو نصیب نہ ہوا تھا آج مسلمانوں کے ہاتھ سے اس کی ایسی ذلت اور ناقدری ہو رہی ہے، اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کو ضائع کرنا سخت ناشکری ہے، جس کا وبال ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

انا لله وانا اليه راجعون (بہشتی گوہر)

شفع

نماز کی ہر دو رکعت کو ایک شفیع کہا جاتا ہے۔ (۱)

شفق

☆..... امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک سورج غروب ہونے کے بعد آسمان کے مغربی کنارہ پر جو سرخی رہتی ہے اس کو شفق احمر، اور سرخی کے بعد جو سفیدی ہوتی ہے اس کو شفق ابیض کہتے ہیں۔ (۲)

(۱) الشفع: هو خلاف الوتر ای رکعتان من الصلوة، واصل الشفع ضم الشنی الی مثله، مجموعة قواعد الفقه، التعريفات الفقهية، ص: ۳۲۰، ط: میر محمد کتب خانہ کراچی، شامی: ۱/۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب کل شفع من النفل صلاة، ط: سعید کراچی، و: ۱۶/۲، باب الوتر والنوافل، مطلب قوله کل شفع من النفل صلاة ليس مفردا، ط: سعید کراچی۔

(۲) (واول وقت) صلاة (المغرب اذا غربت الشمس) بالاجماع ايضا وآخر وقتها ما لم يغب الشفق ای الجزء الكائن قبيل غيوبة الشفق من الزمان (وهو) ای المراد بالشفق هو (البياض الذي في الافق) الكائن (بعد الحمرة) التي تكون في الافق عند ابی حنیفة (وقالا) ای ابو یوسف و محمد و هو قول الانمة الثلاثة ورواية اسد بن عمرو عن ابی ح، ايضا المراد بالشفق (هو الحمرة) نفسها لا البياض الذي بعدها ولهما ما روى الدار قطنی عن بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الشفق الحمرة، فاذا غاب وجبت الصلوة الخ، حلبی کبیر، ص: ۲۲۸، فروع فی شرح الطحطاوی، الباب الخامس، ط: سهیل اکیڈمی لاہور، شامی: ۱/۳۶۱، کتاب الصلاة، مطلب فی الصلاة الوسطی، ط: سعید کراچی، البحر: ۱/۲۲۵، کتاب الصلاة، ط: سعید و: ۱/۳۲۶، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔

☆.....امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ”شفق“ وہ سفیدی ہے جو آسمان کے مغربی کنارہ پر سرخی کے بعد چوڑائی میں شمالاً جنوباً صبح صادق کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے، اور اس سفیدی کے بعد لمبائی میں شرقاً غرباً صبح کاذب کی طرح جو سفیدی باقی رہ جاتی ہے اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ (۱)

☆.....ہمارے ملک میں روزانہ فجر اور مغرب کا وقت تقریباً برابر ہوتا ہے۔ (۲)

☆.....مغرب کی نماز کو شفق احمر کے اندر اور عشاء کی نماز کو شفق ابیض غائب ہونے کے بعد پڑھے۔ (۳)

شفق ابیض غائب نہیں ہوتی

اگر کسی علاقے میں مغرب کے بعد پوری رات شفق ابیض غائب نہیں ہوتی بلکہ قائم رہتی ہے اور صبح صادق ہونے پر سفیدی پھیل کر مکمل روشنی ہو جاتی ہے، تو ایسے مقام میں عشاء کا وقت اور سحری کا آخری وقت اس طرح متعین کرے کہ شفق احمر غروب ہونے کے بعد عشاء کے وقت کی ابتداء سمجھیں، اور عشاء اور تراویح کی نماز شفق احمر غائب ہونے

(۱) انظر إلى الحاشية السابقة.

(۲) [تنبیه] قدمنا قریباً ان التفاوت بین الشفقین بثلاث درج كما بین الفجرین فلیحفظ ، شامی: ۱/ ۳۶۱، کتاب الصلاة، مطلب فی الصلاة، الوسطی، ط: سعید کراچی.

[فائدة] ذکر العلامة المرحوم الشیخ الکاملی فی حاشیته علی رسالة الاسطرلاب لشیخ مشایخنا العلامة المحقق علی آفندی الداغستانی ان التفاوت بین الفجرین و کذا بین الشفقین الاحمر والابیض انما هو بثلاث درج، شامی: ۱/ ۳۵۹، کتاب الصلاة، مطلب فی تعبدہ علیہ الصلاة والسلام قبل البعثة، ط: سعید کراچی.

کے بعد پڑھ لیں، اور صبح صادق کی سفیدی ظاہر ہونے سے پہلے پہلے سحری بھی کر لیں، اگر تراویح کی نماز ”السم تر کیف“ کے (۱) ساتھ بیس رکعات پڑھنے کا موقع نہ ملے تو کم سے کم آٹھ رکعت ہی پڑھ لیا کریں، (۲) ہاں اگر آٹھ رکعت کا ہی موقع نہیں ملتا تو تراویح چھوڑ دیں صرف عشاء کے فرض اور وتر ہی پڑھ لیا کریں اور ادا کی نیت سے پڑھیں۔

شفق ختم ہونے سے قبل صبح صادق ہو جاتی ہے

اگر کسی علاقے میں شفق ختم ہونے سے قبل صبح صادق ہو جاتی ہے اور عشاء کا وقت ملتا نہیں، تو ایسی صورت میں مغرب کی نماز کے بعد کچھ وقفہ دے کر عشاء کے فرض اور وتر ادا کی نیت سے پڑھ لیں، پھر اس کے بعد فجر کی نماز پڑھ لیں۔ (۳)

(۱) والتجنیس : واختار بعضهم سورة الاخلاص في كل ركعة ، وبعضهم سورة الفيل : اى البداية منها ثم يعيدها ، وهذا احسن لنلا يشتغل قلبه بعدد الركعات قال في الحلية : وعلى هذا استقرار عمل ائمة اكثر المساجد في ديارنا الا انهم يبدءون بقراءة سورة التكاثر في الاولى والاخلاص في الثانية ، الخ ، شامی : ۲/ ۴۷، باب الوتر والنوافل ، مبحث صلاة التراویح ، ط : سعید کراچی .

(۲) (قوله وهى عشرون ركعة) هو قول الجمهور ، وعليه عمل الناس شرقا وغربا وعن مالک ست وثلاثون ، وذكر في الفتح ان مقتضى الدليل كون المسنون منها ثمانية والباقي مستحبا وتمايمه في البحر ، وذكرت جوابه فيما علقته ، عليه ، شامی : ۲/ ۴۵، باب الوتر والنوافل ، مبحث صلاة التراویح ، ط : سعید کراچی . البحر : ۲/ ۶۷، باب الوتر والنوافل ، ط : سعید کراچی . ولا ينوى القضاء لفقد وقت الاداء ، الدر مع الرد : ۱/ ۳۶۳، كتاب الصلاة ، مطلب في فاقد وقت العشاء كاهل بلغار ، ط : سعید کراچی .

(۳) (وفاقد وقتهما) كبلغار ، فان فيها يطلع (الفجر قبل غروب الشفق في اربعينية الشتاء مكلف بهما فيقدر لهما ولا ينوى القضاء لفقد وقت الاداء ، به فتى البرهان الكبير ، واختاره الكمال الخ ، الدر مع الرد : ۱/ ۳۶۲-۳۶۳، كتاب الصلاة ، مطلب في فاقد وقت العشاء كاهل بلغار ، ط : سعید کراچی .

شکرانے کی نماز

☆..... جس وقت کوئی بڑی نعمت حاصل ہو یا کوئی مصیبت زائل ہو، تو کم سے کم دو رکعت شکرانے کی نماز پڑھنا بہتر ہے، اور نماز کا طریقہ وہ ہے جو عام نفل نمازوں کا ہے، اس میں کوئی فرق نہیں، اگر شکرانے کی نماز ادا نہ کر سکے تو کم سے کم شکرانے کا ایک سجدہ کر لینا چاہیئے، لیکن نماز کے بعد شکرانے کا سجدہ کرنا مکروہ ہے، کیونکہ ناواقف لوگ اس کو مستنون یا واجب سمجھ کر لازم سمجھیں گے اور یہ درست نہیں۔ (۱)

☆..... شکرانے کی نماز کا وقت اور تعداد مقرر نہیں ہے، البتہ مکروہ اوقات میں شکرانے کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اور تعداد کے اعتبار سے دو رکعت سے کم نہیں ہونی چاہیئے۔

☆..... نئی دلہن کے آنچل پر شکرانے کی نماز پڑھنے کا جو رواج ہے، یہ محض رسم ہے، اس کی کوئی بنیاد نہیں، باقی شکرانے کی نماز عام معمول کے مطابق پڑھنا درست ہے۔

شک کی وجہ سے سجدہ سہو کرنا

اگر کسی پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوا، تو محض شک اور شبہ کی وجہ سے سہو سجدہ نہیں کرنا

(۱) وسجدة الشکر: مستحبة به یفتی لكنها تکره بعد الصلاة لان الجهلة يعتقدونها سنة او واجبة، وکل مباح یودی الیه فمکروه، الدر مع الرد: ۱۱۹/۲ - ۱۲۰، قبیل باب صلاة المسافر، ط: سعید کراچی۔ (قوله وسجدة الشکر)..... وهی لمن تجددت عنده نعمة ظاهرة او رزقه الله تعالى مالا او ولدا او اندفعت عنه نقمة ونحو ذلك يستحب له ان يسجد لله تعالى شكراً مستقبل القبلة بحمد الله تعالى فيها ويسبحه ثم يكبر فيرفع رأسه كما في سجدة التلاوة،..... وقيل شكراً تاماً لان تمامه بصلات ركعتين كما فعل عليه الصلاة والسلام يوم الفتح، الخ، شامی: ۱۱۹/۲، باب سجود التلاوة مطلب فی سجدة الشکر، ط: سعید کراچی، ہندیہ: ۱۳۶/۱، قبیل الباب الرابع عشر فی صلاة المريض، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔ وتمام الشکر فی صلاة ركعتين كما فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة كذا في السير الكبير، الخ، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۳۹۹ - ۵۰۰، فصل سجدة الشکر مکروہة عند ابی حنیفة رحمه الله، ط: قدیمی کراچی۔

چاہئے، اور اگر اتفاق سے غلطی سے سہو سجدہ کر لیا تو نماز ہو جائے گی، دو پارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور آئندہ محض شک اور شبہ میں سجدہ سہو نہ کرنا چاہئے۔ (۱)

شک میں ایک رکن کی مقدار گزر گیا

اگر کسی نمازی کو نماز کی رکعت میں شک ہو گیا، اور اس شک میں ایک رکن کی مقدار (تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار) وقت گزر گیا اور اس حالت میں قراءت اور تسبیح میں مشغول نہیں تھا تو اس پر سہو سجدہ واجب ہوگا، کیونکہ سوچنے کی وجہ سے دیر ہوئی، اور اگلے رکن کی ادائیگی میں تاخیر ہوگئی، اور تاخیر کی وجہ سے سہو سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ (۲)

شک ہوا تکبیر تحریمہ کے بارے میں

”تکبیر تحریمہ کے بارے میں شک ہوا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

شلوار

”پانچامہ“ کے عنوان کو دیکھیں۔

(۱) اذا ظن الامام انه عليه سهو فسجد للسهو وتابعه المسبوق في ذلك ، ثم علم ان الامام لم يكن عليه سهو ، فيه روايتان : واختلف المشايخ لا اختلاف الروايتين واشهرها ان صلاة المسبوق يفسد ، وقال الامام ابو حفص الكبير ، لا يفسد والصدر الشهيد اخذ به في واقعاته وان لم يعلم الامام ان ليس عليه سهو لم يفسد صلاة المسبوق عندهم جميعا ، خلاصة الفتاوى : ۱ / ۶۳ - ۱۶۳ ، كتاب الصلاة ، ما يتصل بمسائل الاقتداء مسائل المسبوق ، قبل الفصل السادس عشر في السهو ، ط : امجد اكيڈمی لاہور ، اليقين لا يزول بالشك ، الدر مع الرد : ۲ / ۹۵ ، قبيل باب صلاة المريض ، ط : سعيد كراچی .

(۲) (و) اعلم انه (اذا شغله ذلك) الشك فتفكر (قدر اداء ركن ولم يشتغل حالة الشك بقراءة ولا تسبيح) ذكره في الذخيرة (وجب عليه سجود السهو ، في جميع (صور الشك) سواء عمل بالتحري او بنى على الاقل ، ”فتح“ لتاخير الركن لكن في السراج انه يسجد للسهو في اخذ الاقل مطلقا ، وفي غلبة الظن ان تفكر قدر ركن ، الدر مع الرد : ۲ / ۹۳ - ۹۴ ، باب سجود السهو ، قبيل باب صلاة المريض ، ط : سعيد كراچی .

شمار کرنا

نماز کی حالت میں آیت، سورت یا تسبیح کا انگلیوں سے شمار کرنا مکروہ تنزیہی ہے، ہاں اگر انگلیوں پر شمار نہ کرے بلکہ انگلیوں کو دبا کر حساب رکھے تو مکروہ نہیں، جب کہ صلوٰۃ التبیح میں ایک دفعہ تسبیح پڑھنے کے بعد اپنی ہاتھ کی ایک انگلی کو دبا دے، پھر دوسری تسبیح پر دوسری انگلی کو، اسی طرح تیسری، چوتھی، پانچویں کو دبا دے تو مکروہ نہیں ہے۔ (۱)

(نوٹ) علامہ عینیؒ نے سلف سے نقل کیا ہے کہ جب ہم نیکیاں کرتے ہیں تو گنتے ہیں، لیکن جب گناہ کرتے ہیں تو گنتے نہیں۔ (۲)

شناختی کارڈ

اگر تصویر والا شناختی کارڈ نمازی کی جیب میں رہے تو مجبوری کی بنا پر نماز ہو جائے گی، پڑھی ہوئی نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور تصویر کی وجہ سے وہ گنہگار نہیں ہوگا بلکہ شناختی کارڈ کے لئے تصویر لازم کرنے کے قانون بنانے والے حکومت

(۱) وفي القينة لا بعد التسيحات بالاصابع ان قدر ان يحفظ بالقلب والا يغمر الاصابع شامي : ۲۸/۲ باب الوتر والنوافل مطلب في صلاة التسبيح، ط: سعيد وكره تنزيها (عدالای والسور والتسبيح باليد في الصلاة مطلقا) ولو نفلا، اما خارجها فلا يكره كعده بقلبه أو بغمر انامله، وعليه يحمل ما جاء من صلاة التسبيح. الدر مع الرد. ۱/ ۲۵۰ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة أولى: ط: سعيد.

(۲) وكان السلف يقولون تذب ولا تحصى، وتسبح وتحصى، البناية في شرح الهداية: ۲/ ۴۴۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، عدالای والتسيحات في الصلاة، ط: دار الفكر بيروت، لبنان.

کے افراد گنہگار ہوں گے۔ (۱)

شور و غل کرنا

نماز کے وقت شور و غل کرنا بہت بڑا گناہ ہے، کیونکہ اس سے نمازیوں کو تشویش ہوتی ہے، دل منتشر ہو جاتا ہے، قراءت اور رکعت وغیرہ بھول جاتے ہیں، خشوع اور خضوع میں خلل آتا ہے، اس لئے اس سے بچنا اور لوگوں کے لئے اس کو روکنا ضروری ہے، اگر خود روک نہیں سکتے تو حکومت کی مدد سے روکنا ضروری ہے، باقی شور و غل کی وجہ سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۲)

شوہر اور بیوی نماز پڑھیں

اگر شوہر اور بیوی جماعت کے بغیر اپنی اپنی نماز الگ الگ پڑھیں تو اس میں کوئی کراہت نہیں، البتہ بیوی کے لئے شوہر کے دائیں بائیں برابر میں کھڑی ہو کر نماز پڑھنا

(۱) وَأَنْ يَكُونَ فَوْقَ رَأْسِهَا وَبَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ بِخِذَانِهِ..... تَمَثَّل..... وَلَا يَكْرَهُ لَوْ كَانَتْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ..... أَوْ عَلَى خَاتَمِهِ بِنَقْشٍ غَيْرِ مُسْتَبِينٍ قَالَ فِي الْبَحْرِ وَمُقَادَةَ كَرَاهَةِ الْمُسْتَبِينِ لَا الْمُسْتَرِّ بِكَيْسٍ أَوْ صَرِيحَةٍ أَوْ ثَوْبٍ آخَرَ..... أَوْ كَانَتْ صَغِيرَةً لَا تَتَبَيَّنُ تَفَاصِيلُ أَعْضَائِهَا لِلنَّاضِرِ قَانِمًا: الدَّرَجَةُ ۱/ ۲۳۸ بَابُ مَا يَفْسِدُ الصَّلَاةَ وَمَا يَكْرَهُ فِيهَا. مَطْلَبُ إِذَا تَرَدَّدَ الْحُكْمُ بَيْنَ سَنَةِ وَبِدْعَةٍ كَانَ تَرْكُ السَّنَةِ أَوْلَى: ط: سَعِيد

(۲) (قوله ورفع صوت بذكر الخ) اضطرب كلام صاحب البزازیة فی ذالك. فتارة قال: أنه حرام... وتارة قال أنه جائز..... لانه حيث خيف الرياء أو تاذى المصلين أو النيام..... وفي حاشية الحموي عن الامام الشعراني: اجمع العلماء سلفا وخلفا على استحباب ذكر الجماعة في المساجد وغيرها الا أن يشوش جهرهم على نائم أو مصل أو قارئ الخ.... شامی: ۱/ ۲۶۰ بَابُ مَا يَفْسِدُ الصَّلَاةَ وَمَا يَكْرَهُ فِيهَا... مَطْلَبُ فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ، ط: سَعِيد. جب ذکر کا یہ حکم ہے تو غیر ذکر کا حکم اس سے سخت ہوگا۔

مکروہ ہے۔ (۱)

شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا

نماز کے دوران تشہد میں ”اشہد ان لا الہ“ کہتے وقت صرف شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا جاسکتا ہے، کسی اور انگلی سے نہیں، مثلاً کسی کے ہاتھ میں شہادت کی انگلی نہیں ہے یا ہے لیکن کٹی ہوئی یا اس میں کوئی بیماری ہے تو ان صورتوں میں دائیں یا بائیں ہاتھ کی کسی اور انگلی سے اشارہ نہیں کیا جائے گا۔

اور اشارہ کا طریقہ یہ ہے کہ تشہد میں جب غیر اللہ کی نفی کرنے والے الفاظ ”لا الہ“ کہے تو شہادت کی انگلی کو اٹھایا جائے، اور جب ”الا اللہ“ کہا جائے تو انگلی جھکا لی جائے اور نماز ختم ہونے تک ایسا ہی رہنے دیا جائے گویا کہ شہادت کی انگلی اٹھانا غیر اللہ کی الوہیت سے انکار کرنا اور اس کا جھکا لینا اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا اقرار کرنا ہے۔ (۲)

(۱) (قوله ولا يحضرن الجماعات) لقوله تعالى: وقرن في بيوتكن وقال صلى الله عليه وسلم صلاتها في قعر بيتها افضل من صلاتها في صحن دارها وصلاتها في صحن دارها افضل من صلاتها في مسجد ها وبيوتهن خير لهن ولانه لا يؤمن الفتنة من خروجهن، البحر: ۱/۳۵۸، باب الامامة، ط: سعيد کراچی۔ وقيد الاشتراك لان محاذاة المصلية لمصل ليس في صلاتها لا تفسد صلاحه لكنه مكروه كما في فتح القدير، البحر: ۱/۳۵۵، باب الامامة، ط: سعيد کراچی، حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۳۲۹، باب ما يفسد الصلاة، ط: قدیمی کراچی۔

(۲) وفي الشربلالية عن البرهان: الصحيح انه يشير بمسبحته وحدها، يرفعها عند النفی ويضعها عند الاثبات، الدر مع الرد: ۱/۵۰۹، (قوله بمسبحته وحدها فيكره ان يشير بالمسبحتين كما في الفتح، وغيره، شامی: ۱/۵۰۹، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتھانها ط: سعيد کراچی۔ الحنفية قالو: يشير بالسبابة من يده اليمنى فقط، بحيث لو كانت مقطوعة او عليله لم يشر بغيرها من اصابع اليمنى، ولا اليسرى عند انتھانها من التشهد، بحيث يرفع سبابة عند نفی الالوهية عما سوى الله تعالى بقوله: ”لا اله الا الله“ ويضعها عند اثبات الالوهية لله وحده بقوله: ”الا الله“ فيكون الرفع اشارة الى النفی، والوضع الى الاثبات۔ كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۲۶۵، الاشارة بالاصبع السبابة في التشهد وكيفية السلام، ط: دار الفكر بيروت۔

شیشے میں عکس نظر آئے

اگر نمازی کے سامنے الماری، کھڑکی یا دیوار میں شیشے لگے ہوئے ہیں اور اس میں نمازی کا عکس نظر آتا ہے تو نماز ہو جائے گی، کراہت بھی نہیں ہوگی، ہاں اگر اس سے نمازی کی توجہ ہٹ جاتی ہے اور یکسوئی میں خلل واقع ہوتا ہے تو ایسا شیشہ لگانا مکروہ ہوگا۔ (۱)

شیعہ کا جماعت میں شرکت کرنا

اگر جماعت کی نماز میں کوئی شیعہ درمیان میں کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو سنیوں کی نماز ہو جائے گی، لیکن آئندہ کے لئے اس شیعہ سے کہہ دیا جائے کہ وہ اپنے شیعہ مذہب سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لے ورنہ مسلمانوں کی جماعت میں نہ آیا کرے۔ (۲)

شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا

شیعہ امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں، ان کے کفریہ عقائد سے قطع نظر بھی کر لی جائے تو دونوں کے نماز کے احکام میں اتنا اختلاف ہے کہ اہل سنت والجماعت کے ساتھ

(۱) (تسمہ) بقی فی المکروہات اشیاء اخر ذکرھا فی المنیة ونور الابضاح وغیرہما منها الصلاة بحضرة ما یشتغل بال و یخل بالخشوع کزینة ولہو ولعب ، ولذلك کرہت بحضرة طعام تمیل الیہ نفسہ و سیاتی فی کتاب الحج قبیل باب القران یکرہ للمصلی جعل نحو نعلہ خلفہ لشتغل قلبہ شامی: ۱/ ۲۵۳، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب فی بیان السنة والمستحب والمندوب والمکروہ وخلاف الاولی، ط: سعید کراچی۔

(۲) فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۳/ ۲۲، الباب الخامس فی الامامة، (باب الجماعة) ط: مکتبہ امدادیہ ملتان۔

نماز کے اتحاد کی کوئی شکل نہیں، اس لئے اہل سنت والجماعت والے اپنا امام اور اپنی مسجد الگ بنائیں۔ (۱)

(۱) وقیدہ فی المحيط والخلاصة والمجتبیٰ وغیرہا بان لا تكون بدعته تکفره ، فان كانت تکفره ، فالصلاة خلفه لا تجوز الخ؛ البحر : ۱/ ۳۳۹ ، باب الامامة، قوله وکره امامة العبد والاعرابی والفساق الخ، ط: سعید کراچی، قال فی المرغینانی : تجوز الصلاة خلف صاحب هوى وبدعة، ولا تجوز خلف الرافضی والجهمی والقدری والمشبهة ومن يقول بخلق القرآن ، هندیة: ۱/ ۸۳ ، الفصل الثالث فی بیان من يصلح اماما لغيره ، ط: رشیدیہ کوئٹہ. حلبی کبیر، ص: ۵۱۳، ط: سهیل اکیڈمی لاہور .

صاحب ترتیب کو قضا نماز یاد آ جائے

اگر صاحب ترتیب آدمی کو نماز کے دوران بھولی ہوئی نماز یاد آ جائے، اور وقت میں قضا نماز ادا کر کے وقتی نماز ادا کرنے کی گنجائش بھی ہے تو اس صورت میں جو فرض نماز ادا کر رہا ہے وہ فاسد ہو جائے گی، اور اس وقت پہلے بھولی ہوئی نماز کو ادا کرے پھر اس کے بعد وقتی نماز کو ادا کرے، اگر وقت میں اتنی گنجائش نہیں ہے تو اس صورت میں ترتیب ختم ہو جائے گی اور جو فرض نماز پڑھ رہا ہے وہ صحیح ہو جائے گی اور بھولی ہوئی نماز بعد میں پڑھ لے۔ (۱)

صاحب ترتیب کو قضا نماز یاد آ گئی

اگر صاحب ترتیب کو نماز کے دوران قضا نماز یاد آ گئی، اور وقت کے اندر اندر قضا نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے، تو اس صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی اور نماز توڑ کر پہلے قضا نماز پڑھے پھر اس کے بعد وقتی نماز پڑھے، اور اگر وقت اتنا مختصر ہے کہ وقتی نماز پڑھنے کی گنجائش ہے، قضا نماز پڑھ کر وقتی نماز پڑھنے کی گنجائش نہیں ہے تو اس صورت میں پہلے وقتی نماز پڑھ لے پھر اس کے بعد قضا نماز پڑھے۔ (۲)

(۲۰۱) ثم ضيق الوقت يعتبر عند الشروع حتى لو شرع في الوقتية مع تذكر الفائتة وإطال القراءة حتى ضاق الوقت لا تجوز صلاته إلا أن يقطعها ويشرع فيها، ولو شرع ناسيا والمسئلة بحالها ثم تذكرها عند ضيق الوقت جازت صلاته ولا يلزمه القطع، هندية: ۱/۲۴۲، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشیدیة کوئٹہ، شامی: ۲/۶۶۶، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی، ولا یتظهر حکم الترتیب عند النسیان ما دام ناسا واذاتذكر يلزمه هندية: ۱/۲۴۳، ایضاً، شامی: ۲/۶۸۸، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی، لو سقط للنسیان والضيق ثم تذكر واتسع الوقت يعود اتفاقا الدر مع الرد: ۲/۷۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی.

اور اگر آخری قعدہ میں التحیات پڑھنے کے بعد قضا نماز یاد آگئی اور وقت میں قضا نماز پڑھ کر وقتی نماز پڑھنے کی گنجائش ہے تو اس صورت میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی، اور صاحبینؒ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۱) ابوحنیفہؒ کے مذہب میں احتیاط ہے اور صاحبینؒ کے مذہب میں آسانی ہے۔

صاحبینؒ

امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کو ایک ہی لفظ میں ”صاحبین“ کہتے ہیں، متقدمین کی اصطلاح میں شاگرد کو ”صاحب“ کہتے ہیں اور ”صاحبین“ کے معنی دو شاگرد ہیں، اور یہ دونوں امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد ہیں اس لئے ان دونوں کو ”صاحبین“ کہتے ہیں۔ (۲)

صبح صادق

☆..... صبح صادق اس مفیدی کو کہتے ہیں جو مشرق کی جانب جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے سورج نکلنے سے تقریباً دیڑھ گھنٹہ پہلے آسمان کے کنارے پر چوڑائی میں یعنی شمالاً جنوباً دکھائی دیتی ہے، اور جلدی جلدی دائیں بائیں بلکہ تمام آسمان پر پھیل جاتی

(۱)..... انہم اتفقوا فی المسائل الانثی عشریۃ علی انہ لو تذکر فائتۃ وھو یصلی، فان کان قبل القعود قدر التشہد بطلت اتفاقا، وان کان بعدہ قبل السلام بطلت عنده لا عندهما، شامی: ۲/۷۰، باب قضاء الفوائت، (قوله فلیحور) ط: سعید کراچی البحر: ۲/۸۸، باب قضاء الفوائت، قبل قوله فلو صلی فرضا ذاکرا فائتۃ، الخ. ط: سعید کراچی.

(۲) والصاحبان: فی عرفنا الامام ابو یوسف والامام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ سمیا بذالک لانہما تلمیذان للامام الاعظم رحمہ اللہ تعالیٰ، مجموعۃ قواعد الفقہ، التعریفات الفقہیۃ، ص: ۳۳۵، ط: میر محمد کتب خانہ کراچی.

ہے، اور زمین پر روشنی ہوتی ہے۔ (۱)

☆..... صبح صادق شروع ہونے کا اعتبار ہے یا اس کے پھیل جانے کا اعتبار ہے اس میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے، دوسرے قول میں وسعت زیادہ ہے، اکثر علمائے کرام اس طرف مائل ہیں، اور پہلے قول میں احتیاط زیادہ ہے، سحری کھانے میں اس کا اعتبار کرنا زیادہ مناسب ہے، اور عشاء کی نماز کے بارے میں پہلے قول پر عمل کرے، اور فجر کی نماز میں دوسرے قول کا اعتبار کرے۔ (۲)

صبح صادق سے طلوع آفتاب تک وقفہ

ہمارے ملک میں صبح صادق سے طلوع آفتاب تک کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ کا وقفہ ہوتا ہے، اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس ۳۵ منٹ کا وقفہ ہوتا ہے۔ (۳)

(۱) (من) اول (طلوع) الفجر الثانی) وهو البياض المنتشر المستطير لا المستطيل (الی) قبيل (طلوع ذكاء) الدر مع الرد: ۱/۳۵۹، (قوله هو البياض الخ) لحديث مسلم والترمذی واللفظ له: "لا يمنعكم من سحوركم اذان بلال ولا الفجر المستطيل ولكن الفجر المستطير فالمعتبر الفجر الصادق وهو الفجر المستطير في الافق: ای الذي ينتشر ضوءه في اطراف السماء لا الكاذب وهو المستطيل الذي يبدو طويلا في السماء كذنب السرحان ای الذنب ثم يعقبه ظلمة، شامی: ۱/۳۵۹، كتاب الصلاة، مطلب في تعبه عليه الصلاة والسلام قبل البعثة، ط: سعيد.

(۲) (قوله لانه لا خلاف في طرفيه ای الطرفين الآتيين قال في الحلية نعم في كون العبرة باول طلوعه او استطارته او انتشاره اختلاف المشايخ كما في شرح الزا هدى عن المحيط. وفي خزانة الفتاوى عن شرح السرخسی على الكافي وذكر فيها ان الاول احوط والثاني اوسع قال في البحر: والظاهر الاخير لتعريفهم الفجر الصادق به كما يأتي، ورده في النهر بان الظاهر الاول، لما في حديث جبريل الذي هو اصل الباب "ثم صلى بي الفجر" یعنی فی اليوم الاول "حين بزق وحرّم الطعام على الصائم" وبزق بمعنى بزغ، وهو اول طلوعه الخ، شامی: ۱/۳۵۷، كتاب الصلاة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الافعال، ط: سعيد کراچی.

(۳) عمد الفقہ: ۲/۲۶، كتاب الصلوة، جن وقتوں میں نماز جائز نہیں اور جن میں مکروہ ہے، "فائدة" قبل باب الاذان، ط: اداره مجددیہ، ناظم آباد، کراچی.

صبح صادق کے بعد نفل پڑھنا

صبح صادق کے بعد فرض نماز سے پہلے دو رکعت فجر کی سنت یا قضاء نماز کے علاوہ کوئی نفل یا سنت پڑھنا درست نہیں، اور فجر کی فرض نماز کے بعد بھی اشراق کے وقت تک فجر کی سنت یا کوئی نفل نماز پڑھنا جائز نہیں۔ (۱)

صبح کاذب

”صبح کاذب“ اس سفیدی کو کہتے ہیں جو صبح صادق سے پہلے آسمان کے درمیان میں شرقاً غرباً لمبائی میں ایک ستون کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے، جس کے نیچے افق سیاہ ہوتا ہے، اس کے تھوڑی دیر بعد وہ سفیدی تاریک ہو جاتی ہے، اور اس کے نیچے سے صبح صادق کی روشنی ظاہر ہوتی ہے۔

صبح کاذب کا اعتبار نہیں ہے، اور اس سے فجر کا وقت شروع نہیں ہوتا اور روزہ دار پر کھانا پینا حرام نہیں ہوتا۔ (۲)

(۱) (و کذا) الحکم من کراهة نفل و واجب لغيره لا فرض و واجب لعينه (بعد طلوع فجر، سوی سنتہ یشغل الوقت به تقدیراً، حتی لو نوى تطوعاً کان سنة الفجر بلا تعین، الدر مع الرد: ۳۷۵/۱، (قوله لشغل الوقت به) ای بالفجر ای بصلاته، ففي العبارة استخدام ای لأن المراد بالفجر الزمن لا الصلاة ثم هذا علة لقوله و كره الخ. شامی: ۳۷۵/۱، كتاب الصلاة، مطلب یشرط العلم بدخول الوقت، ط: سعید کراچی، (و هما) ای الوقتان المذکوران (ما بعد طلوع الفجر الی ترتفع الشمس فانه یكره فی هذا الوقت التوافل كلها (الا سنية الفجر) لما روی مسلم عن حفصة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا طلع الفجر لا یصلی الا ركعتین حقیقتین، وفي ابی داود والترمذی واللفظ له عن ابن عمر عنه علیه السلام لا صلاة بعد الفجر الا سجدة، حلی کبیر، ص: ۲۳۸ - ۲۳۹، الشرط الخامس، ط: سهیل اکیدمی لاہور۔

(۲) فالمتعبر الفجر الصادق وهو الفجر المستطير فی الافق: ای الذی ینتشر ضوءه فی اطراف السماء لا الکاذب وهو المستطیل الذی یدو طویلاً فی السماء کذب السرجان ای الذنب ثم یعقبه ظلمة، شامی: ۳۷۹/۱، كتاب الصلوة، مطلب فی تعبدہ علیہ الصلاة، والسلام قبل البعثة، ط: سعید کراچی۔

صحت کی شرائط مفقود ہو جائیں

نماز کی صحت کی شرائط مفقود ہو جانے کے بعد کسی رکن کا ادا کرنا، یا ایک رکن ادا کرنے کی مقدار اسی حالت میں رہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ (۱)

صحت کی قضاء بیماری میں کرنا

مریض اپنی صحت کی حالت میں قضاء شدہ نماز کو اپنے مرض میں جس طرح پڑھنے پر قدرت رکھتا ہے اسی طرح ادا کر سکتا ہے، مثلاً صحت کی حالت میں نماز قضا ہوئی تھی، اب اگر بیماری کی حالت میں کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت نہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے گا، تو عذر کی وجہ سے نماز صحیح ہو جائے گی۔ (۲)

(۱) وفي الشريعة ما يتوقف عليه وجود الشئ ولا يكون داخل فيه، البحر: ۱/۲۶۶، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی. شروط الصلاة، للصلاة شروط تتوقف عليها صحتها. فلا تصح الا بها. كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۷۶. شروط الصلاة. ط: دار الفكر. الحنفية قسموا شروط الصلوة الى قسمين: شروط وجوب، وشروط صحة..... واما شروط الصحة فهي ستة: طهارة البدن من الحدث والخبث وطهارة الثوب من الخبث، وطهارة المكان من الخبث، وستر العورة، والنية، واستقبال القبلة. كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۷۸، شروط الصلاة، ط: دار الفكر (ويمنع) حتى انعقادها (كشف ربيع عضو) قدر اداء ركن بلا صفة. الدر مع الرد: ۱/۸۰ (قوله حتى انعقادها) اي ويمنع صحة الصلاة حتى انعقادها، والحاصل انه يمنع الصلاة في الابتداء ويرفعها في البقاء (قوله قدر اداء ركن) اي بسنته منية قال شارحها وذلك قدر ثلاث تسيحات الخ.... شامی: ۱/۸۰ باب شروط الصلاة، مطلب في النظر الى وجه الامر: ط: سعيد كراچی.

(۲) وان قضى في الممرض فوائت الصحة قضاها كما قدر قاعدا او مؤمنا كذا في السراجية هندية: ۱/۱۳۸، قبيل الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية كوثنه.

”صدق اللہ ورسولہ“ کہنا

اگر کسی نمازی نے نماز کے اندر امام سے کسی آیت کو سن کر ”صدق اللہ ورسولہ“ کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ اس نے قصد اجواب میں کہا، اور قصد اجواب میں کچھ کہنے کی صورت میں نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ (۱)

صف اول

”صف اول“ وہ ہے جو امام کے قریب ہو، مؤذن اقامت کے لئے امام کے پیچھے کھڑا ہوتا ہے اس کے ساتھ نمازیوں کی جو صف ہے وہ صف اول ہی شمار ہوگی۔ (۲)

صف اول میں جگہ خالی ہے

جماعت کی نماز ہو رہی ہے اور لوگ نیت باندھ چکے ہیں، اگر بعد میں آنے والا آدمی پہلی صف میں جگہ خالی دیکھے، تو وہ شخص صفوں کے کناروں سے جا کر خالی جگہ پر کھڑا

(۱) [فروع] سمع اسم الله تعالى فقال جل جلاله أو النبي ﷺ فصلی علیه ، أو قراءة الامام فقال صدق الله ورسوله، تفسد ان قصد جوابه . الدر مع الرد : ۱ / ۲۲۱ (قوله تفسد ان قصد جوابه) ذكر في البحر: أنه لو قال مثل ما قال المؤذن ، ان اراد جوابه تفسد وكذا لو لم تكن له نية لان الظاهر أنه اراد به الاجابة الخ شامی: ۱ / ۲۲۱ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام ، ط: سعيد، هندية: ۱ / ۹۹ الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشديه .

(۲) ويؤخذ من تعريف الصف الاول بما هو خلف الامام أي لا خلف مقتد آخر ”شامی: ۱ / ۵۷۰، الصلاة، باب. الامامة. مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچی.

ہو سکتا ہے۔ (۱)

صف اول میں جگہ نہیں ملی

اگر پہلی صف میں جگہ نہیں ملی اور دوسری صف میں کوئی نہیں تو انتظار کرے تاکہ دوسرا نمازی آجائے، جب دوسرا نمازی آجائے تو اس کے ساتھ مل کر دوسری صف بنائے، اور اگر کوئی نمازی نہیں آیا تو پہلی صف سے ایسے آدمی کو پیچھے دوسری صف میں کھینچ لے جو مسئلہ جانتا ہو، اور اگر مسئلہ جاننے والا کوئی شخص نظر نہ آئے تو تنہا امام کے پیچھے اور صف کے بیچ میں کھڑا ہو جائے، نماز ہو جائے گی۔ (۲)

(۱) ولو وجد فرجة في الاول لا الثاني له خرق الثاني لتقصيرهم وفي الحديث "من سد فرجة غفر له" وصح خياركم اليكم مناكب في الصلاة وبهذا يعلم جهل من يستمسك عند دخول داخل بجنبه في الصف يظن انه رياء كما بسطه في البحر الدر مع الرد: ۵۷۰/۱، (قوله لتقصيرهم) يفيد ان الكلام فيما اذا شرعوا في القنية: قام في اخر صف وبين وبين الصفوف مواضع خالية فللداخل ان يمر بين يديه ليصل الصفوف لانه اسقط حرمة نفسه فلا يائثم المار بين يديه، دل عليه ما في الفردوس عن ابن عباس عنه صلى الله عليه وسلم: من نظر الى فرجة في صف فليسدها بنفسه فان لم يفعل فسر مار فليخط على رقبتة فانه لا حرمة له اى فليخط المار على رقبتة من لم يسد الفرجة. شامى: ۵۷۰/۱، باب الامامة مطلب في الكلام على الصف الاول. ط: سعيد كراچي. البحر: ۳۵۳/۱ - ۳۵۴، باب الامامة. ط: سعيد. و: ۶۱۹/۱، ط: رشيدية كوئٹہ.

(۲) ومتى استوى جانباه يقوم عن يمين الامام ان امكنه، وان وجد في الصف فرجة سددها والا انتظر حتى يجي اخر فيقفان خلفه، وان لم يجي حتى ركع الامام يختار اعلم الناس بهذه المسئلة فيجذبه ويقفان خلفه ولولم يجد عالما يقف خلف الصف بحذاء الامام للضرورة، ولو وقف منفردا بغير عذر تصح صلاته عندنا خلافا لاحمد "شامى: ۵۶۸/۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

وفيه ايضا: كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ۶۴۷/۱، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۶۱۷/۱، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹہ.

صف اول میں زبردستی گھس جانا

جب نمازی مسجد میں نماز پڑھنے کے ارادے سے آئے تو شروع ہی سے پہلی صف میں جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے، آگے کی صفوں میں جگہ ہوتے ہوئے پیچھے بیٹھنا اور بعد میں دھکے بازی کر کے زبردستی پہلی صف میں گھس جانا نمازیوں کو تکلیف پہنچانا ہے اور یہ حرکت نازیبا اور سخت مکروہ ہے۔ (۱)

صفائی ستھرائی کا راز

☆..... بادشاہوں کے دربار میں شامل ہونے کے لئے پاک صاف لباس پہن کر پاکیزہ جگہ میں کھڑا ہونا یا بیٹھنا ضروری ہے، گندے کپڑے اور گندی جگہ میں رہنے والے کو بادشاہ کے دربار میں حاضر ہونے کی اجازت نہیں ہوتی، جیسے لباس کی صفائی اور مکان کی ستھرائی دنیا کے بادشاہوں کو پسند ہے، ایسے ہی ساری کائنات کے خالق، بادشاہوں کے بادشاہ، مالک الملک، پاک ذات اللہ تبارک و تعالیٰ کو بھی پاکیزگی اور لباس کی صفائی ستھرائی، مکان اور دل کی نظافت اور پاکیزگی مد نظر ہے، کیونکہ وہ پاک ہے اور پاکی کو چاہتا ہے اور ہر قسم کی ناپاکی، گندگی اور میل کچیل سے اس کو نفرت اور کراہت ہے، اس لئے نماز میں مکان کی پاکی اور لباس کی ستھرائی ضروری اور لازمی شرائط میں سے ہے، جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ”وَتِيَابُكَ فَطْهَرِ وَالرِّجْزَ فَاهْجُرِ“ اپنے لباس کو پاک کر اور گندگی سے کنارہ کر۔

(۱): الافضل أن يقف في الصف الآخر إذا خاف إيذاء أحد، قال عليه الصلاة والسلام: ”من ترك الصف الأول مخافة أن يوذى مسلماً أضعف له أجر الصف الأول“ شامی: ۱/ ۵۶۹ : الصلاة، باب الامامة، قبيل مطلب في جواز الايثار بالقرب، ط: سعيد كراچی.

☆..... ناپاکی، گندگی اور میل کچیل سے شیطان کو مناسبت ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے کے لئے شیطان کے ساتھ مناسبت رکھنے والی تمام چیزوں سے مکمل طور پر دور رہنا ضروری ہے، ورنہ دل نماز میں مکمل طور پر اللہ کی طرف متوجہ نہیں ہوگا۔ (۱) (احکام اسلام عقل کی نظر میں مع اختصار ص ۵۴)

صف ثانی کہاں سے بنائیں

اگر پہلی صف پوری ہوگئی تو دوسری صف امام کے پیچھے سے شروع کرنی

چاہئے۔ (۲)

(۱): كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّ الْإِنْسَانَ إِذَا قَدَّرَ الثِّيَابَ وَالْأَعْضَاءَ أَشْمَزَتْ مِنْهُ النُّفُوسُ، وَتَحَوَّلَتْ عَنْهُ الْقُلُوبُ وَالْعَيُونُ، وَكَذَلِكَ إِذَا أَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَقَابِلَ مُلْكًا أَوْ أَمِيرًا فَلَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَلْبَسَ أَحْسَنَ الثِّيَابِ وَيَنْظِفَهَا وَيَزِيلَ مَا عَلَى جِسْمِهِ مِنَ الْأَوْسَاحِ وَالْأُدْرَانِ وَمَا فِي حَكْمِ هَذَا حَتَّى لَا يَرَاهُ فِي حَالَةٍ تَبْغِضُهُ إِلَيْهِ، وَإِذَا كَانَ الْأَمْرُ كَذَلِكَ مَعَ الْمَخْلُوقِينَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ فَكَيْفَ يَكُونُ حَالُ مَنْ يَقِفُ بَيْنَ يَدَيِ رَبِّ الْأَرْبَابِ وَمَلِكِ الْمُلُوكِ؟ إِنَّ الشَّارِعَ الْحَكِيمَ فَرَضَ الْوُضُوءَ وَالْغُسْلَ لِأَجْلِ أَنْ يَكُونَ الْإِنْسَانُ خَالِيًا مِنَ الْأَقْدَارِ وَالْأَوْسَاحِ عِنْدَ أَدَاءِ الْفَرِيضَةِ وَأَنْ هُنَاكَ حِكْمَةٌ أُخْرَى وَهِيَ أَنَّ الْمَلَكَةَ فِي أَوْقَاتِ الصَّلَاةِ تَكْرَهُ أَنْ تَرَى الْمُصَلِّيَ وَسَخَ الثِّيَابِ كَرِهَ الرَّائِحَةُ. حِكْمَةُ التَّشْرِيعِ وَفَلَسَفَتُهُ: ۹۰/۱ حِكْمَةُ الطَّهَارَةِ فِي الْعِبَادَاتِ، ط: انصاری کتب خانہ بازار کتاب فروشی کابل. وفيه ايضا: أَنَّ الصَّلَاةَ خِدْمَةُ الرَّبِّ وَتَعْظِيمُهُ جَلَّ جَلَالُهُ، وَعَمَّ نَوَالُهُ، وَخِدْمَةُ الرَّبِّ وَتَعْظِيمُهُ بِكُلِّ الْمُمْكِنِ فَرَضَ، وَمَعْلُومٌ أَنَّ الْقِيَامَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ بِيَدَيْنِ طَاهِرَتَيْنِ وَثَوْبٍ طَاهِرٍ عَلَى مَكَانٍ طَاهِرٍ أَبْلَغُ فِي التَّعْظِيمِ وَأَكْمَلُ فِي الْخِدْمَةِ مِنَ الْقِيَامِ بِبَدَنِ نَجَسٍ وَثَوْبٍ نَجَسٍ عَلَى مَكَانٍ نَجَسٍ كَمَا فِي خِدْمَةِ الْمُلُوكِ فِي الشَّاهِدِ: ۹۳/۱.

(۲): قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ "تَوَسَّطُوا الْأَمَامَ وَاسْدُوا الْخَلَلَ" وَمَتَى اسْتَوَى جَانِبَاهُ يَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْأَمَامِ أَنْ أَمَكَّنَهُ وَأَنْ وَجَدَ فِي الصَّفِّ فَرْجَةً سَدَّهَا وَالَا أَنْتَظِرَ حَتَّى يَجِيئَنِي آخِرُ فَيَقْفَانِ خَلْفَهُ، وَأَنْ لَمْ يَجِيئَنِي حَتَّى رُكِعَ الْأَمَامُ يَخْتَارُ أَعْلَمُ النَّاسِ بِهَذَا الْمَسْئَلَةِ فَيَجْذِبُهُ وَيَقْفَانِ خَلْفَهُ وَلَوْ لَمْ يَجِدْ عَالِمًا يَقِفُ خَلْفَ الصَّفِّ بِحِذَاءِ الْأَمَامِ لِلضَّرُورَةِ، وَلَوْ وَقَفَ مُنْفَرِدًا بِغَيْرِ عِذْرِ تَصَحَّ صَلَاتُهُ عِنْدَنَا خِلَافًا لِأَحْمَدَ. شَامِي: ۵۶۸/۱، بَابُ الْأَمَامَةِ، قَبِيلُ مَطْلَبُ فِي كَرَاهَةِ قِيَامِ الْأَمَامِ فِي غَيْرِ الْمَحَرَّابِ، ط: سعيد کراچی.

صف سے پیچھے ہو جانا

بعض جگہ طلبہ اور اساتذہ جماعت کی نماز میں ایک صف میں شریک رہتے ہیں جب امام سلام پھرتا ہے، تو جو طالب علم اپنے استاذ کے پاس ہوتا ہے وہ ادباً پیچھے کھسک کر بیٹھتا ہے، یہ جائز ہے، اسی طرح استاذ کے برابر میں بیٹھے رہنا بھی درست ہے۔ (۱)

صف سیدھی کرنے کا طریقہ

صف سیدھی کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تمام نمازی ٹخنے اور ایڑھیاں پیچھے سے برابر کر کے کھڑے ہو جائیں صف سیدھی ہو جائے گی آگے سے انگلیوں کو برابر کرنے کی

(۱) وفي حاشية الاشباه للحموى عن المضمهر عن النصاب : وان سبق احد الى الصف الاول فدخل رجل اكبر منه سنا، او اهل علم ينبغي ان يتاخر ويقدمه تعظيما له، آه فهذا يفيد جواز الايثار بالقرب بلا كراهة خلافا للشافعية، اقول : وينبغي تقييد المسألة بما اذا عارض تلك القربة بما هو افضل منها كاحترام اهل العلم والاشياخ "شامی: ۱/ ۵۶۹ الصلوة: باب الامامة، مطلب في جواز الايثار بالقرب، ط: سعيد.

(قوله وقيل يستحب كسر الصفوف) ليزول الاشتباه عن الداخل المعاین للكل في الصلاة البعيد عن الامام، وذكره في البدائع والذخيرة عن محمد، ونص في المحيط على انه السنة كما في الحلية وهذا معنى قوله في المنية: والاحسن أن يتطوع في مكان اخر. قال في الحلية واحسن من ذلك كله ان يتطوع في منزله ان لم يخف مانعا. شامی: ۱/ ۵۳۱، باب الامامة مطلب فيما لو زاد على العدد الوارد في التسبيح عقب الصلاة: ط: سعيد، وحق الاستاذ على التلميذ واحد على السواء. وهو لا يفتح الكلام قبله. ولا يجلس مكانه وان غاب، ولا يرد عليه كلامه، ولا يتقدم عليه في مشيه. شامی: ۲/ ۷۵۶ کتاب الخشی، مسائل شتی: ط: سعيد.

ضرورت نہیں ہے۔ (۱)

صف سیدھی ہو جائے گی

☆..... اگر جماعت کی نماز میں ٹخنہ ٹخنہ کی سیدھ میں اور مونڈھا مونڈھے کی سیدھ میں ہو تو اس سے صف سیدھی ہو جائے گی۔

☆..... ٹخنہ اور ایڑھیاں برابر کر کے کھڑے ہوں، آگے سے انگلیوں کو برابر کرنے کی ضرورت نہیں ہے (۲)

صف کا خلا کیسے پر کیا جائے

☆..... اگر کوئی شخص کسی صف سے وضو ٹوٹنے کی وجہ سے لوگوں کو چیرتا ہوا نکل گیا، تو پچھلی صف والوں پر واجب ہے کہ از خود آگے بڑھ کر اس خلا کو پُر کریں، اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو بعد میں آنے والا شخص صف کے سامنے سے گذر کر یہاں کھڑا ہو، اگر صف کے سامنے سے گذرنے کی جگہ نہ ہو تو صف چیر کر یہاں آئے اور خلا پُر کرے۔ (۳)

☆..... صف کا خلا پُر کرنے کے لئے نمازی کے سامنے سے گذرنا جائز

ہے۔ (۴)

صف کی ترتیب

اگر امام کے ساتھ مرد، بچے، عورتیں اور مخنث سب جمع ہیں تو صف بنانے کی ترتیب یہ ہے کہ آگے مردوں کی صف بنے، پھر ان کے پیچھے بچوں کی صف بنے، پھر ان

(۱): ویسوا منا کبھم الخ..... الدر مع الرد: ۵۶۸/۱ باب الامامة، مطلب هل الاساءة دون الكراهة أو أفحش منها، ط: سعید، وان تفاوتت الاقدام صغرا وكبرا فالعبرة بالساق والكعب، البحر: ۳۵۳/۱ باب الامامة قوله ويقف الواحد عن يمينه، ط: سعید

(۲): ایضا۔

(۳): ”صف اول میں جگہ خالی ہے“ کے عنوان کی تخریج کو دیکھیں۔

(۴): ایضا۔

کے پیچھے منٹوں کی صف بنے، پھر ان کے بعد عورتوں کی صف بنے۔ (۱)

صف کی چوڑائی کم ہو

اگر مصلے یا صف کی چوڑائی اتنی کم ہے کہ اس پر سجدہ نہیں ہو سکتا، تو جس طرح چاہیں کریں خواہ پیر مصلے اور صف پر ہوں اور سجدہ فرش پر ہو، یا پیر نیچے ہو اور سجدہ صف پر ہو، دونوں صورتیں صحیح ہیں، البتہ فرش کا پاک ہونا ضروری ہے، تاکہ سجدہ یا پیر ناپاک جگہ پر نہ ہو۔ (۲)

صف کے باہر نیت نہ باندھے

اگر کوئی شخص جماعت کی نماز کے لیے ایسے وقت آیا کہ امام رکوع میں ہے اور سب سے پچھلی صف میں کوئی جگہ خالی ہے، تو صف میں کھڑے ہو کر نیت باندھے، صف کے باہر اکیلے کھڑا ہو کر تکبیر تحریمہ نہ کہے، خواہ اس میں رکعت جاتی رہے، صف سے باہر کھڑا ہو کر نیت باندھ لینا مکروہ ہے، اور اگر پچھلی صف میں جگہ نہیں بلکہ کسی اور صف میں جگہ خالی ہے تب بھی صف میں کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہے، صف سے باہر اکیلا کھڑا ہو کر تکبیر تحریمہ نہ کہے، ہاں اگر صفوں میں جگہ خالی نہیں تو صف کے پیچھے ہی تکبیر تحریمہ کہہ کر نیت باندھ لے۔ (۳)

(۱): (و یصف)..... (الرجال)..... (ثم الصبيان)..... (ثم الخنثاء ثم النساء).....: در المختار مع الدر: ۵۷۱/۱، باب الامامة: ط: سعيد، البحر الرائق: ۶۱۶/۱-۶۱۷، ط: رشیدیہ، و ۳۵۳/۱، ط: سعيد، فتح القدیر: ۳۱۱/۱، ط: رشیدیہ، ہندیہ، ۸۸/۱-۸۹، رشیدیہ، الباب الخامس، فی الامامة، الفصل الخامس: فی مقام الامام والمأموم.

(۲): ”ولا بأس بالصلاة على الطنافس واللبود وسائر الفرش اذا كان المقروش رقيقا وعلى الارض وعلى ما أنبتت الارض أفضل“ حلی کبیر ۳۶۰، کراہیۃ الصلاة، فروع فی الخلاصۃ: ط: سهیل اکیڈمی، لاہور.

(۳): الحنفیۃ — قالوا: اذا جاء الى الصلاة أحد فوجد الامام راكعا، فان كان فی الصف الاخير فرجة فلا یکبر للاحرام خارج الصف، بل يحرم فيه، ولو فاتته الركعة، ويكره له ان يحرم خارج الصف، اما اذا لم يكن فی الصف الاخير فرجة، فان كان فی غیره من الصفوف الا حری فرج لا یکبر خارجها ایضا، وان لم يكن بهافر ج کبر خلف الصفوف الخ.... کتاب الفقہ علی المذاهب الاربعۃ، ۳۳۳/۱، کتاب الصلاة، کیف یقف المأموم مع امامه، ط: دار الفکر.

صف کے جوانب کے اعتبار سے ثواب میں کمی بیشی ہوتی ہے

☆..... صف اول میں بھی دائیں بائیں اور امام کے برابر پیچھے کھڑے ہونے کے اعتبار سے ثواب میں کمی بیشی ہوتی ہے، جو شخص امام کے بالکل پیچھے کھڑا ہوتا ہے اس پر رحمت زیادہ نازل ہوتی ہے اور اس کو ثواب زیادہ ملتا ہے، پھر اس کے بعد دوسرے درجے میں امام کے دائیں جانب کھڑے ہونے کا ثواب زیادہ ہے، پھر اس کے بعد تیسرے درجے میں امام کے بائیں جانب کھڑے ہونے کا ثواب زیادہ ہے۔ (۱)

☆..... اگر امام کے پیچھے صف میں جگہ نہیں تو اس میں زبردستی گھس کر دوسرے نمازیوں کو تکلیف پہنچانا جائز نہیں اس لئے ایسی صورت میں جہاں جگہ مل جائے وہیں کھڑا ہو جائے۔ (۲)

☆..... صف کی دائیں جانب کھڑے ہونے کا ثواب بائیں جانب کھڑے ہونے سے زیادہ ہے تاہم اگر دائیں طرف آدمی زیادہ ہو تو بائیں طرف ہونا ضروری ہے تاکہ صف کا دونوں جانب کا توازن برابر ہو اور یہ سنت ہے۔ (۳)

صف میں پاؤں پھیلا کر بیٹھنا

”پاؤں پھیلا کر بیٹھنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

(۱) روی فی الأخبار ان اللہ تعالیٰ اذا انزل الرحمة علی الجماعة ينزلها اولاً علی الامام ثم تنزل علی من یحذاه فی الصف الاول ثم علی المیا من ثم علی المیا سر، ثم علی الصف الثانی وروی عنه علیہ السلام انه قال یکتب للذی خلف الامام بحذاء مائة صلاة وللذی فی الجانب الايمن خمسة وسبعون صلاة وللذی فی الجانب الايسر خمسون صلاة؛ وللذی فی سائر الصفوف خمسة وعشرون صلاة. البحر الرائق، باب الامامة ص ۶۱۹ ط، رشیدیة، وص: ۳۵۳ ط، سعید. شامی: ۱/ ۵۶۹، باب الامامة مطلب فی کراهة قیام الامام فی غیر المحراب، ط: سعید.

(۲) (تنبیہ) قال فی المعراج: الافضل ان یقف فی الصف الآخر اذا خاف ایذاء احد قال علیہ الصلاة والسلام ”من ترک الصف الاول مخافة ان یوذی مسلماً اضعف له اجر الصف الاول“، وبه اخذ ابو حنیفة ومحمد، وفی کراهة ترک الصف الاول مع امكانه خلاف اه ای لو ترک مع عدم خوف الایذاء وهذا لو قبل الشروع فلو شرعوا وفی الصف الاول فرجة له خرق الصفوف، شامی: ۱/ ۵۶۹، باب الامامة، مطلب فی کراهة قیام الامام فی غیر المحراب، ط: سعید کراچی.

(۳) انظر الحاشیة رقم: ۱ السابق، ورقم ۱ اللاحق علی الصفحة الآتیة.

صف میں جگہ نہ ہو

اگر ”صف“ میں جگہ نہیں تو امام کے رکوع کرنے تک انتظار کرے، اگر کوئی آجائے تو اس کے ساتھ امام کی سیدھ میں صف کے پیچھے کھڑا ہو جائے، اور اگر کوئی نہ آئے تو تنہا ہی امام کی سیدھ میں کھڑا ہو جائے۔ (۱)

صف میں خالی جگہ نہ ہو

جماعت کی نماز میں مقتدیوں کو مل کر کھڑا ہونا چاہیے، درمیان میں خالی جگہ چھوڑنا درست نہیں، اگر درمیان میں خالی جگہ ہے تو اس کو پُر کرنا لازم ہے۔ (۲)

صف میں ذرا سرک کر بیٹھنا

جماعت کی نماز میں امام کے سلام کے بعد بعض مقتدی صف سے آگے پیچھے ذرا سرک کر قبلہ رو بیٹھ کر تسبیح پوری کر کے امام کے ساتھ دعا میں شرکت کر کے فارغ ہو جاتے ہیں، یہ جائز ہے، اس میں کوئی قباحت نہیں۔ (۳)

(۱) ومتى استوى جانبه يقوم عن يمين الامام ان امكنه، وان وجد في الصف فرجة سدها والا انتظر حتى يجيء آخر فيقفان خلفه..... ولو لم يجد عالما يقف خلف الصف بحذاء الامام للضرورة، ولو وقف منفردا بغير عذر تصح صلاته عندنا، شامی: ۵۶۸/۱، باب الامامة قبيل مطلب في كراهة قيام الامام في غير المحراب، ط: سعيد كراچی. وفيه ايضا: كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ۶۴۷/۱، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الامامة: ۶۱۷/۱، ط: رشیدیہ كوئٹہ. وينبغي ان يكملوا ما يلي الامام من الصفوف ثم ما يلي ما يليه وهلم جرا واذا استوى جانباً الامام فانه يقوم الجاني عن يمينه وان ترجح اليمين، فانه يقوم عن يساره، وان وجد في الصف فرجة سدها والا فينتظر حتى يجنى آخر الخ، البحر: ۳۵۳/۱، باب الامامة، قوله: ويصف الرجال ثم الصبيان، الخ، ط: سعيد كراچی.

(۲) عن ابن عمر انه صلى الله عليه وسلم قال اقيموا الصفوف، وحاذوا بين المناكب وسدوا الخلل ولبسوا بايديكم اخوانكم لا تذروا فرجات للشيطان من وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه الله..... وجد في الصف الاول فرجة دون الثاني فله ان يصلي في الصف الاول، ويخرق الثاني، لانه لا حرمة له لتقصيرهم حيث لم يسدوا الصف الاول، البحر الرائق: ۶۱۹/۱، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشیدیہ كوئٹہ. وص: ۳۵۳-۳۵۴، ط: سعيد كراچی.

(۳) ”صف سے پیچھے ہو جانا“ عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

صفوں کو برابر کرنے کی وجہ

مرد حضرات کے لئے فرض نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا قریب قریب واجب ہے اور اس کا ثواب بھی زیادہ ہے، اور اس سے قوم میں وحدت پیدا ہوتی ہے، پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم سب کے پاؤں بھی برابر ہوں اور صف سیدھی ہو، اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں، اس کا مطلب یہ ہے کہ گویا کہ پوری دنیا کے تمام انسان ایک ہی انسان کے حکم میں ہے ایک کی عادت اطوار دوسرے میں سرایت کر سکیں، اور آپس میں وہ امتیاز جس میں خودی اور خود غرضی پیدا ہوتی ہے باقی نہ رہے۔ (احکام اسلام ص ۶۸) (۱)

صفوں کے درمیان خالی جگہ چھوڑنا

صفوں کے درمیان خالی جگہ چھوڑ کر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے نماز تو ہو جاتی ہے مگر سنت کے خلاف کرنے کی وجہ سے مکروہ ہوگا، اس لئے صفوں کو متصل کرنا چاہیے اور

(۱): وأيضاً فمراد الله من نصب هذه الامة أن تكون كلمة الله هي العليا وأن لا يكون في الارض دين أعلى من الاسلام ولا يتصور ذلك إلا بأن يكون سنتهم أن يجتمع خاصتهم وعامتهم وحاضرهم وباديهم وصفرهم وكبيرهم لما هو أعظم شعائره وأشهر طاعاته، فلهذه المعاني انصرفت العناية التشريعية الى شرع المجوعة والجماعات، والترغيب فيها وتغليظ النهي عن تركها. (حجة الله البالغة، صلاة الجماعة: ۲/۲۵ ط: صديقية) فمنها الاجتماع ووجود المسلمين في صف واحد وراء امام واحد..... وهناك حكمة أخرى وهي: ان صلاة الجماعة من شأنها ان تجمع المسلمين ولو لم تكن بينهم معرفة، فاذا اجتمع المسلمون في صف واحد وراء الامام ويستقبلون القبلة التي في استقبالها معنى الوحدة والاتحاد حصل بينهم التعارف والتراودد والتآخي وما هو سبب في تآلف القلوب، ذلك التآلف الذي عليه سعادة الحياة الحقيقية. حكمة التشريع وفلسفته. ۱/۱۳۱-۱۳۲: حكمة صلاة الجماعة. ط: انصاری کتب خانہ بازار کتاب فروشی کابل الفتوحات المکیة. ۱/۴۵۱. فصل بل وصل فی الصفوف وصل فیمن صلی خلف الصف واحد. ط: دار صادر بیروت۔ وأما حكمة مشروعتها فقد ذکر فی ذلک وجوه: احدها قیام نظام الالفة بین المصلین لهذه الحکمة شرعت المساجد فی المحال لتحصیل التعاهد باللقاء فی اوقات الصلوات بین الجيران، ثانیها دفع حصر النفس ان تشتغل بهذه العبادة وحدها الخ۔ البحر ۱/۳۳۶ باب الامامة. ط: سعید.

درمیان میں خالی جگہ نہیں چھوڑنی چاہیے۔ (۱)

صفوں میں کھڑے ہونے کا طریقہ

لوگوں کو چاہیے کہ جب جماعت کی نماز کے لئے صفوں میں کھڑے ہوں تو جم کر کھڑے ہوں، اور خالی جگہ کو پر کریں، اور ان کے مونڈھے صفوں میں برابر اور ایک دوسرے سے ملے رہیں۔ (۲)

صلوٰۃ

”صلوٰۃ“ کے معنی دعا کے ہیں، اور شریعت کی اصطلاح میں ”صلوٰۃ“ اس خاص عبادت کا نام ہے جو ارکان و شرائط کے ساتھ چند مخصوص اقوال و افعال کی صورت میں ادا کی جاتی ہے، جس کی ابتداء تکبیر تحریمہ سے ہوتی ہے اور اختتام سلام پر ہوتا ہے، فارسی، اردو اور بنگلہ زبان میں اس کو نماز کہتے ہیں۔ (۳)

صلوٰۃ الاوابین

☆..... عام طور پر مغرب کی نماز کے بعد جو نوافل ادا کی جاتی ہے ان کو ”صلوٰۃ الاوابین“ کہتے ہیں، یہ کم از کم چھ رکعات اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعات ہیں، اور بہتر یہ

(۱). کقیامہ فی صف خلف صف فیہ فرجۃ الدر مع الرد: ۵۷۰/۱. (قوله کقیامہ فی صف) حل لکراہۃ فیہ تنزیہیۃ او تحریمیۃ ویرشد الی الثانی قوله علیہ الصلاۃ والسلام و من قطعہ قطعہ للہ: (رد المختار ۵۷۰/۱) باب الامامۃ مطلب فی الکلام علی الصف الاول ط: سعید و ان وجد فی الصف الاول فرجۃ دون الصف الثانی یخرق الصف الثانی ہندیۃ ۸۹/۱. الباب الخامس فی الامامۃ: الفصل الخامس فی بیان مقام الامام و الماموم: ط: رشیدیہ، البحر الرائق: ۳۵۳/۱، ۶۱۸/۱ - ۶۱۹. باب الامامۃ ط: رشیدیہ کوئٹہ.

(۲) قال: و اذا قاموا فی الصفوف تراصوا و سوا بین مناکبہم؛ لقوله علیہ الصلاۃ والسلام ”تراصوا و الصقوا المناکب بالمناکب“ (المحیط البرہانی ۲۰۴/۲ کتاب الصلاۃ، الفصل السابع، فی بیان مقام الامام و الماموم، ط: اداره القرآن، و ینبغی أن یا مرہم بأن یتراصوا و یسدوا و الخلل و یسوا و مناکبہم) (الدر المختار مع الرد: ۵۶۸/۱) کتاب الصلاۃ. باب الامامۃ ط: سعید البحر الرائق ۶۱۸-۶۱۹ ط: رشیدیہ و ۳۵۳/۱ ط: سعید سنن ابی داود ۱۰۶/۱ کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف ط: رحمانیہ.

(۳) ہی لغة الدعاء و شرعا الافعال المخصوصۃ من القيام و القراءة و الركوع و السجود، (البحر الرائق: ۳۳۳/۱ کتاب الصلاۃ، ط: رشیدیہ ۳۳۳/۱ ط: سعید. و ہی فی اللغة عبارہ عن الدعاء و فی الشرع عبارۃ عن الارکان المعہودۃ و الافعال المخصوصۃ، (العنایۃ شرح الہدیۃ) ۱۸۱/۱.

ہے کہ مغرب کی دو سنت موکدہ کے علاوہ چھ رکعتیں پڑھی جائیں، تاہم اگر وقت کم ہے تو سنت موکدہ کے بعد دو دو کر کے مزید چار رکعات پڑھ لی جائیں تب بھی انشاء اللہ اوہین کی نماز کی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔ (۱)

☆..... حدیث میں اس نماز کی بڑی فضیلت آئی ہے، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ان کے درمیان کوئی بری بات زبان سے نہ نکالے تو یہ چھ رکعات اس کے لئے بارہ سال کی عبادت کے برابر شمار ہوں گی۔“ (۲)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ ”جس شخص نے مغرب کے بعد بیس

= ط: دار الکتب العلمیہ، تبیین الحقائق، کتاب الصلاة ۲۱۳/۱ ط: سعید، مظاہر حق ۱۰۵/۱، معنی الصلاة فی اللغة: الدعاء بخیر، قال تعالیٰ: ”وصل علیہم“ ای ادع لہم، وانزل رحمۃک علیہم، ومعناها فی اصطلاح الفقہاء: اقوال و افعال مفتوحة بالتکبیر، مختمة بالتسلیم بشرائط مخصوصة، وهذا التعریف يشمل کل صلاة مفتوحة بتکبیرة الاحرام ومختمة بالسلام. کتاب الفقہ علی المذاهب الاربعہ ۱۷۵/۱ تعریف الصلاة. ط: دار الفکر.

(۱) قال رحمہ اللہ۔ والست بعد المغرب لما روى عن ابن عمر أنه عليه الصلاة والسلام قال: ”من صلى بعد المغرب ست ركعات كتب من الاوابين وتلاقوله تعالیٰ“ فانہ كان للأوابين غفورا“ تبیین الحقائق ۳۳۰/۱ باب الوتر والنوافل، ط: سعید، ہندیہ ۱۱۲/۱ الباب التاسع فی النوافل ط: رشیدیہ، بدائع الصنائع: ۶۳۸/۱. کتاب الصلوۃ، فصل فی صلوۃ المسنونۃ، ط: دار احیاء التراث العربی، ۲۸۵/۱، ط: سعید (و ست بعد المغرب) لیکتب من الاوابين (بتسلیمۃ) او ثنتین او ثلاث والاول ادوم واشق، وهل تحسب الموكدة من المستحب ويودی الكل بتسلیمۃ واحدة، اختار الکمال، الدر مع الر ۱۳/۲ (قوله وهل تحسب الموكدة) ای فی الاربع بعد الظهر وبعد العشاء والست بعد المغرب (قوله اختار الکمال) نعم اذکر الکمال فی فتح القدیر انه وقع اختلاف بین اهل عصره فی ان الاربع المستحبة هل هی اربع مستقلة غیر رکعتی الراتبۃ او اربع بهما؟ و علی الثانی هل تؤدی معهما بتسلیمۃ واحدة اولا فقال جماعة لا، واختار هو انه اذا صلى اربعاً بتسلیمۃ او تسلیمتین وقع عن السنة والمندوب، وحقق ذالک بما لا مزید علیہ و اقره فی شرح المنیہ والبحر والنهر شامی ۱۳/۲ باب الوتر والنوافل، مطلب فی السنن والنوافل، ط: سعید.

(۲) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلى بعد المغرب ست ركعات لم يتكلم فيما بینہن بسوء عدلن له بعبادۃ ثنتی عشرة سنہ (جامع الترمذی ۹۸/۱، ابواب الصلوۃ، باب ما جاء فی فضل التطوع ست ركعات بعد المغرب ابن ماجہ ص ۸۱، باب ما جاء فی الست الركعات بعد المغرب ط: قدیمی.

رکعتیں پڑھیں، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دے گا۔“ (۱)

علمائے کرام اور بزرگان دین اس نماز کو بڑے اہتمام سے پڑھتے تھے، ہم سب کو بھی اس کا اہتمام کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائیں، آمین۔

☆..... اوایمن کی نماز مستحب ہے۔ (۲)

صلوٰۃ التسبیح

☆..... ”صلوٰۃ التسبیح“ کی نماز مستحب ہے، (۲) اور اس کا ایک خاص طریقہ ہے، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو بڑے اہتمام کے ساتھ سکھایا تھا، اور یہ فرمایا تھا کہ اس نماز کو پڑھنے سے اگلے، پچھلے، نئے پرانے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر آپ سے ہو سکے تو اس نماز کو ہر روز ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں، اگر اس کی استطاعت نہیں تو ہر جمعہ کو ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں، اگر اس کی بھی استطاعت نہیں تو مہینے میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں، اگر اس کی بھی طاقت نہیں تو سال میں ایک مرتبہ

(۱) عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی بعد المغرب عشرين رکعة بنی اللہ له بیتا فی الجنة، ترمذی: ۹۸/۱، ابواب الصلاة، باب ماجاء فی فضل التطوع ست رکعات بعد المغرب، ط: قدیمی کراچی۔ سنن ابن ماجہ، ص: ۹۸، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی الصلاة بین المغرب والعشاء، ط: قدیمی کراچی۔

(۲) (قوله وندب الاربع قبل العصر والعشاء وبعدها والست بعد المغرب)۔۔۔ واما الستة بعد المغرب فلما روی ابن عمر رضی اللہ عنہما انه صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی بعد المغرب ست رکعات کتب من الاوابین وتلا قوله تعالیٰ: انه کان للاوابین غفورا، البحر: ۵۰/۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی، بذائع الصنائع: ۲۸۵/۱، فصل فی الصلاة المسنونة، ط: سعید کراچی۔

(۳) ونص علی استحبابها من الشافعية ابو حامد والمحاملی والجوينی وابنه امام الحرمين والغزالی القاضی حسین والبعوی والمستولی وزاهر بن احمد السرخسی والرويانی وغيرهم ومن الحنفية صاحب الفنية وصاحب الحاوی القدسی وصاحب الحلیة وصاحب البحر وغيرهم (معارف السنن ۲۸۶/۱، باب ماجاء فی صلاة التسبیح ط: دارالتصنيف بنوری تاون۔

پڑھ لیا کریں ورنہ تمام عمر میں ایک مرتبہ پڑھیں۔ (ترمذی) (۱)

☆..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”اگر تمہارے گناہ ”علاج“ کی ریت کے برابر ہوں تب بھی اس نماز کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادیں گے۔“
 ”علاج“ ایک جگہ کا نام ہے جو ریتیلے علاقے میں واقع تھی جہاں ریت بہت ہوتی تھی۔ (۲)

☆..... بزرگان دین اور اولیاء کرام اس نماز کا خاص اہتمام کرتے تھے۔
 حضرت عبداللہ بن مبارکؒ جیسے عظیم محدث روزانہ ظہر کے وقت اذان اور اقامت کے درمیان یہ نماز پڑھتے تھے۔
 حضرت عبدالعزیز بن ابی داؤدؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص جنت میں جانا چاہے وہ ”صلوۃ التسبیح“ کا اہتمام کرے۔

حضرت ابو عثمان خیرؒ فرماتے ہیں کہ ”مصیبتوں اور غموں سے نجات کے لئے میں نے صلوۃ التسبیح سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں دیکھا۔“

☆..... بعض محققین کا قول ہے کہ اس قدر فضیلت معلوم ہو جانے کے بعد پھر

(۱) عن ابی رافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للعباس یا عم الا اصلک الا احبوک
 الا انفعک قال بلی یا رسول اللہ قال یا عم! صل اربع رکعات تقرأ فی کل رکعة بفاتحة الكتاب
 وسورة فاذا انقضت القراءة فقل: الله اکبر والحمد لله وسبحان الله خمس عشر مرة قبل ان
 ترکع ثم اركع فقلها عشر ثم ارفع رأسک فقلها عشر اثم اسجد فقلها عشر اثم ارفع رأسک
 فقلها عشر اثم اسجد، فقلها عشر اثم ارفع رأسک فقلها عشر اثم ارفع رأسک فقلها عشر اثم
 سبعون فی کل رکعة وهي ثلاث مائة فی اربع رکعات ولو كانت ذنوبک مثل رمل عالج غفرها
 الله لک قال یا رسول الله ومن يستطيع أن يقولها فی يوم قال ان لم تستطع ان تقولها فی يوم
 فقلها فی جمعة فان لم تستطع ان تقولها فی جمعة فقلها فی شهر فلم یزل يقول له حتی قال فقلها
 فی سنة، جامع الترمذی ۱۰۹/۱ ابواب الوتر، باب ماجاء فی صلوۃ التسبیح: ط: قدیمی،
 ردالمختار ۲/۲۷ باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة التسبیح: ط: سعید سنن ابی داؤد
 ص ۹۹. ط: قدیمی، باب ماجاء فی صلاة التسبیح: ط: قدیمی کراچی.

(۲) علاج..... واسم موضع به رمل كثير، معارف السنن، باب ماجاء فی صلاة التسبیح:

۲۹۳/۴، ط: دار التصنیف بنوری تاون۔

بھی اگر کوئی شخص اس نماز کو نہ پڑھے تو ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دین کی کوئی عزت نہیں کرتا۔ (۱)
 ☆..... حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ اس نماز کے لئے کوئی خاص سورت
 بھی آپ کو یاد ہے تو انہوں نے فرمایا: ہاں، **الہکم التکائر، والعصر، قل یا**
ایہا الکفرون، اور **”قل هو اللہ احد“**۔ (۲)

☆..... نماز کا طریقہ یہ ہے کہ چار رکعت نفل صلوٰۃ التبیح کی نیت سے پڑھے
 ، باقی تمام ارکان عام نمازوں کی طرح ہیں، البتہ اس نماز کے دوران ہر رکعت میں پچھتر
 (۷۵) مرتبہ **”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“** اگر اس کے
 ساتھ **”وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ“** بھی ملا لے تو اور بھی اچھا ہے۔ (۳)
 طریقہ یہ ہے:

۱..... نیت: چار رکعت صلوٰۃ التبیح کی نماز پڑھ رہا ہوں **”اللہ اکبر“** پھر ہاتھ ناف
 کے نیچے باندھ لے اور حسب معمول ثناء پڑھے، ثناء یہ ہے **”سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ**
وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ“ پھر پندرہ مرتبہ
 یہ تسبیح پڑھے **”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“** پھر **أَعُوذُ بِاللَّهِ**
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اور بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھ کر سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت

(۱) قال البيهقي كان عبد الله ابن المبارك يصليها وتداولها الصالحون بعضهم عن
 بعض..... فكان يصليها بالظهر بين الاذان والاقامة وقال عبد العزيز بن ابي داود. وهو اقدم
 من ابن المبارك من اراد الجنة فعليه بصلاة التسبيح وقال ابو عثمان الحيري الزاهد: ما رأيت
 للشذائد والغفوم مثل صلاة التسبيح..... وقال بعض المحققين: بعظيم فضلها لا يتركها
 الا متهاون بالدين معارف السنن ج ۳/ ۲۸۶، باب ما جاء في صلاة التسبيح ط: دار التصنيف
 بنوري تاون، رد المحتار ج ۲ ص ۲۷، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل... مطلب في
 صلاة التسبيح ط: سعيد كراچی.

(۲) قيل لا بن عباس: هل تعلم لهذه الصلوة سورة قال التكاثر والعصر والكافرون والاخلاص. رد
 المختار: ۲/ ۲۷، كتاب الصلاة. باب الوتر والنوافل ط: سعيد. معارف السنن: ۳/ ۲۹۱، باب
 ما جاء في صلاة التسبيح ط: دار التصنيف بنوري تاون، هندية ۱/ ۱۳، كتاب الصلاة، الباب
 التاسع في النوافل، ط: رشيدية.

(۳) وهي اربع بتسليمه او تسليمتين، يقول فيها ثلثمائة مرة سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله
 والله اكبر وفي رواية زيادة ”ولا حول ولا قوة الا بالله“ يقول ذلك في كل ركعة خمسة وسبعين
 مرة، رد المحتار: ۲/ ۲۷، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة التسبيح، ط: سعيد

پڑھے، (۱) پھر مذکورہ بالا تسبیح دس مرتبہ پڑھے، پھر ”اللہ اکبر“ کہہ کر رکوع میں جائے۔
 ۲..... رکوع میں جانے کے بعد حسب معمول تین مرتبہ ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“ پڑھے پھر دس مرتبہ مذکورہ بالا تسبیح پڑھے اس کے بعد رکوع سے اٹھے۔
 ۳..... رکوع سے اٹھتے ہوئے پہلے حسب معمول ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہے اور کھڑا ہو کر ”رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“ کہے پھر کھڑے کھڑے دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھے۔

۴..... پھر ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے سجدے میں جائے اور پہلے حسب معمول ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ تین مرتبہ پڑھے پھر سجدے میں دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھے اس کے بعد ”اللہ اکبر“ کہہ کر سجدے سے اٹھے۔

۵..... سجدے سے اٹھ کر بیٹھے، اور بیٹھے بیٹھے دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھے، پھر ”اللہ اکبر“ کہہ کر دوسرے سجدے میں جائے۔

۶..... دوسرے سجدے میں جا کر حسب معمول پہلے ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ تین مرتبہ پڑھے، پھر سجدے میں دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھے۔

۷..... پھر اس کے بعد ”اللہ اکبر“ کہہ کر سجدے سے اٹھ کر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے۔

اس طرح ایک رکعت میں ”کچھتر (۷۵) مرتبہ یہ تسبیحات پڑھی گئیں اسی طرح

= گرجاچی. ہندیۃ: ۱/۱۱۳، الباب التاسع فی النوافل، ط: رشیدیہ گوئٹہ.

(۱).... سألت عبد الله بن المبارك عن الصلوة التي يسبح فيها قال يكبر ثم يقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا إله غيرك ثم يقول خمس عشرة مرة ”سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر“ ثم يتعوذ ويقرأ بسم الله الرحمن الرحيم و فاتحة الكتاب وسورة ثم يقول عشر مرات سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر ثم يركع فيقولها عشراً ثم يرفع رأسه فيقولها عشراً ثم يسجد فيقولها عشراً ثم يرفع رأسه ويقولها عشراً ثم يسجد الثانية فيقولها عشراً يصلي أربع ركعات على هذا فذلك خمس وسبعون تسبيحة في كل ركعة يبدأ في كل ركعة بخمس عشرة تسبيحة ثم يقرأ ثم يسبح عشراً فان صلى ليلاً فاحب الي ان يسلم في كل ركعتين وان صلى نهاراً فان شاء سلم وان شاء لم يسلم، ترمذی: ۱/۱۰۹، ابواب الوتر، باب ماجاء فی صلاة التسبیح، ط: قدیمی.

باقی تین رکعتیں بھی پڑھ لے۔ یوں چار رکعتوں میں کل تین سو تسبیحات ہو جائیں گی، دوسری اور چوتھی رکعت کے قعدے میں یہ تسبیحات التحیات پڑھنے کے بعد پڑھے۔

پھر دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ سے پہلے پندرہ مرتبہ اور بسم اللہ، سورۃ فاتحہ اور دوسری سورت پڑھ کر رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع اور قوے میں اور دونوں سجدوں اور ان کے درمیان میں دس دس دفعہ اسی تسبیح کو پڑھے۔

☆..... حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے ایک اور طریقہ بھی ثابت ہے۔

وہ طریقہ یہ ہے کہ ”نیت باندھنے کے بعد ثناء، اعوذ باللہ، بسم اللہ، سورۃ فاتحہ، اور دوسری سورت کی قراءت سے فارغ ہونے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے اسی تسبیحات کو پندرہ مرتبہ پڑھے پھر دوسرے سجدے تک دس دس مرتبہ پڑھتا رہے اور دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر بھی دس مرتبہ تسبیح پڑھے پھر اس کے بعد ”اللہ اکبر“ کہہ کر سیدھے کھڑے ہو جائے۔ دوسری اور چوتھی رکعات میں التحیات کے بعد اسی تسبیح کو دس دفعہ پڑھے۔ (۱)

(۱) عن ابی رافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للعباس یا عم الا اصلک الا احبک الا انفعک قال بلی یا رسول اللہ قال یا عم صل اربع رکعات تقرأ فی کل رکعة بفتحة الكتاب و سورة، فاذا انقضت القراءة فقل الله اکبر والحمد لله وسبحان الله خمس عشرة مرة قبل ان ترکع ثم ارکع فقلها عشراً ثم ارفع رأسک فقلها عشراً ثم اسجد فقلها عشراً ثم ارفع رأسک فقلها عشراً ثم اسجد فقلها عشراً ثم ارفع رأسک فقلها عشراً قبل ان تقوم فذلک خمس و سبعون فی کل رکعة و هی ثلاث مائة فی اربع رکعات ولو كانت ذنوبک مثل رمل عالج غفرها الله لک، ترمذی: ۱۰۹/۱، ابواب الوتر، باب ما جاء فی صلوة التسبیح، ط: قدیمی، شامی: ۲۷/۲، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة التسبیح، ط: سعید کراچی۔ حدثنا احمد بن عبدة الضبی قال ابو وهب قال سالت عبد الله بن المبارک عن الصلوة التي یسبح فیها قال یکبر ثم یقول سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا اله غیرک ثم یقول خمس عشرة مرة سبحن الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر ثم یتعوذ ویقرأ بسم الله الرحمن الرحیم و فاتحة الكتاب و سورة ثم یقول عشر مرات سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر ثم یرکع فیقولها عشراً ثم یرفع رأسه فیقولها عشراً ثم یسجد فیقولها عشراً ثم یرفع رأسه فیقولها عشراً ثم یسجد الثانية فیقولها عشراً یصلی اربع رکعات علی هذا فذلک خمس و سبعون تسبیحة فی کل رکعة یبدأ فی کل رکعة بخمس عشرة تسبیحة ثم یقرأ ثم یسبح عشراً فان صلی لیلاً فاحب الی ان یسلم فی کل رکعتین وان صلی نهاراً فان شاء سلم وان شاء لم یسلم، جامع الترمذی: ۱۰۹/۱، ابواب الوتر، باب ما جاء فی صلاة التسبیح، ط: قدیمی۔

علامہ شامیؒ نے لکھا ہے کہ ان دونوں طریقوں سے صلوٰۃ التَّسْبِيح پڑھنی چاہیے، کبھی پہلے طریقے سے کبھی دوسرے طریقے سے۔ (۱)

☆..... چونکہ صلوٰۃ التَّسْبِيح میں تسبیحات ایک خاص عدد کے لحاظ سے پڑھی جاتی ہیں اس لئے تسبیحوں کو گننے کی ضرورت ہوتی ہے، اگر گنتی کی طرف خیال رہے گا تو خشوع و خضوع میں خلل آئے گا، اس لئے اگر تسبیحات کی تعداد خود بخود یاد رہتی ہے تو انگلیوں پر نہ گنے لیکن اگر کسی کو بھول ہو جاتی ہے تو انگلیوں پر گننا جائز ہے۔ (۲)

اور گننے کا طریقہ یہ ہے کہ جب تسبیح ایک دفعہ پڑھ لے تو اپنے ہاتھ کی ایک انگلی کو دبا دے پھر دوسری کو، اسی طرح تیسری کو چوتھی اور پانچویں کو، جب چھٹا عدد پورا ہو جائے تو دوسرے ہاتھ کی پانچویں انگلیاں یکے بعد دیگرے اسی طرح دبائے، اس طرح پورے دس عدد ہو جائیں گے اور اگر پندرہ مرتبہ پڑھنا ہے تو ایک ہاتھ کی انگلیاں ڈھیلی کر کے پھر دبا دے، پندرہ عدد پورے ہو جائیں گے، انگلیوں کے پوروں پر نہ گننا چاہیے۔ ☆..... اگر کوئی شخص صرف اپنے خیال میں عدد یاد رکھ سکے، بشرطیکہ پورا خیال

(۱) فبعد الشاء خمسة عشر، ثم بعد القراءة وفي ركوعه، والرفع منه، وكل من السجدة، وفي الجلسة بينهما عشر اعشرا بعد تسبيح الركوع والسجود، وهذه الكيفية هي التي رواها الترمذی فی جامعہ عن عبد اللہ ابن المبارک احد اصحاب ابی حنیفۃ الذی شارکہ فی العلم والزہد والورع وعليها اقتصر فی القنیۃ. وقال انها المختار من الروایتین والروایۃ الثانیۃ: ان يقتصر فی القيام علی خمسة عشر مرة بعد القراءة؛ والعشرة الباقیۃ یأتی بها بعد الرفع من السجدة الثانیۃ؛ واقتصر علیها فی الحاوی القدسی والحلیۃ والبحر. وحديثها اشهر؛ لكن قال فی شرح المنیۃ: ان الصفة التي ذكرها ابن المبارک هي التي ذكرها فی مختصر القدوری وهي الموافقة لمذهبنا لعدم الاحتیاج فیها الى جلسة الاستراحة اذ هي مكروهة عندنا: قلت: ولعله اختارها فی القنیۃ لهذا؛ لكن علمت ان ثبوت حديثها يثبتها وان كان فیها ذلك فالذی ينبغي فعل هذه مرة وهذه مرة شامی: ۲/۲۷، باب الوتر والنوافل مطلب فی صلاة التسبیح: ط: سعید کراچی.

(۲) وفي القنیۃ لا یعد التسبیحات بالا صابع ان قدر ان یحفظ بالقلب والا یغمز الا صابع. رد المختار: ۲/۲۸، باب الوتر والنوافل مطلب فی صلاة التسبیح، ط: سعید تبیین الحقائق، ۱/۵۳، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها: ط: سعید، البحر ۲/۵۱ کتاب الصلاة باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیہ کوئٹہ: و ۲/۲۹ (قوله وعد الا ی والتسبیح) ط: سعید کراچی.

اسی طرف نہ ہو جائے تو اور بھی بہتر ہے۔ (۱)

☆..... اگر کسی ایک رکن میں تسبیحات پڑھنا بھول گئے تو اگلے رکن میں قضاء کر لے، اسی طرح ہر رکعت میں کچھ تر پوری ہو جائیں گی، البتہ بہتر یہ ہے کہ رکوع کی بھولی ہوئی تسبیحات قوے میں قضاء نہ کرے بلکہ سجدے میں جا کر قضاء کرے، اور پہلے سجدے کی بھولی زوئی تسبیحات سجدوں کے درمیانی جلسے میں قضاء نہ کرے بلکہ دوسرے سجدے میں قضا کرے۔ (۲)

صلوۃ التبیح کی تسبیح چھوٹ جائے

☆..... اگر صلوۃ التبیح کی نماز میں کسی ایک رکن میں تسبیحات پڑھنا بھول گئے تو اگلے رکن میں قضا کر لے، بشرطیکہ یہ دوسرا مقام ایسا نہ ہو جس میں دو گنی تسبیحیں پڑھنے سے اس کے بڑھ جانے کا خوف ہو، اور اس کا بڑھ جانا پہلے مقام سے منع ہو، مثلاً قوے کو کسی رکوع سے بڑھا دینا منع ہے، اس لئے رکوع میں بھولی ہوئی تسبیحات قوے میں قضا نہ کرے، اور پہلے سجدے کی بھولی ہوئی تسبیحات سجدوں کے درمیانی جلسے میں قضا نہ کرے بلکہ دوسرے سجدے میں جا کر قضا کرے۔ (۳)

(۱) ومراعاة سنة التسبيح ممكنة ايضا بان يحفظ بقلبه ويضم الانامل في موضعها، لأن المكروه هو العد بالأصابع وبسبحة يمسكها بيده دون الغمز بها والحفظ بقلبه، تبين الحقائق: ۱/ ۵ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها. ط: سعيد، البحر الرائق، كتاب الصلاة. باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها: ۵۱/ ۲ ط رشيدية: ۲/ ۲۹ ط سعيد شامی ۲/ ۲۸ مطلب في صلاة التسبيح، ط سعيد.

(۲) قلت: واستفيد انه ليس له الرجوع الى المحل الذي سها فيه وهو ظاهر؛ وينبغي كما قال بعض الشافعية ان يأتي بما ترك فيما يليه ان كان غير قصير فتسبيح الاعتدال يأتي به في السجود؛ اما تسبيح الركوع فيأتي به في السجود ايضا لا في الاعتدال لانه قصير؛ قلت: وكذا تسبيح السجدة الاولى يأتي به في الثانية لا في الجلسة لان تطويلها غير مشروع عندنا (رد المحتار ج ۲ ص ۲۷۷ باب الوتر والنوافل؛ مطلب في صلاة التسبيح ط: سعيد (۳) ايضا.

☆..... اگر صلوٰۃ التبیح پوری پڑھ لینے کے بعد معلوم ہوا کہ تسبیحات تین سو سے کم پڑھی گئی ہیں، تو اس کی وجہ سے اس پر سجدہ سہو لازم نہیں آتا، کیونکہ واجب ترک ہونے سے سجدہ سہو لازم ہوتا ہے اور تسبیحات واجب نہیں بلکہ سنت ہیں، اور سنت ترک ہو جانے سے سہو سجدہ لازم نہیں آتا، اس صورت میں یہ نفل نماز ہو جائے گی اس سے صلوٰۃ التبیح کا ثواب نہیں ملے گا۔ (۱)

صلوٰۃ التبیح کی جماعت

صلوٰۃ التبیح نفل نماز ہے، اس کی جماعت مکروہ تحریمی ہے، لہذا یہ نماز تنہا پڑھنی چاہیے۔ (۲)

صلوٰۃ التبیح میں دوسری اور چوتھی رکعت کی طرف قیام کے وقت تکبیر نہ کہے
صلوٰۃ التبیح میں دوسری اور چوتھی رکعت کی طرف قیام کے وقت تکبیر کہنا ثابت نہیں۔ (۳)

(۱) وقیل لابن المبارک ان سہا فی هذه الصلاة هل یسبح فی سجدتی السہو عشرًا عشرًا قال لا انما هی ثلثمائة تسبیحة انتہی (حلبی کبیر ص ۲۳۲؛ صلوٰۃ التبیح ط: سہیل اکیڈمی) ترمذی ج ۱ ص ۱۱۰ ابواب الوتر، باب ماجاء فی صلوٰۃ التبیح ط: قدیمی کراچی؛ رد المحتار ج ۲ ص ۲۷؛ باب الوتر والنوافل مطلب فی صلوٰۃ التبیح ط: سعید کراچی۔
(۲) واعلم ان النفل بالجماعة علی سبیل التداعی مکروہ؛ حلبی کبیر ص ۲۳۲؛ تتمات من التوافل ط: سہیل اکیڈمی، الدر المختار مع رد المحتار: ۵۵۲/۱، باب الامامة ط: سعید، البحر الرائق ۱/۲۰۳؛ باب الامامة ط: رشیدیہ (ولا یصلی الوتر و) لا (التطوع بجماعة خارج رمضان) ای یکرہ ذالک علی سبیل التداعی؛ بان یقتدی اربعة بواحد کما فی الدرر الدر مع الرد: ۲/۳۸، ۳۹/۲، قبیل باب ادراک الفریضة ط: سعید کراچی۔ (قوله اربعة بواحد) اما اقتداء واحد بواحد أو اثنين بواحد فلا یکرہ وثلاثة بواحد فیہ خلاف بحر عن الکافی وهل یحصل بهذا الاقتداء فضیلة الجماعة؟ ظاہر ما قدمناه من ان الجماعة فی التطوع لیست بسنة یفید عدمہ، تامل شامی ۲/۳۹ قبیل باب ادراک الفریضة ط: سعید کراچی۔
(۳) احسن الفتاوی: ۳/۳۹۱، باب الوتر والنوافل ط: سعید۔

ض

”ض“ کو ”ظ“ پڑھنا

نماز میں ”ض“ کو قصداً ”ظ“ پڑھنے سے پرہیز کرنا ضروری ہے، کیونکہ ایک قول کے مطابق اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، بلکہ محیط برہانی میں ہے کہ ہمیشہ جان بوجھ کر ”ض“ کو ”ظ“ پڑھنا کفر ہے۔ (۱)

ہاں اگر کوئی شخص ”ض“ کو اس کے مخرج سے نکالنے کی کوشش کے باوجود وہ ”طاء“ یا ”دال“ کی مشابہت کے ساتھ ادا ہو جائے تو نماز صحیح ہو جائے گی۔ (۲)

”ضالین“ کو ”دالین“ پڑھنا

”ض“ کو اس کے مخرج سے پڑھنا چاہیے، جو شخص ”ضاد“ کو اس کے مخرج سے صحیح ادا کرنے پر قادر ہے، اگر وہ ”ضاد“ کی جگہ ”دال“ پڑھے گا تو اس کی نماز نہیں ہوگی اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

(۱) ان یکون مع مخالفة فی المعنی، نحو ان یأتی بالطاء مکان الصاد أو الضاد مکان الطاء. فالقیاس ان تفسد صلاته؛ وهو قول عامة المشائخ رحمهم الله تعالى؛ واستحسن بعض مشائخنا رحمهم الله وقالوا بعدم الفساد للضرورة فی حق العامة خصوصاً للمعجم (المحیط البرہانی ج ۲ ص ۲۶۱؛ کتاب الصلاة الفصل الثانی فی الفرائض والواجبات والسنن ط: إدارة القرآن) فتاوی قاضیخان: ۱/ ۱۲۱-۱۲۳. فصل فی القراءة فی القرآن ط: رشیدیہ. تاتارخانیہ: ۱/ ۳۶۵، نوع اخر فی زلة القاری؛ الفصل الاول فی ذکر حرف مکان حرف ط: إدارة القرآن. وفی المحيط سئل الامام الفضلی عن یقرأ الطاء المعجمة مکان الضاد المعجمة. او یقرأ اصحاب الجنة مکان اصحاب النار او علی العکس فقال لا یجوز امامته ولو تعدد یکفر قلت اما کون تعدده کفراً فلا کلام فیہ اذا لم یکن فیہ لغتان ففی ضنین الخلاف، شرح فقه الاکبر: ۱/ ۱۶۷، فصل فی القراءة والصلاة ط: قدیمی کتب خانہ کراچی.

(۲) الا ما یشتق تمیزه کالضاد والطاء فاکثرهم لم یفسدھا الدر مع الرد: ۱/ ۶۳۳، (قوله الا ما یشتق الخ) قال فی الخانیة والخلصة: الاصل فیما اذا ذکر حرفاً مکان حرف و غیر المعنی ان امکن الفصل بینهما بلامشقة تفسد والا یمكن الا بمشقة کالطاء مع الضاد المعجمین والصاد مع السین المهملتین والطاء مع التاء قال اکثرهم: لا تفسد. آه، وفی خزانة الاکمل قال القاضی ابو عاصم: ان تعدد ذلک تفسد؛ وان جرى علی لسانه او لا یعرف التمییز لا تفسد وهو

اور جو شخص ”ضاد“ کو اس کے مخرج سے صحیح طور پر ادا کرنے پر قادر نہیں وہ جس طرح بھی ادا کر کے نماز پڑھے گا نماز ہو جائے گی۔ (۱)

=المختار، حلیۃ: وفی البرازیۃ: وهو اعدل الاقوال؛ وهو المختار؛ شامی: ۱/۶۳۳، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب اذا قرأ تعالیٰ جد؛ بدون الف لا تفسد ط: سعید کراچی۔

(۱) وان ذکر حرفاً مکن حرف و غیر المعنی، فان أمکن الفصل بین الحرفین من غیر مشقة كالطاء مع الصاد تفسد صلاته عند الكل وان كان لا یمكن الفصل بین الحرفین الا بمشقة كالطاء مع الضاد والصاد مع السین، والطاء مع التاء، اختلف المشایخ فیہ قال اکثرهم لا تفسد صلاته..... ولو قرأ الظالین بالطاء أو بالذال، لا تفسد صلاته ولو قرأ الدالین بالدال تفسد صلاته (فتاویٰ قاضی خان: ۱/۱۴۱-۱۴۳ فصل فی القراءة فی القرآن الخ، رشیدیہ)، تاتارخانیۃ: ۱/۴۶۵، نوع آخر فی زلة القاری، الفصل الاول فی ذکر حرف مکان حرف ط: ادارة القرآن، شامی: ۱/۶۳۳، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب اذا قرأ تعالیٰ جد بدون الف لا تفسد، ط: سعید کراچی حلیٰ کبیر ص ۶۷۲ فصل فی بیان احکام زلة القاری، ط: سهیل اکیڈمی۔

ط

طاقت کے موافق نماز ادا کرنا

جس قدر طاقت ہے اسی کے موافق نماز ادا کرنا ضروری ہے، اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر، اور اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر نماز ادا کرنا صحیح ہے۔ (۱)

طریقہ علاج

علامہ اقبال میڈیکل کالج / سروسز ہسپتال لاہور کے شعبہ علاج نفسیاتی و دماغی امراض میں ایک مطالعاتی پروگرام بنایا گیا یہ تجرباتی پروگرام تقریباً آٹھ نو ماہ (جنوری ۱۹۸۵ تا ستمبر ۱۹۸۵) تک جاری رہا۔

مریضوں کو ملی جلی جماعتوں میں تقسیم کیا گیا پہلی جماعت کو ”علاج بالہتجد“ جماعت“ (مطالعاتی پروگرام) قرار دیا گیا اور دوسری کو ”جزوی محرومی خواب جماعت“ (نگران جماعت) کا نام دیا گیا، مریضوں کی کل تعداد چونسٹھ (۶۳) تھی اور دونوں جماعتوں کے ارکان کو عمر، جنس، تعلیم اور معاشرتی رتبے کی مناسبت سے گروپوں میں تقسیم کیا گیا، ہر جماعت میں مریضوں کی مجموعی تعداد (۳۲) تھی جن میں بیس (۲۰) مرد اور بارہ (۱۲) عورتیں شامل تھیں۔

یہ ڈپریشن کے ایسے وقت طلب مریض تھے جو عرصہ دراز تک مختلف دوائیاں بغیر کسی استفادہ کے استعمال کر چکے تھے، تجربے کے دوران تمام دوائیاں بند کر دی گئیں، دونوں گروپوں کے لئے سحر خیزی (۲ تا ۴ بجے) لازمی قرار دی گئی۔

مطالعاتی جماعت کو مصروفیت کے طور پر ذکر، عبادت، تلاوت، تہجد اور مندرجہ

(۱) ”باب صلاة المريض“ تعذر عليه القيام أو خاف زيادة المرض صلى قاعدا يركع ويسجد ومؤميا ان تعذر وجعل سجوده اخفض ولا يرفع الي وجهه شيأ يسجد عليه فان فعل وهو يخفض رأسه صح والا لا وان تعذر القعود أو ما مستلقيا أو على جنبه والا آخرت، كنز. البحر: ۱۱۲/۲ - ۱۱۵/۲ ط: سعيد، شامی: ۹۵/۲ - ۱۰۱، باب صلاة المريض ط: سعيد. ہندیہ: ۱۳۶/۱، الباب الرابع عشر في صلاة المريض ط: رشیدیہ. بدائع: ۱۰۶/۱ - ۱۰۷/۱ فصل في ارکان الصلاة ط: سعيد.

ذیل قرآنی آیات کا سو سو دفعہ ورد کرنے کی ہدایت کی گئی۔

۱..... اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

۲..... وَاِذَا مَرَضْتَ فَهُوَ يَشْفِيْكَ

مریضوں کو ہدایت کی گئی کہ اس دوران نرم دلی کے ساتھ ان اذکار پر توجہ مرکوز کریں اور دلی آماوگی اور پوری سنجیدگی کے ساتھ خدا کی قربت کو محسوس کرنے کی کوشش کریں، نگران جماعت یا کنٹرول گروپ کے لئے بھی دو گھنٹے کے لئے جاگتے رہنا ضروری تھا اور انہیں ہدایت کی گئی کہ وہ یہ وقت فارغ بیٹھنے کی بجائے گھر کے چھوٹے موٹے کام یا پڑھائی جیسی مصروفیات میں صرف کریں۔

دوران علاج مریضوں کو جانچ قبل از علاج کیفیت کے ساتھ موازنے کے طور پر کی گئی۔ یہ جانچ ہفتے میں دو بار ہوتی رہی اور علاج شروع ہونے کے چار ہفتے بعد مریضوں کو HAMILTON DEPRESSION RATING SCALE پر موضوعی اور مصروفی دونوں سطحوں پر جانچا گیا۔ حتمی رپورٹ کی بنیاد معالجین (دماغی و نفسیاتی) کے مریض کے ساتھ انٹرویو اور مریض کے ڈیپریشن کی شدت کی پیمائش کی گئی۔ حتمی نتائج میں یہ نوٹ کیا گیا کہ مطالعاتی جماعت کے ڈیپریشن میں نگران جماعت کی نسبت واضح کمی ہوئی۔ حتمی نتائج کی تفصیل و توضیح یہ ہے۔

(نتائج Results)

چار ہفتے علاج کے بعد	صحت یاب	غیر متاثر	کل
مطالعاتی جماعت	۲۵	۷	۳۲
نگران جماعت	۵	۲۷	۳۲
کل	۳۰	۳۴	۶۴

آئیے مطالعاتی جماعت پر ایک نظر ڈالیں۔ ۳۲ مریضوں میں ۲۵ یعنی ۷۸ فیصد

(۱۵ مرد اور ۱۰ عورتوں) نے اپنی بیماری سے نجات حاصل کی جبکہ ۷ مریض یعنی ۲۱.۹ فیصد (۵ مرد اور ۲ عورتیں) کوئی بھی مثبت نتیجہ برآمد نہ کر سکے۔

دوسری طرف نگران جماعت میں ۳۲ میں سے صرف ۵ مرض سے نجات حاصل کر سکے جبکہ ۷ مریض (۳.۸۴ فیصد) (۱۶ مرد اور ۱۱ عورتیں) کوئی بھی مثبت نتیجہ دکھانے میں ناکام رہے۔ یہ نتائج (اعداد و شمار) اہم ہونے کے ساتھ ساتھ زیر بحث مفروضے Hypothesis کو بھی ثابت کرتے ہیں، یعنی مطالعاتی جماعت جس کے ارکان دلجمعی سے ذکر الہی، تہجد اور تلاوت آیات کرتے رہے مثبت نتائج دکھانے میں کامیاب رہے۔ نگران جماعت کے نگران جو صرف جاگتے رہے اور صرف گھریلو کام کاج میں مصروف رہے بہتر نتائج نہ دکھا سکے۔

صلوٰۃ تہجد ایک مسلمان کے لئے دینی اہمیت کا حامل ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل آیات قرآنی باور کروارہی ہے۔

ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک

اور رات کے کچھ حصے میں تہجد بھی پڑھ لیا کر (جو) آپ کے حق میں زائد چیز ہے۔

(سورۃ بنی اسرائیل ۷۹)

یہ مریضوں کے لئے سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کراتی ہے اور اس پر عمل بحیثیت ”علاج برائے مڑگان“ بشرطیکہ دلجمعی، لگن اور عقیدت اور رحمت سے کیا جائے تو یقیناً خوش آئند ہوگا اور بیماری کے مضر اثرات کم کرتے کرتے زندگی پر خوشگوار اثر مرتب کرے گا۔ کیونکہ یہ حضرات ذکر الہی سے اندرونی چین اور اطمینان قلب حاصل کر لیتے ہیں۔

قرآن کریم کی دوسری آیت سرچشمہ صحت کی رہنمائی کرتی ہے:

ونزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمة للمومنین

اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے حق میں شفاء

اور رحمت ہیں۔ (سورہ بنی اسرائیل ۸۲)

یہاں یہ بات خاص طور پر توجہ طلب ہے کہ مسلمانوں کا ایمان بلکہ یقین ہے کہ مصیبت من جانب اللہ ہی ہے اور جب ہم سچے دل اور خلوص نیت سے غلطیوں کا اعتراف کر کے معافی کے طالب ہو گئے اور مکمل صحت یابی کے لئے دعا کریں گے تو وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے ہاں مغفرت بھی کرائے گی اور اپنی رحمت سے ہماری مشکلات اور مصائب کو دور بھی کر دے گا۔

علاج بالہتجد ایک نفسیاتی طریقہ علاج ہے جس کی تعلیمات قرآن سے ماخوذ ہیں اور بحیثیت تقابل یہ مغربی طریقہ علاج کو پاس پھٹکنے نہیں دیتا۔ ایک مسلمان کا یہ یقین کامل ہے کہ وہ صرف اللہ ہی کا ایک ادنیٰ غلام ہے اور زندگی اور موت صرف اسی کے قبضہ قدرت میں ہے اسے زندگی کے گونا گوں ہنگاموں میں بہت سے مسائل سے یکسر نجات دے دیتا ہے۔

یہ مذہبی طریقہ علاج جو احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور آیات قرآنی سے مستعار لیا گیا ہے واقعاً بہت سی دوسری نفسیاتی اور غیر نفسیاتی تکالیف کا منہ توڑ جواب ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی بیماری لا علاج نہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث نبوی سے ثابت ہے:

لکل داء دواء

اللہ تعالیٰ نے مریض کے لئے شفا عطا فرمائی ہے۔ بہت سی بیماریاں ایسی ہیں جن کا علاج ابھی تک دریافت نہیں ہوا یعنی سرطان اور ایڈز وغیرہ لیکن مندرجہ بالا حدیث کے آئینے میں یہ بات سو فیصد وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ یہ بیماریاں بھی لا علاج نہیں لہذا نفسیاتی بیماریوں کا بہترین علاج سکون قلب میں مضمر ہے جو ذکر الہی اور نماز کے ذریعے ممکن ہے تاکہ روحانی اور نفسیاتی صفائی و پاکیزگی کا موجب بنے۔ درحقیقت ہم کسی بھی

بیماری کی احتیاط اور روک تھام کے لئے اسلام کے صراطِ مستقیم پر ثابت قدم رہ کر سرخرو ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ آیات قرآنی، احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ (بحوالہ ماہنامہ اشراق، ڈاکٹر شریف چوہدری)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۵۳-۵۷)

طلوع آفتاب

سورج طلوع ہونے کے وقت نماز پڑھنا جائز نہیں، اگر نماز کے دوران سورج طلوع ہو جائے تو اس نماز کو وہیں ختم کر دے، اور سورج طلوع ہونے کے بعد جب دس پندرہ منٹ ہو جائے تو اس نماز کو قضاء پڑھے، (۱) اور جب وقت تنگ ہو جائے تو اپنی نماز تنہا پڑھے، جماعت کا انتظار نہ کرے تاکہ نماز قضاء نہ ہو۔ (۲)

طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہونے کی وجہ
”مکروہ اوقات میں نماز منع ہونے کی وجہ“ کے عنوان کو دیکھیں۔

طلوع، غروب اور زوال کے وقت نماز مکروہ ہونے کی وجہ

طلوع، غروب اور زوال کے اوقات میں کفار سورج کی پرستش کرتے ہیں اس

(۱) ثلاثة اوقات لا يصح فيها شيء من الفرائض والواجبات التي لزمتم في الذمة قبل دخولها (أي الاوقات المكروهة اولها) عند طلوع الشمس الى أن ترتفع (وتبيض قدر رمح أو رمحين.... وإذا اشرقت الشمس وهو في صلاة الفجر) (بطلت).... الخ حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۸۵-۱۸۶ فصل في الاوقات المكروهة ط: قديمي. ولو طلعت الشمس والمصلي في خلال أي أثناء صلاة الفجر تفسد صلاة الفجر لعروض النقصان على ما وجب بالسبب الكامل “شرائط الصلاة حلبی کبیر ص ۲۴۶. الشرط الخامس، ط: سهیل ص ۲۱۶، ط: نعمانیہ، کوئٹہ، وکذا فی البحر الرائق. کتاب الصلاة: ۱/۲۴۹-۲۵۰، ط: سعید.

(۲) عن ابی ذر قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: یا اباذر امرأ یكونون بعدی یمیتون الصلاة فصل الصلاة لوقتها... الحديث. وفي رواية عن علی بن ابی طالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال له: یا علی ثلاث لا تؤخرها: الصلاة إذا أنت. الحديث، اخرج الترمذی الاول فی باب ماجاء فی تعجیل الصلاة إذا اخرها الامام والثانی فی باب ماجاء فی الوقت الاول من الفضل: ۱/۳۳، ط: قديمي کراچی.

لئے ان اوقات میں نماز پڑھنا منع ہے تاکہ کافروں کے ساتھ مشابہت نہ ہو۔ (۱)

طواف کرنے والے کا نمازی کے آگے سے گزرنا

کعبۃ اللہ کے طواف کرنے والوں کے لئے طواف کے دوران نمازیوں کے آگے

سے گزرنا جائز ہے، اسی طرح مقام ابراہیم کے پیچھے نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے،

(۱) ثلاثة اوقات من تلك الخمسة يكره فيها الفرض والتطوع.... ولقول عليه السلام: ان الشمس تطلع بين قرني الشيطان فاذا ارتفعت فارقتها ثم اذا سوت قارنها فاذا زالت فارقتها واذا دنت للغروب قارنها فاذا غربت فارقتها ونهى عن الصلاة في تلك الساعات رواه مالك في الموطأ كتاب القران باب النهي عن الصلاة بعد الصبح وبعد العصر؛ ص ۲۰۱-۲۰۲. ط: نور محمد كراتشي) والنسائي (كتاب المواقيت. الساعات التي نهى عن الصلاة فيها: ج ۱ ص ۹۵. ط: قديمي) وهذا يفيد ان المنع بسبب ما اتصل بالوقت من استلزام فعل الاركان في التشبه بعبادة الكفار..... اهـ. حلي كبير. ص: ۲۳۶-۲۳۷. الاوقات المكروهة ط: سهيل ص: ۲۰۷. ط: نعمانية كوثه وكذا في البحر: ۱/ ۲۳۹. كتاب الصلاة: ط: سعيد. الصحيح الذي عليه المحققون انه لانقصان في ذلك الجزء نفسه بل في الاداء فيه لما فيه من التشبه بعبادة الشمس. شامي: ۱/ ۳۷۲. كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت: ط: سعيد. ورد ان المشركين كانوا يودون لمعبوداتهم الصلاة في هذه الاوقات التي تكره فيها الصلاة، فالشارع الحكيم اراد ان يودب نفوسنا ويزيد في كمالها بعدم تشبهها باهل الشرك في عباداتهم، حتى يكره للانسان ان يصلي وامامه صورة مجسمة فرارا من الفتنة والتشبه بالوثنيين..... روى عن النبي صلى الله عليه وسلم، نهى عن الصلاة عند طلوع الشمس، وقال انها تطلع بين قرني الشيطان يزنها في عين من يعبدها حتى يسجد لها فاذا ارتفعت فارقتها؛ فاذا كانت عند قائم الظهيرة قارنها؛ فاذا غربت فارقتها فلا تصلوا في هذه الاوقات فالنبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلاة في هذه الاوقات من غير فصل، فهو على العموم والاطلاق؛ ونبه على معنى النهي وهو طلوع الشمس بين قرني الشيطان وذلك لان عبدة الشمس يعبدون الشمس ويسجدون لها عند الطلوع تحية لها، وعند الزوال لاستتمام علوها وعند الغروب وداعا فيجئ الشيطان فيجعل الشمس بين قرنيه ليقع سجودهم نحو الشمس له، فنهى النبي صلى الله عليه وسلم عن الصلاة في هذه الاوقات لئلا يقع التشبه بعبدة الشمس وهذا المعنى يعم المصلين اجمعين اهـ بدائع بتصرف، حكمة التشرع و فلسفته: ۱/ ۱۳۰-۱۳۱. الحكمة في ان الصلاة تكره في بعض الاوقات ط: انصاري كتب خانه بازار كتاب فروشي كابل؛ وانظر؛ الفتوحات المكية ج ۱ ص ۳۹۷ فصل بل وصل في الاوقات المنهى عن الصلاة فيها ط: دار صادر بيروت فيه من العجائب، مشکوة: ۱/ ۹۴ باب اوقات النهي، الفصل الاول، ط: قديمي كتب خانه كراچی.

اور مطاف میں نماز پڑھنے والوں کے لئے سترہ رکھنا ضروری نہیں۔ (۱)

طوال مفصل

”طوال مفصل“ لمبی سورتوں کو کہتے ہیں، اور یہ ”سورۃ حجرات“ سے ”سورۃ بروج“

تک ہیں اور یہ سورتیں فجر اور ظہر کی نماز میں پڑھنا مستحب ہے اگر مقتدیوں کو گرا فی نہ ہو۔ (۲)

☆..... فجر اور ظہر کے وقت فرض نمازوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد طوال مفصل کی

سورتوں میں سے کوئی سورت پڑھنا بہتر ہے، بشرطیکہ سفر اور ضرورت کی حالت نہ ہو، اگر

سفر یا ضرورت کی حالت ہے یا وقت کی تنگی ہے تو جو بھی سورت چاہے پڑھ سکتا ہے۔ (۳)

(۱) [تنبیہ]: ذکر فی حاشیۃ المدنی لا یمنع المار داخل الکعبۃ و خلف المقام و حاشیۃ المطاف؛ لما روی احمد و ابو داود عن المطلب بن ابی ودا عۃ انه رأى النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی مما یلی باب بنی سہم و الناس یمر و ن بین یدیه و لیس بینہما سترۃ و هو محمول علی الطائفین فیما یظہر؛ لان الطواف صلاۃ؛ فصار کمن بین یدیه صفوف من المصلین۔۔۔ رد المحتار: ۶۳۵/۱، ۶۳۶ کتاب الصلاۃ؛ باب ما یفسد الصلاۃ و ما یکرہ فیہا ط: سعید: الحنفیۃ. قالوا: یجوز لمن یطوف بالبيت ان یمر بین یدی المصلی و کذا لک یجوز المرور بین یدی المصلی داخل الکعبۃ، و خلف مقام ابراہیم علیہ السلام و ان لم یکن بین المصلی و المار سترۃ. کتاب الفقہ علی المذاهب الاربعۃ: ۲۷۳/۱. حکم المرور بین یدی المصلی ط: دار الفکر.

(۳.۲) سنتھا حالۃ الاضطرار فی السفر و هو ان یدخلہ خوف أو عجلۃ فی سیرہ أن یقرأ بفاتحۃ الكتاب و أى سورۃ شاء و حالۃ الاضطرار فی الحضر و هو ضیق الوقت أو الخوف علی نفس أو مال أن یقرأ قدر ما لا یقوتہ الوقت أو الا من کذا فی الزاہدی.... و استحسنا فی الحضر طوال المفصل فی الفجر و الظہر... و طوال المفصل من الحجرات الی البروج... و لا یثقل علی القوم و لکن یخفف بعد أن یكون علی التمام و الاستحباب. ہندیۃ: ۷۷/۱-۷۸. کتاب الصلاۃ، الباب الرابع، الفصل الرابع ط: رشیدیہ کذا فی الرد: ۵۳۹/۱-۵۴۱. فصل فی القراءۃ ط: سعید. و فیہ: (قوله فی الفجر و الظہر) قال فی النہر: هذا مخالف لما فی منیۃ المصلی من أن الظہر کالعصر لکن الاکثر علی ما علیہ المصنف و کذا فی حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۶۲-۳۶۳. فصل فی بیان سنتھا ط: قدیمی کراچی.

طہارت باقی نہ رہے

اگر نماز کے دوران طہارت باقی نہ رہے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے، (۱) البتہ بعض صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی ہے جن کو ہم دوسری جگہ پر ذکر کریں گے۔

(۱) وہی ستہ (طہارۃ بدنہ) ای جسده لدخول الاطراف فی الجسد دون البدن فلیحفظ (من حدث) بنوعیه وقدمه لانه اغلظ (و خبث) مانع کذلک (و ثوبہ) الخ الدر مع الرد ۱ / ۴۰۲. باب شروط الصلاة، ط سعید کراچی. فتجتمع فی الطهارة والسترو الاستقبال، فإنها من حیث اشتراط وجودها فی ابتداء الصلاة شرط انعقاد ومن حیث اشتراط دوامها ایضا شرط دوام ومن حیث اشتراط وجودها فی حالة البقاء شرط بقاء الخ شامی: ۱ / ۴۰۱. باب شروط الصلاة ط: سعید کراچی۔

ظہر اور فجر کی سنتوں کی قضاء میں فرق ہے
”فجر اور ظہر کی سنتوں کی قضاء میں فرق ہے“ کے عنوان کو دیکھیں۔

ظہر کا مستحب وقت

☆.....ظہر کی نماز گرمی کے موسم میں گرمی کی تیزی کم ہونے کے بعد پڑھنا مستحب ہے اور تاخیر کی حد یہ ہے کہ ایک مثل سے پہلے پہلے پڑھ لی جائے، اور سردی کے موسم میں اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے، اور یہ تاخیر اور جلدی کا حکم اکیلے نماز پڑھنے والے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والے سب کے لئے یکساں ہے، لیکن اگر کہیں گرمیوں میں ظہر کی جماعت اول وقت پر ہوتی ہے تو مستحب وقت کے لئے جماعت ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

☆.....موسم ربیع سردی کے حکم میں ہے اور خریف گرمیوں کے حکم میں، اور بعض

(۱) (قوله وظہر الصیف) أى ندب تاخیرہ لروایۃ البخاری کان اذا اشتد البرد بکر بالصلاة واذا اشتد الحر ابرد بالصلاة..... وحده أن یصلی قبل المثل أطلقه فأفاد أنه لا فرق بین أن یصلی بجماعة أولا و بین أن یكون فی بلاد حارة أو لا و بین أن یكون فی شدة الحر أو لا..... (قوله وتعجل ظہر الشتاء) وندب تعجل ظہر الشتاء..... والذى یظهر أن الربیع ملحق بالشتاء فی هذا الحكم والخریف ملحق بالصیف فی البحر: ۱/ ۲۳۷-۲۳۸، کتاب الصلاة ط: سعید (قوله والمستحب تعجل ظہر شتاء یلحق به الربیع) قاله فی البحر بحثنا وقال لم أره وتعقبه فی الامداد بما فی مجمع الروایات من انه كذلك فی الربیع والخریف یعجل بها اذا زالت الشمس..... شامی: ۱/ ۳۶۹، کتاب الصلاة ط: سعید حلبی کبیر ص: ۳۰۴-۳۰۶. کتاب الصلاة، الشرط الخامس وقت الصلاة ط: نعمانیة کوئٹہ.

کے نزدیک خریف اور ربیع دونوں میں ظہر کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے۔ (۱)

ظہر کا وقت

۱..... ظہر کا وقت سورج کے زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے، اور جب تک ہر چیز کا سایہ اصلی سایہ کے سوا دو گنا نہ ہو جائے ظہر کا وقت باقی رہتا ہے، مگر احتیاط اور بہتر یہ ہے کہ ایک مثل کے اندر اندر ظہر کی نماز پڑھ لی جائے، اور دو مثل کے بعد عصر کی نماز پڑھی جائے۔ (۲)

۲..... جمعہ کی نماز کا وقت بھی ظہر کا وقت ہے، صرف اتنا فرق ہے کہ ظہر کی نماز گرمیوں کے موسم میں کچھ تاخیر کر کے پڑھنا بہتر ہے خواہ گرمی کی شدت ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں تاخیر کر کے پڑھنا بہتر ہے، اور سردیوں میں ظہر کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے۔ (۳)

(۱) ایضاً۔

(۳) ووقت الظهر من الزوال الى بلوغ الظل مثليه سوى الفیء..... قالوا: الاحتياط أن يصلى الظهر قبل صيرورة الظل مثله و يصلى العصر حين يصير مثليه ليكون الصلاتان في وقتيهما بيقين۔ ہندیہ، ۱/ ۵۱ کتاب الصلاة الباب الاول فی المواقیت، الفصل الاول۔ ط: رشیدیہ؛ بدائع الصنائع: ۱/ ۲۲ کتاب الصلاة فصل فی شرائط الارکان ومنها الوقت۔ ط: سعید و کذا فی رد المحتار: ۱/ ۳۵۹ کتاب الصلاة ط: سعید حلبی کبیر، ص: ۱۹۹ کتاب الصلاة؛ الشرط الخامس وقت الصلاة ط: نعمانیہ کوئٹہ۔

(۴) وأما الوقت فمن شرائط الجمعة وهو وقت الظهر حتى لا يجوز تقديمه على زوال الشمس..... الخ بدائع الصنائع: ۱/ ۲۶۸ کتاب الصلاة؛ فصل فی بیان شرائط الجمعة ط: سعید حلبی کبیر ص: ۴۷۷ فصل فی صلاة الجمعة، الشرط الثالث ط: نعمانیہ کوئٹہ۔ ص: ۵۵۳۔ ط: سهیل نیز پچھلے صفحہ کا حاشیہ نمبر ۱۱ اور ۲ دیکھیں۔

۳..... اصلی سایہ کو چھوڑ کر ہر چیز کا سایہ جب دو مثل ہو جاتا ہے تو ظہر کا وقت ختم

ہو جاتا ہے۔ (۱)

ظہر کی آخری رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت کی

اگر کسی امام نے ظہر کی آخری رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت کی ہے، تو آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا، کیونکہ ظہر کی آخری رکعتوں میں اگرچہ قرأت واجب نہیں ہے لیکن اگر قراءت کرے گا تو آہستہ کرنا واجب ہے، اور واجب کے خلاف کرنے کی صورت میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوتا ہے۔ (۲)

عصر کا بھی یہی حکم ہے۔ (۳)

ظہر کی ایک رکعت ملی

”چار رکعت والی نماز میں ایک رکعت ملی“ کے عنوان کو دیکھیں۔

ظہر کی سنت

☆..... ظہر کے وقت فرض نماز سے پہلے چار رکعت ایک سلام سے اور فرض نماز

(۱) ووقت الظهر من الزوال الى بلوغ الظل مثليه سوى الفیء، ہندیہ: ۱/۵۱، کتاب الصلاة الباب الاول فی المواقیت، الفصل الاول: ط: رشیدیہ رد المحتار: ۱/۳۵۹، کتاب الصلاة ط: سعید حلی کبیر ص: ۱۹۹، کتاب الصلاة الشرط الخامس، ط: نعمانیہ کوئٹہ و ص: ۲۲۷، ط: سہیل اکیڈمی، (۲، ۳) والاسرار یجب علی الامام والمنفرد فیما یسر بہ وهو صلاة الظهر والعصر والثالثة من المغرب والاخریان من العشاء، الخ، رد المحتار: ۱/۳۶۹، کتاب الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعید کراچی، وفيه ایضا من باب سجود السهو: (قوله والجهر فیما یخافت فیہ للامام)..... والجهر فیما یخافت لكل مصل وعكسه للامام، رد المحتار: ۲/۸۱، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی، حلی کبیر ص: ۳۹۵، فصل فی سجود السهو، ط: نعمانیہ کوئٹہ، و ص: ۲۵۷، ط: سہیل اکیڈمی لاہور،

کے بعد دو رکعت پڑھنا سنت موکدہ ہے (۱)۔

☆..... اگر کسی وجہ سے فرض نماز سے پہلے چار رکعت سنت ادا نہیں کر سکا اور پہلے فرض نماز پڑھ لی، جیسا کہ جماعت کے وقت کبھی کبھار ایسا ہو جاتا ہے تو اس صورت میں فرض نماز پڑھنے کے بعد ظہر کے وقت کے اندر اندر چار رکعت سنت موکدہ کو بھی پڑھ لے، باقی فرض کے بعد کی دو سنت موکدہ سے پہلے چار رکعت سنت کو پڑھے یا دو رکعت سنت موکدہ پڑھنے کے بعد پھر چار رکعت سنت موکدہ کو پڑھے دونوں کا اختیار ہے، سہولت کے مطابق پڑھ سکتا ہے، تقدیم و تاخیر سے کوئی فرق نہیں آئے گا۔

اور اگر ظہر کا وقت نکل گیا اور عصر کا وقت داخل ہو گیا تو اس وقت یا بعد میں کبھی بھی اس سنت کی قضاء نہیں ہوگی۔ (۲)

☆..... اگر ظہر کی نماز قضاء ہو گئی تو بعد میں صرف ظہر کی فرض نماز کی قضاء کرے

(۱) (وسن مؤکداً) (اربع قبل الظهر.... بتسلیمۃ) فلو بتسلیمتین لم تنب عن السنة..... (ورکعتین قبل الصبح وبعد الظهر، الدر مع الرد: ۲/۱۲-۱۳ کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی۔

وتحتہ فی الشامیۃ لما عن عائشۃ رضی اللہ عنہا، کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قبل الظهر اربعاً وبعدھا رکعتین، الحدیث رواہ، مسلم: ۱/۲۵۲، کتاب الصلاة، ط: قدیمی کراچی۔ وابدوداود: ۱۸۵، ابواب التطوع و رکعۃ السنۃ، ط: حقانیہ کراچی، ہندیۃ: ۱/۱۱۲، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔

(۲) واما الاربع قبل الظهر اذا فاتته وحدها بان شرع فی صلاۃ الامام ولم یشتغل بالاربع فعاتمہم علی انہ یقضیہا بعد الفراغ من الظهر مادام الوقت باقیاً وهو الصحیح ہکذا فی المحيط، وفی الحقائق: یقدم الرکعتین عندهما وقال محمد: یقدم الاربع وعلیہ الفتوی کذا فی السراج الوہاج "ہندیۃ: ۱/۱۱۲، کتاب الصلاة، الباب التاسع فی النوافل، ط: رشیدیہ۔ ردالمختار: ۲/۵۸-۵۹: باب ادراک الفریضۃ ط: سعید، حلبی کبیر ص: ۳۹۹، فصل فی النوافل، قبیل تراویح: ط: سہیل (قولہ وبہ یفتی) اقول: وعلیہ المتون، لکن رجح فی الفتح تقدیم الرکعتین، قال فی الامداد: وفی الفتاوی العتابی أنہ المختار، وفی المبسوط شیخ الاسلام أنہ الاصح لحديث عائشۃ "أنہ علیہ الصلاۃ والسلام کان اذا فاتته الاربع قبل الظهر یصلیہن بعد الرکعتین وهو قول أبی حنیفۃ، وكذا فی الجامع قاضی خان الخ. والحديث قال الترمذی حسن غریب شامی: ۲/۵۹، باب ادراک الفریضۃ ط: سعید کراچی۔

سنت کی قضاء نہ کرے کیونکہ وقت گزر جانے کے بعد فجر کی سنت کے علاوہ کسی اور سنت کی قضاء درست نہیں۔ (۱)

ظہر کی سنت رہ گئی

اگر ظہر کے وقت مسجد میں آنے کے بعد دیکھا کہ جماعت کی نماز شروع ہو گئی، اور یہ شخص جماعت میں شامل ہو گیا، اور سنت نہیں پڑھ سکا، تو فرض نماز کے بعد پہلے دو رکعت سنت مؤکدہ پڑھے پھر اس کے بعد چار رکعت سنت مؤکدہ پڑھے، یہ صورت زیادہ بہتر ہے تاکہ بعد والی سنت بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹے، اور اگر کسی نے فرض نماز کے بعد پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ پڑھنے کے بعد دو رکعت سنت پڑھ لی تب بھی درست ہو جائے گی۔ (۲)

واضح رہے کہ ظہر کی سنت فرض نماز کے بعد ادا کرنے کی عادت بنانا گناہ ہے، اس لئے سنت کے مطابق سنت مؤکدہ کو فرض نماز سے پہلے ادا کرنے کی کوشش کرے، اور نماز کے لئے تیاری اس طرح کرے کہ سنت مؤکدہ ادا کرنے کے بعد تکبیر اولیٰ کے ساتھ

(۱) والسنن اذا فاتت عن وقتها لم يقضها الا ركعتي الفجر اذا فاتتا مع الفرض يقضيهما بعد طلوع الشمس الى وقت الزوال ثم يسقط هكذا في المحيط السرخسي "هندية ۱/۱۱۲، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل ط: رشيدية حلبی كبر ص: ۳۴۴-۳۴۵ فصل في النوافل، ط: نعمانية ص: ۳۹۷، ط: سهيل، شامی: ۵۸/۲، باب ادراك الفريضة، مطلب هل الاساءة دون الكراهة أو افحش، (قوله في وقته) ط: سعيد كراچی۔

(۲) ومن حضرو كان الامام في صلاة الفرض اقتدى به ولا يشغل عنه بالمسجد..... الا في الفجر..... وقضى السنة التي قبل الظهر في الصحيح في وقته قبل صلاة شفعه..... وفي فتاوى العتابي: المختار تقديم الشنتين على الاربع، وفي مبسوط شيخ الاسلام، وهو الأصح لحديث عائشة رضي الله عنها أنه عليه الصلاة والسلام كان اذا فاتته الاربع قبل الظهر يصلهن بعد الركعتين "مراقى الفلاح، ص ۲۵۱-۲۵۳، باب ادراك الفريضة، ط: قديمي والاولى تقديم الركعتين لأن الاربع فاتت عن الموضع المسنون فلا تفوت الركعتان أيضا عن موضعهما قصدا بلا ضرورة" فتح القدير، باب ادراك الفريضة: ۴۱۵/۱، ط: دار احياء التراث العربی. شامی ۵۸/۲-۵۹، باب ادراك الفريضة: ط: سعيد كراچی۔

جماعت پڑھ سکے۔ (۱)

(نوٹ) فجر اور عصر کی فرض نماز کے بعد سنت اور نفل پڑھنا منع ہے، (۲) ظہر کی فرض نماز کے بعد سنت اور نفل پڑھنا منع نہیں ہے، اس لئے اگر ظہر کے وقت نماز سے پہلے والی سنت رہ گئی تو فرض کے بعد پڑھ لیا کرے۔ (۳)

ظہر کی سنت سے دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے

☆..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظہر کی نماز سے پہلے اور ظہر کی نماز کے بعد پابندی سے چار رکعتیں پڑھتا رہے، اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتے ہیں۔ (۴)

☆..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر کی چار رکعتیں پڑھنے کے بعد آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، (۵) یعنی یہ نماز اللہ تعالیٰ کے دربار میں مقبول ہوتی ہے، اور اس قبولیت کی وجہ سے اس نمازی پر رحمت کے انوار نازل ہوتے ہیں۔

(۱) وفى القنية: اختلف فى اكد السن بعد سنة الفجر، فقليل الاربع قبل الظهر والركعتان بعده والركعتان المغرب كلها سواء والاصح ان الاربع قبل الظهر اكد الخ. وهكذا صححه فى العنايه والنهائيه لأن فيها وعيدا معروفا. قال عليه الصلاة والسلام: من ترك اربعاً قبل الظهر لم تنله شفاعة البحر الرائق: ۴/۲۹۹. باب الوتر والنوافل ط: سعيد كراچى.

(۲) (وكره نفل) قصدا ولو تحية مسجد (وكل ما كان واجبا) لالعينه بل (لغيره) بعد صلاة فجر وصلاة عصر الدر مع الرد: ۱/۳۷۴-۳۷۵. كتاب الصلاة: ط: سعيد الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۱۸۸-۱۸۹. فصل فى الاوقات المكروهة ط: قديمى هندية: ۱/۵۳، كتاب الصلاة الباب الاول فى المواقيت الفصل الثالث فى بيان الاوقات التى لا تجوز فيه الصلاة وتكره فيها ط: حقايقه پشاور۔
(۳) پچھلے صفحہ ۱ میں حاشیہ نمبر (۱) اور صفحہ ۱۱ میں (۱) اور (۲) ملاحظہ کیجئے۔

(۴) عن ام حبيبة قالت: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من حافظ على أربع ركعات قبل الظهر وأربع بعدها حرمه الله على النار رواه الترمذى فى الصلاة باب ما جاء فى الركعتين بعد الظهر ۱/۹۸ ط: قديمى كراچى.

(۵) عن ابى ايوب عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: أربع قبل الظهر ليس فيهن تسليم تفتح لهن ابواب السماء أخرجه ابو داود فى ابواب التطوع وركعات السنة باب الاربع قبل الظهر وبعدها: ۱/۱۸۷. حقايقه ملتان. و ۱/۱۸۰ ط: مير محمد.

ظہر کی سنت کی قضاء

اگر ظہر کے فرض سے پہلے کی چار رکعت سنت موکدہ فرض نماز سے پہلے ادا نہیں کی گئی تو فرض نماز کے بعد پڑھنا ضروری ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ظہر کی فرض نماز کے بعد بھی ظہر کا وقت باقی ہے اور وقت کی سنت نماز وقت کے اندر پڑھنا ضروری ہے۔ (۱)

ظہر کی نماز شروع کر دی جماعت شروع ہو گئی
 ”فرض نماز شروع کر دی جماعت شروع ہو گئی“ کے عنوان کو دیکھیں۔

ظہر میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا
 ”چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

(۱) واما الاربع قبل الظهر اذا فاتته وحدها بان شرع في صلاة الامام ولم يشتغل بالاربع فعاتمهم على أنه يقضيها بعد الفراغ من الظهر مادام الوقت باقيا وهو الصحيح، هكذا في المحيط
 ”هندية: ۱/۱۱۲، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل: ط؛ رشيدية، ردالمختار: ۵۸/۲-۵۹
 باب ادراك الفريضة ط: سعيد کراچی۔

ع

عاجز کے پیچھے غیر عاجز کی اقتداء

اشارہ سے رکوع اور سجدہ کر کے نماز پڑھانے والے عاجز امام کی اقتداء میں رکوع اور سجدہ کر کے نماز پڑھنے والے مقتدی کی نماز درست نہیں۔ (۱)

عبادت کرنے والے فراموش نہ کریں

وہ مسلمان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے مساجد میں جمع ہوتے ہیں، انہیں یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ وہ باہم دینی اعتبار سے بھائی بھائی ہیں لہذا بڑوں پر لازم ہے کہ چھوٹوں پر رحم کریں، اور چھوٹوں پر لازم ہے کہ بڑوں کی عزت کریں، جو امیر ہیں وہ غریبوں کی حاجت روائی کریں، اور جو قوی ہیں وہ کمزوروں کی مدد کریں، اور صحت مند تندرست آدمی بیماروں کی تیمارداری کریں، تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر عمل ہو:

المسلم اخو المسلم لا يظلمه ولا يسلّمه ومن كان في حاجة أخيه كان الله في حاجته، ومن فرج عن مسلم كربة من كرب الدنيا فرج الله عنه كربة من كربات يوم القيامة ومن ستر مسلماً ستره الله يوم القيامة. (۲)

عبادات کے لئے جمع ہونے کی حکمت

قرب و جوار کے لوگوں کا ہر روز پانچ مرتبہ ایک جگہ میں جمع ہونا اور پھر شائے سے

(۱) (قوله وغير مؤم بمؤم) أي فسد اقتداء من يقدر على الركوع والسجود بمن لا يقدر عليهما بالعدر بقوة حال المقتدى، قيد به؛ لأن اقتداء المؤمى بالمؤمى صحيح للمماثلة. البحر ۱/ ۳۶۰ باب الامامة، ط: سعيد. ولا قادر على ركوع وسجود بعاجز عنهما لبناء القوى على الضعيف. شامی: ۱/ ۵۷۹ باب الامامة، ط: سعيد. حلی کبیر، ص: ۵۱۶، فصل فی الامامة ط: سهیل. و ص: ۴۴۳، ط: نعمانیة.

(۲) قال المؤمنون الذين يجتمعون لعبادة رب واحد لا ينبغي لهم ان ينسوا انهم اخوة يجب ان يرحم كبيرهم صغيرهم ويوقر صغيرهم كبيرهم، ويواسي غنيهم فقيرهم، ويعين قويهم ضعيفهم، ويعود

شانہ جوڑ کر اور پاؤں سے پاؤں ملا کر ایک ہی سچے معبود کے سامنے کھڑا ہونا قومی اتفاق کی کیسی بڑی تدبیر ہے، پھر ساتویں دن جمعہ کو آس پاس کے چھوٹے قریوں اور بستیوں کے لوگ غسل کر کے صاف ستھرا ہو کر ایک بڑی مسجد میں اکٹھے ہوا کریں، اور ایک عالم قوم کی دینی اور اخروی ضرورت پر موقع کی مناسبت سے حمد و نعت کے بعد دلنشین انداز میں تقریر کرے۔

اور عیدین میں سال میں دو مرتبہ شہر کے دور دراز علاقے سے ایک بڑے میدان میں جمع ہو جائیں، اور بڑی جماعت بن کر دنیا کو اسلام کے سورج کی چمک دمک دکھایا کریں۔

اور ساری دنیا کی بچھڑی ہوئی متفرق امتیں عمر بھر میں ایک مرتبہ اس پاک زمین میں جمع ہو جائیں، جہاں سے سب سے پہلے توحید کا نور چمکا، اور پوری دنیا کو ہدایت کے نور سے منور کیا، اور وہاں مٹی اور پتھر کی نہیں بلکہ رب الارباب سب کے معبود رب العالمین جس نے عرب کی مقدس زمین سے توحید کا عظیم الشان واعظ، بے نظیر ہادی نکالا، اس کی حمد و ثناء کریں، اسی طرح مختلف جماعتیں ہر سال اللہ کے گھر بیت اللہ کو دیکھ کر ایک نیا جوش اور تازہ ایمان دل میں پیدا کیا کریں۔ (۱)

= صحیحہم مریضہم، عملاً بقول الرسول ﷺ "المسلم أخو المسلم الخ....." کتاب الفقہ علی المذاهب الاربعہ ۱/ ۵۷۱ قبیل "تعریف الصلاة" ط: دار الفکر، والحديث مذکور فی المشكاة ص: ۴۲۴، کتاب الآداب، باب الشفقة والرحمة علی الخلق، الفصل الأول، ط: قدیمی کراچی۔ (۱) فی الاجتماع لاداء الصلاة بصفوف متراصة متساوية، تعارف بین الناس یقرب بین القلوب المتنافرة، ویزیل منها الضغائن والاحقاد، وذلك من أجل عوامل الوحدة التي امر الله تعالى بها فی كتابه العزيز فقال "واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا" وفي الاجتماع لاداء الصلاة تذکیر بالاخوة التي قال عنها "انما المؤمنون اخوة" الخ..... کتاب الفقہ علی المذاهب الاربعہ: ۱/ ۵۷۱، قبیل "تعریف الصلاة" ط: دار الفکر، بیروت. اعلم أنه لا شی انفع من

عداوت کی بنا پر جماعت ترک کرنا

امام صاحب سے عداوت کی بنا پر جماعت ترک کرنا جائز نہیں کیونکہ عداوت جماعت ترک کرنے کا عذر نہیں۔ (۱)

عذاب سے نجات ملتی ہے

حضرت دانیال علیہ السلام اپنے زمانہ میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی تعریف کر رہے تھے، اور یہ فرما رہے تھے کہ وہ امت ایسی نماز پڑھے گی کہ نوح علیہ السلام کی قوم ایسی نماز پڑھے لیتی تو ہرگز طوفان میں غرق نہ ہوتی، اور اگر ہود علیہ السلام کی قوم ایسی

= غائلة الرسوم من أن يجعل شي من الطاعات رسماً فاشيا يودي على رؤوس الخامل والنبیه ويستوى فيه الحاضر والباد ويجرى فيه التفاخر والتباهى حتى تدخل فى الارتفاقات الضرورية التى لا يمكن لهم أن يتركوها ولا أن يهملوها لتصير موبداً لعبادة الله والسنة تدعو الى الحق، ويكون الذى يخاف منه الضرر هو الذى يجلبهم الى الحق ولا شيء من الطاعات أتم شأنًا ولا اعظم برهاناً من الصلاة فوجب اشاعتها فيما بينهم والاجتماع لها وموافقة الناس فيها، وايضا فالملة تجمع ناساً علماء يقتدى بهم..... فلا اجتماع المسلمين راغبين فى الله راجين راهبين منه مسلمين وجوههم اليه. خاصية عجيبة فى نزول البركات وتدلى الرحمة كما بينا فى الاستسقاء، والحج، وايضا فمراد الله من نصب هذه الامة ان تكون كلمة الله هى العليا وأن لا يكون فى الارض دين أعلى من الاسلام ولا يتصور ذلك الا بأن يكون سنتهم ان يجتمع خاصتهم وعامتهم وحاضرهم وباديهم وصغيرهم وكبيرهم لما هو اعظم شعائره واشهر طاعاته فللهذه المعانى انصرفت العناية التشريعية الى شرع الجمعة والجماعات، والترغيب فيها وتغليظ النهي عن تركها، والاشاعة اشاعتان: اشاعة فى الحى. واشاعة فى المدينة، والاشاعة فى الحى تيسر فى كل وقت صلاة، والاشاعة فى المدينة لا تيسر الاغلب طائفة من الزمان كالاسبوع، أما الاولى فهى الجماعة الخ، حجة الله البالغة ۲/ ۳۵، الجماعة، ط: كتب خانة رشيدية دہلی. و: ۲/ ۶۲-۶۳، ط: قديمى كراچى.

(۱) "الثانى فى الاعذار التى تبيح التخلف عن الجماعة فمنها المرض الذى يبيح التيمم وكونه مقطوع اليد والرجل من خلاف او مفلوجا او مستحقيا من سلطان او غريم وهو معسر ولا يستطيع المشى..... ومنها المطر والطين والبرد الشديد والظلمة الشديدة..... حلى كبير، ص: ۵۰۹. كتاب الصلاة، فصل فى الامامة ط: سهيل. و: ۳۳۹، "الثانى"، ط: نعمانية كوثه. هندية: ۱/ ۸۳. كتاب الصلاة، الباب الخامس فى الامامة، الفصل الاول فى الجماعة ط: رشيدية كوثه.

نماز پڑھ لیتی تو کبھی بھی آندھی کے طوفان میں گرفتار ہو کر ہلاک نہ ہوتی۔ (۱)

حضرت دانیال علیہ السلام کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ ہلاک شدہ قومیں ایمان نہیں لائی تھیں، لیکن اگر وہ ظاہری طور پر بھی نماز پڑھ لیتیں تو دنیا میں ہلاک نہ ہوتیں، کیونکہ نمازوں کی خاص تاثیر یہ ہے کہ جو شخص اس کا پابند ہوگا، اگرچہ کافر کیوں نہ ہو، اس قسم کے دنیاوی عذاب میں مبتلا نہیں ہوگا۔ البتہ آخرت میں اس قسم کی نماز اسے کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ (روح البیان)

عذر دور ہو گیا

”معذور نماز کی حالت میں قادر ہو جائے“ کے عنوان کو دیکھیں۔

عرفات

☆..... عرفات میں مسجد نمبرہ میں حکومت کی جانب سے مقرر کردہ امام کی اقتداء میں جو ظہر اور عصر کی نمازوں کو ایک ساتھ پڑھتے ہیں ان کے درمیان نفل اور سنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، اور بعد میں بھی مکروہ تحریمی ہے کیونکہ عصر کی نماز کے بعد نفل مکروہ ہے۔ (۲)

☆..... اور اگر عرفات میں مسجد نمبرہ کے امام کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی نماز جمع کر کے ادا نہیں کی بلکہ اپنے اپنے خیمے میں ادا کر رہے ہیں اس صورت میں ظہر کی نماز اذان،

(۱) وروی سعید عن قتادة أن دانيال عليه السلام نعت أمة محمد ﷺ فقال: يصلون صلاة لوصلاها قوم نوح ما أغرقوا، ولو صلاها قوم عاد ما أرسلت عليهم الريح العقيم، ولو صلاها قوم ثمود ما أخذتهم الصيحة، ثم قال قتادة: عليكم بالصلاة فإنها خلق للمؤمنين حسن، تنبيه الغافلين بأحاديث سيد الأنبياء والمرسلين، ص: ۱۵۶، ۳۱ - باب الصلوات الخمس، رقم: ۳۸۰.

(۲) ويكره التنفل بين الجمع في جمع عرفة ولو بسنة الظهر، مراقي الفلاح، ص: ۱۹۰، كتاب الصلاة، فصل في الاوقات المكروهة، ط: قديمي. وكره نفل قصدا... بعد صلاة فجر وصلاة عصر ولو المجموعة بعرفة... وبين صلاتي الجمع بعرفة، الدر مع الرد: ۱/ ۳۷۵، ۳۷۸ ط: سعيد.

اقامت، سنت اور نوافل کے ساتھ ظہر کے وقت میں اور عصر کی نماز اذان اور اقامت کے ساتھ عصر کے وقت میں پڑھیں، اور اس صورت میں عصر سے پہلے سنت اور نفل پڑھنا منع نہیں ہے۔ (۱)

عشاء سے پہلے سونا

عشاء کی نماز سے پہلے سونا مکروہ ہے، نماز پڑھ کر سونا چاہیے، لیکن اگر کوئی شخص مرض یا سفر کی وجہ سے بہت تھکا ماندہ ہو یا کوئی اور ضرورت لاحق ہو، اور کسی کو کہدے کہ مجھ کو نماز کے وقت جگا دینا یا الارم لگا کر رکھا ہے تو اس کو سونا بلا کراہت جائز ہے۔ (۲)

عشاء کا وقت

۱..... عشاء کا وقت شفق کی سپیدی غائب ہو جانے کے بعد شروع ہوتا ہے، اور جب تک صبح صادق نہیں ہوتی باقی رہتا ہے۔ (۳)

۲..... عشاء کی نماز ایک تہائی رات گزر جانے کے بعد آدھی رات ہونے سے پہلے پہلے پڑھنا مستحب ہے، اور آدھی رات گزر جانے کے بعد عشاء کی نماز پڑھنا مکروہ

= (قوله ثم صلى بعد الزوال الظهر والعصر بأذان وأقامتين بشرط الامام والاحرام... وأشار بذكر العصر بعد الظهر الى انه لا يصلى سنة الظهر البعدية وهو الصحيح كما في التصحيح فبا لا ولى ان لا يتنفل بينهما فلو فعل كره، البحر: ۲/۳۳۶. كتاب الحج، باب الاحرام، ط: سعيد. (۱) أيضاً.

(۲) عن ابى برزة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يكره النوم قبل العشاء والحديث بعدها رواه الستة فى كتبهم، البخارى فى كتاب مواقيت الصلاة، باب ما يكره من النوم قبل العشاء: ۸۰/۱، ط: قديمى. قال الطحاوى: اما كره النوم قبلها لمن حشى عليه فوت وقتها أو فوت الجماعة فيها وأما من وكل نفسه الى من يوقظه فيباح له النوم، شامى: ۱/۳۶۸، كتاب الصلاة، ط: سعيد.

(۳) ووقت العشاء والوتر من غروب الشفق الى الصبح كذا فى الكافى، هندية: ۱/۵۱، الباب الاول فى مواقيت الصلاة، ط: رشيدية (و) ابتداء وقت صلاة (العشاء والوتر منه) أى من غروب الشفق على الاختلاف الذى تقدم (الى) قبيل طلوع (الصبح) الصادق لاجماع السلف، حاشية الطحاوى على المراقى، ص: ۸۷، كتاب الصلاة، ط: قديمى. رد المحتار: ۱/۳۶۱، كتاب الصلاة، ط: سعيد.

(۱)۔ ہے

۳..... جس رات آسمان میں بادل ہوں اس رات عشاء کی نماز جلدی پڑھنا

مستحب ہے۔ (۲)

عشاء کا وقت نہ ملے

قطب شمالی میں ایک ملک صقالیہ کا ایک نہایت ٹھنڈا شہر ہے جو شمال کے انتہاء میں ہے وہاں چھوٹی راتوں والے دنوں میں ۲۳ گھنٹے کا دن ہوتا ہے، اور تقریباً ایک گھنٹہ کے لئے سورج غروب ہوتا ہے، اور شفق غائب ہونے سے پہلے یا شفق غروب ہوتے ہی فوراً فجر طلوع ہو جاتی ہے، اس لئے یہاں کے لوگوں کو عشاء اور وتر کا وقت ملتا نہیں، ایسے لوگ اندازہ کر کے عشاء اور وتر کی نماز ادا کی نیت سے پڑھ لیں یعنی سورج غروب ہونے کے بعد دوسرے دنوں میں جتنا وقت گزرنے کے بعد عشاء اور وتر کا وقت ہوتا تھا اتنا وقت گزرنے کے بعد عشاء اور وتر کی نماز پڑھ لیں یا قریب کے شہروں پر جہاں عشاء کا وقت ہوتا ہے، اس پر قیاس کر کے عشاء کی نماز پڑھ لیں۔ (۳)

عشاء کا وقت نہیں ملتا

لندن جیسے علاقے میں ۲۲ مئی سے ۲۱ جولائی تک ان دو ماہ کی راتیں صرف

(۱) وتأخیر صلاة العشاء الى ما قبل ثلث الليل مستحب وتأخیرها الى ما بعده أى بعد ثلث الليل الى نصف الليل مباح... وتأخیرها الى ما بعده أى بعد نصف الليل الى طلوع الفجر مكروه اذا كان بغير عذر. حلی کبیر، ص: ۲۰۵، ۲۰۶، الشرط الخامس، ط: نعمانية كرونه و ص: ۲۳۴. ط: سهیل.

(۲) (و) يستحب تعجيله: أى العشاء فى وقت الغيم فى ظاهر الرواية لما فى التأخير من تقليل الجماعة لمظنة المطر و الظلمة. مراقى الفلاح، ص: ۱۸۴، كتاب الصلاة ط: قدیمی. حلی کبیر، ص: ۲۰۶، الشرط الخامس الوقت ط: نعمانية و ص: ۲۳۵. ط: سهیل.

(۳) (وفاقد وقتهما) کبلغار؛ فان فيها يطلع الفجر قبل غروب الشفق فى اربعينية الشتاء (مكلف بهما فيقدر لهما) ولا ينوى القضاء لفقد وقت الاداء، به افتى البرهان الكبير. واختاره الكمال الخ، الدر مع الرد: ۱/ ۳۶۲، ۳۶۳، كتاب الصلاة، مطلب فى فاقد وقت العشاء كاهل بلغار، ط: سعيد.

ساڑھے چار گھنٹے کی ہوتی ہیں، ان راتوں میں شفق غروب نہیں ہوتا، اس لئے ان کو عشاء کا وقت نہیں ملتا، لیکن اس کے باوجود وہاں کے رہنے والوں پر عشاء کی نماز پڑھنا فرض ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کے تمام مسلمانوں پر پانچ وقت کی نماز فرض فرمائی ہے، ان کو ہر جگہ اور ہر وقت پڑھنا فرض ہے جیسا کہ دجال والی حدیث میں وارد ہے کہ ایک دن سال کے برابر ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اس وقت نماز کے بارے میں کیا حکم ہوگا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”اس دن میں سال بھر کی نمازیں پانچوں وقت کا اندازہ کر کے پڑھو“ یعنی ہر (۲۴) گھنٹے میں پانچ وقت کی نمازیں ادا کرو۔ (۱)

اور وقت کا اندازہ کر کے پڑھنے کی چند صورتیں ہیں:

۱..... جب ایسے علاقے میں عشاء کا وقت ملتا تھا اور عشاء کی نماز پڑھی جاتی تھی، مغرب کے بعد اتنے فاصلہ پر عشاء کی نماز پڑھی جائے۔

۲..... یا گرد و نواح میں جہاں عشاء کا وقت ہوتا ہے، اور عشاء کی نماز اس کے

(۱) ولا يرتاب متأمل في ثبوت الفرق بين عدم محل الفرض وبين عدم سببه الجعلى الذى جعل علامة على الوجوب الخفى الثابت في نفس الامر وجواز تعدد المعارف للشيء فانقضاء الوقت انتفاء المعرف وانتفاء الدليل على الشيء لا يستلزم انتفائه، لجواز دليل اخر وقد وجدوهما تواطأت عليه اخبار الاسراء من فرض الله تعالى الصلوات خمسا بعد ما أمر أو لا بخمسين ثم استقر الامر على الخمس شرعا ما لأهل الافاق لا تفصيل بين قطر وقطر وما روى أنه صلى الله عليه وسلم ذكر الدجال قلنا: ما لبثه في الارض؟ قال: اربعون يوما يوم كسنة ويوم كشهر ويوم كجمعة وسائر ايامه كايامكم، قلنا: يا رسول الله اذلك اليوم الذى كسنة أتكفينا فيه صلاة يوم؟ قال: لا اقدر واه، رواه مسلم، شامى: ۱/ ۳۶۳، ۳۶۴، كتاب الصلاة، مطلب في فاقد وقت العشاء كأهل بلغار، ط: سعيد. وفيه ايضا: (قوله حديث الدجال)..... قال الرملى في شرح المنهاج: ويجرى ذلك فيما لو مكثت الشمس عند قوم مدة. آه. ح. قال في امداد الفتاح قلت: وكذلك يقدر لجميع الآجال كالصوم والزكاة والحج والعدة وآجال البيع والسلم والاجارة وينظر ابتداء اليوم فيقدر كل فصل من الفصول الاربعة بحسب ما يكون كل يوم من الزيادة والنقص كذا في كتب الائمة الشافعية ونحن نقول بمثله اذا اصل التقدير مقول به اجماعا في الصلوات. شامى: ۱/ ۳۶۵. كتاب الصلاة قبيل مطلب في طلوع الشمس مغربها ط: سعيد.

وقت پر ادا ہوتی ہے، تو یہاں بھی اس حساب سے پڑھی جائے مثلاً اگر دو نواح میں مغرب کے ایک گھنٹہ کے بعد عشاء کا وقت ہوتا ہے تو مغرب کے ایک گھنٹہ کے بعد عشاء کی نماز پڑھے۔

۳..... یا صبح صادق ہونے کے بعد عشاء اور وتر کی نماز ادا کی نیت (۱) سے پڑھے، پھر فجر کے وقت فجر کی نماز پڑھے، کیونکہ فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ جس کو عشاء کا وقت نہ ملے اس پر بھی عشاء اور وتر کی نماز فرض ہے، وہ ان دونوں نمازوں کو اندازہ کر کے پڑھے۔

۴..... اگر آفتاب طلوع ہونے سے پہلے عشاء پڑھ نہ سکا تو آفتاب طلوع ہونے کے بعد پہلے عشاء اور وتر پڑھے پھر اس کے بعد فجر کی نماز پڑھے۔ اور یہ اذان اور اقامت سے جماعت کے ساتھ ادا کر سکتے ہیں باقی وتر کی جماعت صرف رمضان میں کریں، غیر رمضان میں نہ کریں۔

عشاء کی اخیر رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی

اگر کسی امام نے عشاء کی اخیر رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی ہے، تو اس پر سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا، کیونکہ عشاء کی آخری رکعتوں میں قرأت پڑھنا واجب نہیں، تاہم اگر کوئی امام قرأت پڑھے گا تو آہستہ پڑھنا واجب ہے، جب واجب کے خلاف کیا تو سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔

(۱) عشاء اور وتر قضاء کی نیت سے نہ پڑھے بلکہ ادا کی نیت سے پڑھے کیونکہ قضاء وہ ہے جس کا وقت ملے اور فوت ہو جائے، یہاں تو عشاء کا وقت ہی نہیں تو پھر قضاء کا مسئلہ ہی نہیں۔

اور مغرب کی آخری رکعت کا بھی یہی حکم ہے۔ (۱)

عشاء کی پہلی دو رکعت میں سورت نہیں ملائی

اگر عشاء کی فرض نماز کی پہلی دو رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد دوسری سورت نہیں ملائی اور رکوع کر لیا تو آخری دونوں رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورت ملائے، اگر امام ہے تو بلند آواز سے قرأت کرے اور اگر امام نہیں ہے تو اس کو بلند یا آہستہ آواز سے پڑھنے کا اختیار ہے، اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔ (۲)

عشاء کی جماعت نہیں ملی، وتر کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے یا نہیں
”وتر کی جماعت میں شامل ہونا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

عشاء کی جماعت ہوگئی اور تراویح شروع ہوگئی

☆..... اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت آیا کہ عشاء کی نماز ہوگئی، اور تراویح کی نماز شروع ہوگئی، تو وہ پہلے خود عشاء کی فرض اور سنت پڑھ لے، پھر اس کے بعد تراویح کی جماعت میں شریک ہو جائے، اگر تراویح کی دو رکعت بھی امام کے ساتھ مل گئی تو وتر کی نماز

(۱) و يجب الاسرار... فيما بعد أو لبي العشاءين الثالثة من المغرب وهي والرابعة من العشاء مراقى الفلاح، ص: ۲۵۳. فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي ولو جهر الامام فيما يخافت أو خافت فيما يجهر قدر ما تجوز به الصلاة يجب سجود السهو عليه. حلی کبیر، ص: ۳۵۵. فصل في سجود السهو، ط: سهیل. و ص: ۳۹۵. ط: نعمانیہ کوئٹہ. رد المحتار: ۱/۳۶۹. کتاب الصلاة، مطلب واجبات الصلاة ط: سعید، و باب سجود السهو: ۲/۸۱. ط: سعید.

(۲) ومن قرأ في العشاء في الاوليين السورة ولم يقرأ بفاتحة الكتاب لم يعد في الاخرين وان قرأ الفاتحة ولم يزد عليها قرأ في الاخرين الفاتحة والسورة وجهر، هكذا في الهداية، وتحتها في العناية: وكذا السورة معها حتى لو ترك احدهما ساهيا كان عليه سجود السهو قضاها في الشفع الثاني أولم يقض ”باب صفة الصلاة“ فصل في القراءة، العناية: ۱/۲۸۶ - ۲۸۷. ط: دار احیاء التراث العربی. ہندیہ: ۱/۱۲۶. کتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشیدیہ کوئٹہ. حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۲۵۳، ۲۵۵. کتاب الصلاة، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي، الدر مع الرد: ۱/۵۳۵. باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، ط: سعید.

بھی امام کے ساتھ پڑھ لے، پھر اس کے بعد درمیان میں تراویح کی جو رکعتیں رہ گئی ہیں وہ پڑھے۔ (۱)

☆..... اور اگر عشاء کی نماز پڑھتے پڑھتے تراویح ختم ہوگئی اور امام نے وتر کی نماز شروع کر دی، یا امام کے ساتھ دو رکعت تراویح بھی نہیں ملی تو اس صورت میں امام کے ساتھ وتر کی جماعت میں شامل ہونا صحیح نہیں ہوگا، بلکہ نماز خود ہی ترتیب سے پڑھ لے۔ (۲)

(۱) والصحيح أن وقتها ما بعد العشاء الى طلوع الفجر قبل الوتر وبعده وإذا فاتته تروية أو ترويحان فلو اشتغل بها يفوته الوتر بالجماعة يشتغل بالوتر ثم يصلي ما فاتته من التراويح. هندية: ۱/۱۷۱، كتاب الصلاة، فصل في التراويح، ط: رشيدية. الدر المختار مع الرد: ۲/۳۳، باب الوتر والنوافل. ط: سعيد. حلی کبیر، ص: ۳۵۰، کتاب الصلاة، فصل فی النوافل، صلاة التراويح، ط: نعمانية كوثه. و ص: ۳۰۳، ط: سهيل (ولو تركوا الجماعة في الفرض لم يصلوا التراويح جماعة) لانها تبع فمصلية وحده يصلها معه (ولو لم يصلها) أي التراويح (بالامام) او صلاها مع غيره (له أن يصلي الوتر معه) بقى لو تركها الكل هل يصلون الوتر بجماعة؟ فليراجع الدر مع الرد: ۲/۳۸، (قوله لأنها تبع) أي لان جماعتها تبع لجماعة الفرض فانها لم تقم الا بجماعة الفرض فلو اقيمت بجماعة وحدها كانت مخالفة للوارد فيها فلم تكن مشروعة، اما لو صليت بجماعة الفرض وكان رجل قد صلى الفرض وحده فله ان يصلها مع ذلك الامام؛ لان جماعتهم مشروعة فله الدخول فيها معهم لعدم المحذور، هذا ما ظهر لي في وجهه، وبه ظهر ان التعليل المذكور لا يشمل المصلي وحده فظهر صحة التفريع بقوله فمصلية وحده الخ فافهم (قوله بقى الخ) الذي يظهر ان جماعة الوتر تبع لجماعة التراويح وان كان الوتر نفسه اصلا في ذاته لان سنة الجماعة في الوتر انما عرفت بالاثرتابعة للتراويح على أنهم اختلفوا في افضلية صلاتها بالجماعة بعد التراويح. شامی: ۲/۳۸، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد. صلى العشاء وحده فله ان يصلي التراويح مع الامام، ولو تركوا الجماعة في الفرض ليس لهم ان يصلوا التراويح بجماعة واذا صلى معه شيئا من التراويح او لم يدرك شيئا، منها او صلاها مع غيره له ان يصلي الوتر معه الخ. هندية: ۱/۱۷۱. فصل في التراويح ط: رشيدية.

(۲) اذا لم يصل الفرض مع الامام فعن عين الائمة الكرابيسي أنه لا يتبعه في التراويح ولا في الوتر وكذا اذا لم يتابعه في التراويح لا يتابعه في الوتر، حلی کبیر، ص: ۳۱۰، فصل فی التراويح، تنبيه، ط: سهيل اكيذمي لا هور، رد المحتار: ۲/۳۸، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد، انظر الحاشية السابقة ايضاً.

عشاء کی سنت

عشاء کے وقت فرض نماز کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ ہے، اور فرض نماز سے پہلے چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا سنت زائدہ یعنی مستحب ہیں۔ (۱)

عشاء کی فرض نماز بے وضو پڑھ لی
”فرض نماز دوبارہ پڑھی جائے“ کے عنوان کو دیکھیں۔

عشاء کی نماز آدھی رات کے بعد پڑھنا

آدھی رات گزرنے کے بعد عشاء کی نماز پڑھنا درست ہے، مگر عذر کے بغیر اتنی تاخیر کرنا مکروہ ہے۔ (۲)

عشاء کی نماز پڑھ کر جماعت میں شامل ہو گیا

اگر کسی نے عشاء کی فرض سنت اور وتر کی نماز ادا کر لی، پھر اس کے بعد عشاء کی جماعت میں شامل ہو گیا، تو جماعت میں شامل ہو کر جو نماز ادا کی ہے وہ نفل ہو جائے گی، اور

(۱) وسن مؤکداً.... رکعتان قبل الصبح وبعد الظهر والمغرب والعشاء.... ويستحب أربع قبل العصر، وقبل العشاء وبعدها بتسليمه. الدر المختار مع الرد: ۲/۱۴-۱۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعید. وندب الاربع قبل العصر والعشاء وبعدها، هندية: ۱/۱۱۲، الباب التاسع في النوافل، ط: رشيدية. بدائع الصنائع: ۱/۶۳۶، كتاب الصلاة، فصل في الصلاة المسنونة. ط: رشيدية كوئٹہ. و: ۱/۲۸۳، ط: سعید.

(۲) وتأخيرها الى ما بعده اى بعد نصف الليل الى طلوع الفجر مكروه اذا كان بغير عذر“ حلی کبیر، ص: ۲۳۵، الشرط الخامس الوقت، ط: سهیل. و ۲۰۶، ط: نعمانية كوئٹہ. ومثله في الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۱۸۳، كتاب الصلاة، ط: قديمی. رد المختار: ۱/۳۶۸، كتاب الصلاة، ط: سعید.

اس کا ثواب ملے گا، اور جو سنت اور وتر پڑھ لی ہے، اس کو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

عشاء کی نماز سے پہلے سونا

عشاء کی نماز سے پہلے سونا مکروہ ہے، کیونکہ اس سے عشاء اور فجر کی نماز پر اثر

پڑ سکتا ہے۔ (۲)

عشاء کی نماز شروع کر دی جماعت شروع ہو گئی

”فرض نماز شروع کر دی جماعت شروع ہو گئی“ کے عنوان کو دیکھیں۔

عشاء کی نماز فاسد ہو گئی تو تراویح کا کیا ہوگا

اگر عشاء اور تراویح کی نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز نہیں ہوئی تو

(۱) (ثم اقتدی) بالامام (متنفلاً، ویدرک) بذلك (فضيلة الجماعة) الدر مع الرد: ۵۳/۲، (قوله ثم اقتدی متنفلاً) ای ان شاء، وهو افضل واورد ان التنفل بجماعة مکروہ خارج رمضان، واجیب بنعم اذا كان الامام والقوم متطوعين، اما اذا ادى الامام الفرض والقوم النفل فلا، لقوله عليه الصلاة والسلام للرجلين ”اذا صليتما في رحالكما ثم اتيتما صلاة قوم فصليا معهم واجعلا صلاتكما معهم سبحة“ ای نافلة (قوله ویدرک بذلك فضيلة الجماعة) الظاهر ان المراد انه يحصل بذلك الاقتداء فضيلة الجماعة التي هي المضاعفة بخمس أو سبع وعشرين درجة فما لو كان صلى الفريضة مقتدياً لان هذه جماعة مشروعة ايضاً اما لاستدراك ما فات او لئلا يصير مخالفاً للجماعة ولكن الظاهر ان هذه المضاعفة مضاعفة ثواب النفل لا الفرض، شامی: ۵۳/۲، باب ادراك الفريضة، مطلب صلاة ركعة واحدة باطلة، ط: سعيد کراچی.

(۲) عن ابی برزة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يكره النوم قبل العشاء والحديث بعدها رواه الستة في كتبهم، البخاری. فی كتاب مواقيت الصلاة، باب ما يكره من النوم قبل العشاء: ۸۰/۱، ط: قديمی کراچی. قال الطحاوی: انما كره النوم قبلها لمن خشي عليه فوت وقتها او فوت الجماعة فيها، واما من وكل لنفسه من يوقظه في وقتها فيباح له النوم، الطحاوی علی المراقی، ص: ۱۸۴، كتاب الصلاة، ط: قديمی کراچی. رد المحتار: ۳۶۸/۱، كتاب الصلاة، ط: سعيد کراچی.

عشاء کی نماز دوبارہ پڑھنے کے بعد تراویح کی نماز بھی دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

عشاء کی نماز کی ایک رکعت ملی

”چار رکعت والی نماز میں ایک رکعت ملی“ کے عنوان کو دیکھیں۔

عشاء کے بعد قصے کہانی سننا

☆..... عشاء کی نماز کے بعد دنیا کی باتیں کرنا قصے کہانی کہنا سننا مکروہ ہے کیونکہ تاخیر سے سونے کی وجہ سے صبح کی نماز یا جماعت فوت ہو جاتی ہے، اور تہجد پڑھنا بھی نصیب نہیں ہوتا ہے، البتہ ضروری باتیں، اور قرآن مجید کی تلاوت، حدیث شریف، ذکر، دینی مسائل اور نیک لوگوں کے قصے اور مہمان سے بات چیت کرنے میں کوئی حرج نہیں، ہر آدمی کو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ سونے سے پہلے دن کا اعمال نامہ عبادت پر ختم ہو، اسی طرح فجر کی نماز سے پہلے اللہ کے ذکر اور قرآن مجید کی تلاوت کے علاوہ دنیاوی باتیں وغیرہ کرنا مکروہ ہے تاکہ اعمال نامہ کی ابتداء عبادت سے ہو۔ (۲)

(۱) والصحيح أن وقتها ما بعد العشاء الى طلوع الفجر قبل الوتر وبعده حتى لو تبين أن العشاء صلاها بلا طهارة دون التراويح والوتر أعاد التراويح مع العشاء دون الوتر لأنها تابع للعشاء. هندية: ۱/۱۱۵، فصل في التراويح، ط: رشيدية. بدائع الصنائع: ۱/۶۲۴، كتاب الصلاة، فصل في مقدار التراويح، ط: رشيدية. و: ۱/۲۸۸، ط: سعيد، حلبى كبير، ص: ۳۵۰، فصل في النوافل، صلاة التراويح، ط: نعمانية كوئنه و ص: ۳۰۳، ط: سهيل.

(۲) عن أبي برزة أن رسول الله ﷺ كان يكره النوم قبل العشاء والحديث بعدها، رواه الستة في كتبهم. البخارى فى كتاب مواقيت الصلاة، باب ما يكره من النوم قبل العشاء: ۱/۸۰، ط: قديمى. قال الزيلعى: وإنما كره الحديث بعدها لأنه ربما يؤدى الى اللغو أو الى تفويت الصبح أو قيام الليل لمن له عادة به، وإذا كان لحاجة مهمة فلا بأس، وكذا قراءة القرآن والذكر وحكايات الصالحين والفقه والحديث مع الضيف آه.... والمعنى فيه أن يكون اختتام الصحيفة بالعبادة، كما جعل ابتداءها بها ليمحى ما بينهما من الزلات، ولذا كره الكلام قبل صلاة الفجر.... الخ شامى: ۱/۳۶۸، كتاب الصلاة، مطلب فى طلوع الشمس من مغربها. ط: سعيد.

☆.....عشاء کے بعد بھی ڈرامہ اور فلم وغیرہ دیکھنا ناجائز اور حرام ہے ایسے لوگوں کا نامہ اعمال گناہوں پر ختم ہوتا ہے، اور یہ بہت ہی بڑے نقصان کی بات ہے، اگر ایسی حالت میں موت آجائے گی تو کیا حال ہوگا۔؟! (۱)

عشاء کے بعد گپ شپ لگانا

عشاء کی نماز کے بعد گپ شپ لگانا اور غیر ضروری گفتگو کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس سے تہجد پڑھنا مشکل ہوتا ہے، اور فجر کی جماعت نکل جاتی ہے۔ (۲)

عشاء میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا

”چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

—وانما کرہ الحديث بعدها لأنه ربما يؤدى الى سهر يفوت به والصبح، وربما يوقع فى كلام لغو، فلا ينبغي اليقظة به أو لانه يفوت به قيام الليل لمن له به عادة، طحطاوى على المراقى. ص: ۱۸۴. كتاب الصلاة، ط: قديمى.

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) [تنبيه] اشرنا الى ان علة استحباب التأخير فى العشاء هى قطع السمر المنهى عنه وهو الكلام بعدها، قال فى البرهان: ويكره النوم قبلها والحديث بعدها لنهى النبى صلى الله عليه وسلم عنهما الا حديثا فى خير، لقوله صلى الله عليه وسلم ”لا سمر بعد الصلاة“ يعنى العشاء الاخيرة” إلا لاحد رجلين: مصل أو مسافر“ وفى رواية ”أو عرس“... وقال الزيلعى: وانما کره الحديث بعدها لانه ربما يؤدى الى اللغو أو الى تفويت الصبح أو قيام الليل لمن له عادة به، وإذا كان لحاجة مهمة فلا بأس، وكذا قراءة القرآن والذكر وحكايات الصالحين والفقه والحديث مع الضيف “آه. والمعنى فيه ان يكون اختتام الصحيفة بالعبادة كما جعل ابتداءها بها ليمحى ما بينهما من الزلات، ولذا کره الكلام قبل صلاة الفجر وتماه فى الامداد..... شامى: ۱/ ۳۶۸. كتاب الصلاة، مطلب فى طلوع الشمس من مغربها، تحت (قوله اما اليه فمباح) ط: سعيد كراچى وانظر الى الحاشية السابقة ايضا.

عشق کی نماز

”نمازِ عشق“ کے عنوان کو دیکھیں۔

عصر کا وقت

۱..... عصر کا وقت ہر چیز کا سایہ، اصلی سایہ کے علاوہ دوشل ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے اور سورج ڈوبنے تک باقی رہتا ہے۔ (۱)

۲..... عصر کا مستحب وقت اس وقت تک ہے جب تک سورج میں زردی نہ آجائے اور اس کی روشنی ایسی کم ہو جائے کہ نظر اس پر ٹھہرنے لگے، اس کے بعد مکروہ وقت شروع ہو جاتا ہے۔ (۲)

۳..... عصر کی نماز ہر زمانہ میں خواہ گرمی ہو یا سردی دیر کر کے پڑھنا مستحب ہے مگر اتنی دیر کرنا کہ سورج کی ٹمکیہ سُرخ ہو جائے اور دھوپ کمزور اور پیلی پیلی ہو جائے اور اس پر نظر ٹھہرنے لگے مکروہ ہے اور دیر کر کے پڑھنے سے مراد یہ ہے کہ مستحب وقت کے دو حصے

(۱) (وفی الدر المختار: (وقت الظهر من زواله) ای میل ذکاء عن کبد السماء (الی بلوغ الظل مثلیہ)..... (وقت العصر منه الی) قبیل (الغروب) وفی الشامیة: (قوله منه) ای من بلوغ الظل مثلیہ علی روایة المتن، شامی: ۱/۳۵۹-۳۶۰، کتاب الصلاة، مطلب فی تعبده علیہ الصلاة والسلام قبل البعثة، ط: سعید کراچی، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۱۸۳، کتاب الصلاة، وقت العصر، ط: دار الفکر، بیروت، (قوله والعصر منه الی الغروب) ای وقت العصر من بلوغ الظل مثلیہ سوی الفنی الی غروب الشمس الخ، البحر: ۱/۲۴۵، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی، ہندیہ: ۱/۵۱، الباب الاول فی المواقیف وما يتصل بها..... الفصل الاول فی اوقات الصلاة، ط: رشیدیہ.

(۲) انظر الی الحاشیة التالیة.

کئے جائیں اور دوسرے حصے کے شروع میں ادا کریں۔ (۱)

۴..... جس دن آسمان میں بادل ہوں اس دن عصر کی نماز جلدی پڑھنا مستحب

ہے موجودہ زمانہ میں چونکہ گھڑی کی وجہ سے صحیح وقت کا علم ہوتا ہے لہذا جلدی پڑھنا

ضروری نہیں بلکہ متعینہ وقت پر پڑھنا درست ہے۔ (۲)

(۱) (والمستحب) للرجل..... (و) تاخیر (عصر) صیفا وشتاء توسعة للنوافل (ما لم يتغير ذكاء) بأن لا تحار العين فيها في الاصح..... (و) آخر العصر الى اصفرار ذكاء..... (کرہ)۔ الدر المختار، (قوله توسعة للنوافل) ای لکراحتها بعد صلاة العصر، وقال الامام الطحاوی بعد ذکره ما روى في التأخير والتعجيل لم نجد في هذه الآثار مما صحت الا ما يدل على تأخير العصر ولم نجد ما يدل منها على التعجيل الا ما عارضه غيره فاستحبنا التأخير، ولو خيلنا النظر لكان تعجيل الصلوات كلها افضل ولكن اتباع ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مما تواترت به الاخبار اولى، وقد روى عن اصحابه ما يدل عليه ثم ساق ذلك وتماه في الحلية (قوله في الاصح) صححه في الهداية وغيرها، وفي الظهيرية ان امكنه اطالة النظر فقد تغيرت وعليه الفتوى، وفي النصاب وغيره: وبه نأخذ، وهو قول ائمتنا الثلاثة ومشايخ بلخ وغيرهم كذا في الفتاوى الصوفية، وفيها وينبغي ان لا يؤخر تأخيرا لا يمكن المسبوق قضاء ما فات، آه، وقيل حد التغير ان يبقى للغروب اقل من رمح، وقيل ان يتغير الشعاع على الحيطان كما في الجوهرة، ابن عبد الرزاق، شامی: ۱/ ۳۶۷-۳۶۸، کتاب الصلاة، مطلب في طلوع الشمس من مغربها، ط: سعيد کراچی۔ ہندیہ: ۱/ ۵۲، الفصل الثالث، فی بیان الاوقات التي لا تجوز فيها الصلاة وتكره فيها، ط: رشيدية كوئته. (قوله والعصر مأم تأخير)..... واراد بالتغير ان تكون الشمس بحال لا تحار فيها العيون على الصحيح، فان تأخيرها اليه مكروه لا الفعل لانه ما مور بها منهى عن تركها فلا يكون الفعل مكروها. البحر: ۱/ ۲۳۷، کتاب الصلاة، ط: سعيد کراچی۔

(۲) (ويستحب تأخير صلاة العصر صيفا وشتاء..... ويستحب تعجيله اي العصر في يوم الغيم

مع تيقن دخولها خشية الوقت المكروه) وفي الخلاصة من آخر الايمان ان كان عندهم حساب

يعرفون به الشتاء والصيف فهو على حسابهم. حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۱۸۲۔

۱۸۳، کتاب الصلاة، ط: قديمی کراچی۔

عصر کی ایک رکعت ملی قعدہ کا کیا حکم ہے

اگر کسی کو عصر کی نماز میں امام کے ساتھ ایک رکعت ملی، تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک سنت پڑھ کر بیٹھ کر ”التحیات“ پڑھنا لازم ہوگا، اور پھر دو رکعت پڑھ کر آخر میں بیٹھ کر نماز کو مکمل کرے گا۔ خلاصہ یہ کہ امام کے سلام کے بعد ایک رکعت پڑھ کر قعدہ کرے گا، پھر دو رکعت پڑھنے کے بعد قعدہ کرے گا۔ (۱)

عصر کی سنت

عصر کے وقت کوئی سنت مؤکدہ نہیں، ہاں عصر کی فرض نماز سے پہلے چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا سنت زائدہ یعنی مستحب ہے۔ (۲)

عصر کی نماز دوبارہ پڑھنا

ایک دفعہ عصر کی فرض نماز ادا کرنے کے بعد دوبارہ اسی وقت عصر کی نماز تنہا یا جماعت کے ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ نفل نماز ہوگی، اور عصر کی فرض نماز پڑھنے

(۱) ولو ادرک مع الامام رکعة فی ذوات الاربع فقام الی القضاء قضی رکعة یقرأ فیہا بفاتحة الكتاب وسورة یتشهد ، ثم یقوم فیقضی رکعة اخرى یقرأ فیہا بفاتحة الكتاب وسورة . بدائع الصنائع: ۱/ ۵۶۷ ، کیفیة قضاء الصلوات ، حکم المسبوق ، ط: رشیدیة و: ۱/ ۲۴۹ ، ط: سعید کراچی . (والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) حیثی یتعوذ ویقرأ ، وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بها لکراحتها ، مفتاح السعادة (فیما یقضیه) ای بعد متابعتہ لامامہ ، فلو قبلها فالظاهر الفساد ویقضی اول صلاته فی حق قراءۃ و آخرها فی حق تشهد فمدرک رکعة من غیر فجر یأتی برکتین بفاتحة وسورة وتشهد بینهما وبرابعة الرباعی بفاتحة فقط ، الدر مع الرد: ۱/ ۵۹۶ - ۵۹۷ ، باب الامامة ، مطلب فیما لو اتی بالركوع او السجود او بهما مع الامام او قبله او بعده ، ط: سعید کراچی .

(۲) ویستحب اربع قبل العصر ، وقبل العشاء وبعدها بتسلیمة وان شاء رکعتین ، الدر مع الرد: ۱۳/۲ ، کتاب الصلاة ، باب الوتر والنوافل ، ط: سعید کراچی . بدائع الصنائع: ۱/ ۶۳۶ ، کتاب الصلاة ، فصل فی الصلاة المسنونة ، ط: رشیدیہ کوئٹہ ، ۱/ ۲۸۴ ، ط: سعید ، ہندیہ: ۱/ ۱۱۲ ، کتاب الصلاة ، الباب التاسع فی النوافل ، ط: رشیدیہ .

کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں ہے۔ (۱)

عصر کی نماز شروع کر دی جماعت شروع ہو گئی
 ”فرض نماز شروع کر دی جماعت شروع ہو گئی“ کے عنوان کو دیکھیں۔

عصر کی نماز کی ایک رکعت ملی
 ”چار رکعت والی نماز میں ایک رکعت ملی“ کے عنوان کو دیکھیں۔

عصر کی نماز میں سورج غروب ہو گیا
 اگر عصر کی نماز کے دوران سورج غروب ہو گیا تو اس دن کی عصر کی نماز صحیح ہو جائے گی، مگر جان بوجھ کر اتنی تاخیر کرنے کی وجہ سے گناہ ہوگا، اس لئے قصداً اتنی تاخیر نہ کرے۔

اور اگر سابقہ فوت شدہ نماز ادا کرتے وقت سورج غروب ہو گیا تو وہ نماز یا پل ہو جائے گی، بعد میں دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

(۱) اذا صلى منفردا، ثم اعاد صلاته مع امام جماعة جاز له ذلك، وكانت الثانية نفلا، وانما تجوز اذا كان امامه يصلي فرضا لا نفلا لان صلاة النافلة خلف الفرض غير مكروهة، وانما المكروه صلاة نفل خلف نفل اذا كانت الجماعة اكثر من ثلاثة كما تقدم فان صلوا جماعة ثم اعادوا الصلاة ثانيا بجماعتهم كره ان كانوا اكثر من ثلاثة والا فلا يكره اذا اعادوها بغير اذان فان اعادوها باذان كرهت مطلقا ومتى علم ان صلاة الثانية تكون نفلا اعطيت حكم الصلاة النافلة في الاوقات المكروهة فلا تجوز اعادة صلاة العصر، لان النفل ممنوع بعد العصر، الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۳۳۵-۳۳۶، اعادة صلاة الجماعة، مباحث الامام في الصلاة، ط: دار الفكر، هندية: ۱/ ۱۲۰، الباب العاشر في ادراك الفريضة، ط: رشيدية كوثه.

(۲) والتاخير الى التغير مكروه تحريما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ”تلك صلاة المنافقين ثلاثا يجلس احدكم حتى لو اصفرت الشمس وكانت بين قرني الشيطان ينقر كنفه الديك لا يذكر الله الا قليلا، حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۱۸۳، كتاب الصلاة، ط: قديمي وفيه ايضا في الاوقات المكروهة، ص: ۱۸۶-۱۸۷، ط: قديمي. ويصح اداء ما وجب فيها اي الاوقات الثلاثة لكن مع الكراهة..... كما صح عصر اليوم بادائه عند الغروب لبقاء سببه وهو الجزء المتصل به الاداء من الوقت مع الكراهة للتاخير المنهي عنه لا لذات الوقت بخلاف عصر مضى للزومه كاملا بخروج وقت فلا يودی فی ناقص، شامی: ۱/ ۳۷۲، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد كراچی.

عصر میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا
 ”چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

عضو خاص پر کپڑا باندھنا

پیشاب کا قطرہ نکلنے کے خوف سے عضو خاص پر کپڑا باندھ کر نماز پڑھنا جائز ہے
 لیکن اس کے علاوہ دوسری صورت اختیار کرنا زیادہ مناسب ہے۔ (۱)

عضو کھل گیا

مرد اور عورت کے جسم کے وہ اعضاء (۲) جن کو نماز میں کپڑے سے چھپانا
 ضروری ہے اگر ان میں سے کسی عضو کا چوتھائی حصہ نماز کے اندر تین مرتبہ ”سبحان اللہ“
 کہنے کی مقدار تک کھلا رہے گا تو نماز باطل ہو جائے گی، اگر کھولتے ہی فوراً ڈھانپ لے
 تو کوئی حرج نہیں، نماز بدستور برقرار رہے گی۔ (۳)

(۱) اذا خاف الرجل خروج البول فحشا احليله بقطنه، ولو لا القطنه يخرج منه البول فلا بأس به،
 ولا ينتقض وضوءه حتى يظهر البول على القطنه، كذا في فتاوى قاضیخان،، ہندیہ: ۱۰/۱،
 الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، ط: رشیدیہ کوئٹہ، شامی: ۱/۱۲۸، ارکان الوضوء اربعہ،
 مطلب فی ندب مراعاة الخلاف، اذا لم يرتكب مكره مذهب، ط: سعید کراچی، البحر:
 ۳۰/۱، کتاب الطہارۃ، نواقض الوضوء، ط: سعید، و: ۱/۶۰، ط: رشیدیہ کوئٹہ، [فروع]
 يستحب للرجل ان يحتشى ان رابه الشيطان، ويجب ان كان لا ينقطع الا به اقدر ما يصلى، الدر
 مع الرد: ۱/۱۵۰، قبل مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید کراچی۔
 (۲) اعضاء جسم کے حصے کو کہتے ہیں۔

(۳) وان انكشف عضو هو عورة في الصلاة، فستر من غير لبث لا يضره ذلك الانكشاف ولا يفسد
 ص..... وان ادى معه اى مع الانكشاف ركنا كالقيام ان كان فيه او الركوع او غيرهما يفسد
 ذلك الانكشاف صلاته وان لم يؤد مع الانكشاف ركنا ولكن مكث مقدار ما اى زمن يؤدى فيه
 ركنا بسنة وذلك مقدار ثلاث تسيحات فلم يستر ذلك العضو فسدت صلاته عند ابي يوسف
 خلافا لمحمد، حلی کبیر، ص: ۱۸۹، کتاب الصلاة، شرائط الصلاة، الشرط الثالث، ط: نعمانیہ
 کوئٹہ، و: ص: ۲۱۵، ط: سہیل، حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۳۳، باب ما یفسد
 الصلاة، ط: قدیمی وفی حاشیۃ الطحطاوی علیہ: ”وهذا مذهب الثانی وهو المختار كما فی الدر،
 ہندیہ: ۱/۵۸، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الاول فی الطہارۃ وستر
 العورة، ط: رشیدیہ کوئٹہ، شامی: ۱/۶۲۵، باب ما یفسد الصلاة، الخ، مطلب فی التشبه باهل
 الكتاب، ط: سعید کراچی۔

عکس نظر آتا ہے

بعض مسجدوں میں شیشے کی کھڑکیاں اور دروازے ہوتے ہیں کہ جن میں نمازی

کو اپنا عکس نظر آتا ہے، اگر اس سے نمازی کی توجہ منتشر ہو تو مکروہ ہے ورنہ مکروہ نہیں۔ (۱)

عمامہ

☆..... عمامہ کی بڑی فضیلت ہے، عمامہ پہن کر نماز پڑھنے سے عام نماز میں

پچیس اور جمعہ کی نماز میں ستر گنا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ (۲)

(۱) [تسمہ] بقى فى المكروهات اشياء اخر ذكرها فى المنية ونور الايضاح وغيرهما منها الصلاة، بحضرة ما يشغل البال ويخل بالخشوع كزينة ولهو ولعب ولذلك كرهت بحضرة طعماء تميل اليه نفسه، وسيأتى فى كتاب الحج قبيل باب القرآن يكره للمصلى جعل نعله خلفه لشغل قلبه، شامى: ۱/ ۲۵۳، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب فى بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه وخلاف الاولى، ط: سعيد كراچى. (قوله لانه يلهى المصلى) اى فيخل بخشوعه من النظر الى موضع سجوده ونحوه، وقد صرح فى البدائع فى مستحبات الصلاة، انه ينبغى الخشوع فيها، ويكون منتهى بصره الى موضع سجوده الخ، وكذا صرح فى الاشباه ان الخشوع فى الصلاة مستحب، والظاهر من هذا ان الكراهة هنا تنزيهية فافهم، شامى: ۱/ ۲۵۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب كلمة لا بأس دليل على ان المستحب غيره لأن البأس الشدة، ط: سعيد كراچى.

(تنبيه): شیشے میں دکھائی دینے والی صورتیں تصویر نہیں بلکہ سایہ کی طرح عکس ہیں اور یہ حرام نہیں ہے، محمد انعام الحق۔

(۲) عن جابر رفعه: ركعتان بعمامة خير من سبعين ركعة بلا عمامة، مسند الفردوس للدیلمی، وروى ابن عساكر عن ابن عمر مرفوعاً صلاة تطوع او فريضة بعمامة تعدل خمسا وعشرين صلاة بلا عمامة، وجمعة بعمامة تعدل سبعين جمعة بلا عمامة، فهذا كله يدل على فضيلة العمامة مطلقاً، الخ، مرقاة المفاتيح: ۸/ ۲۵۰، كتاب اللباس، الفصل الثانى حكم العمامة والقلنسوة، ط: مكتبة امداديه ملتان، المدخل: ۱/ ۱۲۵ والمستحب ان يصلى الرجل فى ثلاثة اواب ازارو قميص و عمامة، حلبى كبير، مكروهات الصلاة، ص: ۳۰۳، ط: نعمانية كوثه.

☆..... اور عمامہ کے بغیر بھی نماز ہو جاتی ہے لیکن ثواب کم ملتا ہے۔ (۱)

☆..... اگر نماز پڑھتے ہوئے عمامہ گر جائے، تو افضل یہ ہے کہ اسی حالت میں

اسے ایک ہاتھ سے اٹھا کر پہن لے، لیکن اگر اس کو پہننے میں عمل کثیر کی ضرورت پڑے تو

پھر نہ پہنے۔ (۲)

عمامہ کا بیچ

عمامے کے بیچ پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۳)

عمر کا تعین

ورزشی نظام میں ہر عمر کے لئے علیحدہ ورزشیں ہیں بڑوں کے لئے علیحدہ چھوٹوں

(۱) قال الامام المحقق في الهدى : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبس العمامة فوق القلنسوة ويلبس القلنسوة بغير عمامة، ويلبس العمامة بغير قلنسوة وكان اذا اعتم ارغى طرف عمامته بين كتفيه كما في حديث عمر و بن حريث، غذاء الالباب، ۲/ ۲۳۶، للشيخ محمد السفاريني، مطبوعه مؤسسة قرطبة، مرقاة المفاتيح: ۸/ ۲۵۰، كتاب اللباس، الفصل الثاني، حكم العمامة والقلنسوة، ط: مكتبة امدديه ملتان ولا بأس بلبس القلانس، الدر مع الرد: ۶/ ۷۵۵، (قوله وصح انه عليه الصلاة والسلام لبسها) كذا في بعض النسخ، ومثله في الدر المنتقى: اي لبس القلانس، وقد عزاه المصنف والزيلعي الى الذخيرة، وفي بعض النسخ: وصح انه حرم لبسها اي قلانس الحرير والذهب تأمل، شامی: ۶/ ۷۵۵، مسائل شتى قبل كتاب الفرائض، ط: سعيد كراچی، وشامی: ۴/ ۲۰۸، ط: سعيد.

(۲) ولو سقطت قلنسوته فاعادتها افضل الا اذا احتاجت لتكوير او عمل كثير، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۳۱، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچی، حلی کبیر، ص: ۳۵۶، مكروهات الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاہور، و ص: ۳۰۹، ط: نعمانیہ کوئٹہ.

(۳) ويكره ان يسجد على كور عمامته كذا في الذخيرة. هندية: ۱/ ۱۰۸، كتاب الصلاة، الباب السابع، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹہ. حلی کبیر، ص: ۳۰۵، مكروهات الصلاة، ط: نعمانیہ كوئٹہ. ص: ۳۵۱، ط: سهیل اکیڈمی لاہور.

کے لئے علیحدہ حتیٰ کہ عورتوں اور مردوں کے لئے ورزشی نظام منفرد ہیں۔ لیکن نماز ایک ایسی ورزش ہے جو ہر عمر اور ہر جنس کے لئے یکساں موزوں اور فائدہ مند ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۴۰/۱)

عمل قلیل

”عمل قلیل“ وہ فعل ہے جس کو نماز پڑھنے والا زیادہ فعل نہ سمجھے۔ (۱)

عمل کثیر

۱..... عمل کثیر: یعنی نماز میں وہ کام جس کو نماز پڑھنے والا زیادہ کام سمجھے خواہ دونوں ہاتھوں سے کیا جائے یا ایک ہاتھ سے، خواہ دیکھنے والا اس فعل یا کام کے کرنے والے کو نماز میں سمجھے یا نہ سمجھے اگر خود نماز پڑھنے والا اس کو زیادہ سمجھتا ہے تو وہ عمل کثیر ہے۔ (۲)

۲..... ”عمل کثیر“ کی ایک تعریف یہ بھی ہے کہ عمل کثیر وہ فعل ہے جس کے کرنے

میں دونوں ہاتھوں کی ضرورت پڑے جیسے عمامہ کا باندھنا یا دونوں ہاتھ سے ٹوپی پہننا۔ (۳)

(۱، ۲) و الثانی ان يفوض الى رأى المبتلى به وهو المصلى فان استكثره كان كثيرا وان استقله كان قليلا وهذا اقرب الاقوال الى رأى ابى حنيفة رحمه الله، هندية: ۱۰۳/۱، كتاب الصلاة، الباب السابع، الفصل الاول، ط: رشيدية كوئٹہ، رد المحتار: ۶۲۵/۱، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. ولكن هذا غير مضبوط، وتفويض مثله الى رأى العوام مما لا ينبغي، حلبى كبير، ص: ۲۸۲، مفسدات الصلاة، ط: نعمانية، وص: ۳۳۲، ط: سهيل اكيڈمى لاہور.

(۳) واختلفوا فى القلة والكثرة قال بعضهم: كل ما يقام باليدين فهو كثير وما يقام بيد واحدة فهو يسير، ما لم يتكرر، قاضى خان على هامش الهندية: ۱۲۸/۱، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: رشيدية كوئٹہ. ما يقام باليدين عادة كثير وان فعله بيد واحدة كالتعمم ولبس القميص وشد السراويل..... الخ، هندية: ۱۰۳/۱، كتاب الصلاة، الباب السابع الفصل الاول، ط: رشيدية كوئٹہ. رد المحتار: ۶۲۵/۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. وفيه ايضا: وضعفه فى البحر بانه قاصر عن افادة ما لا يعمل باليد كالمضغ والتقبيل.

۳..... ”عمل کثیر“ کی ایک تعریف یہ ہے کہ دیکھنے والے نمازی کو دیکھ کر یہ سمجھیں کہ وہ شخص نماز میں نہیں ہے۔ (۱)

ان تینوں تعریفوں میں سے تیسری تعریف کے مطابق فتویٰ دینا زیادہ مناسب ہے۔ (۲)

☆..... ”عمل کثیر“ سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، ہاں اگر عمل کثیر کے افعال نماز کی جنس میں سے ہیں، یا نماز کی اصلاح کی غرض سے عمل کثیر کیا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، مثلاً کسی نمازی نے ایک رکعت میں دو رکوع یا تین سجدے کر لئے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ رکوع اور سجدہ وغیرہ نماز کی جنس سے ہیں۔

اسی طرح اگر نماز کی اصلاح کی غرض سے عمل کثیر کیا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، مثلاً نماز کی حالت میں کسی نمازی کا وضو ٹوٹ گیا، اور وہ وضو کرنے کے لئے چلا جائے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی، اگرچہ چلنا، پھرنا، وضو کرنا عمل کثیر ہے، مگر چونکہ نماز کی اصلاح کے لئے کیا ہے تو معاف ہے، نماز فاسد نہیں ہوگی۔

اسی طرح اگر عورت نے نماز کے دوران دونوں ہاتھوں سے دوپٹہ درست کیا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ یہ نماز کی اصلاح کے لئے ہے۔

اسی طرح اگر مرد نے رکوع سے اٹھتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے شلوار، پائے جامہ یا قمیص درست کیا ہے، تو معاف ہے، نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ یہ نماز کی اصلاح کے

(۲، ۱) الثالث انه لو نظر اليه ناظر من بعيد ان كان لا يشك انه في غير الصلاة فهو كثير مفسد وان شك فليس بمفسد وهذا هو الاصح، هندية: ۱/ ۱۰۳، الصلاة، الباب السابع، الفصل الاول، ط: رشيدية كوئٹہ، وفي الرد: صححه في البدائع، وقابله الزيلعي والولوالجی، وفي المحيط: انه الاحسن، وقال الصدر الشهيد انه الصواب وفي الخانية، والخلاصة، انه اختيار العامة، وقال المحيط وغيره: رواه الثلجی عن اصحابنا حلية، شامی: ۱/ ۶۲۲، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب في التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچی.

لئے ہے۔ (۱)

عورت اذان نہیں دے سکتی

عورت اذان نہیں دے سکتی، لہذا اذان دینے کی ضرورت ہو تو مرد حضرات اذان

دیا کریں۔ (۲)

عورت اعتکاف کہاں کرے

☆..... عورت مسجد میں اعتکاف نہ کرے، بلکہ گھر کی کسی خاص جگہ میں اعتکاف

کرے اور گھر میں نماز کے لئے کوئی جگہ خاص نہیں تو اعتکاف کے لئے گھر میں کسی جگہ کو مقرر

(۱) ویفسدھا (کل عمل کثیر) لیس من اعمالها ولا لاصلاحها، الدر مع الرد: ۱/۶۲۳، (قوله لیس من اعمالها) احتراز عما لو زاد رکوعا او سجودا مثلاً فانہ عمل کثیر غیر مفسد لکونہ منها غیر انہ یرفض، لان هذا سبیل ما دون الركعة، قلت: والظاهر الاستغناء عن هذا القيد على تعريف العمل الكثير بما ذكره المصنف تامل، (قوله ولا لاصلاحها) خرج به الوضوء والمشى لسبق الحدث فانهما لا يفسدانها، الخ، شامی: ۱/۶۲۳، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیها، مطلب فی التشبه باهل الکتاب، ط: سعید کراچی.

(۲) ویکرہ اذان جنب واقامته..... واذان امرأة، الدر المختار مع الرد: ۱/۳۹۲، باب الاذان، ط: سعید کراچی. ”وکرہ اذان المرأة فیعادندبا، کذا فی الکافی، ہندیہ: ۱/۵۴، الباب الثانی فی الاذان، الفصل الاول، ط: رشیدیہ کوئٹہ. واما الذی یرجع الی صفات المؤذن فانواع ایضا (منها) ان یکون رجلاً، فیکرہ اذان المرأة باتفاق الروایات لانها ان رفعت صوتها فقد ارتکبت معصية، وان خففت فقد ترکت سنة الجهر ولان اذان النساء لم یکن فی السلف فکان من المحدثات وقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل محدثة بدعة، ولو اذنت للقوم اجزأهم حتی لا تعاد لحصول المقصود وهو الاعلام، وروی عن ابی حنیفة انه یتحب الاعادة، بدائع الصنائع: ۱/۱۵۰، فصل فی بیان سنن الاذان، ط: سعید کراچی.، وص: ۱/۳۷۲، ط: رشیدیہ کوئٹہ، ومن هذا لم یجز ان تؤذن المرأة. شامی: ۱/۴۰۶، باب شروط الصلاة، مطلب فی ستر العورة، ط: سعید کراچی.

کر لے۔ (۱)

☆..... اگر عورت رمضان المبارک میں عمرہ کے لئے جاتی ہے اور وہ مکہ المکرمہ یا مدینہ منورہ میں اعتکاف کرنا چاہتی ہے تو مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں اعتکاف نہ کرے بلکہ اپنی رہائش یا ہوٹل میں جگہ مخصوص کر کے اعتکاف کرے۔ (۲)

عورت اقامت کے بغیر نماز پڑھے

عورت اکیلی نماز پڑھے یا جماعت کے ساتھ دونوں صورتوں میں اقامت کے بغیر نماز پڑھے۔ (۳)

عورت امام

عورت عورتوں کی امام بن سکتی ہے (لیکن مکروہ ہے)، بالغ اور نابالغ مردوں کی امام نہیں بن سکتی، اس لئے مرد کی اقتدا خواہ بالغ ہو یا نابالغ عورت کے پیچھے درست نہیں۔ (۴)

(۲۰۱) والمرأة تعتكف في مسجد بيتها إذا اعتكفت في مسجد بيتها فتلك البقعة في حقها كمسجد الجماعة في حق الرجل..... ولو لم يكن في بيتها مسجد تجعل موضعاً منه مسجداً فتعتكف فيه، هندية: ۱/ ۲۱۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ط: رشيدية كوئٹہ۔ رد المحتار: ۲/ ۳۳۱، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد کراچی۔

(۳) وليس على النساء اذان ولا اقامة فان صلين بجماعة يصلين بغير اذان واقامة وان صلين بهما جازت صلاتهن مع الاساءة، هندية: ۱/ ۵۳، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الاذان، الفصل الاول في صفته و احوال المؤذن، ط: رشيدية كوئٹہ، وقد روى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ليس على النساء اذان ولا اقامة، ولانه ليس عليهن الجماعة، فلا يكون عليهن الاذان والاقامة الخ، بدائع: ۱/ ۱۵۲، فصل في بيان محل وجوب الاذان، ط: سعيد کراچی۔ و: ۳۷۶/ ۱، ط: رشيدية كوئٹہ۔

(۴) ولا يجوز اقتداء رجل بامرأة هكذا في الهداية، ويكره امامة المرأة للنساء في الصلوات كلها من الفرائض والنوافل الا في صلاة الجنازة هكذا في النهاية، فان فعلن وقفت الامام وسطهن وقيامها

عورت بلند آواز سے قرأت نہ کرے

عورتوں کو نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنے کی اجازت نہیں ہے، دن کی نماز ہو یا رات کی، عورتوں کو ہر حال میں آہستہ قرأت کرنی چاہیے۔ (۱)

عورت پر نماز کب فرض ہوتی ہے؟

جب بچی کی عمر سات سال ہو جاتی ہے تو والدین کے لئے بچی کو وضو اور نماز کا طریقہ وغیرہ سکھانا لازم ہو جاتا ہے، اور سات سال کی عمر ہونے کے بعد بچی کو نماز کے لئے حکم دینا اور اس سے نماز پڑھوانا ماں باپ کی ذمہ داری ہے، اگر ماں باپ یہ ذمہ داری ادا نہیں کریں گے تو گنہگار ہوں گے اور آخرت میں سخت عذاب ہوگا۔ (۲)

= وسطھن لاتزول الکراہۃ..... الخ، ہندیۃ: ۸۵/۱، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الإمامۃ، الفصل الثالث، ط: رشیدیۃ کوئٹہ. (ولا یصح اقتداء رجل بامرأة) قوله ولا یصح اقتداء الخ) المراد بالمرأة الانثی الشامل للبالغة وغيرھا..... اقول: والحاصل ان کلاً من الامام والمقتدی اما ذکر او انثی او خنثی، وکل منهما اما بالغ او غیرہ فالذکر البالغ تصح امامتہ للکل ولا یصح اقتداؤه الا بمثله، والانثی البالغة تصح امامتها للانثی مطلقاً فقط مع الکراہۃ..... واما غیر البالغ، فان کان ذکراً تصح امامتہ لمثله من ذکر وانثی وخنثی، ویصح اقتداؤه بالذکر مطلقاً فقط، وان کان انثی تصح امامتها لمثلها فقط، الخ، شامی: ۵۷۷/۱، باب الامامة، قبل "مطلب الواجب کفایۃ هل یسقط بفعل الصبی وحده" ط: سعید کراچی.

(۱) ولا تجهر فی الجهریۃ بل لوقیل بالفساد بجهرها لا مکن بناء علی ان صوتها عورة، رد المحتار: ۵۰۳/۱، صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. و شامی: ۴۰۶/۱، باب شروط الصلاة، مطلب فی ستر العورة، ط: سعید کراچی.

(۲) عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال: قال رسول الله ﷺ: مروا اولادکم بالصلاة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم علیہا وهم ابناء عشر وفرقوا بينهم فی المضاجع، ابو داود: ۷۷۷/۱، کتاب الصلاة، باب متى يؤمر الغلام بالصلاة، ط: حقایقہ ملتان، (قوله قلت الخ) مراده من هذين الشقطين بيان ان الصبی ينبغي ان يؤمر بجميع المأمورات وينهى عن جميع المنهيات، آه، اقول: وقد صرح فی احکام الصغار بانه يؤمر بالغسل اذا جامع وباعادة ما صلاه بلا وضوء لا لو افسد الصوم لمثقتہ علیہ، شامی: ۳۵۲/۱، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

اور جس وقت عورت کے جوان ہونے کا وقت معلوم ہو اس وقت سے نماز فرض ہو جاتی ہے، (۱) اور اگر جوان ہونے کا وقت معلوم نہ ہو، اور اس کی کوئی علامت بھی ظاہر نہ ہو تو اس صورت میں پندرہ سال کی عمر میں جوان ہونے کا حکم دیا جائے گا اس وقت سے نماز ادا کرنا لازم ہوگا، اگر اس کے بعد نماز نہیں پڑھے گی اس کی قضاء لازم ہوگی۔

اور جوان ہونے کی علامت یہ ہے کہ ماہواری کا سلسلہ جاری ہو یا احتلام ہو، یا حمل ٹھہر جائے، یا منی خارج ہو، یعنی کریم (Cream) نما مادہ خارج ہو۔ (۲)

عورت جمعہ کے دن ظہر کی نماز پڑھے

”خواتین جمعہ کے دن ظہر کی نماز پڑھیں“ کے عنوان کو دیکھیں۔

عورت سجدہ میں کیسے جائے

”سجدہ میں عورت کیسے جائے“ کے عنوان کو دیکھیں۔

عورت قرأت آہستہ کرے

عورتوں کو کسی وقت بھی نماز کی قرأت بلند آواز سے کرنے کا اختیار نہیں بلکہ ان کو

(۱) (ہی فرض عین علی کل مکلف..... ثم المكلف هو المسلم البالغ العاقل ولو انثی او عبدا، الدر المختار مع الرد: ۱/۳۵۱-۳۵۲، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی۔

(۲) (بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال) والاصل هو الانزال والجارية بالاحتلام والحيض والحبل) ولم يذكر الانزال صریحا لانه قلما يعلم منها (فان لم يوجد فيهما) شی (فحتى يتم لكل منهما خمس عشرة سنة به يفتی) لقصر اعمار اهل زماننا. الدر مع الرد: ۶/۱۵۳، (قوله بالاحتلام) قال فی المعدن: الاحتلام جعل اسما لما يراه النائم من الجماع، فيحدث معه انزال المنی غالبا فغلب لفظ الاحتلام فی هذا دون غيره من انواع المنام لكثرة الاستعمال..... (قوله والاصل هو الانزال) فان الاحتلام لا يعتبر الا معه، والاحبال لا يتأتى الا به، شامی: ۶/۱۵۳، کتاب الحجر، فصل بلوغ الغلام بالاحتلام، الخ، ط: سعید کراچی، المنی: هو الماء الابيض الغليظ الدافق الذي يتكون منه الولد، ويذهب منه الشهوة، وينكسر بخروجه الذكر، قال النسفی هو النطفة، مجموعة قواعد الفقه، التعريفات الفقهية، ص: ۵۱۲، ط: مير محمد كتب خانہ۔

ہر وقت آہستہ آواز سے قرأت کرنی چاہیے۔ (۱)

عورت کا سر

اگر نماز کے دوران عورت کے سر کا چوتھائی حصہ کھلا رہے گا تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔ (۲)

عورت کا مرد کے برابر میں کھڑا ہو جانا

وہ عورت جس کی طرف انسانی نفس مائل ہوتا ہے جماعت کی نماز میں مرد کے برابر آجائے یا اس کے آگے ہو اور ایک رکن کی ادائیگی کی مقدار تک رہی یعنی مرد کی پنڈلیوں یا ٹخنوں کے برابر میں ہو تو مرد کی نماز باطل ہو جائے گی، اور اگر عورت مرد کی پنڈلی اور ٹخنوں کے پیچھے ہو تو نماز صحیح ہو جائے گی۔ (۳)

(۱) ولا تجهر فی الجہریۃ، بل لوقیل بالفساد بجمہرہا لا مکن بناء علی ان صوتہا عورۃ، رد المحتار: ۵۰۴/۱، کتاب الصلاۃ، صفۃ الصلاۃ، ط: سعید کراچی، و شامی: ۴۰۶/۱، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی ستر العورۃ، ط: سعید کراچی.

(۲) "والحکم فی الشعر المسترسل من المرأة الحرة والرأس منها..... کالحکم فی الساق فای عضو من هذه الاعضاء انکشف ربعہ قدر اداء رکن لا تجوز الصلاۃ عندہما خلافا لابی یوسف، حلبی کبیر، ص: ۲۱۳، الشرط الثالث، ستر العورۃ، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، و ص: ۱۸۷، ط: نعمانیۃ کوئٹہ، رد المحتار: ۴۰۵/۱ - ۴۰۸، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی ستر العورۃ، ط: سعید کراچی.

(۳) و (یفسدہا) محاذاة المشتہاء بساقہا، و کعبہا فی الاصح، ولو محرما لہ او زوجۃ اشتہیت، فی اداء رکن عند محمد او قدرہ عند ابی یوسف فی صلاۃ ولو بالایماء مطلقة..... مشترکۃ تحریمۃ، باقتدائہما بامام او اقتدائہا بہ فی مکان متحد..... بلا حائل..... الخ، حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ص: ۳۲۹، ۳۳۰، باب ما یفسد الصلاۃ، ط: قدیمی کراچی، رد المحتار: ۵۷۲/۱ - ۵۷۵، باب الامامۃ، مطلب فی الکلام علی الصف الاول، ط: سعید کراچی. الحنفیۃ قالوا: اذا صلت المرأة المشتہاء بجنب الرجل او امامہ وہی ما مومۃ، بطلت صلاتہا، بشروط تسعة، الاول: ان تكون المرأة مشتہاء، فاذا كانت صغيرة لا تشہی فانہ لا یضر، الثانی: ان تحاذی المرأة رجلا من المصلین بساقہا و کعبہا، فانہ یصح، الثالث: ان تحاذیہ فی اداء رکن او قدر رکن، الخ، کتاب الفقہ علی المذاهب الاربعۃ: ۲۹۶/۱، میطلات الصلاۃ، اذا صلت المرأة جنب الرجل او امامہ وہی مقتدیۃ، ویعبر عن ذلك بالمحاذات ط: دار الفکر، بیروت.

عورت کی اذان

عورت کی اذان مکروہ تحریمی ہے، اگر عورت نے اذان دی تو اذان دوبارہ دینی

چاہیے، اگر دوبارہ اذان نہیں دی گئی، اور نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی۔ (۱)

عورت کی اقتدا

☆..... عورت کی اقتداء بالغ مرد کے پیچھے درست ہے، مرد کی اقتداء عورت

کے پیچھے درست نہیں۔ (۲)

☆..... بالغ عورت کی اقتداء نابالغ مرد کے پیچھے درست نہیں۔ (۳)

عورت کی امامت

عورت مرد کی امامت نہیں کر سکتی، اگر کوئی مرد عورت کی اقتداء میں نماز پڑھے گا تو

(۱) ویکرہ اذان جنب..... و اذان امرأة..... و یعاد اذان جنب ندبا، وقیل وجوبا..... و کذا یعاد اذان امرأة، الدر مع الرد: ۱/۳۹۲، باب الاذان مطلب فی المؤذن اذا کان غیر محتسب، ط: سعید کراچی، وفی فتح القدیر: (قوله و کذا لک المرأة تؤذن معناه یستحب ان یعاد لیقع علی وجه السنة) فحاصله انه یکرہ اذان جماعة و یعاد اذان الصبی الذی لا یعقل والمرأة..... لعدم الاعتماد علی اذان هؤلاء فلا یلتفت الیهم..... الخ، باب الاذان: ۱/۲۲۰، ط: دار احیاء التراث العربی، ہندیہ: ۱/۵۴، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الاذان، الفصل الاول، ط: رشیدیہ کوئٹہ، شامی: ۱/۳۰۶، باب شروط الصلاة، مطلب فی ستر العورة، ط: سعید کراچی، بدائع: ۱/۱۵۰، فصل فی بیان سنن الاذان، ط: سعید کراچی۔

(۲) امامۃ الرجل للمرأة جائزۃ اذا نوى الامام امامتها ولم یکن فی الخلوة..... ولا یجوز اقتداء رجل بامرأة، ہندیہ: ۱/۸۵، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الثالث ط: رشیدیہ ردالمحتار: ۱/۵۷۷، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید۔

(۳) ولا یصح اقتداء البالغ بغير البالغ فی الفرض وغیره هو الصحیح "حلی کبیر، ص: ۵۱۶، فصل فی الامامة، الخامس فیمن لا یصح الاقتداء به فی حق البعض، ط: سہیل، و ص: ۳۴۳، ط: نعمانیہ کوئٹہ، ردالمحتار: ۱/۵۷۷، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید۔

مرد کی نماز صحیح نہیں ہوگی، اور عورت عورت کی امامت کر سکتی ہے لیکن مکروہ ہے، اس لئے خواتین اکیلی اکیلی تنہا نماز پڑھیں، جماعت کے ساتھ نہ پڑھیں۔ (۱)

عورت مرد کی نماز میں فرق

”نماز میں فرق“ کے عنوان کو دیکھیں۔

عورت مرد کے برابر میں آجائے

اگر عاقل بالغ عورت جماعت کی نماز میں مرد کے برابر میں کھڑی ہو جائے اور دونوں ایک ہی نماز کے تحریمہ میں شریک ہوں، دونوں کے درمیان میں کوئی حائل نہ ہو، اور عورت پاگل، حیض اور نفاس والی بھی نہ ہو، اور ایک رکن کی ادائیگی کی مقدار میں مرد کے برابر میں ہو، دونوں ایک ہی امام کے مقتدی ہوں، اور امام نے عورت کی امامت کی نیت بھی کی ہو، یا عورت مقتدی ہو اور مرد نے عورت کی امامت کی نیت کی ہو، تو ایسی صورت میں مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی، مرد پر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

(۱) ”ولا يجوز اقتداء رجل بامرأة هكذا في الهداية ويكره امامة المرأة للنساء في الصلوات كلها من الفرائض والنوافل الا في صلاة الجنابة هكذا في النهاية، فان فعلن وقفت الامام وسطن وقيامها وسطهن لا تزول الكراهة.....“ الخ هندية: ۸۵/۱، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الامامة، الفصل الثالث، ط: رشيدية، رد المحتار: ۵۷۶/۱، باب الامامة، ط: سعيد، بدائع الصنائع: ۳۸۷/۱، كتاب الصلاة، فصل في بيان من يصلح الامامة في الجملة، ط: رشيدية كوئٹہ، و: ۵۷۶/۱، ط: سعيد.

(۲) ”لو حاضت امرأة أو صبية مشتهاة تعقل الصلاة رجلاً أو تقدمت عليه قدر ركن وصلاتهما مطلقة مشتركة تحريمه واداء واتحد المكان والجهة بلا حائل ونويت امامتها فسدت صلاة الرجل“ حلی کبیر، ص: ۵۲۱، فصل فی الامامة، السادس فی الموقف، ط: سهیل، و ص: ۳۲۹، ط: نعمانیہ کوئٹہ، ہندیہ: ۸۹/۱، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الخامس فی بیان مقام الامام والمأموم، ط: رشیدية، رد المحتار: ۵۷۶-۵۷۵، باب الامامة، ط: سعيد، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۲۹، ۳۳۰، باب ما یفسد الصلاة ط: قدیمی، کتاب الفقہ علی المذاهب الاربعة ۲۹۶/۱، مطلات الصلاة، ط: دار الفکر ”عورت کا مرد کے برابر میں کھڑا ہو جانا“ کی تخریج کو دیکھیں۔

عورت مرد کے برابر میں کھڑی نہ ہو

☆..... عورتیں جماعت کی نماز میں مرد کے برابر کھڑی نہ ہوں ورنہ اس سے مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۱)

☆..... اگر عورتیں محرمات میں سے ہیں، تب بھی جماعت کی نماز میں مرد کے برابر کھڑی نہ ہوں ورنہ مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۲)

☆..... اگر انفرادی نماز میں عورت مرد کے برابر میں کھڑی ہو جائے تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ لیکن مکروہ ہوگی اس لئے عورت مرد کے برابر میں کھڑی نہ ہو۔ (۳)

عورت مقتدی ہے

اگر مقتدی عورت ہے تو اس کو چاہئے کہ امام کے پیچھے کھڑی ہو، خواہ عورت ایک ہو یا ایک سے زائد ہوں دونوں صورتوں میں امام کے پیچھے کھڑی ہوں۔ (۴)

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) (ومحاذات المشتهاة..... ولو محرما له أو زوجة اشتبهت ولو ماضيا كعجوز شوهاء) أطلق فيها فعمت الحررة والامة والاجنبية والزوجة والعجوز الشوهاء "مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى، ص: ۳۲۹، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي. ردالمحتار: ۱/ ۳۷۳، باب الامامة، ط: سعيد.

(۳) الخامس كون الصلاة مشتركة من حيث التحريم بان تبني المرأة تحريمها على تحريمه الرجل أو يبنيا تحريمتهما على تحريمه ثالث فلا تفسد المحاذاة فيما اذا صليا صلاة واحدة منفردين أو مقتديا أحدهما بامام ولم يقتد به الآخر "حلبى كبير، ص: ۵۲۲-۵۲۳، شروط المحاذات، ط: سهيل اكيلى. ردالمحتار: ۱/ ۵۷۳، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد، وقيد بالاشتراك لان محاذاة المصلية لمصل ليس فى صلاتها لا تفسد صلاته لكنه مكروه كما فى فتح القدير البحر: ۱/ ۳۵۵ باب الامامة، ط: سعيد.

(۴) (قوله ويقف الواحد عن يمينه والاثنان خلفه).... واحترز به عن المرأة فانها لا تكون الا خلفه، البحر: ۱/ ۳۵۲، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. وفى الطحطاوى على المراقى: اما الواحدة فتتأخر الا اذا اقتدت بمثلها، حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۳۰۵، باب الامامة، فصل فى بيان الاحق بالامامة، وترتيب الصفوف، ط: قديمي كراچى.

عورت نمازی کے آگے سے گزری

اگر نمازی کے آگے سے عورت گزر جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی، اور اس نماز کو

دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ (۱)

عورتوں کا بیٹھنا

عورتوں کو پہلے اور دوسرے قعدے میں بائیں سرین (کو لھے) کے بل بیٹھنا

چاہیئے اور دونوں پیر دائیں طرف نکال دینے چاہئیں، اس طرح کہ دائیں ران بائیں ران

پر آجائے اور دائیں پنڈلی بائیں پنڈلی پر آجائے۔ (۲)

عورتوں کا جماعت کے لئے جانا

موجودہ زمانہ میں بلکہ بہت پہلے سے عورتوں کا جماعت میں شریک ہونے کے

لئے مسجد اور عید گاہ میں جانا مکروہ ہے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے ہی

میں یہ ممنوع ہو چکا تھا۔ (۳)

(۱) و اما الثالث وهو مرور المار فی موضع سجود المصلی فانما لا یفسدھا عند عامة العلماء سواء كان المار امرأة او حمرا او کلبا او غیرھا، البحر الرائق: ۵/۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیھا، ط: سعید کراچی، الدر المختار مع الرد: ۱/۲۳۴، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیھا، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔

(۲) و لیس تورک المرأة بأن تجلس علی الیتھا وتضع الفخذ علی الفخذ وتخرج رجلها من تحت ورکھا الیمنی لانه استرلھا، حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۲۶۹، کتاب الصلاة، فصل فی بیان سننھا، ط: قدیمی کراچی، ہندیہ: ۵/۱، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔

(۳) و یکره حضور من الجماعة، و لو لجمعة وعید و وعظ (مطلقا) ولو عجوزا لیل (علی المذهب) المفتی بہ لفساد الزمان، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۶۶، باب الامامة، ط: سعید کراچی، ہندیہ: ۸۹/۱، کتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل الخامس، ط: ماجدیہ۔

عورتوں کا سجدہ

خواتین سجدے میں دونوں کہنیاں زمین پر بچھا کر رکھیں، اور دونوں پاؤں کو دائیں طرف نکال دیں، اور خوب سمٹ کر سجدہ کریں، اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر قبلہ رخ رکھیں۔ (۱)

عورتوں کا مسجد میں آ کر نماز پڑھنا

عورتوں کے لئے جہاں تک ممکن ہو، مخفی مقام پر چھپ کر نماز پڑھنے میں زیادہ فضیلت اور زیادہ ثواب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایک خاتون کمرہ میں نماز پڑھے یہ صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور کمرہ کے اندر چھوٹی کوٹھری میں نماز پڑھے یہ کمرہ کی نماز سے بہتر ہے۔ (۲)

ایک حدیث میں ہے کہ عورتوں کو جماعت سے نماز پڑھنے کے بجائے اکیلے نماز

— کوئٹہ۔ البحر الرائق: ۱/۳۵۸، باب الامامة، ط: سعید کراچی۔ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: صلوة المرأة فی بیتها افضل من صلاتها فی حجرتها، و صلاتها فی مخدعها افضل من صلاتها فی بیتها، ابو داؤد: ۱/۹۱، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی خروج النساء الی المساجد، ان عائشة رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت، لو ادرك رسول اللہ ﷺ ما احدث النساء لمنعهن المسجد كما منعه نساء بنی اسرائیل، ابو داؤد: ۱/۹۱، باب ماجاء فی خروج النساء الی المساجد، (قوله ولا يحضرن الجماعات) لقوله تعالى وقرن فی بیوتكن الخ۔ البحر: ۱/۳۵۸، باب الامامة، ط: سعید کراچی۔ مسلم: ۱/۸۳، باب خروج النساء الی المساجد۔ (۱) واما المرأة فانها تنخفض ای تتطا من وتنسفن فی السجود وتلرز بطنها بفخذیها وتضم ضبعیها، حلی کبیر، ص: ۳۲۲، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاہور، و ص: ۲۸۰، ط: نعمانیہ کوئٹہ، ہندیہ: ۱/۷۵، کتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔ شامی: ۱/۵۰۳، فصل فی بیان تالیف الصلاة الی انتہانہا، مطلب فی اطالة الركوع للجائی، ط: سعید کراچی۔

(۲) انظر الحاشیة السابقة رقم ۳ فی الصفحة الماضية.

پڑھنے میں پچیس درجہ ثواب زیادہ ملتا ہے۔ (مسند الفردوس) (۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں خواتین کو مسجد میں حاضر ہونے اور نماز پڑھنے کی اجازت تھی، کیونکہ خود رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے، دینی تعلیمات کا سلسلہ جاری تھا، نئے نئے احکام نازل ہو رہے تھے، وہ مقدس دور تھا اس کو ”خیر القرون“ کا دور فرمایا گیا، یہ دور ختم ہونے لگا تو خرابیاں پیدا ہونے لگیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع فرمایا، اس کی شکایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کی گئی، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ حالت دیکھتے جو حضرت عمرؓ نے دیکھی ہے تو عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت نہ دیتے۔ (۲)

ان وجوہات کی بنا پر عورتوں کے لئے مسجد میں جانا مکروہ ہے، اور یہ حکم عام ہے حرم شریف ہو یا مسجد نبوی ہو، پاکستان ہو یا سعودی عرب ہو، سب کے لئے یہی حکم ہے، البتہ حرمین کا مسئلہ محبت کا اور جذباتی ہے اس لئے منع نہ کیا جائے۔

عورتوں کو نماز پڑھنے کا مشورہ

واشنگٹن کا ایک ڈاکٹر کہتا ہے کہ یقیناً جانیں عورتوں کو اگر پتہ چل جائے کہ نماز میں لمبے سجدے کی وجہ سے چہرہ کس قدر تروتازہ اور خوبصورت ہو جاتا ہے، تو وہ سجدے سے سر ہی نہ اٹھائیں، اور کریموں سے ان کی جان چھوٹ جائے۔ (خطبات فقیر: ۱/۲۰۰) مزید ”سجدہ کرنے سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے“ کے عنوان کو بھی دیکھیں۔

(۱) صلاة المرأة وحدها تفضل على صلاتها في الجمع بخمس وعشرين درجة، كنز العمال:

۴۱۶/۱۶، رقم الحديث [۳۵۱۸۷] فرع في خروج النساء للصلاة، ط: مؤسسة الرسالة.

(۲) ان عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت لو ادرك رسول الله صلى الله عليه وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد كما تمتعت نساء بني اسرائيل، (ابو داود: ۱/۹۴، باب ما جاء في خروج النساء الى المسجد، ط: مكتبة رحمانية لاهور، نیز ”عورتوں کا جماعت کے لئے جانا“ کے عنوان تحت ترجیح دیکھیں۔

عورتوں کی امامت کرنا

اگر مقتدیوں میں کوئی مرد یا کوئی محرم عورت نہ ہو، تو مرد کے لئے صرف اجنبی عورتوں کی امامت کرنا مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر مقتدیوں میں کوئی مرد یا ماں بہن یا بیوی جیسی محرم موجود ہے تو پھر امامت مکروہ نہیں۔ (۱)

عورتوں کی جماعت

☆..... عورتوں کی جماعت مکروہ ہے، عورتوں کو جماعت کے بغیر تنہا نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ملتا ہے، تاہم اگر عورتیں جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہی ہیں، مقتدی اور امام دونوں عورت ہیں تو امام عورت کو مقتدی عورتوں کے درمیان میں کھڑا ہونا چاہیئے، آگے کھڑا ہونے کی اجازت نہیں، خواہ مقتدی ایک ہو یا ایک سے زائد ہو ہر صورت میں امام عورت بیچ میں کھڑی ہوگی۔ (۲)

☆..... تنہا عورتوں کی جماعت مکروہ تحریمی ہے، لہذا عورتوں کو چاہیئے کہ گھر میں پردہ کے ساتھ اکیلے میں نماز پڑھیں جماعت نہ کریں اس میں ثواب زیادہ ہے۔ (۳)
اور تنہا عورتوں کی جماعت سے مراد امام اور مقتدی دونوں عورت ہیں۔

عورتوں کے لئے مسجد میں جانا

☆..... موجودہ دور میں فتنہ فساد کی وجہ سے عورتوں کے لئے مسجد میں جانا

(۱) تکرہ امامۃ الرجل لہن فی بیت لیس معہن رجل غیرہ ولا محرم منہ کا ختنہ او زوجته او امتہ اما اذا کان معہن واحد ممن ذکر او امہن فی المسجد لا یکرہ، الدر مع الرد: ۱/۵۶۶، باب الامة، ط: سعید کراچی۔

(۲، ۳) عنوان ”عورت کی امامت“ کا حاشیہ ملاحظہ کیجئے۔

اور جماعت میں حاضر ہونا مکروہ ہے۔ (۱)

☆..... تاہم اگر عورت جماعت میں شریک ہو جائے تو مرد اور بچوں سے کچھلی

صف میں کھڑی ہو۔ (۲)

عورتوں میں مشہور ہے

عورتوں میں یہ بات مشہور ہے کہ عورتیں مردوں سے پہلے نماز نہ پڑھیں، یہ

بات غلط ہے، جب بھی نماز کا وقت ہو جائے عورتوں کے لئے نماز پڑھنا جائز ہے۔ (۳)

عورتیں اول وقت میں نماز پڑھیں

عورتوں کو فجر کی نماز جلدی یعنی اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے، اور باقی تمام

(۱) ویکرہ حضور من الجماعة ولو لجمعة وعید ووعظ مطلقا ولو عجزوا لیل علی المذهب المفتی بہ لفساد الزمان، الدر مع الرد: ۱/۵۶۶، باب الامامة: ط: سعید، مراقی الفلاح، ص: ۳۰۴، باب الامامة فصل فی بیان الاحق بالامامة ط: قدیمی، ہندیہ: ۱/۸۹، الصلاة، الباب الخامس، الفصل الخامس، ط: ماجدیہ، بدائع الصنائع: ۱/۵۵، کتاب الصلاة، صلاة الجماعة، فصل فی بیان من تجب علیہ الجماعة، ط: سعید، و: ۱/۳۸۵، فصل فی بیان من یصلح للامامة فی الجملة: ۱/۳۸۸ ط: رشیدیہ کوئٹہ، بدائع: ۱/۲۷۵، فصل فی صلاة العیدین، فصل واما شرائط وجوبها، ط: سعید.

(۲) ”و یصف الرجال ثم یصف الصبیان ثم الخنثی ثم یصف النساء ان حضرن والا فھن ممنوعات عن حضور الجماعات، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۰۶-۳۰۸، باب الامامة، فصل فی بیان الاحق بالامامة، ط: قدیمی کراچی، رد المحتار: ۱/۵۶۸-۵۷۱، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(۳) یتحب الاسفار وهو التأخیر للأضاءة بالفجر للرجال الا فی مزدلفة للحاج، فان التغلیس لھم افضل لواجب الوقوف بعده بها كما هو فی حق النساء دائما لانه اقرب للمسترو فی غیر الفجر الانتظار الی فراغ الرجال عن الجماعة، مراقی الفلاح، ص: ۱۸۰-۱۸۲، کتاب الصلاة، ط: قدیمی وتحتہ فی الطحطاوی: وقیل: الافضل لھن الانتظار فی کل الصلوات مطلقا كما فی النھر عن القنیة، رد المحتار: ۱/۳۶۶، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. الافضل للمرأة فی الفجر الغلس وفی غیرھا الانتظار الی فراغ الرجال عن الجماعة، البحر: ۱/۲۴۷، کتاب الصلاة، قوله وندب تأخیر الفجر، ط: سعید کراچی.

نمازیں مسجد میں جماعت ہونے کے بعد پڑھنا مستحب ہے۔ (۱)

عورتیں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھیں

عورتوں کے لئے فجر کی نماز ہمیشہ کے لئے اندھیرے میں پڑھنا مستحب

ہے۔ (۲)

عید الاضحیٰ

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو ”عید الاضحیٰ“ کہتے ہیں، اور یہ اسلام میں خوشی اور عید کا دن ہے اس دن میں شکر یہ کے طور پر دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے، جمعہ کی نماز کے لئے صحت اور وجوب کی جو شرائط ہیں، خطبہ کے علاوہ بالکل وہی تمام شرائط، عید کی نماز کے لئے بھی ہیں، جمعہ کی نماز میں خطبہ شرط ہے، اور عید کی نماز میں خطبہ شرط نہیں ہے، جمعہ کا خطبہ فرض ہے اور عید کا خطبہ سنت ہے، لیکن عید کا خطبہ بھی جمعہ کے خطبہ کی طرح سننا واجب ہے، اور جمعہ کا خطبہ جمعہ کی نماز سے پہلے پڑھنا ضروری ہے اور عید کا خطبہ عید کی نماز کے بعد پڑھنا سنت ہے۔ (۳)

(۲۰۱) پچھلے صفحہ کا حاشیہ نمبر (۳) ملاحظہ کیجئے۔

(۳) وہی واجبة..... تجب صلاة العيد على كل من تجب عليه صلاة الجمعة كذا في الهداية ويشترط للعيد ما يشترط للمجمعة الا الخطبة كذا في الخلاصة فانها سنة بعد الصلاة، وتجوز الصلاة بدونها، ہندیۃ: ۱/۱۳۹ - ۱۵۰ کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔ سمي العيد بهذا الاسم لان الله تعالى فيه عوائد الاحسان ای انواع الاحسان العائدة على عباده في كل عام منها الفطر بعد المنع عن الطعام وصدقة الفطر واتمام الحج بطواف الزبارة ولحوم الاضاحی وغير ذلك، ولان العادة فيه الفرح والسرور والنشاط والعبور غالبا بسبب ذلك۔ رد المحتار: ۲/۱۶۵، باب العیدین ط: سعید کراچی۔ وكذا يجب الاستماع لسانرا الخطب كخطبة نكاح وخطبة عيد وختم على المعتمد۔ الدر مع الرد: ۲/۱۵۹، ط: سعید کراچی۔ بدائع الصنائع: ۱/۶۱۶، کتاب الصلاة، فصل فی صلاة العیدین ط: رشیدیہ کوئٹہ۔

عید الفطر

شوال کے مہینے کی پہلی تاریخ کو ”عید الفطر“ کہتے ہیں، اور یہ اسلام میں عید اور خوشی کا دن ہے اس دن میں شکر یہ کے طور پر دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے، جمعہ کی نماز کے لئے صحت اور وجوب کی جو شرائط ہیں، خطبہ کے علاوہ بالکل وہی تمام شرائط عید کی نماز کے لئے بھی ہیں، جمعہ کی نماز میں خطبہ شرط ہے اور عید کی نماز میں خطبہ شرط نہیں ہے، جمعہ کا خطبہ فرض ہے اور عید کا خطبہ سنت ہے، لیکن عید کا خطبہ بھی جمعہ کے خطبہ کی طرح سننا واجب ہے، اور جمعہ کا خطبہ جمعہ کی نماز سے پہلے پڑھنا ضروری ہے اور عید کا خطبہ عید کی نماز کے بعد پڑھنا سنت ہے۔ (۱)

عید کی تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لے

عید کی نماز کی پہلی رکعت میں تیسری تکبیر کے وقت دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں تک اٹھانے کے بعد باندھ لے، ہاتھ چھوڑ کر پھر باندھنا کسی سے ثابت نہیں۔ (۲)

عید کی نماز دوسری مرتبہ پڑھنا

☆..... عید کی نماز ایک ہی جگہ پر دو مرتبہ پڑھنا مکروہ ہے، اگر دوسری جماعت کی

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) ”قوله : ولذا يرسل يديه اى فى اثناء التكبيرات ويضعهما بعد الثالثة كما فى شرح المنية لان الوضع سنة قيام طويل فيه ذكر مسنون، رد المحتار: ۱/۲۵۷، باب العیدین، ط: سعید کراچی۔ ہندیہ: ۱/۱۵۰، الباب السابع عشر فى صلاة العیدین، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔ البحر الرائق: ۲/۱۶۲، باب العیدین، ط: سعید کراچی۔ تحت سرتہ (عقیب التحریمة بلا مهلة) لانه سنة القيام فى ظاهر المذهب، وعند محمد سنة القراءة فى رسل حال الشاء وعندهما يعتمد فى كل قيام فيه ذكر مسنون كحالة الشاء والقنوت، وصلاة الجنازة ويرسل بين تكبيرات العیدین اذ ليس فيه ذكر مسنون، مراقى الفلاح حاشية الطحطاوى، ص: ۲۸۰، فصل فى كيفية ترتيب، ط: قدیمی کراچی۔

ضرورت ہو تو کسی اور جگہ پر اس کا انتظام کریں (۱) اور دوسری جماعت میں دوسرا امام ہونا ضروری ہے، جس نے پہلی مرتبہ نماز ادا کر لی ہے اور بحیثیت امام نماز پڑھائی ہے وہ دوسری جماعت میں امام نہیں بن سکتا۔ (۲)

☆..... اگر کوشش کے باوجود دوسری جماعت کے لئے دوسری جگہ میسر نہ ہوئی، اور نماز فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں اسی جگہ پر دوسری جماعت کی اجازت ہوگی، مگر دوسری جماعت میں امام دوسرا ہونا ضروری ہے، پہلا امام دوسری جماعت کا امام نہیں بن سکتا۔ (۳)

عید کی نماز کی تکبیروں میں کانوں تک ہاتھ اٹھانے کی حکمت

عیدین کی نماز کی تکبیروں میں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اے اللہ ہم نے تیری کبریائی، عظمت اور جلال کے سامنے اپنی بڑائی اور عظمت کو چھوڑ

(۱) وتجوز اقامة صلاة العيد في موضعين، ہندیہ: ۱/۵۰، الباب السابع عشر في صلاة العیدین، ط: رشیدیہ کوئٹہ، تودی بمصر، فتاویٰ رحیمیہ: ۶/۱۵۰، باب الجمعة والعیدین، ط: دارالاشاعت کراچی، ایک عید گاہ میں عید کی نماز دوبارہ پڑھنے سے نماز صحیح تو ہو جائے گی، مگر جن عوارض کی وجہ سے مسجد میں جماعت ثانیہ مکروہ ہے وہ یہاں بھی ہیں، الخ، احسن الفتاویٰ: ۳/۱۳۵، باب الجمعة والعیدین، ط: سعید کراچی، (ولا یصلیہا وحده ان فاتت مع الامام) ولو بالافساد اتفاقا فی الاصح کما فی تیسیم البحر، وفيها یلغز: ای رجل أفسد صلاة واجبة عليه ولا قضاء (و) لو امکنه الذهاب الى امام آخر فعل لانها (تودی بمصر) واحد (بمواضع) كثيرة (اتفاقا) الدر مع الرد: ۲/۱۷۵، ۱۷۶، باب العیدین، مطلب امر الخليفة لا یبقى بعد موته، ط: سعید کراچی۔

(۲) والامام لو صلاها مع الجماعة، وفاتت بعض الناس لا یقضیها من فاتته خرج الوقت او لم یخرج، ہندیہ: ۱/۱۵۱، الباب السابع عشر في صلاة العیدین، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔

(۳) فتاویٰ رحیمیہ: ۶/۱۵۳، باب الجمعة، والعیدین، ط: دارالاشاعت کراچی۔

دیا، ہر قسم کی بزرگی اور بلند یوں کا تو ہی مالک ہے۔ (احکام اسلام ص ۸۱) (۱)

عید کی نماز کے لئے اذان اور اقامت مشروع نہ ہونے کی وجہ

عید کے دن لوگوں کو عید کی نماز پڑھنے کے لئے بلانے کی چیزیں کثرت سے موجود ہیں اور تکبیر و تحمید اور تہلیل جو کہ عید کے دن میں مشروع ہیں وہ بھی اسی غرض کے لئے ہیں تاکہ غافل لوگوں کو اطلاع ہو جائے، اس لئے اذان اور اقامت کا حکم ساقط ہوا، کیونکہ اذان اور اقامت اعلان اور اطلاع کے لئے ہوتی ہیں، تاکہ غافل ہو شیاء ہو جائیں، اور یہ بات عید کے دن میں پہلے ہی سے موجود ہے۔ (فتوحات مکیہ..... احکام اسلام ص ۸۱) (۲)

عید کی نماز کے لئے حجرہ کرایہ پر لینا

اگر غیر مسلم ممالک میں مسلمانوں کے لئے جمعہ اور عیدین کی نماز پڑھنے کے لئے جگہ کا انتظام نہیں ہے تو کوئی حجرہ یا ہال کرایہ پر لے کر جمعہ اور عیدین کی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ (۳)

(۱) اقول: السرفی ذلک ان رفع الیدین فعل تعظیمی ینبہ النفس علی ترک الاشغال المتنافیة للصلاة، والدخول فی حیز المناجاة، فشرع ابتداء کل فعل من التعظیمات الثلاث بہ لتنبہ النفس لشمرة ذلک الفعل مستأنفا، وهو من الهیات، حجة الله البالغة: ۲/۱۰، اذکار الصلاة، وھیأتها المنسوب الیها، ط: کتب خانہ رشیدیہ دہلی، واما الرفع الایدی فیها، فاشارة الی انه ما بایدینا شنی مما ینسب الینا من ذلک الخ الفتوحات المکیة: ۱/۵۱۹، وصل فی فصل التکبیر فی صلاة العیدین، ط: دار صادر بیروت.

(۲) ولما توفرت الدواعی علی الخروج فی هذا الیوم الی المصلی من الصغیر والکبیر، وما شرع من الذکر المستصحب للخارجین سقط حکم الاذان والاقامة لانهما للاعلام لنبہ الغافلین والتنبہ هنا حاصل، فحضور القلب مع الله یعنی عن اعلام الملک بلمتہ الی ہی بمنزلة الاذان والاقامة للاسماع الخ، الفتوحات المکیة: ۱/۵۱۸، فصل فی فصل صلاة العیدین حکما واعتبارا، فصول ما اجمع علیہ اکثر العلماء، ط: دار صادر بیروت.

(۳) فتاویٰ رحیمیہ: ۶/۱۶۹، باب الجمعة والعیدین، نماز عید کے لئے حجرہ کرایہ پر لینا، ط: دار الاشاعت کراچی.

عید کی نماز میں تکبیرات زیادہ کہنے کی وجہ

چونکہ عید کے دن کھانے پینے، پہننے اور لہو لعب میں مشغول ہو کر اللہ تعالیٰ کی بزرگی و جلال اور عظمت کو بھول جانے کا قوی اندیشہ تھا لہذا ایسے لوگوں کی تنبیہ کے لئے عیدین کی نماز میں زیادہ تکبیرات شامل کی گئی ہیں، تاکہ یہ بات ذہن میں رہے کہ ”اے خدا! تمام کبر و عظمت تیرا حق ہے، ہم سب ہیچ ہیں“۔ (فتوحات مکیہ، احکام اسلام ص ۸۱) (۱)

عید کی نماز میں سورج کا زوال ہو گیا

اگر عید کی نماز کے دوران سورج کا زوال ہو گیا، تو عید کی نماز باطل ہو جائے گی،

(۱) زیادة التكبير فى صلاة العیدین على التكبير المعلوم فى الصلوات تؤذن بامر زائد يعطيه اسم العید فانه من العودة فيعاد التكبير لانها صلاة عيد فيعاد كبرياء الحق تعالى قبل القراءة لتكون المناجاة عن تعظيم مقرر مؤكد، لان التكرار تأكيد للتثبيت فى نفس المؤكد من اجله مراعاة لاسم العید اذ كان للاسماء حكم ومرتبة عظيمة فان بها شرف آدم على الملائكة فاسم العید اعطى اعادة التكبير، لان الحكم له فى هذا الموطن وبعد القراءة فى مذهب من يراه لاجل الركوع فى صلاة العید وسبب ذلك ان العید لما كان يوم فرح وزينة و سرور واستولت فيه النفوس على طلب حظوظها من النعيم، وايدھا الشرع فى ذلك بتحريم الصوم فيه، وشرع لهم اللعب فى هذا اليوم والزينة وفى هذا اليوم لعبت الاحابشة فى مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو واقف ينظر اليهم وعائشة رضى الله عنها خلفه صلى الله عليه وسلم، وفى هذا اليوم دخل بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مغنيتان فغنتا فى بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم، ورسول الله صلى الله عليه وسلم يسمع، ولما اراد ابو بكر الصديق رضى الله عنه حين دخل ان يغير عليهما قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم دعهما يا ابا بكر فانه يوم عيد فلما كان هذا اليوم يوم حظوظ النفوس شرع الله تضاعف التكبير فى الصلاة ليتمكن من قلوب عباده ما ينبغى للجق من الكبرياء والعظمة لئلا تشغلهم حظوظ النفوس عن مراعاة حقه تعالى بما يكون عليهم من اداء الفرائض فى اثناء النهار اعنى صلاة الظهر والعصر وباقي الصلوات قال الله تعالى ”ولذكر الله اكبر“ يعنى فى الحكم الخ الفتوحات المكية: ۱/ ۵۱۸ - ۵۱۹، وصل فى فصل التكبير فى صلاة العیدین، وصل فى اعتبار هذا الفصل، ط: دار صادر بيروت.

اور اس کی قضاء بھی نہیں۔ (۱)

عیدین

عورتوں پر عیدین کی نماز واجب نہیں، اس لئے خواتین عید کی نماز کے لئے عید گاہ یا مسجد میں نہ جائیں اور گھر میں بھی عید کی نماز نہ پڑھیں۔ (۲)

عیدین کا وقت

عیدین کی نماز کا وقت سورج طلوع ہونے کے بعد جب پندرہ منٹ ہو جاتا ہے اور اشراق کا وقت ہو جاتا ہے تو شروع ہوتا ہے، اور سورج زوال ہونے تک باقی رہتا ہے،

(۱) (ويفسدھا..... زوالها ای الشمس فی صلاة العیدین) لفوات شرطها وهو وقت الضحی، طحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۳۲۶-۳۲۸، باب ما یفسد الصلاة، ط: قدیمی کراچی، ردالمحتار: ۱/۶۱۰، باب الاستخلاف، المسائل الاثناء عشریة، ط: سعید کراچی، و باب العیدین: ۱/۱۷۲-۱۷۳، ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۲/۱۶۰، باب العیدین، ط: سعید کراچی.

(۲) (قوله و شرط وجوبها) الاقامة والذکورة والصحة والحرية الخ) فلا تجب علی مسافر ولا علی امرأة..... لان المسافر یخرج فی الحضور وكذا المريض والاعمی والعبد مشغول بخدمة المولی والمرأة بخدمة الزوج، فعذروا دفعا للخرج والضرر، البحر: ۲/۱۵۱، باب صلاة الجمعة، ط: سعید کراچی... ولذا لا تجب علی المرأة الخ، شامی: ۲/۱۵۳، باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط: سعید کراچی. (تجب صلاتها) فی الأصح (علی من تجب علیه الجمعة بشرائطها) المتقدمة، الدر مع الرد: ۱/۱۶۶، باب العیدین، ط: سعید کراچی، والسادس (الجماعة) و اقلها ثلاثة رجال، الدر مع الرد: ۲/۱۵۱ (قوله و اقلها ثلاثة رجال)..... واحترز بالرجال عن النساء والصبيان فان الجمعة لا تصح بهم وحدهم لعدم صلاحيتهم للامامة فيها بحال، شامی: ۲/۱۵۱، باب الجمعة، مطلب فی قول الخطیب، قال الله تعالى: أعوذ بالله من الشيطان الرجيم، ط: سعید کراچی، البحر: ۲/۱۵۰، باب صلاة الجمعة، ط: سعید کراچی. (ویکره حضور من الجماعة) ولو لجمعة وعید ووعظ (مطلقا) ولو عجزوا لیلا (علی المذهب المفتی به لفساد الزمان الخ، الدر مع الرد: ۱/۵۶۶، باب الامامة، مطلب اذا صلی الشافعی قبل الحنفی، ط: سعید کراچی.

عید الاضحیٰ کی نماز جلدی اور عید الفطر کی نماز دیر سے پڑھنا مستحب ہے۔ (۱)

عیدین کی حقیقت

”جماعت کی حقیقت“ کے عنوان کو دیکھیں۔

عیدین کی نماز

اگر عیدین کی نماز میں سہو سجدہ لازم ہو تو سجدہ سہو کرنا ضروری نہیں ہے اس کے بغیر بھی نماز صحیح ہو جائے گی۔ (۲)

عیدین کی نماز سے پہلے نفل پڑھنا

☆..... عید کے دن عیدین کی نماز سے پہلے گھر، مسجد اور عید گاہ میں نفل پڑھنا

مکروہ ہے۔ (۳)

(۱) و وقتها من الارتفاع قدر رمح فلا تصح قبله بل تكون نفلا محرما الى الزوال باسقاط الغاية، الدر المختار: وفي الرد: يندب تعجيل الاضحى لتعجيل الاضاحى وتاخير الفطر ليودى الفطرة كما فى البحر، باب العیدین: ۱/۲، ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۲/۶۰، باب العیدین، ط: سعید کراچی، مراقی الفلاح، ص: ۵۳۲، باب صلاة العیدین، ط: قدیمی کراچی۔

(۲) السهو فى الجمعة والعیدین والمكتوبة والتطوع واحد الا ان مشايخنا قالوا لا يسجد للسهو فى العیدین والجمعة لشلا يقع الناس فى فتنة كذا فى المضممرات ناقلا عن المحيط، هندیہ: ۱/۲۸، كتاب الصلاة، الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ط: رشیدیہ کوئٹہ، رد المحتار: ۲/۹۴، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی۔

(۳) ويكره التنفل قبل صلاة العيد فى المصلى اتفاقا وفى البيت عند عامتهم وهو الاصح لان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج فصلى بهم العيد لم يصل قبلها ولا بعدها متفق عليه ويكره التنفل بعدها اى بعد صلاة العيد فى المصلى فقط فلا يكره فى البيت على اختيار الجمهور، مراقى الفلاح، وتحتة فى الطحطاوى، سواء من تجب عليه صلاة العيد، وغيره حتى يكره للنساء ان يصلين الضحى يوم العيد قبل صلاة الامام، حاشية الطحطاوى على المراقى ص: ۵۳۱۔ ۵۳۲، باب صلاة العیدین، ط: قدیمی کراچی، رد المحتار: ۲/۱۶۷-۱۶۸، باب العیدین، ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۲/۶۰، باب صلاة العیدین، ط: سعید کراچی۔

☆..... عید کے دن عیدین کی نماز سے پہلے عورتوں کے لئے بھی گھر میں نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے البتہ عیدین کی نماز کے بعد عورتوں کے لئے گھر میں نفل نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔ (۱)

عیدین کی نماز کے بعد نفل پڑھنا

عید کے دن عیدین کی نماز کے بعد مسجد اور عید گاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے، گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں۔ مرد اور عورت دونوں کا حکم ایک ہے۔ (۲)

عیدین کے لئے جماعت شرط ہے

عیدین یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز صحیح ہونے کے لئے جماعت شرط ہے، (۳) جماعت کے بغیر اکیلے میں عید کی نماز پڑھنے سے عید کی نماز صحیح نہیں ہوگی، اگر کسی کو عید کی نماز نہیں ملی تو اس کا متبادل نہیں ہے لہذا عید کی نماز میں سستی نہ کرے۔ (۴)

عیدین میں تکبیر زائد کہنا

عیدین کی نماز میں چھ زائد تکبیریں کہنا واجب ہے، پہلی رکعت میں ثناء کے بعد

(۲، ۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) (قوله تجب صلاة العیدین علی من تجب علیہ الجمعة بشرائطها سوى الخطبة) افاد ان جميع شرائط الجمعة وجوبا وصحة شرائط للعید الا الخطبة، البحر الرائق: ۲/ ۱۵۸، باب العیدین، ط: سعید کراچی، ہندیہ: ۱/ ۱۵۰، کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ط: رشیدیہ کوئٹہ، رد المحتار: ۲/ ۱۶۶، باب العیدین، ط: سعید کراچی.

(۴) والامام لو صلاها مع الجماعة وفاتت بعض الناس لا يقضيها من فاتته خرج الوقت او لم يخرج هكذا في التبیین، ہندیہ: ۱/ ۱۵۲، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ط: رشیدیہ کوئٹہ، رد المحتار: ۲/ ۱۷۵، باب العیدین، ط: سعید کراچی. وفي البحر: (قوله ولم تقض ان فاتت مع الامام) لان الصلاة، بهذه الصفة لم تعرف قرابة الا بشرائط لا تتم بالمنفرد فمراده نفى صلاحته وحده، الخ، باب العیدین، ۲/ ۱۶۲، ط: سعید کراچی.

سورۃ فاتحہ شروع کرنے سے پہلے مسلسل تین تکبیریں کہنا، اور دوسری رکعت میں قرأت سے فارغ ہونے کے بعد رکوع سے پہلے تین تکبیریں کہنا واجب ہے۔ (۱)

عیدین میں جماعت شرط ہے

عیدین کی نماز صحیح ہونے کے لئے جماعت شرط ہے، جماعت کے بغیر انفرادی طور پر عیدین کی نماز پڑھنے سے عیدین کی نماز صحیح نہیں ہوگی، عیدین کی نماز فوت ہونے کی صورت میں اس کی تلافی کی کوئی صورت نہیں۔ (۲)

عیدین میں جہری قرأت کی وجہ

”جمعہ وعیدین وغیرہ میں جہری قرأت کی وجہ“ کے عنوان کو دیکھیں۔

(۱) ویصلی الامام رکعتین فیکبر تکبیرۃ الافتتاح ثم یستفتح ثم یکبر ثلاثاً ثم یقرأ جہراً ثم یکبر تکبیرۃ الركوع فاذا قام الی الثانیۃ قرأ ثم کبر ثلاثاً و رکع بالرابعة فتکون التکبیرات الزوائد ستاً ثلاثاً فی الاولی و ثلاثاً فی الاخری..... وتکبیرات العید واجبة. ہندیۃ: ۱/۱۵۰، ۱۵۱، الباب السابع عشر فی صلاۃ العیدین، ط: رشیدیہ کوئٹہ، رد المحتار: ۱/۱۷۲ - ۱۷۳، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ط: سعید کراچی۔

(۲) ”عیدین کے لئے جماعت شرط ہے“ کے عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

غ

غافل کی نماز

جو شخص نماز تو پڑھ لیتا ہے لیکن اس کا دل اللہ سے غافل ہے، اور نفسانی خواہشات اور جسمانی لذات میں لگا ہوا ہو، اس کی نماز سے فرض تو ادا ہو جائے گا لیکن اس سے اصل مقصد حاصل نہ ہوگا۔ (۱)

غروب آفتاب سے غروب شفق ابیض تک وقفہ

ہمارے ملک میں آفتاب غروب ہونے سے شفق ابیض غروب ہونے تک کا وقفہ کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ، اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس منٹ تک ہوتا ہے۔ (۲)

غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

”مکروہ اوقات میں نماز منع ہونے کی وجہ“ کے عنوان کو دیکھیں۔

(۱) ویبغی ان یعرف الناس ان الغرض الحقیقی من الصلاة انما هو اشعار القلب بعظمة الاله الخالق حتى يكون منه على وجل فيأتمر بامرہ و ينتهی عما نهاه عنه، وفي ذلك الخير كله للنوع الانسانی لان من يفعل الصالحات ويجتنب السيئات لا يصدر عنه للناس الا المنفعة والخير اما الذي ياتی بالصلاة قلبه غافل عن ربه مشغول لشهواته النفسانية وملاذه الجسمانية، فان صلاحه وان اسقطت عنه الفرض عند بعض الائمة، ولكنها في الحقيقة لم تثمر الثمرة المطلوبة منها انما الصلاة الكاملة هي التي قال الله في شأنها ”قد افلح المؤمنون الذين هم في صلاتهم خاشعون“ كتاب الفقه على المذاهب الاربعة، ۱/۲۷۱-۱/۲۷۳، كتاب الصلاة، حكمة مشروعتها، ط: دار الفكر بيروت.

(۲) [فائده] ذكر العلامة المرحوم الشيخ الكاملی فی حاشيته على رسالة الاسطرلاب لشيخ مشايخنا العلامة المحقق على آفندی الداغستاني ان التفاوت بين الفجرين وكذا بين الشفقين الاحمر والابيض انما هو بثلاث درج، شامی: ۱/۳۵۹، كتاب الصلاة، مطلب فی تعبه عليه الصلاة والسلام قبل البعثة، وص: ۱/۳۶۱، [تنبيه] مطلب فی الصلاة، الوسطی، ط: سعيد كراچی. عمدة الفقه، ۱/۲۶۶، جن وقتوں میں نماز جائز نہیں اور جن میں مکروہ ہے ط: ادارہ مجددیہ، کراچی۔

غصب کی ہوئی زمین میں نماز پڑھنا

☆..... غصب کی ہوئی زمین پر نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے، مگر جان بوجھ کر مجبوری کے بغیر غصب کی ہوئی زمین پر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے مالک سے اجازت حاصل کر لی جائے تاکہ کراہت ختم ہو جائے، اور ایسی صورت میں مالک کو بھی اجازت دیدینی چاہیے کہ یہ اس کی خوش قسمتی ہے کہ اس کی جگہ پر مسجد بن گئی اور صدقہ جاریہ کا سبب بن گیا، اور موت کے بعد آرام سے رہنے کا سبب بن گیا۔ (۱)

اور لوگوں کو چاہیے کہ کسی کی شخصی زمین پر مسجد بنانے سے پہلے مالک سے اجازت لیں، اجازت کے بغیر کسی کی شخصی زمین پر مسجد ہرگز ہرگز نہ بنائیں ورنہ اجازت کے بغیر بنانے والا گنہگار ہوگا۔ (۲)

☆..... ہاں اگر حکومت کسی جگہ پر ضرورت کے مطابق مسجد نہیں بنائی اور وہاں کے لوگوں کے لئے مسجد کی ضرورت ہے تو ایسی صورت میں وہاں کے لوگوں کے لئے حکومت کی ایسی جگہ پر مسجد بنانے کی اجازت ہوگی جو جگہ کسی منصوبہ میں داخل اور شامل

(۲، ۱) "وتكره في ارض الغير بلا رضاه واذا ابتلى بالصلاة في ارض الغير وليست مزروعة أو الطريق ان كانت لمسلم صلى فيها وان كانت لكافر صلى في الطريق مراقى الفلاح وقحته في الطحطاوى: (قوله صلى فيها) لان الظاهر انه يرضى بها لانه ينال أجراً من غير اكتساب منه كتاب الصلاة فصل فى المكروهات، ص: ۳۵۸ ط: قديمى. الصلاة فى ارض مغصوبة جائزة ولكن يعاقب بظلمه فما كان بينه وبين الله تعالى يثاب وما كان بينه وبين العباد يعاقب كذا فى مختار الفتوى. هندية: ۱۰۵/۱. كتاب الصلاة الباب السابع الفصل الثانى فيما يكره فى الصلاة وما لا يكره فيها ط: رشيديه وفى الوقعات: بنى مسجداً على سور المدينة لا ينبغي أن يصلى فيه لأنه حق العامة فلم يخلص لله تعالى كالمبنى فى ارض مغصوبة ۵۱، رد المحتار: ۳۸۱/۱، كتاب الصلاة مطلب فى الصلاة فى الارض المغصوبة ودخول البساتين وبناء المسجد فى ارض الغصب ط: سعيد. حلى كبير، ص: ۵۳۰. فصل فى احكام المسجد. ط: نعمانية كوئته.

نہیں ہے۔ (۱)

غلام کی امامت

غلام کو امام بنانا مکروہ ہے، ہاں اگر غلام عالم اور فاضل ہے، اور لوگوں کو اس کا امام بنانا گوار نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں۔

اور غلام کو امام بنانا اس لئے مکروہ ہے کہ اکثر غلام کو آقا کی خدمت میں مصروف ہونے کی وجہ سے دینی علم حاصل کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ (۲)

غلط پڑھنے کے بعد صحیح کر لیا

اگر نماز میں قرأت کے دوران ایسی غلطی ہوئی جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے لیکن اس نے پھر اسی رکعت میں اس کی تصحیح کر لی تو نماز صحیح ہو گئی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور اگر اسی رکعت میں غلطی کی اصلاح نہیں کی تو نماز نہیں ہوئی، دوبارہ پڑھنا

(۱) ووقف مسجد للمسلمین واجب علی الامام من بیت المال والا فعلى المسلمین الدر المختار وفي الرد: (قوله ووقف مسجد) ای فی کل بلدة علی الظاهر (قوله والا) ای وان لم يفعل الامام فعلى المسلمین کتاب الایمان مطلب فی احکام النذر: ۳/۳۶۷ ط: سعید۔ وفي البحر: وفي الخانية؛ طریق للعامة وهي واسع فبنی فیہ اهل المحلة مسجدا للعامة ولا یضر ذلک بالطریق قالوا لا بأس به وهكذا روى عن أبی حنیفة ومحمد لان الطریق للمسلمین والمسجد لهم ایضا، کتاب الوقف فصل فی احکام المساجد: ۳/۲۵۵ ط: سعید۔ ہندیہ: ۲/۳۵۶ کتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجد ط: رشیدیہ کوئٹہ۔

(۲) (قوله کره امامة العبد والاعرابی والفاسق والمبتدع والاعمی وولد الزنا)..... وأما الکراهة فمبنیة علی قلة رغبة الناس فی الاقتداء بهؤلاء فیؤدی الی تقلیل الجماعة المطلوب تکثیرها تکثیرا للأجر ولان العبد لا یتفرغ للتعلم .. وینبغی أن یکون کذلک فی العبد وولد الزنا اذا کان أفضل القوم فلا کراهة اذا لم یکونا محقرین لعدم العلة للکراهة. البحر اتق ج ۱ ص ۳۴۸، ۳۴۹۔ کتاب الصلاة باب الامامة رد المحتار ج ۱ ص ۵۵۹ باب الامامة ط: سعید۔

لازم ہے۔ (۱)

غلطی بتانے میں جلدی کرنا

اگر امام قرأت میں اٹک جائے یا کوئی آیت بھول جائے، تو مقتدی کے لئے فوری طور پر غلطی بتانا مکروہ ہے، بلکہ کچھ انتظار کر کے غلطی بتانا چاہیے۔ (۲)

غلطی سے سہو سجدہ کر لیا

”شک کی وجہ سے سجدہ سہو کرنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

غلطی سے معنی بدل جائے

☆..... اگر قرآن مجید کی قرأت میں غلطی ہونے سے معنی اس طرح بدل گیا کہ اس کا اعتقاد رکھنا کفر ہے، خواہ وہ عبارت قرآن مجید کی دوسری جگہ موجود ہو یا نہ ہو، تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۳)

☆..... اگر قرآن مجید کی قرأت میں غلطی ہونے سے معنی بدل گیا، لیکن اس کا اعتقاد رکھنا کفر

(۱) ذکر فی الفوائد: لو قرأ فی الصلاة بخطاً فاحش ثم رجع وقرأ صحيحاً قال عندی صلاته جائزة. ہندیہ: ۸۲/۱۔ کتاب الصلاة الباب الخامس فی صفة الصلاة، الفصل الخامس فی زلة القارئ: ط رشیدیہ کوئٹہ۔

(۲) ویکرہ للمقتدی أن یعجل بالفتح لأن الامام ربما یتذكر فیکون التلقین من غیر حاجة (حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: باب ما یفسد الصلاة، ص: ۳۳۳۔ ط: قدیمی) ویکرہ للمقتدی أن یفتح علی امامه من ساعته (البحر الرائق: کتاب الصلاة باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیها: ۱۰/۲۔ رشیدیہ: ۶/۲۔ ط: سعید رد المحتار مطلب المواضع التي لا یجب فیها رد السلام: ۶۲۳/۱۔ ط: سعید)۔

(۳) وان غیر المعنی تغیراً فاحشاً بان قرأ ”وعصی ادم ربہ“ بنصب المیم رفع الرب وما أشبه ذلك مما لو تعمد به یکفر اذا قرأ خطاً فسدت صلاته الخ (ہندیہ: الفصل الخامس فی زلة القارئ: ۸۱/۱۔ رشیدیہ) شامی: کتاب الصلاة: مطلب مسائل زلة القارئ: ۱/۶۳۱۔ ط: سعید۔

نہیں، لیکن وہ عبارت پورے قرآن مجید میں کہیں بھی نہیں تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۱)

☆..... معنی میں تغیر آ گیا ہے، اور وہ معنی وہاں مناسب نہیں، اگرچہ وہ لفظ

قرآن مجید میں ہے، نماز فاسد ہو جائے گی۔ (اس میں احتیاط ہے)۔ (۲)

☆..... غلطی کی وجہ سے معنی میں تغیر آ گیا ہے یعنی لفظ بے معنی ہو گیا ہے، جیسے

”السرائر“ کی جگہ پر ”السرائل“ پڑھ لیا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، (۳) اور اگر

غلطی کی وجہ سے معنی میں بہت زیادہ تغیر نہ آیا یعنی اس جیسا لفظ قرآن مجید کی دوسری جگہ پر

موجود ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۴)

(۱) فان لم یکن مثله فی القرآن والمعنی بعید متغیر تغیرا فاحشا یفسد ایضا کهذا الغبار مکان هذا الغراب، وکذا اذا لم یکن مثله فی القرآن رد المحتار: ۱/ ۲۳۱. کتاب الصلاة: مطلب مسائل زلة القاری، ط: سعید، ہندیہ: ۱/ ۸۰، کتاب الصلاة: الفصل الخامس فی زلة القاری، ط: رشیدیہ.

(۲) وان کان مثله فی القرآن والمعنی بعید ولم یکن متغیرا فاحشا تفسد ایضا عند أبی حنیفہ ومحمد وهو الاحوط الخ. رد المحتار: ۱/ ۲۳۱. کتاب الصلاة: مطلب مسائل زلة القاری ط: سعید. عالمگیریہ: ۱/ ۸۰، کتاب الصلاة الفصل الخامس فی زلة القاری، رشیدیہ. فالأولی الأخذ فیہ بقول المتقدمین لانضباط قوا عدمهم، وكون قولهم احوط. شامی: ۱/ ۲۳۱. مطلب مسائل زلة القاری ط: سعید کراچی.

(۳) وکذا اذا لم یکن مثله فی القرآن ولا معنی له کالسرائل باللام مکان السرائر الخ رد المحتار: ۱/ ۲۳۱. کتاب الصلاة مطلب مسائل زلة القاری ط: سعید کراچی.

(۴) وان کان مثله فی القرآن والمعنی بعید ولم یکن متغیرا فاحشا تفسد ایضا،..... وقال بعض المشائخ: لا تفسد لعدم البلوی وهو قول أبی یوسف..... فالمعتبر فی عدم الفساد عند عدم تغیر المعنی کثیرا وجود المثل فی القرآن عنده والموافقة فی المعنی عندهما (رد المحتار: ۱/ ۲۳۱. کتاب الصلاة مطلب مسائل زلة القاری ط: سعید). فتاویٰ ہندیہ: ۱/ ۸۰. کتاب الصلاة الفصل الخامس فی زلة القاری رشیدیہ.

غلطی مان لینا

اگر نماز پڑھنے والا نماز کے دوران کسی اور کی بتائی ہوئی غلطی کو مان لے گا تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ کیونکہ اس نے نماز پڑھتے ہوئے کسی باہر کے آدمی کے حکم کی تعمیل کی۔ (۱)

”غنے“ میں غنے نہیں کیا

جس جگہ پر میم اور نون کو غنے کر کے پڑھا جاتا ہے، اس جگہ پر میم اور نون میں غنے نہ کر کے ظاہر کرنا غلط ہے، البتہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، تاہم جو لوگ تجوید سے واقف ہیں ان کے لئے جان بوجھ کر اس طرح پڑھنا صحیح نہیں ہوگا۔ (۲)

غیر مسلم کے گھر میں نماز پڑھنا

”کافر کے گھر میں نماز پڑھنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

غیر مسلم ماہر کی حیرانگی

ایک صاحب (اے اے اے) اپنے یورپ کے سفر نامہ میں لکھتے ہیں کہ میں نماز پڑھ

(۱) (قوله وكذا الأخذ) ای أخذ المصلی غیر الامام بفتح من فتح عليه مفسد ایضا..... او أخذ الامام بفتح من لیس فی صلاته. رد المحتار: ۱/۲۲۲ کتاب الصلاة، مطلب المواضع التي لا یجب فیها رد السلام، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/۱۰، کتاب الصلاة باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیہ کوئٹہ، حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ۱/۴۵۱، باب ما یفسد الصلاة، ط: المكتبة الغوثیة، حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۳۳۳، باب ما یفسد الصلاة، ط: قدیمی کراچی.

(۲) وفي التاتاریخانیة عن الحاوی: حکى عن الصفار انه كان يقول الخطأ اذا دخل فی الحروف لا یفسد، لان فیہ بلوی عامة الناس لانهم لا یقیمون الحروف الا بمشقة، شامی: ۱/۲۳۳، مطلب مسائل زلة القاری، ط: سعید کراچی.

رہا تھا اور ایک انگریز مجھے کچھ دیر کھڑا دیکھتا رہا۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے کہنے لگا کہ یہ ورزش کا طریقہ تم نے میری کتاب سے سیکھا ہے کیونکہ میں نے بھی اسی طریقے سے ورزش کرنے کا طریقہ بتایا ہے جو شخص اسی طریقہ سے ورزش کرے گا وہ کبھی بھی طویل پیچیدہ اور سنسنی خیز امراض میں مبتلا نہ ہوگا۔

پھر اس ماہر نے وضاحت کی کہ اگر کھڑا آدمی فوراً سجدے و ورزش میں چلائے جائے تو اس سے اعصاب اور دل پر بُرا اثر ہوتا ہے اس لئے میں نے اپنی کتاب میں یہ بات خاص طور پر تحریر کی ہے کہ پہلے کھڑے ہو کر ورزش کی جائے جس میں ہاتھ بندھے ہوئے ہوں (یعنی قیام) پھر جھک کر ہاتھوں اور کمر کی ورزش کی جائے (یعنی رکوع) اور پھر سر کو زمین سے لگا کر ورزش کی جائے (یعنی سجدہ) یہ ورزش صرف ماہرین ہی کر سکتے ہیں۔ جب اس نے یہ بات کہی تو نمازی صاحب فرمانے لگے میں مسلمان ہوں اور میرے اسلام نے مجھے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ میں نے آپ کی کتاب ہرگز نہیں پڑھی اور ایسا عمل دن میں کم از کم پانچ بار کرتا ہوں۔

اس بات کے سنتے ہی وہ انگریز ماہر حیران رہ گیا اور ان صاحب سے مزید اسلامی معلومات لینے لگا۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۴۲)

غیر مقلد کی امامت

اگر غیر مقلد امام کے بارے میں یہ یقین ہے کہ نماز کے ارکان و شرائط میں دوسرے مذاہب کی رعایت کرتا ہے، تو اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے، اور اگر رعایت نہ کرنے کا یقین ہو تو اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا صحیح نہیں ہوگا، اور جس امام کا حال معلوم نہیں ہے اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (۱)

(۱) (وصح الاقتداء فیہ) ففی غیرہ اولیٰ ان لم یتحقق منه ما یفسدھا فی اعتقادہ فی الاصح کما بسطہ

آج کل کے اکثر غیر مقلدین صرف یہی نہیں کہ دوسرے مذاہب کی رعایت کا خیال نہیں کرتے، بلکہ دوسرے مذاہب کو غلط سمجھتے ہیں، اور قصد ان کے خلاف کرتے ہیں اور خلاف کرنے کو ثواب سمجھتے ہیں، اس لئے ان کی اقتداء سے جہاں تک ممکن ہو احتراز کرنا چاہیے، مگر ضرورت کے وقت ان کی اقتداء میں نماز پڑھ لے، جماعت نہ چھوڑے۔ (۱)

یہ تفصیل اس وقت ہے جب امام کا عقیدہ صحیح ہو، اگر اس کا عقیدہ فاسد ہے، مقلدین کو مشرک جانتا ہے، اور ائمہ کرام کو گالی دیتا ہے، ان کو برا بھلا کہتا ہے، تو اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

= فی البحر، بشافعی) (قوله كما بسطه في البحر) حيث ذكر ان الحاصل انه ان علم الاحتياط منه في مذهبننا فلا كراهة في الاقتداء به وان علم عدمه فلا صحة وان لم يعلم شيئا كره، شامی: ۷/۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی۔ فحاصله ان صاحب الهدایة جوز الاقتداء بالشافعی بشرط ان لا يعلم المقتدی منه ما يمنع صحة صلاته فی رای المقتدی كالفصد ونحوه، وعدد مواضع عدم صحة الاقتداء به الخ، البحر الرائق: ۴/۵۵، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی: ۸۱/۱، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔

(۱) واما الصلاة خلف الشافعية فحاصل ما في المحتجبی انه اذا كان مراعيًا للشرائط والاركان عندنا فالأقتداء به صحيح على الاصح ويكره، والا فلا يصح اصلاً..... ولا خصوصية للشافعية، بل الصلاة خلف كل مخالف للمذهب كذلك، البحر الرائق: ۱/۶۱۳، باب الامامة، ط: مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ: ۳۵۱/۱، ط: سعید کراچی۔ شامی: ۱/۵۶۳، باب الامامة، ط: سعید کراچی۔ فان قلت: فما الافضلية ان يصلي خلف هؤلاء او الانفراد؟ قيل اما في حق الفاسق فالصلاة خلفه أولى لما ذكر في الفتاوى كما قدمناه، واما الآخرون فيمكن ان يكون الانفراد أولى لجهلهم بشروط الصلاة، ويمكن ان يكون على قياس الصلاة خلف الفاسق، والافضل ان يصلي خلف غيرهم آه فالحاصل انه يكره لهؤلاء التقدم ويكره الاقتداء بهم كراهة تنزيهية، فان امكن الصلاة خلف غيرهم والا فالأقتداء أولى من الانفراد، البحر الرائق: ۱/۳۲۹، باب الامامة، ط: سعید کراچی۔ شامی: ۱/۵۶۳، مطلب في الاقتداء بشافعی ونحوه، هل يكره ام لا؟ ط: سعید کراچی۔ وفي الفتاوى: لو صلى خلف فاسق او مبتدع ينال فضل الجماعة لكن لا ينال كما ينال خلف تقى ورع، لقوله ﷺ من صلى خلف عالم تقى فكان ماصلي خلف نبي، البحر: ۱/۳۲۹، باب الامامة، ط: سعید کراچی۔

ف

فاتحہ ایک سانس میں پڑھنا

امام کے لئے فرض نمازوں میں ایک ہی سانس میں پوری سورہ فاتحہ پڑھنے کی عادت بنالینا ناپسندیدہ اور مکروہ تنزیہی ہے، بلکہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کی عادت بنالینی چاہئے تاکہ ترتیل اور معانی میں تدبر کے ساتھ پڑھ سکے (۱) (اور سورہ فاتحہ کی ہر آیت کو الگ الگ پڑھنا زیادہ بہتر ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر آیت کا الگ الگ جواب ملے)۔ (۲)

فاتحہ پڑھ کر رکوع کر لیا

اگر کوئی شخص فرض نماز کی شروع کی دو رکعتوں میں سے کسی ایک رکعت یا واجب، سنت اور نفل نماز کی کسی رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھ کر رکوع میں چلا گیا، اور اس کو رکوع میں یا رکوع کے بعد سجدہ سے پہلے یا نہیں آیا بلکہ اس کے بعد یاد آیا تو آخر میں سجدہ سہو کرنا واجب

(۱) ثم یرتل سورة الفاتحة وسورة من القرآن ترتیلا یمد الحروف ویقف علی رؤوس الای الخ، حجة الله البالغة: ۹/۲، اذکار الصلاة، وھیأتها المندوب الیها ط: کتب خانہ رشیدیہ دہلی، ورتل القرآن ترتیلا، سورہ المزمل: آیت رقم ۴ وفي الحجة: یقرأ فی الفرض بالترسل حرفاً حرفاً وفي التراویح بین بین وفي النفل لیلاً ان یسرع بعد ان یقرأ کما یفهم، الدر المختار مع الرد: ۵۴۱/۱، کتاب الصلاة، مطلب السنة تكون سنة عین وسنة کفایة: ط: سعید کراچی. التارخانیة: ۴۵۲/۱، کتاب الصلاة، الفرائض، ط: ادارة القرآن کراچی.

(۲) وعن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ..... فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: قال اللہ تعالیٰ قسمت الصلاة بینی وبين عبدی نصفین ولعبدی ما سأل فاذا قال العبد الحمد لله رب العالمین، قال اللہ تعالیٰ حمدنی عبدی واذا قال الرحمن الرحیم قال اللہ تعالیٰ انی علی عبدی واذا قال ملک يوم الدين قال مجدنی عبدی واذا قال ایاک نعبد وایاک نستعین قال هذا بینی وبين عبدی ولعبدی ما سأل فاذا قال اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المفضوب علیهم ولا الضالین قال هذا لعبدی ولعبدی ما سأل، مشکوة المصابیح: ۷۸، باب القراءة فی الصلاة، ط: قدیمی کراچی. حلی کبیر ۳۰۶ صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی.

ہوگا، اگر سہو سجدہ نہیں کیا تو اس نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا۔ (۱)

فاتحہ پڑھنا

☆..... امام اور اکیلے نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے فرض نمازوں کی

دو رکعتوں میں ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔ (۲)

مقتدی کے لئے امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھنے کی اجازت نہیں، مقتدی امام کے پیچھے خاموش رہیں گے اگر امام کی قرأت سنائی دے تو سنیں اور خاموش رہیں، اور اگر امام کی قرأت سنائی نہ دے تو صرف خاموش رہیں یہ اللہ کا حکم ہے۔ (۳)

(۱) وتجب قراءة الفاتحة وضم السورة او ما يقوم مقامها من ثلاث آيات قصار او آية طويلة في الاوليين بعد الفاتحة وفي جميع ركعات النفل والوتر هندية: ۱/ ۷۱، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئٹہ، (واعادتها بتركه عمدا) ای ما دام الوقت باقیا وكذا في السهو ان لم يسجد له وان لم يعدها حتى اخرج الوقت تسقط مع النقصان، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۴۷، فصل في بيان واجبات الصلاة، ط: قديمى كراچى، ولو قرأ الفاتحة وحدها وترك السورة يجب عليه سجود السهو، وكذا لو قرأ مع الفاتحة آية قصيرة كذا في التبيين ولو قرأ الفاتحة وآيتين فخر راكمها ساهيا ثم تذكر عادوا ثم ثلاث آيات، وعليه سجود السهو، فتاوى هندية: ۱/ ۲۶، كتاب الصلاة، الباب الثاني، في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹہ، البحر: ۲/ ۱۶۶، ط: رشيدية كوئٹہ، حاشية الطحطاوى على المراقى ص: ۲۵۰، باب سجود السهو، ط: قديمى كراچى.

(۲) ولها واجبات وهي: قراءة فاتحة الكتاب وضم سورة الخ، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۳۵۶، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى، ثم الفاتحة واجبة في الاوليين من الفرض وفي جميع ركعات النفل وفي الوتر والعیدین، البحر الرائق: ۱/ ۲۹۶، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى، بدائع الصنائع: ۱/ ۱۶۰، فصل في بيان واجبات الاصلية في الصلاة، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/ ۷۱، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئٹہ.

(۳) المؤتم لا يقرأ مطلقا، ولا الفاتحة سرا فان قرأ كره تحريما، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۳۳، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچى، بدائع الصنائع: فصل في اركان الصلاة: ۱/ ۱۱۰، ط: سعيد كراچى، البحر الرائق: ۱/ ۵۹۹، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹہ، "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون" الاعراف: ۳۰۳.

☆..... فرض کے علاوہ باقی نمازوں کی سب رکعتوں میں ایک ایک مرتبہ سورۃ

فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔ (۱)

فاتحہ پڑھنا بھول گیا

”فاتحہ چھوڑ جائے“ کا عنوان دیکھیں۔

فاتحہ پڑھنے کا راز

سورۃ فاتحہ جامع دعا ہے، اس لئے اس کو نماز میں پڑھنا ضروری ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کی تعلیم کے لئے سورۃ فاتحہ نازل فرمائی کہ ہماری حمد و ثناء اس طرح کیا کرتے ہیں، اور اس طرح خاص ہم سے مدد اور استعانت چاہتے ہیں، اور خاص ہمارے لئے عبادت کا اقرار کیا کرتے ہیں، اور اس طرح وہ راستہ جو ہر قسم کی بہتری کا جامع ہے مانگا کرتے ہیں، اور ان لوگوں کے طریقے سے جن پر ہم ناراض ہیں اور جو گمراہ ہیں پناہ مانگا کرتے ہیں، اور بہتر دعا وہ ہوتی ہے جو جامع ہوتی ہے۔

فاتحہ میں شروع میں اللہ تعالیٰ کی تعریف، اور اس کی عام تربیت، اور اس کی عام اور خاص رحمت، اور اس کی مالکیت اور جزا و سزا کے اختیار کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی دعا مانگی جاتی ہے۔ (احکام اسلام ص ۶۰) (۲)

(۱) ولہا واجبات وہی قراءة فاتحة الكتاب..... (و) فی جمیع رکعات النفل لان کل شفع منه صلاة، وکل الوتر، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۵۹ کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی۔ البحر الرائق: ۱/۴۹۶، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی۔

(۲) واذا تعین التوقيت فلا حق من الفاتحة لانها دعاء جامع انزلہ اللہ تعالیٰ علی السنة عبادة، یعلمہ کیف یحمدون اللہ ویثنون علیہ ویقررون له بتوحد العبادة والاستعانة وکیف یسألونه الطريقة الجامعة لأنواع الخیر ویتعوذون به من طريقة المغضوب علیہم والضالین، واحسن الدعاء اجمعه، حجة الله البالغة، ۲/۵، الامور التي لا بد منها فی الصلاة، ط: کتب خانہ رشیدیہ دہلی۔

فاتحہ تشہد کے بعد پڑھ لی

اگر تشہد کے بعد بھولے سے سورہ فاتحہ پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ لازم

نہیں ہوگا۔ (۱)

فاتحہ چھوڑ جائے

☆..... اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والے مرد یا عورت نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی

صرف کوئی سورت پڑھ کر رکوع میں چلا گیا، پھر رکوع میں یا رکوع کے بعد یاد آیا تو اس کو چاہیے کہ کھڑا ہو جائے اور سورہ فاتحہ پڑھے، پھر دوبارہ رکوع کرے اور آخر میں سجدہ سہو بھی کرے، کیونکہ رکوع ادا کرنے میں تاخیر بھی ہوگئی اور رکوع کا تکرار بھی ہوگیا، ایسی صورت میں سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ (۲)

☆..... اور اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والے مرد یا عورت کو سورہ فاتحہ نہ پڑھنے کی

بات رکوع یا رکوع کے بعد یاد نہیں آئی بلکہ دوسری رکعت میں یاد آئی تو اس صورت میں دوسری

(۱) وان بدأ بالتشهد ثم بالقراءة فلا سهو عليه كذا في محيط السرخسي، فتاوى عالمگیری: ۱/ ۲۶، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹہ. وان قرأ القرآن بعد قراءة التشهد في العقصة الأخيرة لا سهو عليه لانه محل الشاء والدعاء والقرآن يشمل عليهما، حلی کبیر، ص: ۴۶۰، فصل في سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاہور، خلاصۃ الفتاوی: ۱/ ۷۷، كتاب الصلاة، الفصل السادس عشر في السهو في الصلاة، ط: رشيدية كوئٹہ.

(۲) وفي الخلاصة اذا ركع ولم يقرأ السورة رفع رأسه وقرأ السورة، وأعاد الركوع وعليه السهو، فتاوى عالمگیری: ۱/ ۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹہ. خلاصۃ الفتاوی: ۱/ ۷۷، كتاب الصلاة، الفصل السادس عشر في السهو في الصلاة، جنس في القراءة والأذکار، ط: رشيدية كوئٹہ. حلی کبیر، ص: ۴۶۱، فصل في سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاہور، شامی: ۱/ ۵۸، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعید کراچی.

رکعت میں سورۃ فاتحہ دوبارہ نہ پڑھے ورنہ ایک رکعت میں دو مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھنا لازم آئے گا، اور سورۃ فاتحہ کا تکرار شریعت سے ثابت نہیں ہے، اور آخر میں سجدہ سہو کرے، نماز ہو جائے گی۔ (۱)

فاتحہ خلف الامام

حنفی مسلک میں امام کے پیچھے کسی قسم کی قرأت کرنا خواہ وہ سورۃ فاتحہ ہو یا بعد کی سورت، جائز نہیں ہے، (۲) لیکن اگر غلطی سے کوئی شخص پڑھ لے تو اس کی نماز ہو جاتی ہے، فاسد نہیں ہوتی۔ (۳)

(۱) ولو ترک الفاتحة فی الاولین لا یکررها فی الاخرین عندهم ویسجد للسهو لان قراءة الفاتحة فی الشفع الثانی مشروعة نفلاً..... واذا کررها خالف المشروع، حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۳۳۷/۱ کتاب الصلاة، فصل فی بیان واجب الصلاة، ط: المكتبة الغوثية و ص ۲۵۵ ط: قدیمی کراچی. حلبی کبیر، ص: ۴۶۰، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاہور، شامی ۴۶۰/۱ باب صفة الصلاة ط: سعید کراچی.

(۲) المؤتم لا یقرأ مطلقاً ولا الفاتحة سراً فان قرأ کره تحریماً. الدر المختار مع الرد: ۵۴۴/۱، فصل فی القراءة ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۱۱۰/۱، فصل فی ارکان الصلاة، ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۵۹۹/۱، باب صفة الصلاة، ط: رشیدیہ کوئٹہ.

(۳) (والمؤتم لا یقرأ مطلقاً) ولا الفاتحة..... (فان قرأ کره تحریماً) وتصح فی الاصح، الخ، الدر مع الرد: ۵۴۴/۱، باب صفة الصلاة، مطلب السنة تكون سنة عين وسنة كفاية، ط: سعید کراچی. ان الآیة: نزلت فی الصلاة وهی قوله تعالى "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون" [الاعراف: ۳۰۳] وهو قول اکثر اهل التفسیر، ومنهم من قال نزلت فی الخطبة، قال فی الکافی: ولا تنافی بينهما فانما امروا بهما فیها لما فیها من قراءة القرآن البحر: ۳۴۳/۱، قبیل باب الامامة، ط: سعید کراچی. و ۶۰۰/۱، ط: رشیدیہ کوئٹہ. فتح القدیر: ۲۹۷/۱، فصل فی القراءة ط: رشیدیہ کوئٹہ.

فاتحہ دومرتبہ پڑھ لی

اگر کسی نے فرض نماز کی پہلی یا دوسری رکعت، یا واجب، سنت اور نفل کی کسی بھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کو دومرتبہ پڑھ لیا، یا اکثر حصہ دومرتبہ پڑھ لیا، تو ان دونوں صورتوں میں سہو سجدہ واجب ہوگا (۱)، اور اگر فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ دومرتبہ پڑھ لی تو سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ (۲)

فاتحہ سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے

سورۃ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے، اگر سورت کا کوئی جملہ بھی سورۃ فاتحہ سے پہلے پڑھا گیا تو سجدہ سہو لازم ہوگا۔ (۳)

فاتحہ سہو سجدہ کے بعد پڑھ لی

”سجدہ سہو کے بعد فاتحہ پڑھ لی“ کا عنوان دیکھیں۔

فاتحہ سے پہلے تشہد پڑھ لیا

اگر کسی نے پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ سے پہلے تشہد پڑھ لیا تو سہو سجدہ واجب نہیں

(۱) قوله وكذا ترك تكريرها الخ: فلو قرأها في ركعة من الاولين مرتين وجب سجود السهو، لتأخير الواجب وهو السورة.... وكذا لو قرأ أكثرها ثم أعادها، رد المحتار: ۱/۴۶۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی. حاشية الطحطاوى: ۱/۳۴۷، فصل في بيان واجبات الصلاة، ط: المكتبة الغوثية و ص: ۲۴۹، ط: قديمی كراچی. حلی کبیر، ص: ۴۶۰، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاہور، و ص: ۳۹۷، ط: نعمانية كوئٹہ. ہندیہ: ۱/۲۶۱، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشیدیہ كوئٹہ.

(۲) وقيد بالاوليين لان الاقتصار على مرة في الآخرين ليس بواجب حتى لا يلزمه سجود السهو بتكرار الفاتحة فيهما سهوا الخ، رد المحتار: باب صفة الصلاة، ۱/۴۶۱، ط: سعيد كراچی. حلی کبیر، ص: ۴۶۰، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاہور، خلاصة الفتاوى: ۱/۱۷۶، كتاب الصلاة، جنس في القراءة والاذكار، ط: رشیدیہ كوئٹہ. ہندیہ: ۱/۲۶۱، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشیدیہ كوئٹہ.

(۳) وكذا لو قرأ حرفاً من السورة قبل الفاتحة ساهياً يلزمه السهو، الخ: خلاصة الفتاوى: ۱/۱۷۶.

ہوگا، نماز ہو جائے گی۔ (۱)

فاتحہ سے پہلے سورت پڑھ لی

اگر کسی نے سورۃ فاتحہ سے پہلے دوسری سورت پڑھ لی، اور اسی وقت اس کو خیال آیا کہ سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس صورت میں یاد آنے کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھے پھر اس کے بعد سورت پڑھے، اور آخر میں سہو سجدہ کرے، کیونکہ دوسری سورت کو سورۃ فاتحہ کے بعد پڑھنا واجب ہے، اور واجب کے خلاف ہونے کی صورت میں سہو سجدہ واجب ہوتا ہے۔ (۲)

فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا

اگر کسی نے نماز میں سورۃ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا اور تھوڑا سا بھول گیا پڑھ نہ سکا، تو اس پر سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ (۳)

فاتحہ کا اکثر حصہ دوبار پڑھا

”فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لی“ کے عنوان کو دیکھیں۔

= کتاب الصلاة، فصل فی بیان واجبات الصلوة، ط: رشیدیہ کوئٹہ. حاشیۃ الطحطاوی: ۳۳۹/۱، کتاب الصلاة، جنس فی القراءة والاذکار، ط: المكتبة الغوثیة، ص: ۲۴۹، ط: قدیمی کراچی. رد المحتار: ۴۶۰/۱، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۱) لو تشهد فی قیامہ قبل قراءة الفاتحة فلا سهو وبعدها يلزمه، حلبی کبیر، ص: ۴۶۰، فصل فی سجود السهو، ط: سہیل اکیٹمی لاہور، ص: ۳۹۷، ط: نعمانیہ، ہندیہ: ۱۲۷/۱، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیہ کوئٹہ. البحر الرائق: ۹۷/۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

(۲) (وتقديم الفاتحة) على كل (السورة) (قوله على كل السورة) حتى قالوا لو قرأ حرفاً من السورة ساهياً ثم تذكر يقرأ الفاتحة ثم السورة ويلزمه سجود السهو، رد المحتار: ۴۶۰/۱، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاوی: ۱۷۶/۱، کتاب الصلاة، جنس فی القراءة والاذکار، ط: رشیدیہ کوئٹہ. حاشیۃ الطحطاوی علی مرقی الفلاح: ۳۳۹/۱، کتاب الصلاة، فصل فی بیان واجبات الصلاة، ط: المكتبة الغوثیة، و ص: ۲۴۹، ط: قدیمی کراچی.

(۳) وان قرأ اکثر الفاتحة ونسى الباقي لا سهو عليه هندیہ: ۱۲۶/۱، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیہ کوئٹہ. خلاصة الفتاوی: ۱۷۶/۱، کتاب الصلاة، جنس فی القراءة والاذکار، ط: رشیدیہ کوئٹہ. حاشیۃ الطحطاوی علی مرقی الفلاح: ۳۳۸/۱، کتاب الصلاة، فصل فی بیان واجبات الصلاة، ط: المكتبة الغوثیة، و ص: ۲۴۸، ط: قدیمی کراچی.

فاتحہ کا تکرار

فرض نماز کی پہلی دو رکعت اور فرائض کے علاوہ باقی نمازوں کی کسی بھی رکعت میں سورہ فاتحہ کو ایک رکعت میں دو مرتبہ پڑھنے سے سجدہ سہولاً لازم ہوگا۔ اور سجدہ سہولاً کرنے سے نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

فاتحہ کا تھوڑا سا حصہ پڑھا

اگر کسی نے نماز میں سورہ فاتحہ کا تھوڑا سا حصہ پڑھا اور اکثر حصہ بھول گیا نہ پڑھ سکا، تو اس پر سہو سجدہ واجب ہوگا۔ اور یہ حکم فرض کی شروع کی دو رکعت اور واجب، سنت اور نوافل کی ہر رکعت کا ہے۔

اور اگر فرض کی آخری دو رکعت یا ایک رکعت میں ایسا ہوا ہے تو سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ (۲)

فاتحہ کی جگہ پر سورت پڑھ لی

☆..... اگر کسی نے پہلی یا دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی، اور بھول کر دوسری

(۱) ولو کررہا فی الاولین یجب علیہ سجود السہو، بخلاف ما لو اعادھا بعد السورۃ او کررہا فی الاخرین کذا فی التبین، ہندیہ: ۱/۲۶۱، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ط: رشیدیہ کوئٹہ، حلبی کبیر، ص: ۳۶۰، فصل فی سجود السہو، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، و ص: ۳۹۷، مکتبہ نعمانیہ کوئٹہ، البحر الرائق: ۲/۹۷، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ط: سعید گراچی۔
(۲) اذا ترک الفاتحۃ فی الاولین او احدهما یلزمہ السہو..... وان بقى الاکثر کان علیہ السہو اماما کان او منفردا..... وان ترکھا فی الاخرین لا یجب ان کان فی الفرض وان کان فی النفل او الوتر وجب علیہ، فتاویٰ عالمگیری: ۱/۲۶۱، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ط: رشیدیہ کوئٹہ، البحر الرائق: ۲/۹۳، باب سجود السہو، ط: سعید گراچی۔ خلاصۃ الفتاویٰ: ۱/۷۵، کتاب الصلاۃ، جنس فی القراءۃ والاذکار، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔

کوئی سورت شروع کر دی، پھر یاد آیا تو سورت چھوڑ کر پہلے سورہ فاتحہ پڑھے اور پھر اس کے بعد کوئی سورت ملائے، اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔ (۱)

☆..... اسی طرح اگر سورہ فاتحہ چھوڑ کر مکمل کوئی سورت پڑھ لی یا رکوع میں چلا گیا، یا رکوع سے بھی اٹھ گیا تو ان سب صورتوں میں کھڑے ہو کر پہلے سورہ فاتحہ پڑھے پھر سورت ملائے پھر دوبارہ رکوع کرے اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔ (۲)

فاتحہ کے بعد تشهد پڑھ لیا

اگر کسی نے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تشهد پڑھ لیا تو اس پر سہو سجدہ کرنا واجب ہے۔ (۳)

(۱) (وتقديم الفاتحة) على كل (السورة) (قوله على كل السورة) حتى قالوا لو قرأ حرفاً من السورة ساهياً ثم تذكر يقرأ الفاتحة ثم السورة ويلزمه سجود السهو، رد المحتار: ۱/۲۶۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی، خلاصة الفتاوى: ۱/۱۷۶، كتاب الصلاة، جنس فی القراءۃ والاذکار، ط: رشیدیہ كوئٹہ، حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۱/۳۳۹، كتاب الصلوة، فصل فی بیان واجبات الصلوة، ط: المكتبة الغوثیة، ص: ۲۴۹، ط: قدیمی كراچی.

(۲) وكذلك اذا تذكر بعد الفراغ من السورة او فی الركوع او بعد ما رفع رأسه من الركوع فانه يأتي بالفاتحة ثم يعيد السورة ثم يسجد للسهو وفي الخلاصة اذا ركع ولم يقرأ السورة رفع رأسه وقرأ السورة واعاد الركوع وعليه السهو، ہندیہ: ۱/۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیہ كوئٹہ، البحر الرائق: ۲/۲۹۴، باب سجود السهو، ط: سعيد، خلاصة الفتاوى: ۱/۱۷۶، كتاب الصلوة، جنس فی القراءۃ والاذکار، ط: رشیدیہ كوئٹہ.

(۳) ولو تشهد فی قیامہ قبل قراءۃ الفاتحة فلا سهو علیہ وبعد ہا يلزمہ سجود السهو، وهو الاصح لان بعد الفاتحة محل قراءۃ السورة فاذا تشهد فیہ فقد آخر الواجب، الخ، ہندیہ: ۱/۱۲۷، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: رشیدیہ كوئٹہ، حلبی كیبر، ص: ۳۶۰، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاہور، و ص: ۳۹۷، ط: نعمانیہ كوئٹہ، البحر: ۲/۹۷، باب سجود السهو، ط: سعيد.

فاتحہ کے بعد خاموش رہا

کسی نے سورۃ فاتحہ پڑھی، اور چپ ہو گیا، اور ایک لمبی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنے کے برابر وقت تک خاموش کھڑا رہا، اس کے بعد کوئی سورت ملائی تو اس پر سجدہ سہو لازم ہے۔ (۱)

فاتحہ کے بعد خاموش رہنا

سورۃ فاتحہ کے بعد سورت ملانے سے پہلے دیر تک خاموش رہنے کی صورت میں، سورت ملانے میں تاخیر ہونے کی وجہ سے سہو سجدہ لازم ہوگا۔ (۲)

فاتحہ کے بعد دو آیتیں پڑھیں

”دو آیتیں پڑھیں“ کے عنوان کو دیکھیں۔

فاتحہ ہر رکعت میں پڑھنے کی حکمت

انسان کا خاصہ اور عادت یہ ہے کہ اس کے دل پر کسی واعظ کی نصیحت کا اثر ایک ہی

(۱) وتفكره عمدا حتى شغله عن ركن، الدر مع الرد: ۸۰/۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی۔ واعلم انه (اذا شغله ذلك) الشك، فتفكر (قدر اداء ركن ولم يشغل حالة الشك بقراءة ولا تسبیح) ذكره في الذخيرة (وجب عليه سجود السهو، الخ، وفي الشامية: ثم الاصل في التفكير انه ان منعه عن اداء ركن كقراءة آية او ثلاث أو ركوع أو سجود أو عن اداء واجب كالقعود يلزمه السهو لا ستلزام ذلك ترك الواجب وهو الاتيان بالركن أو الواجب في محله وان لم يمنعه عن شئ من ذلك بأن كان يؤدي الاركان ويتفكر لا يلزمه السهو، الخ، شامی: ۹۳/۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی۔ بدائع: ۱/۶۴، فصل واما بيان سبب الوجوب، ط: سعید کراچی۔

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

بار میں کچھ نہیں پڑتا، اور دنیا کی چیزوں میں دل لگانے سے دل میں جو زنگ لگتا ہے وہ بھی ایک دفعہ وعظ و نصیحت سے دور نہیں ہوتا، جیسا کہ لوہے وغیرہ میں زنگ لگنے کے بعد ایک دفعہ پالش کرنے سے نہ زنگ دور ہوتا ہے اور نہ ہی روشن اور چمکدار ہوتا ہے بلکہ بار بار پالش کرنا پڑتا ہے پھر جا کے چمکدار ہو جاتا ہے، اسی طرح سورہ فاتحہ میں بھی بڑی بڑی روحانی بیماریوں کے زنگ کی پالش ہے، اس لئے ایک ہی نماز میں اس سورت کو متعدد بار پڑھا جاتا ہے۔ (احکام اسلام ص ۶۲)

فاسد

”فاسد“ معنی خراب ہونا یعنی نماز صحیح نہ ہونا، جو نماز فاسد ہوتی ہے اس کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔ (۱)

فاسد ہونا

فاسد ہونے کا مطلب ہے ختم ہونا، ٹوٹ جانا، یعنی اس کام کو دوبارہ کرنا ضروری ہے مثلاً اگر وضو فاسد ہے تو دوبارہ وضو کرنا ضروری ہے، اور اگر نماز فاسد ہے تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔ (۲)

فاسق اور بدعتی میں فرق

فاسق اور بدعتی میں فرق یہ ہے کہ فاسق گناہ کو گناہ سمجھ کر کرتا ہے اور بدعتی گناہ

(۱) والفساد والبطلان فی العبادات واحد، قد اريد بكل منهما خروج العبادة عن كونها عبادة بسبب فوات بعض الفرائض، حلیٰ کبیر، ص: ۳۷۶، فصل فیما یفسد الصلوٰۃ، ط: نعمانیہ، و ص: ۴۳۴، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، شامی: ۶/۱۳۱، باب ما یفسد الصلوٰۃ، وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی، البحر: ۲/۲، باب ما یفسد الصلوٰۃ، وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی۔

کو عبادت سمجھ کر کرتا ہے، اس لئے بدعتی کا مرتبہ فاسق سے بھی بدتر ہے۔ (۱)

فاسق کی اذان

فَسَق کی اذان مکروہ ہے، البتہ دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے، اگر کسی علاقے میں نیک، صالح اور پرہیزگار آدمی موجود ہے تو فاسق آدمی کو اذان نہیں دینی چاہیئے، ہاں اگر کسی علاقے میں فاسق کے علاوہ پرہیزگار آدمی نہیں تو اس صورت میں فاسق آدمی اذان دے سکتا ہے۔ (۲)

(۱) ویکرہ تقدیم المبتدع ایضا لانه فاسق من حیث الاعتقاد هو اشد من الفسق من حیث العمل لان الفاسق من حیث العمل یعترف بأنه فاسق ویتخاف ویستغفر بخلاف المبتدع الخ حلبی کبیر ص/ ۵۱۴، فصل فی الامامة ط: سهیل اکیڈمی بأنها ما احدث علی خلاف الحق الملتقی عن رسول ﷺ من علم او عمل او حال بنوع شبهة واستحسان وجعل دینا قویما وصرطا مستقیما (رد المحتار: ۱/ ۵۶۰، باب الامامة مطلب البدعة خمسة أقسام ط: سعید، البحر الرائق: ۱/ ۶۱۱، باب الامامة ط: رشیدیة: ۱/ ۳۴۹ ط: سعید، أخرج الرافعی: عمل قليل فی سنة خیر من عمل کثیر فی بدعة والطبرانی: من وقر صاحب بدعة فقد أعان علی هدم الاسلام، والبيهقی وابن أبی عاصم فی السنة: أبی الله أن یقبل عمل صاحب بدعة حتی یتوب من بدعته، الصواعق المحرقة فی الرد علی أهل البدع والزندقة لابن حجر الهیتمی، ص: ۴، ط: کتب خانہ معجیدہ ملتان، وروی عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ابليس قال اهلکتهم بالذنوب فأهلکونی بالاستغفار، فلما رأیت ذالک اهلکتهم بالاهواء فهم یحسبون أنهم مهتدون فلا یتغفرون۔ رواه ابن ابی عاصم وغیره، الترغیب والترہیب: ۱/ ۲۵ الترہیب من ترک السنة وارتکاب البدع والاهواء، خطبة الكتاب ومقدمته.

(۲) ویکرہ اذان الفاسق ولا یعاد "ہندیہ: ۱/ ۵۴، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الاذان، الفصل الاول فی صفته وأحوال المؤذن، ط: حقانیہ ملتان، رد المحتار: ۱/ ۳۹۳-۳۹۴ کتاب الصلاة، باب الاذان، ط: سعید، البحر الرائق: ۱/ ۲۶۴، کتاب الصلاة باب الاذان، ط: سعید.

فاسق کی اقتداء میں جو نماز ادا کی گئی اس کا اعادہ نہیں

فاسق کی اقتداء میں جو نماز ادا کی گئی اس کا اعادہ نہیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت اور اس کے بعد تین دن تک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین باغیوں کی اقتداء میں نماز پڑھتے رہے، کسی سے اعادہ ثابت نہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد ”صلوا کل خلف بر وفاجر“ میں بھی اعادہ کا ذکر نہیں اور فقہاء کرام نے بھی اعادہ کا حکم نہیں دیا۔ نیز یہ کہ نماز کی ماہیت اور اجزاء میں کوئی کمی نہیں ہوئی، اس لئے دوبارہ پڑھنا واجب نہیں۔ (۱)

فاسق کی امامت

فاسق کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے، (۲) ہاں اگر حاضرین میں سارے فاسق ہیں کوئی بھی شخص متقی، پرہیزگار نہیں تو اس صورت میں فاسق کی امامت فاسقوں کے لئے

(۱) (قوله وكره امامة العبد والاعرابي والفسق...) بيان للشينين الصحة والكره اما الصحة فمبنية على وجود الاهلية للصلاة مع اداء الاركان وهما موجودان من غير نقص في الشرائط والاركان ومن السنة حديث ”صلوا خلف كل بر وفاجر“ وفي صحيح البخاري ”ان ابن عمر كان يصلي خلف الحجاج“ وكفى به فاسقا كما قاله الشافعي ”البحر الرائق“ ۱/ ۳۳۸ كتاب الصلاة، باب الامامة ط: سعيد ”(كل صلاة أدیت مع كراهة التحريم تجب اعادتها) ... ان مرادهم بالواجب والسنة التي تعاد بتركها ما كان من ماهية الصلاة واجزاؤها“ (رد المحتار ۱/ ۳۵۷، كتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب كل صلاة أدیت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، ط: سعيد.

(۲) وكره امامة العبد والاعرابي والفسق الخ... البحر ۱/ ۳۳۸ باب الامامة ومن كراهة تقديم الفاسق على ما ياتي ان العالم اولى بالتقدم اذا كان يجتنب الفواحش وان كان غيره اورع منه، حلی کبیر ص ۵۱۳ فصل فی الامامة، ط: سهیل و ص: ۴۴۲ ط: نعمانیة... وفيه اشارة الى أنهم لو قدموا فاسقا ياثمون بناء على أن كراهة تقديمه كراهة تحريم الخ حلی کبیر ص ۵۱۳ فصل فی الامامة، ط: سهیل و ص: ۴۴۲ ط: نعمانیة.

مکروہ نہیں ہوگی۔ (۱)

اور جو کام شریعت میں منع ہے اگر کوئی شخص وہ کام کرتا ہے تو وہ فاسق ہے مثلاً شراب پینا، چغلی خوری کرنا، اور غیبت کرنا منع ہے، اب اگر کوئی شخص شراب پیتا ہے، چغلی خوری کرتا ہے یا غیبت کرتا ہے، تو وہ فاسق ہے۔ (۲)

اور فاسق گناہ کو گناہ سمجھ کر کرتا ہے اس لئے توبہ نصیب ہونے کی اُمید ہے۔ (۳)

فاش غلطی

اگر نماز کی قرأت میں فاش غلطی ہوگئی، یعنی جس سے معنی اور مفہوم بدل جائے تو

(۱) وینبغی ان یکون محل کراهة الاقتداء بهم عند وجود غیرهم والافلا کراهة کما لا یخفی، البحر الرائق: ۱/۶۱۱ کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشیدیة و ص: ۱/۳۴۹ ط: سعید ردالمحتار: ۱/۵۶۰ کتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد ط: سعید، حلبی کبیر ص: ۵۱۴ فصل فی الامامة، ط: سهیل اکیڈمی لاہور.

(۲) وهو الخروج عن الاستقامة ولعل المراد به من یرتکب الکبائر کشارب الخمر، والزانی واکل الربا ونحو ذالک، شامی: ۱/۵۶۰ کتاب الصلاة، باب الامامة ط: سعید، والفسق لغة خروج عن الاستقامة... وشرعا خروج عن طاعة الله تعالى بارتکاب کبيرة... وذلک کنمام، ومراء وشارب خمر الخ حاشیه الطحطاوی علی المراقی: ص: ۱۶۵ باب الامامة فصل فی بیان الاحق بالامامة، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی، وهو اعم من الکفر، والفسق یتبع بالقلیل من الذنوب وبالكثیر لکن تعارف فیما کان کثیرا واکثر ما یقال الفاسق لمن التزم حکم الشرع واقرب به ثم أحل بجميع احکامه او ببعضه. مفردات القرآن للراغب ص: ۳۸۷ ط: مصطفى البابی الحلبي مصر وکذا فی تاج العروس ۳۸۷ ط: دار لبیا للنشر والتوزیع علی مطابع دار صادر بیروت.

(۳) المبتدع... وهو اشد من الفسق من حیث العمل لان الفاسق من حیث العمل یعترف بانه فاسق ویخاف ویستغفر بخلاف المبتدع حلبی کبیر ص: ۵۱۴ باب الامامة ط: سهیل اکیڈمی، الابداع فی مضار الابتداع ص: ۳۳ ط: المكتبة العلمیه بالمدينة المنورة، طبع خامس، الترغیب والترہیب ۳۰/۱ فصل الترہیب من ترک السنة وارتکاب البدع، ط: دارالکتب العلمیة بیروت لبنان.

نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

فجر اور ظہر کی سنتوں کی قضاء میں فرق ہے

فجر کی سنت قضاء ہونے کی صورت میں سورج طلوع ہونے کے بعد ادا کرنا ضروری نہیں بہتر ہے، اور ظہر کی سنت اگر فرض سے پہلے ادا نہ کر سکا تو فرض کے بعد پڑھنا ضروری ہے، دونوں میں فرق ہونے کی وجہ یہ ہے کہ سورج نکلنے کے بعد فجر کا وقت باقی نہیں رہتا ہے اور ظہر کے فرض پڑھنے کے بعد بھی ظہر کا وقت باقی رہتا ہے اس لئے ظہر کی سنت پڑھنا ضروری ہے اور فجر کی سنت پڑھنا ضروری نہیں۔ (۲)

فجر سے پہلے دنیاوی باتیں کرنا

فجر کی نماز سے پہلے ذکر الہی، قرآن مجید کی تلاوت کے علاوہ دنیاوی باتیں وغیرہ

(۱) (الاصل فيه) ای فی الزلل والخطاء (انه ان لم يكن مثله) ای مثل ذالك اللفظ (فی القرآن والمعنى) ای والحال فی ان معنى ذالك اللفظ (بعيد) من معنى لفظ القرآن (متغير) معنى لفظ القرآن به (تغيرا فاحشا) قويا بحيث لا مناسبة بين المعنيين اصلا (تفسد صلوته) ايضا (كما اذا قرأ هذا الغبار مكان) قوله هذا الغراب (وكذا اذا لم يكن مثله فی القرآن ولا معنى له) (تغيرا فاحشا تفسد) حلی کبیر، ص: ۴۷۶. کتاب الصلاة، فصل فی زلة القاری ط: سهیل اکیڈمی لاہور. وان تغيرا المعنى نحو أن یقرأ "ان الابرار لفی جحیم وان الفجار لفی نعیم" فاكثر المشایخ علی أنها تفسد وهو الصحيح هكذا فی الظهيرية، هندية: ۸۰/۱. کتاب الصلاة، فصل زلة القاری ط: حقانیہ. شامی: ۶۳۱/۱. کتاب الصلاة باب الاستخلاف ط: سعید.

(۲) (ولا یقضیها الا بطریق التبعیة) لقضاء (فرضها قبل الزوال لا بعده فی الاصح) لورود الخبر بقضائها فی الوقت المهمل بخلاف القیاس فغيره علیه لا یقاس (بخلاف سنة الظهر) وكذا الجمعة (فانه) ان خاف فوت ركعة (یتركها) ویقتدی (ثم یأتی بها) علی انها سنة (فی وقته) ای الظهر قال فی الشامیة (قوله الا بطریق التبعیة) واما بعد طلوع الشمس فكذلك عندهما، وقال محمد: احب الی ان یقضیها الی الزوال، كما فی الدرر، قيل: هذا قریب من الاتفاق... قوله فی وقت المهمل هو ما لیس وقت فريضة وهو ما بعد طلوع الشمس الی الزوال. شامی: ۵۸، ۵۷/۲. باب ادراك الفريضة ط: سعید، مراقی الفلاح مع الطحطاوی ص: ۴۵۳. باب ادراك الفريضة ط: تدمی. فتح القدیر: ۴۷۵، ۴۷۶. باب ادراك الفريضة ط: دار الفكر.

کرنا مکروہ ہے تاکہ ”اعمال نامہ“ کی ابتداء عبادت سے ہو۔ (۱)

فجر کا مستحب وقت

۱..... مردوں کے لئے مستحب ہے کہ فجر کی نماز ایسے وقت میں شروع کریں کہ روشنی خوب پھیل جائے اور اتنا وقت باقی ہو کہ اگر سنت کے مطابق نماز ادا کی جائے، اور اس میں چالیس پچاس آیتوں کی تلاوت اچھی طرح کی جائے، اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اگر کسی وجہ سے نماز کو دوبارہ پڑھنا چاہیں تو اسی طرح چالیس پچاس آیتیں اس میں پڑھ سکیں۔ (۲)

(۱) يكره الكلام بعد انشقاق الفجر الى ان يصلى الا بخير ، وبعد الصلاة ، لا بأس به وبالمشي في حاجته ، وقيل يكره الى الشمس وقيل الى ارتفاعها ، فتح القدير : ۱ / ۳۹ ، باب المواقيت فصل في اوقات التي تكره فيها الصلاة ، ط : دار الفكر الطبعة الثانية ، ”... والمعنى فيه ان يكون اختتام الصحيفة بالعبادة كما جعل ابتدائها بها ليمحى ما بينهما من الزلات ، ولذا كره الكلام قبل صلاة ، الفجر ، رد المحتار : ۱ / ۳۶۸ ، كتاب الصلاة ، ط : سعيد كراچی . مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى ، ص : ۱۸۵ ، كتاب الصلاة ، ط : قديمى كراچی . البحر الرائق : ۱ / ۲۲۸ ، كتاب الصلاة ، ط : سعيد كراچی .

(۲) ”(ويستحب الاسفار) وهو التأخير للاضاءة (بالفجر) بحيث لو ظهر فسادها اعادها بقراءة مسنونة قبل طلوع الشمس سفروا حضراً (للرجال) الخ ، مراقى الفلاح مع الطحطاوى ، ص : ۱۸۰ ، ۱۸۲ ، كتاب الصلاة ، ط : قديمى كراچی . (ويستحب فى) صلاة (الفجر الاسفار) بها بان تصلى فى وقت ظهور النور وانكشاف الظلمة والغلس بحيث يرى الراى موقع نبله) (عندنا) لقوله عليه الصلاة والسلام اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر ، رواه الترمذى ، وقال حديث حسن وروى الطحاوى عن ابراهيم قال ما اجتمع اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم على شئ مثل ما اجتمعوا على التنوير بالفجر ، الخ ، حلبى كبير ، ص : ۲۳۲ ، الشرط الخامس الوقت ، ط : سهيل اكيڈمى لاہور ، شامى : ۱ / ۳۶۶ ، كتاب الصلاة ، ط : سعيد كراچی ، ہندیہ : ۱ / ۵۱ ، ۵۲ ، كتاب الصلاة ، الباب الاول فى المواقيت ، الفصل الثانى فى بيان فضيلة الاوقات ، ط : حقانيہ ملتان .

۲..... عورتوں کو ہمیشہ اور مردوں کو حج کے دوران مزدلفہ میں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے۔ اور عورتوں کے لئے باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں جب مرد حضرات جماعت سے فارغ ہو جائیں تب پڑھیں۔ (۱)

فجر کا وقت

فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور آفتاب کا کنارہ طلوع ہونے تک باقی رہتا ہے یعنی اس سے لحظہ بھر پہلے تک وقت باقی رہتا ہے، جب آفتاب کا ذرا سا کنارہ بھی نکل آتا ہے تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

”نوٹ“: رات کے آخری حصے میں سب سے پہلے مشرقی کنارے پر آسمان کے درمیان ایک سپیدی ظاہر ہوتی ہے، مگر یہ سپیدی قائم نہیں رہتی بلکہ تھوڑی دیر کے بعد غائب ہو جاتی ہے، اور اس کے بعد اندھیرا ہو جاتا ہے اس کو صبح کاذب کہتے ہیں اس کے تھوڑی دیر بعد ایک سپیدی آسمان کے مشرقی کناروں پر ظاہر ہوتی ہے اور وہ باقی رہتی ہے، اور اس روشنی میں آہستہ آہستہ اضافہ ہوتا رہتا ہے اس کو صبح صادق کہتے ہیں اور اسی سے فجر کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے۔ (۲)

(۱) والاسفار بالفجر مستحب سفر او حضراً (للرجال) الا فی مزدلفۃ للحاج فان التغلیس لہم افضل لو اوجب الوقوف بعدہ بہا کما ہو فی حق النساء دائماً لانہ اقرب للستر وفي غیر الفجر الانتظار الی فراغ الرجال عن الجماعة، مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۱۸۲، کتاب الصلاة، ط: قدیمی کراچی، رد المحتار: ۱/۳۶۶، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۱/۲۳۷، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی۔

(۲) (اول وقت الفجر) ای صلوۃ الفجر (اذا طلع الفجر الثانی ہو) ای الفجر الثانی (البیاض) ای النور (المستطیر) ای المنتشر (فی الافق) ای فی نواحی السماء (فیطلوع الفجر الاول) المسمى بالفجر الكاذب (وهو البیاض المستطیل) ای الذی یبدو طولاً ممتداً الی جهة الفرق..... (وآخر وقتها قبیل طلوع الشمس) ای الجزء الكائن قبیل طلوع الشمس عن الزمان

فجر کی جماعت شروع ہو چکی ہے سنت پڑھے یا نہیں

☆..... اگر فجر کی نماز شروع ہو چکی ہے، اور کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت آئے کہ اس نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھیں، اگر اس کو اسی وقت سنت پڑھنے کے بعد جماعت کی ایک رکعت ملنے کی امید ہو تو پھر الگ جگہ پر سنتیں پڑھ کر جماعت میں شریک ہو جائے بلکہ ایک قول کے مطابق اگر سنت پڑھنے کے بعد سلام سے پہلے التحیات میں شامل ہونے کا یقین ہے تو الگ جگہ پر سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہو جائے (۱) اور اگر سلام سے پہلے امام کے ساتھ شامل ہونے کا یقین نہیں تو سنت نہ پڑھے بلکہ جماعت میں شامل ہو جائے پھر اسی دن اشراق کے وقت سے لیکر زوال سے پہلے کسی بھی وقت قضاء کی نیت سے پڑھ لے، اور اگر زوال تک نہیں پڑھا تو بعد میں پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ (۲)

— کبیر، ص: ۲۲۶، الشرط الخامس فروع فی شرح الطحطاوی، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، ووقت الفجر من الصبح الصادق وهو البياض المنتشر في الافق الى طلوع الشمس الخ، ہندیہ: ۵۱/۱، کتاب الصلاة، باب فی المواقیت ط: رشیدیہ کوئٹہ، شامی: ۳۵۹/۱، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۲۴۴/۱، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی۔

(۱) بخلاف سنة الفجر فانه يجوز اذا علم انه يدركه في التشهد عندهما وعند محمد اذا علم انه يدرك الركعة واما اذا لم يعلم انه يدركه لو صلاها فانه يتركها ويقتدى، حلی کبیر، ص: ۳۹۷، فصل فی النوافل، ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۷۳/۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی، شامی: ۵۶/۲، کتاب الصلاة، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی۔

(۲) " (قوله ولا يقضيها الا بطريق التبعة الخ) واما اذا فاتت وحدها فلا تقضى قبل طلوع الشمس بالا جماع لكرهية النفل بعد الصبح، واما بعد طلوع الشمس فكذلك عندهما، وقال محمد: احب الي ان يقضيها الى الزوال كما في الدرر، قبل هذا قريب من الاتفاق، الخ، رد المحتار: ۵۷/۱، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی، حلی کبیر، ص: ۳۹۷، فصل فی النوافل، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، بدائع الصنائع: ۲۸۷/۲ - ۲۸۸، کتاب الصلاة، فصل فی بیان ان السنة اذا فاتت عن وقتها هل تقضى ام لا؟ ط: سعید کراچی۔ "..... فلا قضاء لها قبل الشمس: ولا بعد الزوال اتفاقا، مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۳۵۳، کتاب الصلاة، باب ادراک الفریضة، ط: قدیمی کراچی۔

☆.....صبح کی سنتیں امام کے عین پیچھے ادا کرنا سخت مکروہ ہے۔ (۱)

☆.....اگر یہ ڈر ہو کہ فجر کی سنت اگر نماز کے سنن اور مستحبات وغیرہ کی پابندی سے ادا کی جائے گی تو جماعت نہیں ملے گی، تو ایسی حالت میں صرف نماز کے فرائض اور واجبات پر اختصار کر کے سنن و مستحبات کو چھوڑ سکتا ہے۔ (۲)

فجر کی سنت

☆.....فجر کے وقت فرض نماز سے پہلے دو رکعت سنت مؤکدہ ہیں ان کی تاکید تمام سنن مؤکدہ سے زیادہ ہے، یہاں تک کہ بعض روایات میں امام صاحب سے ان دو رکعتوں کے بارے میں واجب ہوتا منقول ہے۔ (۳)

(۱) واشدها کراہۃ ان یصلیہا مخالطاً للصف مخالفاً للجماعة والذی یلی ذلک خلف الصف من غیر حائل ومثله فی النہایۃ والمعراج، شامی: ۵۶/۲، باب ادراک الفریضۃ، ط: سعید کراچی، وتکرہ فی موضعین الاول ان یصلیہا مخالطاً للصف مخالفاً للجماعة، الثانی ان یکون خلف الصف من غیر حائل بینہ وبين الصف والاول اشد کراہۃ من الثانی، البحر الرنق: ۷۴/۲، باب ادراک الفریضۃ، ط: سعید کراچی، فتح القدیر: ۴۱۶/۲، کتاب الصلاة، باب ادراک الفریضۃ، ط: رشیدیہ کوئٹہ، حلبی کیر، ص: ۳۴۳، فصل فی النوافل، ط: نعمانیہ کوئٹہ.

(۲) [تنبیہ] قال فی القنیۃ لو خاف انه لو صلی سنة الفجر بوجهها تفوته الجماعة، ولو اقتصر فیها بالفتحة و تسبیحة فی الركوع والسجود یدرکها فله ان یقتصر علیها لان ترک السنة جائز لا ادراک الجماعة، فسنۃ السنة اولی وعن القاضی الزرنجری: لو خاف ان یفوته الركعتان یصلی السنة ویترک الشاء والعود وسنة القراءة ویقتصر علی آية واحدة لیکون جمعا بینهما، رد المحتار: ۵۷/۲، کتاب الصلاة، باب ادراک الفریضۃ، مطلب هل الاساءة دون الکراہۃ او افحش ط: سعید کراچی.

(۳) ”سن سنة مؤکدة منها رکعتان قبل صلاة الفجر وهی اقوی السنن وروی المرغینانی عن ابی حنیفة رحمه الله انها واجبة، مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۳۸۸، کتاب الصلاة، فصل فی بیان النوافل، ط: قدیمی کراچی، البحر الرائق: ۴۷/۲-۳۸، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی، رد المحتار: ۱۴/۲، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ فجر کی سنتیں نہ چھوڑو، چاہے تم کو گھوڑے کچل ڈالیں (۱) یعنی جان جانے کا ڈر ہو تب بھی فجر کی دو رکعت سنت کو نہ چھوڑو، اس سے مراد صرف تاکید اور ترغیب ہے، ورنہ جان جانے کے ڈر سے فرض بھی چھوڑنا جائز ہے۔ (۲)
ایک حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نزدیک فجر کی سنتیں تمام دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے ان سب سے بہتر ہے۔ (۳)

☆..... فجر کی فرض نماز سے پہلے دو رکعت سنت ہیں، یہ تمام سنتوں میں سب سے زیادہ ضروری سنتیں ہیں، مجبوری کے بغیر ان کا بیٹھ کر پڑھنا، یا کسی عذر کے بغیر سواری کے اوپر ادا کرنا جائز نہیں ہے، (۴) ان کا وقت وہی ہے جو فجر کی نماز کا وقت ہے۔ (۵)

(۱) عن ابی ہریرۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "لا تدعوہما وان طردتکم الخیل"، سنن ابی داؤد: ۱/۱۷۹، کتاب الصلاة، باب رکعتی الفجر، فی تخفیفہما، ط: ایچ ایم سعید کراچی.

(۲) الحاصل ان المصلی متى سمع احداً يستغیث وان لم يقصده بالنداء او كان اجنبیاً وان لم يعلم ما حل به او علم وكان له قدرة على اغائته وتخليصه وجب اغائته وقطع الصلاة فرضاً كانت او غيره، رد المحتار: ۲/۵۱، کتاب الصلاة، باب ادراك الفريضة، ط: سعید کراچی.

(۳) عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: رکعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها، جامع الترمذی: ۱/۹۵، ابواب الصلاة، باب ما جاء فی رکعتی الفجر من الفضل، ط: سعید کراچی. وفي رواية لمسلم: لهما احب الى من الدنيا جميعاً.

(۴) وقد ذكروا ما يدل على وجوبها، قال في الخلاصة: اجمعوا ان ركعتي الفجر قاعداً من غير عذر لا يجوز كذا روى الحسن عن ابی حنيفة، اھ البحر الرائق: ۲/۴۷، باب الوتر والنوافل، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۳۸۷، کتاب الصلاة، فصل فی بیان النوافل، ط: قدیمی کراچی. رد المحتار: ۲/۱۳، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی.

(۵) (سن سنة مؤكدة منها ركعتان قبل صلاة الفجر) والافضل في سنة الفجر اداؤها في اول الوقت مع التخفيف، مراقی الفلاح، مع الطحطاوی، ص: ۳۸۷-۳۸۸، باب الوتر والنوافل، کتاب الصلاة، ط: قدیمی کراچی.

☆..... اگر اتفاق سے فجر کی فرض اور سنت دونوں قضاء ہو گئیں تو اس دن زوال

سے پہلے پہلے سنت اور فرض دونوں کی قضاء کرے۔ (۱)

☆..... اگر اسی دن فجر کی نماز زوال ہونے سے پہلے پڑھی جا رہی ہے تو قضاء

کی نیت سے پہلے فجر کی سنت ادا کرے، پھر فجر کی فرض نماز پڑھے۔ (۲)

☆..... اور اگر زوال کے بعد فجر کی نماز پڑھی جا رہی ہے تو صرف قضاء کی نیت

سے فجر کی فرض نماز پڑھے، سنت کی قضاء نہ کرے۔ (۳)

☆..... اور اگر پہلے کی پرانی نمازوں کی قضاء کر رہا ہے، تو صرف قضاء کی نیت

سے فجر کی فرض نماز ادا کرے، سنت نہ پڑھے۔ (۴) اور فجر کی سنت فوت ہو جانا بہت بڑا

(۱) ولا یقضیہا الا بطریق التبعیۃ قوله ولا یقضیہا الا بطریق التبعیۃ ای لا یقضی سنة الفجر الا اذا فاتت مع الفجر فیقضیہا تبعاً لقضائه قبل الزوال شامی: ۵۷/۲، باب ادراک الفریضۃ، ط: سعید کراچی۔ وانما تقضى تبعاً له وهو یصلی بالجماعة او وحده الى وقت الزوال، فتح القدیر ص: ۳۱، باب ادراک الفریضۃ، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔ بدائع الصنائع: ص: ۶۲۳، فصل ان السنة اذا فاتت هل تقضى ام لا، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، حلبی کبیر، ص: ۳۹۷، فصل فی النوافل، ط: سہیل اکیڈمی لاہور۔

(۲) ولا یقضیہا الا بطریق التبعیۃ لقضاء فرضها (قبل الزوال) قوله لقضائها (متعلق بالتبعیۃ و اشار بتقدیر المضاف الی ان التبعیۃ فی القضاء فقط، فلیس المراد انها تقضى بعده تبعاً له بل تقضى قبله تبعاً لقضائه۔ شامی: ۵۷/۲، ۵۸، باب ادراک الفریضۃ، ط: سعید کراچی۔ بدائع الصنائع: ۴۸۷/۱، فصل ان السنة اذا فاتت عن وقتها هل تقضى ام لا؟ البحر الرائق: ۷۳/۲، باب ادراک الفریضۃ، ط: سعید کراچی۔

(۳) واذا زالت الشمس یقضی الفرض ولا یقضی السنة تاتارخانیۃ: ۶۲۳/۱، کتاب الصلاة، فصل فی التطوع قبل الفرض وبعده، ط: ادارة القرآن کراچی۔ شامی: ۵۸/۲، باب ادراک الفریضۃ، ط: سعید کراچی۔ فتح القدیر: ۳۱۷/۱، باب ادراک الفریضۃ، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔

(۴) وسائر النوافل اذا فاتت عن وقتها لا تقضى بالاجماع سواء فاتت مع الفرض او بدون الفرض هذا هو المذكور فی ظاہر الرویۃ، تاتارخانیۃ: ۶۲۳/۱، کتاب الصلاة، فصل فی التطوع قبل الفرض وبعده، ط: ادارة القرآن کراچی۔ شامی: ۵۸/۲، باب ادراک الفریضۃ، ط: سعید، المحيط البرہانی: ۲۳۵/۲، کتاب الصلاة، فصل فی التطوع قبل الفرض وبعده، ط: ادارة القرآن۔ انظر الحاشیۃ السابقۃ ایضاً۔

نقصان ہے، گویا اس کے گھربار اور بال بچے سب ہلاک ہو جانے کا جتنا نقصان ہے، فجر کی سنت فوت ہونے کا نقصان اس سے زیادہ ہے۔

☆..... اگر فجر کی فرض نماز کی جماعت میں امام کے ساتھ ”التحیات“ میں بھی شامل ہونے کی امید ہو تو فجر کی سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہو جائے، اور سنت کو نہ چھوڑے، کیونکہ تمام سنتوں میں فجر کی سنت کی تاکید سب سے زیادہ آئی ہے اس لئے اگر سنت پڑھنے کے لئے علیحدہ جگہ ہے تو فجر کی سنت کو چھوڑنا صحیح نہیں ہوگا، کیونکہ جماعت کے دوران سنت کو الگ پڑھنا منع نہیں ہے۔ (۱)

باقی ایسی صورت میں جماعت کے برابر میں کھڑا ہو کر سنت نہ پڑھے بلکہ مسجد کے دروازہ کے پاس یا علیحدہ جگہ میں سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔ اور اگر سنت پڑھنے کے لئے الگ جگہ نہیں ہے تو اگر جماعت مسجد کے اندر ہو رہی ہے تو سنت باہر پڑھے، اور اگر جماعت باہر صحن میں ہو رہی ہے تو سنت اندر ہال میں پڑھے۔

اور اگر ایسی سہولت بھی نہیں تو مجبوراً پیچھے کی صفوں میں سنت پڑھے، اور اس کے

(۱) بخلاف سنة الفجر فانه يجوز اداؤها اذا علم انه يدركه في التشهد عندهما وعند محمد اذا علم انه يدرك الركعة الثانية، حلبى كبير، ص: ۳۹۷، فصل فى النوافل، ط: سهيل اكيدي لاهور، وفى الشامى: (واذا خاف فوت ركعتى) (الفجر لا شغاله بسنتها تركها) لكون الجماعة اكمل (والا) بان رجاء ادراك ركعة فى ظاهر المذهب، وقيل التشهد واعتمده المصنف والشربلانى تبعاً للبحر، (قوله وقيل التشهد) اى اذا رجا ادراك الامام فى التشهد لا يتركها بل يصلحها وان علم ان تفوته الركعتان معه، شامى: ۵۶/۲، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۷۳/۲، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچى، مراقى الفلاح مع الطحطاوى، ص: ۴۵۱، كتاب الصلاة، باب ادراك الفريضة ط: قديمى كراچى.

بعد جماعت میں شامل ہو جائے۔ (۱)

فجر کی سنت جماعت کے وقت پڑھنے کی وجہ

جن لوگوں نے فجر کی سنت نہیں پڑھی ہے ان لوگوں کے لئے فجر کی فرض نماز کی جماعت شروع ہونے کے بعد بھی فجر کی سنت پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ بعض حدیثوں میں فجر کی سنت کی بہت تاکید آئی ہے اور صحابہ کرام کا عمل بھی ایسا رہا ہے کہ فجر کی فرض نماز شروع ہونے کے بعد انہوں نے فجر کی سنت پڑھی ہے اور سنت پڑھ کر جماعت میں شریک ہوئے ہیں، چنانچہ وہ آثار، حدیث کی کتابوں میں منقول ہیں اس لئے ان پر عمل کیا جاتا ہے۔

اور صحابہ کرام کے آثار سے ایسا ثابت ہے کہ صبح کی فرض نماز کی قرأت کی آواز آتی تھی اور وہ ایک طرف ہو کر سنتیں پڑھتے تھے، اس لئے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ایسا حکم دیا ہے کہ علیحدہ ہو کر صبح کی سنتیں پڑھ لے، پھر جماعت میں شریک ہو جائے، تاکہ سنت پڑھنے اور جماعت میں شامل ہونے کی دو فضیلتیں حاصل ہو جائیں۔ (۲)

(۱) ثم السنة (المؤكدة التي يكره خلافها) (في سنة الفجر) وكذا في سائر السنن (هو ان لا يأتى مخالطاً للصف) بعد شروع القوم في الفريضة ولا خلف الصف من غير حائل (وان يأتى بها اماماً في بيته) وهو الافضل (او عند باب المسجد) ان امكنه ذلك بان كان ثمة موضع يليق للصلوة (وان لم يمكنه) ذلك (ففي المسجد الخارج) ان كانوا يصلون في الداخل او في الداخل ان كانوا في الخارج ، ان كان هناك مسجد ان صيفى وشتوى (وان كان المسجد واحداً فخلف اسطوانة ونحو ذلك) كالعمود والشجرة وما اشبهها في كونها حائلاً والاتباع بها خلف الصف من غير حائل مكروه ومخالط للصف كما يفعله كثير من الجهال اشد كراهة لما فيه مخالفة الجماعة (حلبى كبير ، ص : ۳۹۶ . فصل في النوافل ط : سهيل) ، شامى : ۵۶ / ۲ .

۵۷ باب ادراك الفريضة ، مطلب هل الاساءة دون الكراهة أو أفحش ، ط : سعيد كراچى . البحر الرائق : ۷۴ / ۲ . باب ادراك الفريضة ط : سعيد كراچى .

(۲) الاصل في هذا أن تكبيرة الافتتاح لها فضيلة عظيمة قال النبي ﷺ (تكبيرة الافتتاح خير من الدنيا وما فيها) وكذلك سنة الفجر لها فضيلة عظيمة قال عليه الصلوة والسلام (ركعتا الفجر

فجر کی سنت رہ گئی

اگر کوئی شخص فجر کی سنت پڑھے بغیر جماعت میں شامل ہو گیا، تو وہ فرض سے فارغ ہونے کے بعد اسی وقت سنت نہ پڑھے بلکہ آفتاب طلوع ہونے کے بعد جب دس پندرہ منٹ ہو جائیں تو قضاء کی نیت سے پڑھے کیونکہ فجر کے فرض کے بعد سورج طلوع ہونے سے پہلے سنت کی قضاء پڑھنا مکروہ ہے۔ (۱)

فجر کی سنت کی قضاء

☆..... فجر کی سنت کی مستقل قضاء نہیں ہے، البتہ اگر کسی وجہ سے فجر کی نماز قضاء

= خیر من الدنيا وما فيها) والمراد سنة الفجر وقال عليه الصلوة والسلام في ركعتي الفجر (صلوهما فإن فيهما الرغائب) ومهما أمكن الجمع بين الفضيلتين لا تترك أحدهما فإذا كان يدرك ركعة من الفجر مع الإمام أمكنه إحراز الفضيلتين وقد صح أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج إلى حى من أحياء العرب، يصلح بينهم بشئ بلغه منهم واستخلف عبد الرحمن بن عوف فلما رجع وجدته في الصلوة فدخل منزله وصلى ركعتي الفجر ثم خرج وصلى معه وعبد الله بن مسعود دخل المسجد فوجد الإمام في صلوة الفجر فقام خلف سارية وصلى ركعتي الفجر ثم صلى مع الإمام، المحيط البرهاني: ۲/ ۲۳۸-۲۳۹، كتاب الصلوة، فصل في التطوع قبل الفرض وبعده، ط: إدارة القرآن كراچی. واصل هذا ما روى عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إذا أقيمت فلا صلوة إلا المكتوبة وإنما خص سنة الفجر عن هذا بالاثار وروى عن الصحابة رضي الله عنهم أنهم صلوهما بعد الشروع، ولقوله عليه السلام صنوهما وإن طردتكم الخيل وقوله عليه السلام ركعة الفجر خير من الدنيا وما فيها، فتح القدير: ۱/ ۳۱۲-۳۱۵، باب ادراك الفريضة، ط: رشيدية كوئٹہ. حلی کبیر ص: ۳۸۳، فصل فی النوافل، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، شامی: ۲/ ۱۴، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی.

(۱) واما اذا فاتت وحدها فلا تقضى قبل طلوع الشمس بالاجماع لكراهة النفل بعد الصبح واما بعد طلوع الشمس فكذلك عندهما، وقال محمد: احب الى ان يقضيها الى الزوال كما في الدرر، قيل هذا قريب من الاتفاق، رد المحتار: ۲/ ۵۷، باب ادراك الفريضة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/ ۷۴، باب ادراك الفريضة، ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۱/ ۲۸۷-۲۸۸، فصل فی بیان ان السنة اذا فاتت عن وقتها هل تقضى ام لا، ط: سعید کراچی.

ہو گئی ہے تو اس دن زوال سے پہلے پہلے فجر کے فرض کے ساتھ سنت کی بھی قضاء کرے، مثلاً کوئی شخص سوتا رہا یہاں تک کہ سورج نکل آیا تو اسی دن اشراق کے وقت سے زوال سے پہلے پہلے قضاء کی نیت سے پہلے سنت پڑھے پھر فرض پڑھے۔ اور اگر زوال ہو گیا تو فرض کی قضاء کرے سنت کی نہیں، کیونکہ زوال کے بعد فجر کی سنت کی قضاء نہیں ہے۔ (۱)

☆..... اگر کسی نے صرف فجر کی فرض پڑھ لی سنت نہیں پڑھی، تو اس صورت میں بھی امام محمدؒ کے قول کے مطابق اسی دن اشراق کے بعد زوال سے پہلے پہلے قضاء کی نیت سے دو رکعت سنت پڑھ لے، اور اگر زوال تک نہیں پڑھی تو بعد میں پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ (۲)

فجر کی سنت کی قضاء کیوں لازم نہیں

اگر فجر کی دو رکعت فجر کی فرض نماز سے پہلے ادا نہیں کی گئی اور سنت پڑھنے سے پہلے فجر کی فرض نماز پڑھ لی تو آفتاب طلوع ہونے تک سنت نہیں پڑھ سکتا البتہ سورج طلوع ہونے کے بعد جب اس دن اشراق کا وقت ہوگا، اس وقت سے زوال تک قضاء کی نیت

(۱) والشرع انما ورد فی قضاء رکعتی الفجر عند فوتها مع الفرض قبل الزوال کما فی غداة ليلة الصبر ولم یرد فی قضائها اذا فاتت وحدها بعد طلوع الشمس قبل الزوال، حلبی کبیر، ص: ۳۹۷، فصل فی النوافل، ط: سهیل اکیڈمی لاہور، شامی: ۵۷/۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی، مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۴۵۳، باب ادراک الفریضة، ط: قدیمی کراچی، البحر: ۷۴/۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید.

(۲) وقال محمد احب الی ان اقضيها اذا فاتت وحدها بعد طلوع الشمس قبل الزوال، حلبی کبیر، ص: ۳۹۷، فصل فی النوافل، ط: سهیل اکیڈمی لاہور، شامی: ۵۷/۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید، بدائع الصنائع: ۲۸۷/۱ - ۲۸۸، فصل فی بیان ان السنة اذا فاتت عن وقتها هل تقضى أم لا، ط: سعید کراچی "واذا زالت الشمس يقضى الفرض ولا يقضى السنة، تاتارخانية: ۶۳۳/۱، کتاب الصلوة، فصل فی التطوع قبل الفرض وبعده، ط: ادارة القرآن کراچی.

سے اس سنت کو پڑھنے کی اجازت ہوگی۔

واضح رہے کہ سورج نکلنے کے بعد سنت کی قضاء پڑھے تو بہتر ہے لازم نہیں ہے، اس کی وجہ یہ کہ سورج نکلنے کے بعد فجر کا وقت باقی نہیں رہتا اور سنت ادا کرنا لازم نہیں ہوتا۔ (۱)

فجر کی نماز چار رکعت پڑھ لی

اگر کسی نے بھول کر فجر کی نماز دو رکعت کی بجائے چار رکعت پڑھ لی، پس اگر دو رکعت پر بیٹھنے کے بعد بھول کر کھڑا ہو کر مزید دو رکعت پڑھ لی، تو اس کی فجر کی نماز ہو جائے گی اور آخری دو رکعت نفل ہو جائیں گی، البتہ اخیر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا، اور اس طرح چار رکعت پڑھنے والا گنہگار بھی نہیں ہوگا۔ (۲)

(۱) واما اذا فاتت وحدها فلا تقضى قبل طلوع الشمس بالا جماع لكرهية النفل بعد الصبح واما بعد طلوع الشمس فكذلك عندهما وقال محمد احب الى ان يقضيها الى الزوال كما في الدرر، قيل هذا قريب من الاتفاق لان قوله احب الى دليل على انه لو لم يفعل لا لوم عليه، وقالا: لا يقضى، وان قضى فلا بأس به كذا في الخبازية، شامی: ۵۷/۲، باب ادراك الفريضة، مطلب هل الاساءة الخ، ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۷۴/۲، باب ادراك الفريضة، ط: سعید کراچی، بدائع الصنائع: ۲۸۷/۱ - ۲۸۸، فصل فی بیان ان السنة اذا فاتت عن وقتها هل تقضى ام لا، ط: سعید کراچی، مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۴۵۳، باب ادراك الفريضة، كتاب الصلاة، ط: قدیمی کراچی، حلی کبیر، ص: ۳۹۷، فصل فی النوافل، ط: سهیل اکیڈمی لاہور۔

(۲) (وان قعد الجلوس الاخير قدر التشهد ثم قام فان سجد لم يبطل فرضه لوجود الجلوس الاخير (وضم) استحبابا وقيل وجوبا اليها اي الى الزائدة ركعة اخرى في المختار لتصير الزائدتان له نافلة.... وسجد للسهو لتأخير سلامه، وفي السيد عن النهر ينبغي ان يكون محل الخلاف ما اذا لم يكن وقت كراهة فان كان لم يندب ولم يجب، وهل يكره، الاصح لا، وعليه الفتوى، حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۴۷۰، باب سجود السهو، ط: قدیمی کراچی، رد المحتار: ۸۷/۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۱۰۳/۲ - ۱۰۵، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی، ہندیہ: ۱۲۹/۱، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر فی سجود السهو، فصل سہو الامام یوجب علیہ وعلى من خلفه السجود، ط: حقانیہ ملتان۔

واضح رہے کہ فجر میں نماز پڑھنے کے بعد قصد انفل نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن بھول کر یا کسی مجبوری کی وجہ سے پڑھنے کی صورت میں مکروہ نہیں ہے، اور پڑھنے والا بھی گنہگار نہیں ہوگا۔ (۱)

فجر کی نماز دوبارہ پڑھنا

فجر کی فرض نماز شریعت کے مطابق ایک دفعہ پڑھنے کے بعد اسی وقت دوبارہ پڑھنا جائز نہیں، کیونکہ ایک دفعہ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد دوبارہ پڑھنے کی صورت میں نفل ہوگا، اور فجر کی نماز کے بعد اشراق کے وقت تک کوئی نفل پڑھنا منع ہے (۲) ہاں اگر فجر کی نماز فاسد ہوگئی، یا دوبارہ پڑھنا لازم ہو گیا تو اس صورت میں دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۳)

(۱) (قرئہ وضم سادسة) اطلق فی الضم فشمّل ما اذا كان فی وقت مکروه کما بعد الفجر والعصر لان التطوع انما یکره فیہما اذا كان عن اختیار اما اذا لم یکن عن اختیار فلا وعلیہ الاعتماد، وکذا فی الخانیة، وهو الصحيح، کذا فی التبیین، وعلیہ الفتوی، کذا فی المجتبى، البحر الرائق: ۱۰۴/۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی، ہندیہ: ۱۲۹/۱، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، فصل سهو الامام یوجب علیہ وعلی من خلفه السجود، ط: حقانیہ ملتان، رد المحتار: ۸۷/۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۷۰، باب سجود السهو، ط: قدیمی کراچی۔

(۲) والقرض بعد اتمامه لا یحتمل الا نقاض، ولا یدخل فی صلاة الامام لان التفل بعد صلاة الفجر مکروه، بدائع الصنائع: ۶۴۱/۱، کتاب الصلاة، فصل فی بیان ما یکره منها تحت عنوان: فصل الجماعة، ط: دار الکتب العربیة، قید بالفائنة لان غیر الفائنة لا یقضی وقال بعضهم لا یکره، لکن لا یقضی بعد صلاة الفجر ولا بعد صلاة العصر، الخ، البحر الرائق: ۸۰/۲، باب قضاء الفوائت ط: سعید کراچی۔ شامی: ۵۵/۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی۔

(۳) المفسد هنا قسمان: ما یوجب القضاء فقط، او مع الکفارة۔ شامی: ۳۹۳/۲، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسده، ط: سعید کراچی۔ قوله الفساد والبطالان فی العبادات بیان ایضا: ۲۹۳/۲، واذا ظهر حدث امامه وکذا کل مفسد فی رأى مقتد (بطلت فیلزم اعادتها) الدر مع الرد: ۵۹۱/۱، باب الامامة قبیل مطلب المواضع التي تفسد صلاة الامام دون المؤتم، ط: سعید کراچی۔

فجر کی نماز رمضان المبارک میں

رمضان المبارک میں فجر کی نماز ابتدائی وقت میں پڑھنا زیادہ بہتر ہے تاکہ سب لوگ سحری سے فارغ ہو کر فوراً جماعت میں شرکت کر سکیں، اور جماعت بڑی ہو، ورنہ تاخیر کی صورت میں لوگ سو جائیں گے، اور جماعت سے محروم ہو جائیں گے، ایک عظیم نقصان اٹھائیں گے۔ (۱)

فجر کی نماز شروع کر دی جماعت شروع ہو گئی

”فرض نماز شروع کر دی جماعت شروع ہو گئی“ کے عنوان کو دیکھیں۔

فجر کی نماز میں آفتاب طلوع ہو گیا

اگر فجر کی نماز کے دوران سورج طلوع ہو گیا تو نماز فاسد ہو گئی، اس صورت

(۱) عن قتادة عن انس ان زید بن ثابت حدثه انهم تسحروا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قاموا الى الصلاة فلت کم بينهما قال قدر خمسين او ستين یعنی آیت (بخاری: ۸۱/۱، کتاب الصلاة، باب وقت الفجر، ط: قدیمی کراچی، قال الشعرانی فی المیزان: وفي رواية اخرى لاحمد ان الاعتبار بحال المصلين فان شق عليهم التغليس كان الاسفار افضل، وان اجتمعوا كان التغليس افضل، وقال ابن عابدين رحمه الله تعالى فی رد المحتار: ”نعم، ذکر شراح الهدایة، وغيرهم فی باب التیمم ان اداء الصلوة، فی اول الوقت افضل، الا اذا تضمن التأخیر فضیلة لا تحصل بدونه کثیر جماعة، فتح الملهم: ۲/۷۹۳، کتاب المساجد باب استحباب التبکیر بالصبح ط: دار العلوم کراچی۔ فلو اجتمع الناس اليوم ایضا فی التغليس لقلنا به ایضا کما فی ”مبسوط السرخسی“ فی باب التیمم انه يستحب التغليس فی الفجر والتعجيل فی الظهر اذا اجتمع الناس... وقال رحمه الله بعده، ولعل هذا التغليس فی رمضان خاصة وهكذا ينبغي عندنا اذا اجتمع الناس وعليه العمل فی دار العلوم دیوبند من عهد الاکابر، فیض الباری: ۲/۱۳۶، کتاب مواقيت الصلاة، وقت الفجر، ط: مطبعة حجازی بالقاهرة، الطبعة الاولى

(نوٹ: بیروت کے نسخے میں (ولعل هذا التغليس) کے بعد والی عبارت موجود نہیں ہے۔)

میں سورج طلوع ہونے کے بعد جب اشراق کا وقت ہوگا یعنی طلوع کے بعد تقریباً پندرہ منٹ گزر جائیں تو پھر صبح کی نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

فجر کی نماز میں سورج نکل آیا

اگر فجر کی نماز کے دوران سورج نکل آیا تو نماز باطل ہو جائے گی، (۲) اس نماز کو سورج نکلنے کے بعد جب مکروہ وقت ختم ہو جائے گا تو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۳)

فجر کی نماز میں قرأت کی مقدار

☆..... اگر کوئی عذر نہیں تو امام اور تنہا پڑھنے والے کے لئے فجر کی نماز میں ”سورۃ حجرات“ سے ”سورۃ بروج“ تک کی سورتوں میں سے ایک ایک سورت ایک ایک رکعت

(۱) انظر الى الحاشية التالية.

(۲) او طلعت الشمس في الفجر (قوله او طلعت الشمس في الفجر) يعني طلوعها مفسد، فتح القدير: ۳۳۵/۱، كتاب الصلاة، باب الحدث في الصلاة، ط: رشيدية كونه. البحر الرائق: ۳۷۵/۱، باب الحدث في الصلوة، ط: سعيد كراچی. شامی: ۶۰۹/۱، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچی.

(۳) عن عقبه بن عامر الجهني قال: ثلاث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهانا ان نصلی فيهن او نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة حتى ترتفع، وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل وحين تضيف للغروب حتى تغرب، ترمذی: ۲۰۰/۱، ابواب الجنائز، باب ما جاء في كراهية الصلوة، على الجنابة عند طلوع الشمس وعند غروبها، ط: قديمی كراچی. (لا تجوز الصلاة، عند طلوع الشمس) ويجب قطعه وقضاؤه في غير مكروه في ظاهر الرواية، فتح القدير: ۲۰۲/۱، كتاب الصلاة، فصل في الاوقات التي تكره فيها الصلوة، ط: رشيدية شامی: ۳۷۰/۱، ۳۷۱ كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی.

میں پڑھنی چاہئے، یہ مسنون ہے۔ (۱)

☆..... یا کسی جگہ سے درمیانی درجہ کی کم سے کم چالیس آیتیں پڑھے، یہ کم سے

کم ہے۔ (۲)

☆..... متوسط درجہ یہ ہے کہ پچاس سے ساٹھ آیات تک پڑھے۔ (۳)

☆..... بہتر یہ ہے کہ سو آیات تک پڑھے۔ (۴)

☆..... اس سلسلے میں امام اور مقتدیوں کی ہمت اور شوق کا لحاظ رکھنا چاہئے البتہ

اگر وقت کی تنگی، یا کسی اور ضرورت یا عذر کی بناء پر کم قرأت کرنی پڑے تو کر سکتا ہے، ایک

دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز ”قل اعوذ برب الفلق“ اور ”قل

(۱) (ویسن فی الحضرة) لامام ومنفرد، ذکرہ الحلبي، والناس عنه غافلون (طوال المفصل) من الحجرات الى آخر البروج (في الفجر والظهر)، قال في الشامية: فان كان في امانة وقرار يقرأ في الفجر نحو سورة البروج والنشفت لانه يمكنه مراعاة السنة مع التخفيف، شامی: ۵۳۹/۱ - ۵۴۰ باب في صفة الصلوة فصل في القراءة ط: سعيد کراچی۔ فتح القدیر: ۲۹۴/۱، باب صفة الصلوة فصل في القراءة ط: رشیدیہ کوئٹہ، البحر الرائق: ۳۳۹/۱، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد کراچی۔

(۲، ۳، ۴) والمنقول في الجامع الصغير انه يقرأ في الفجر في الركعتين سوى الفاتحة اربعين او خمسين او ستين آية واقتصر في الاصل على الاربعين، وروى الحسن في المجرد ما بين ستين الى مائة وردت الاخبار بذلك كله عنه صلى الله عليه وسلم ثم قالوا يعمل بالروايات كلها بقدر الامكان واختلفوا في كيفية العمل به فقليل ما في المجرد من المائة محمل على الراغبين وما في الاصل محمل الكسالى او الضعفاء وما في الجامع الصغير من الستين محمل الاوساط..... قال في فتح القدیر الأولی ان يجعل هذا محمل اختلاف فعله عليه الصلوة والسلام بخلاف القول الاول فانه لا يجوز فعله عليه لانه لم يكونوا كسالى فيجعل قاعدة لفعل الانمة في زماننا، ويعلم منه انه لا ينقص في الحضرة عن الاربعين وان كانوا كسالى لان الكسالى الى محملها اهـ فالحاصل انه لا ينقص عن الاربعين في الركعتين في الفجر على كل حال على جميع الاقوال، البحر الرائق: ۳۳۰/۱، کتاب الصلاة، باب صفة الصلوة، فصل اذا اراد الدخول في الصلوة، ط: سعيد کراچی۔ فتح القدیر: ۲۹۱/۱، باب صفة الصلوة، فصل في القراءة، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔ شامی: ۵۴۰/۱ - ۵۴۱، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة ط: سعيد کراچی۔

اعوذ برب الناس“ سے پڑھائی ہے۔ (۱)

فجر کے بعد

فجر کی نماز کے بعد اپنی ضروریات کے لئے چلنے پھرنے میں کوئی حرج نہیں۔
بعض کے نزدیک طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک، اور بعض کے نزدیک آفتاب کے بلند
ہونے تک بلا ضرورت بات چیت کرنا مکروہ ہے۔ (۲)

فجر کے فرض میں یاد آیا کہ سنت نہیں پڑھی

فجر کی فرض نماز شروع کرنے کے بعد یاد آیا کہ سنت نہیں پڑھی ہے تو ایسی حالت

(۱) واختار فی البدائع عدم التقدير، وانه يختلف بالوقت والقوم والامام (قوله واختار فی البدائع عدم التقدير الخ) وعمل الناس اليوم على ما اختاره فی البدائع، رملی، والظاهر ان المراد عدم التقدير بمقدار معين لكل احد وفي كل وقت، كما يفيدہ تمام العبارة، بل تارة يقتصر على ادنى ما ورد كاقصر سورة من طوال المفصل فی الفجر او اقصر سورة من قصاره عند ضيق وقت او نحوه من الاعذار، ”لانه عليه الصلوة والسلام قرأ فی الفجر بالمعوذتين لما سمع بكاء صبي خشية ان يشق على امه وتارة يقرأ اكثر ما ورد اذا لم يمل القوم، فليس المراد الغاء الوارد ولو بلا عذر، ولذا قال فی البحر عن البدائع: والجملة فيه انه ينبغي للامام ان يقرأ مقدار ما يخف على القوم ولا يثقل عليهم بعد ان يكون على التمام وهكذا فی الخلاصة، آه، شامی: ۱/ ۵۳۱، باب صفة الصلوة، فصل فی القراءة، ط: سعيد كراچی، البحر الرائق: ۱/ ۳۴۰، باب صفة الصلوة، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة، ط: سعيد كراچی، فتح القدير: ۱/ ۲۹۱، باب صفة الصلوة، فصل فی القراءة ط: رشيدية كوئته.

(۲) تتمه..... كراهة الكلام بعد الفجر الى ان يصلى الابخير، وفي ابطال السنة اذ فصل به كلام، ولا بأس بالمشي لحاجة بعد الصلوة وقيل يكره الى طلوع الشمس وقيل الى ارتفاعها، آه، حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۱۰۳، كتاب الصلوة، فصل فی الاوقات المكروهة، ط: قديمى كراچی، وفي نسخة ۱۹۱ ط: قديمى. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۳۸۱، كتاب الصلوة، مطلب فی الصلوة فی الارض المغصوبة، ط: سعيد كراچی، فتح القدير: ۱/ ۲۰۹، قیل باب الاذان ط: رشيدية و ص: ۲۳۹، ط: دار الفكر، بيروت، الطبعة الثانية.

میں سنت کے لئے فرض نہ توڑے بلکہ فرض نماز پوری کرے اور سورج طلوع ہونے کے بعد جب اشراق کا وقت ہو جائے اس وقت سے زوال تک قضاء کی نیت سے دو رکعت سنت پڑھ لے۔ (۱)

فجر میں چھوٹی سورتیں پڑھنا

اگر اتفاق سے فجر کا وقت کم ہے، سورج طلوع ہونے کا وقت قریب ہے، تو چھوٹی سورتیں پڑھنا درست ہے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں ”قل اعوذ برب الفلق“ اور ”قل اعوذ برب الناس“ پڑھی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر فجر کا وقت تھوڑا ہے یا سفر کی وجہ سے جلدی ہے تو فجر کی نماز میں چھوٹی سورتیں پڑھنا درست ہے، اس میں کوئی قباحت نہیں۔ (۲)

فجر میں لمبی قرأت ہونے کی وجہ

رات میں دل کو زبان سے اور زبان کو کان سے پوری موافقت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ فجر کی نماز میں سب نمازوں سے زیادہ لمبی قرأت پڑھنا سنت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) وقال محمد احب الى ان اقصيها اذا فاتت وحدها بعد طلوع الشمس قبل الزوال ، حلبى كبير، ص: ۳۹۷، فصل فى النوافل، ط: سهيل اكيڏمى لاهور، شامى: ۵۷/۲، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچى، بدائع الصنائع: ۲۸۷-۲۸۸، فصل فى بيان ان السنة اذا فاتت عن وقتها هل تقضى ام لا؟، ط: سعيد كراچى، مراقى الفلاح مع الطحطاوى، ص: ۲۵۴، كتاب الصلاة، باب ادراك الفريضة، ط: قديمى كراچى.

(۲) بل تارة يقتصر على اذنى ما ورد كاقصر سورة من طوال المفصل فى الفجر او اقصر سورة من قصاره عند ضيق الوقت او نحوه من الاعذار، ”لانه عليه الصلوة والسلام قرأ فى الفجر المعوذتين لما سمع بكاء صبي خشية ان يشق على امه، شامى: ۵۴۱/۱، باب صفة الصلوة، فصل فى القراءة، ط: سعيد كراچى، البحر الرائق: ۳۴۰/۱، باب صفة الصلوة فصل واذا اراد الدخول فى الصلوة، ط: سعيد كراچى، فتح القدير: ۲۹۱/۱، باب صفة الصلاة، فصل فى القراءة، ط: رشيدية.

فجر کی نماز میں ساٹھ سے سو آیت تک پڑھتے تھے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں سورہ بقرہ، اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نمل اور سورہ ہود اور سورہ بنی اسرائیل اور سورہ یونس وغیرہ لمبی سورتیں پڑھا کرتے تھے، (۱) کیونکہ نیند سے جاگنے کے وقت دل کو فراغت ہوتی ہے اور فائدہ کی بات یہ ہے کہ پہلے پہلے جو آواز کان سے گذر کر دل پر پڑے وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہو، جس میں انسان کے لئے سراسر بھلائی، برکت اور خیر و خوبی بھری پڑی ہے، اور اس وقت وہ کلام دل میں کسی قسم کی مزاحمت کے بغیر مؤثر ہوتا ہے، اور دل میں خوب جم جاتا ہے۔ (احکام اسلام ص ۶۴) (۲)

(۱) والآثار قد اختلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فعه انه كان يقرأ في الفجر من ستين آية الى مائة، وعن بعض الصحابة رضي الله عنهم انه قال: تلقيت من في رسول الله صلى الله عليه وسلم سورة "ق" والذاريات، لكثرة ما كان يقرأ بهما في صلاة الفجر..... وروى عنه عليه السلام انه قرأ في الفجر سورة المزمل، والمدثر، وعنه عليه السلام انه قرأ في الركعة الاولى الم السجدة، وفي الثانية هل اتى على الانسان وعن ابي بكر الصديق رضي الله عنه انه قرأ في الركعة الاولى فاتحة البقرة وفي الثانية خاتمتها وعن عمر رضي الله عنه انه قرأ في الركعة الاولى سورة النمل وفي الركعة الثانية سورة بنی اسرائیل، المحيط البرهانی: ۲/ ۴۴، کتاب الصلوة فصل فی القراءة، ط: ادارة القرآن کراچی۔ تاتارخانیة: ۱/ ۴۴۹، کتاب الصلوة، الفرائض، فصل فی القراءة، ط: ادارة القرآن کراچی۔ وكذا فی البدائع، ۱/ ۴۷۸ - ۴۷۹، کتاب الصلوة، فصل القدر المستحب فی القراءة ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان.

(۲) والسرفی مخافتة الظهر والعصر ان النهار مظنة الصخب واللفظ فی الاسواق والدور واما غیرهما فوقت هذو الاصوات والجهر اقرب الی تذکر القوم واتعاضهم، حجة الله البالغة: ۲/ ۹، ویقرأ فی الفجر ستین آية الى مائة تدار کا لقله رکعاته بطول قراءته ولان رین الاشغال المعاشية لم يستحکم بعد، فیغتنم الفرصة لتدبر القرآن الخ، حجة الله البالغة: ۲/ ۹، اذکار الصلوة، وھیأتها المندوب الیها، ط: کتب خانہ رشیدیہ دہلی، بینا فی موضع آخر حکمة قراءۃ الفاتحة فی الصلوة، ومجمل ذلك ان الانسان یحمد ویشکر مولاه ویمجده ویقدسه، ولما كانت الاذان تتلذذ بسماع کلام الله لحلاوة معناه وعذوبة لفظه وجمال اسلوبه وترتیبہ، ولما کان النهار مظنة الضوضاء والاصوات التي تؤلم الاذان جعلت القراءة فی صلاة النهار سرية، حتی لا یمتزج صوت تلاوة

فدیہ ادا نہ کرنا وصیت کے باوجود
”وصیت کے باوجود فدیہ نہیں دیا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

فدیہ ایک فقیر کو دینا

نماز، روزہ کے کل فدیہ کی رقم یا اشیاء صرف ایک فقیر اور محتاج کو دینا بھی درست
ہے اور کسی بھی مسلمان فقیر و غریب کو دینا جائز ہے۔ (۱)

— القرآن اللذیذ المعنی واللفظ بتلك الاصوات والالفاظ البشرية، فيمتنع التأثير القلبي المطلوب، ولما كان الليل مظنة الهدؤ والسكون اوجب الشارع الجهر فی صلاته لعدم امتزاج ای صوت وأی كلام بكلام الله عز وجل فيكون الصوت فی هذه الحالة حلوا لذیذا موثر التأثير المطلوب للقلب، وبما ان الانسان لا يميل بطبعه الى الكثرة فی كل شئ حبب الشارع الينا الاطالة فی صلاة الليل ليكون الانسان واقرا والعجور عظیما واللذة كاملة بالقرب من رب العالمین، ذلك القرب الذی اوضحنا معناه فی غیر هذا الموضع.

ولما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يطيل فی صلاة الليل وقرأ فیها كثيرا كان ابو بكر رضى الله عنه يطيل فی صلاة الليل وقرأ فیها بالبقرة، وعمر بن الخطاب رضى الله عنه يقرأ بالنحل وهود ويونس وبنی اسرائيل ونحوها من السور التي تقاربها الخ، حکمة التشريع وفلسفته: ۱/ ۱۲۳ - ۱۲۴، حکمة القراءة الجهرية والسرية فی الصلاة، ط: انصاری کتب خانہ، بازار کتاب فروشی کابل.

(۱) والو اعطاه الكل جاز، الدر مع الرد: ۲/ ۷۴، (قوله جاز) ای بخلاف كفارة اليمين والظهار والافطار، شامی: ۲/ ۷۴، باب قضاء الفوائت، مطلب فی بطلان الوصية بالختومات والتهلیل ط: سعید کراچی. ولو دفع جملة الى فقير واحد جاز، هندیة: ۱/ ۱۲۵، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، قبیل الباب الثاني عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیہ کوئٹہ. بخلاف فدية الصلاة، فانه يجوز اعطاء فدية صلوات لو احد، شامی: ۱/ ۷۳، ط: سعید کراچی. اذا ادى الكل الى مسكين واحد يجوز كما يجوز فی صدقة الفطر ولا يعتبر عذر المساکین، فتاویٰ قاضیخان علی هامش الہندیة: ۲/ ۱۸، فصل فی الکفارة، ط: رشیدیہ کوئٹہ.

فدیہ زندگی میں دینا

بوڑھے کمزور اور زندگی کے آخری اسٹیج میں پہنچنے والے لوگوں کو روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہونے کی صورت میں زندگی میں ہی روزہ کا فدیہ دینا تو جائز ہے لیکن ایسے لوگوں کے لئے زندگی میں نمازوں کا فدیہ دینا درست نہیں ہے، اگر بالفرض کوئی زندگی میں نماز کا فدیہ دے گا تو فدیہ ادا نہیں ہوگا، کیونکہ نماز میں یہ وسعت ہے کہ اگر کھڑے ہو کر رکوع اور سجدے کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے، اور اگر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا تو لیٹ کر سر کے اشارے سے پڑھ سکتا ہے، اس لئے نماز کا فدیہ زندگی میں دینا صحیح نہیں ہے۔ (۱)

ہاں اگر کسی نے فدیہ دینے کی وصیت کی اور ترکہ میں مال بھی چھوڑا ہے، اور ایک تہائی مال سے فدیہ بھی ادا ہو سکتا ہے تو اس کے مرنے کے بعد وارثوں کے لئے اس کا فدیہ ادا کرنا ضروری ہوگا۔ (۲)

(۱) (قوله ولو فدى عن صلاته في مرضه لا يصح) وفي القنية : ولا فدية في الصلاة حالة الحياة بخلاف الصوم بخلاف الشيخ الفاني فإنه تحقق عجزه قبل الموت عن أداء الصوم وقضائه فيفدى في حياته ولا يتحقق عجزه عن الصلوات لانه يصلى بما قدر ولو مؤميا برأسه شامی: ۲/ ۷۴. باب قضاء القوائت مطلب في بطلان الوصية بالختومات والتهاليل. ط: سعيد. وفي التيممة سنن الحسن بن علي عن الفدية عن الصلوات في مرض الموت هل تجوز؟ فقال: لا عن الشيخ الفاني هل تجب عليه الفدية عن الصلوات كما تجب عليه عن الصوم وهو حي فقال لا كذا في التاتارخانية. هندية: ۱/ ۱۲۵. ط: ماجدية قبيل الباب الثاني عشر في سجود السهو.

(۲) يعطى عنه وليه أو وارثه فيلزمه ذلك من الثلث ان أوصى ، شامی: ۲/ ۷۴. باب قضاء القوائت مطلب في بطلان الوصية الخ ط: سعيد) عليه صلوات فائنة فأوصى بان تعطى كفارة صلواته يعطى من ثلث ماله هندية: ۱/ ۱۲۵. قبيل الباب الثاني عشر في سجود السهو. ط: ماجديه.

فدیہ سے دینی کتاب دینا

فدیہ کی رقم سے دینی کتابیں خرید کر غریب طلباء اور علماء کو مالک بنا کر دینا جائز ہے، اس سے بھی فدیہ ادا ہو جائے گا، اور دین کی خدمت بھی ہو جائے گی۔
البتہ فدیہ کی رقم سے کتابیں خرید کر کسی ادارے میں وقف کرنا جائز نہیں ہے، اس سے فدیہ ادا نہیں ہوگا۔ (۱)

فدیہ طلبہ کو دینا

فدیہ کی رقم دینی مدارس کے غریب طلبہ کو دینا جائز ہے، اور یہ بہترین مصارف میں سے ہے۔ (۲)

(۱) (يعطى لكل صلاة نصف صاع من بر) کا لفطرۃ الدر مع الرد: ۴۲/۲۔ (قوله نصف صاع من بر) ای او من دقیقہ او سویقہ او صاع تمر او زبیب او شعیر او قیمته وہی افضل عندنا لإسراعها بسد حاجة الفقير شامی: ۴۲/۲۔ باب قضاء الفوائت مطلب فی اسقاط الصلاة عن الميت ط: سعید (قوله ای مصرف الزكاة والعشر)..... وهو مصرف ایضا لصدقة الفطر والكفارة والنذر وغير ذلك من الصدقات الواجبة كما فی القهستانی۔ شامی: ۳۳۹/۲۔ باب المصرف ط: سعید وبشرط ان يكون الصرف (تملیکاً) لا اباحة كما مر (لا) يصرف (الی بناء) نحو (مسجد و).... لعدم التملیک وهو الركن الدر مع الرد: ۳۳۳/۲ - ۳۳۵۔ باب المصرف ط: سعید (قوله وقيل طلبه العلم) کذا فی الظهيرية والمرغینانی واستبعده السروجی بان الآية نزلت وليس هناك قوم يقال لهم طلبه علم قال فی الشرنبلالية: واستبعاده بعيد لان طلب العلم ليس الا استفادة الاحكام وهل يبلغ طالب رتبة من لازم صحبة النبی ﷺ لتلقى الاحكام عنه كما صحاب الصفة فال تفسير بطالب العلم وجیه خصوصاً وقد قال فی البدائع فی سبیل اللہ جميع القرب فيدخل فيه كل من سعى في طاعة الله وسبيل الخيرات اذا كان محتاجا۔ شا می: ۳۳۳/۲۔ باب المصرف ط: سعید

(۲) ایضا۔

فدیہ کا مصرف

فدیہ کا مصرف وہی ہے جو زکوٰۃ اور صدقہ فطر کا مصرف ہے، اور زیادہ مستحق وہ لوگ ہیں جو زیادہ حاجت مند ہیں، جیسے مقروض وغیرہ، اور اگر دینی مدارس کے غریب طلبہ کو دیا جائے تو یہ بھی اچھا مصرف ہے، (۱) اور اگر فدیہ کی رقم ڈرافٹ یا مٹی آڈر وغیرہ کے ذریعہ کسی اور جگہ بھیجی جا رہی ہے تو اس کی فیس اور چارج کی رقم فدیہ کی رقم سے دینا جائز نہیں ہوگا (۲) بلکہ وہ رقم الگ دینا لازم ہوگا تا کہ فدیہ کی پوری رقم مستحق لوگوں کو ملے۔

فدیہ کو زندگی میں دینا کیوں جائز نہیں

”فدیہ زندگی میں دینا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

فدیہ کی امید پر نماز ترک کرنا

اپنے وقت پر نماز ادا نہ کرنا کبیرہ گناہ ہے، (۳) اور فدیہ کی امید پر نماز ترک کرنا جائز نہیں ہے، نیز یہ کہ بے نمازی کے انتقال کے بعد ورثاء فدیہ ادا کریں گے یہ یقینی نہیں ہے، دوسرا یہ کہ وصیت نہ کرنے کی صورت میں وارثوں کے لئے فدیہ ادا کرنا ضروری بھی نہیں ہے، وصیت کی صورت میں اگر ایک تہائی ترکہ سے فدیہ ادا ہو جائے تو وارثوں کے لئے فدیہ ادا کرنا لازم تو ہوگا (۴) لیکن نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے کبیرہ گناہ کے مرتکب ہونے کی وجہ

(۱) ایضاً۔

(۲) یہ مسلم ہے کہ فیس کی رقم فقراء کو نہیں ملتی اس لئے فیس کی رقم فدیہ میں شمار نہیں ہوگی اس لئے کہ فدیہ میں تملیک ضروری ہے۔

(۳) اذا لتاخير بلا عذر كبيره لا تزول بالقضاء بل بالتوبة، الدر مع الرد: ۶۲/۲، (قوله لا تزول بالقضاء) وانما يزول اثم الترك، فلا يعاقب عليها اذا قضاها، واثم التاخير باق، قوله بل بالتوبة) اى بعد القضاء، اما بدونه فالتاخير باق، فلم تصح التوبة منه لان من شروطها الاقلاع عن المعصية كما لا يخفى فافهم، شامی: ۶۲/۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد: ۳۵۲/۱، كتاب الصلاة، ط: سعيد.

(۴) (ولو مات وعليه صلوات فائتة، واوصى بالكفارة، يعطى لكل صلاة نصف صاع من بر) كالفطرة، (وكذا حكم الوتر والصوم، وانما يعطى من ثلث ماله) الدر مع الرد: ۷۲/۲، ۷۳، (قوله يعطى) اى يعطى عنه وليه: اى من له ولاية التصرف فى ماله بوصاية او وراثه فيلزمه ذلك

سے سخت عذاب ہوگا، باقی اللہ معاف کر سکتا ہے، اگر معاف کر دے گا تو نجات مل جائے گی۔ (۱)

قدیہ کی قیمت

مردہ آدمی کی نماز کا قدیہ صدقہ فطر کی طرح دو کلو گندم یا اس کی قیمت ہے اور اس دن کی قیمت کا اعتبار ہے جس دن قدیہ ادا کرے گا، اس دن کی قیمت کا اعتبار نہیں جس دن نماز قضاء ہوئی تھی۔

اور وتر کی نماز کے ساتھ ایک دن کے چھ قدیے یا اس کی قیمت ہے اور یہ قدیہ ایک ہی محتاج کو ایک ساتھ دینا یا الگ الگ کر کے الگ الگ محتاج کو دینا دونوں صورتیں جائز ہیں۔ (۲)

—من الثلث ان اوصی، والا فلا يلزم الولی ذلک لانها عبادة فلا يد من الاختیار، فاذا لم یوص فإت الشرط فیسقط فی حق احکام الدنيا للتعذر..... ثم اعلم انه اذا اوصی بقدیة الصوم یحکم بالجواز قطعاً لانه منصوص علیه واما اذا لم یوص فتطوع بها الوارث فقد قال محمد فی الزیادات انه یجزیه ان شاء الله تعالی فعلق الاجزاء بالمشیئة لعدم النص وكذا علقه بالمشیئة فیما اذا اوصی بقدیة الصلاة لانهم الحقوها بالصوم احتیاطاً لاحتمال كون النص فیہ معلولاً بالعجز فتشمل العلة الصلاة، وان لم یكن معلولاً تكون القدیة برامبتداً یصلح ما حیا للسنیات، فكان فیها شبهة الخ، شامی: ۲/۴، باب قضاء الفوائت، مطلب فی اسقاط الصلاة عن المیت، ط: سعید کراچی.

(۱) ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء، وانظر الحاشیة رقم: ۳ فی الصفحة السابقة.

(۲) (ولو مات وعليه صلوات فائنة واوصی بالكفارة یعطى لكل صلاة نصف صاع من بر) كالقطرة (وكذا حکم الوتر) الدر مع الرد، (قوله نصف صاع من بر) ای او من دقیقه او سویقة، او صاع تمر او زبیب او شعیر او قیمته، وهی افضل عندنا لاسراعها یسد حاجة الفقیر، شامی: ۲/۴، ۴۳، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی، ہندیہ: ۱/۲۵، قبیل الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیہ وکوئٹہ. قاضی خان علی ہامش الہندیہ: ۱/۱۱۳، فصل فی الترتیب وقضاء المتروکات، ط: رشیدیہ کوئٹہ. مزید ”قدیہ ایک فقیر کو دینا“ کی تخریج کو دیکھیں۔

فدیہ کی وصیت

اگر میت نے فوت شدہ نمازوں کا فدیہ ادا کرنے کی وصیت کی، اور وہ ترکہ میں مال و جائیداد بھی چھوڑ کر گیا ہے، تو وارثوں کے لئے ترکہ کو تین حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ سے جتنا فدیہ ادا ہو سکتا ہے اتنا فدیہ ادا کرنا واجب ہے، اس سے زائد سے فدیہ ادا کرنے کے لئے وارثوں کی رضامندی ضروری ہے، اگر تمام ورثاء عاقل و بالغ ہیں اور سب خوشی سے فدیہ ادا کر دیں گے تو میت پر بہت بڑا احسان ہوگا۔

اور اگر میت نے فدیہ دینے کی وصیت نہیں کی، تو اس صورت میں وارثوں کے لئے فدیہ ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔ البتہ اگر تمام ورثاء عاقل و بالغ ہیں اور سب خوشی سے اجتماعی یا انفرادی طور پر فدیہ ادا کریں گے تو میت پر بہت بڑا احسان ہوگا، امید ہے کہ میت کا بوجھ اتر جائے گا اور اس کو عذاب سے نجات ملے گی۔ (۱)

فدیہ میں نقد دینا

فدیہ میں نقد رقم دینا زیادہ بہتر ہے تاکہ مستحق آدمی اپنی ضرورت کی چیز اپنی پسند کے مطابق خرید سکے، اور سب ضرورتوں کو پورا کر سکے۔ (۲)

(۱) انظر الى الحاشية رقم ۳ تحت عنوان "فدیہ کی امید پر نماز ترک کرنا"

(۲) الدقیق اولیٰ من البر والدرهم اولیٰ من الدقیق لدفع الحاجة وذكر فی الفتاویٰ ان اداء القيمة افضل من عين المنصوص عليه وعليه الفتوى، هندية: ۱/ ۱۹۴، الباب الثامن فی صدقة الفطر ط: ماجديه (قوله نصف صاع من بر) ای او من دقیقه او سویقه، او صاع تمر او زبيب او شعیر او قیمته، وهي افضل عندنا لاسرعتها بسد حاجة الفقير، شامی: ۲/ ۷۲-۷۳، باب قضاء الفرائض، مطلب فی اسقاط الصلاة عن الميت، ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۲/ ۴۵۵، باب صدقة الفطر، ط: سعید کراچی.

فدیہ نماز کا

”نمازوں کا فدیہ“ کے عنوان کو دیکھیں۔

فرائض نماز

نماز کے فرائض چھ ہیں، ان میں سے پانچ نماز کے رکن ہیں، یعنی وہ نماز کے جزء ہیں، نماز ان سے مرکب ہے، اور چھٹا فرض (یعنی نماز کو اپنے فعل سے مکمل کرنا) رکن نہیں۔

۱..... قیام (کھڑا ہونا) یعنی جو لوگ کھڑے ہونے پر قادر ہیں، ان کے لئے اتنی دیر تک کھڑا رہنا فرض ہے جس میں اس قدر قرأت کی جاسکے جو فرض ہے۔ (۱)
کھڑے ہونے کی حد یہ ہے کہ اگر ہاتھ بڑھائے جائیں تو گھٹنوں تک نہ پہنچ سکیں۔ (۲)

قیام صرف فرض اور واجب نمازوں میں فرض ہے، ان کے سوا اور نمازوں میں فرض نہیں ہے۔ (۳)
جو شخص قیام پر قادر نہیں اس پر قیام فرض نہیں ہے۔ (۴)

(۲.۱) ” (ومنها القيام) بحيث لو مدبديه لا ينال ركبتيه ومفروضه وواجبه ومستونہ و متدويه بقدر القراءة فيه في فرض وملحق به..... (لقادر عليه وعلى السجود، الدر المختار مع الرد: ۴۴۳/۱-۴۴۵، باب صفة الصلاة، مبحث القيام، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۴۹۲/۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، هندية: ۶۹/۱، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: رشيدية كوثه. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ص: ۲۳۳، باب شروط الصلاة واركانها ط: قديمي كراچي.

(۳) ” (ويفترض القيام) على قادر عليه... فلو تعسر عليه القيام..... لا يلزمه. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۳۳، باب شروط الصلاة، واركانها ط: قديمي كراچي. الدر المختار مع الرد: ۴۴۵/۱، باب صفة الصلاة، مبحث القيام، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۴۹۲/۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

۲..... قرأت: یعنی نماز میں قرآن شریف میں سے کچھ پڑھنا فرض ہے، نماز میں کم سے کم قرآن مجید کی ایک آیت کا پڑھنا فرض ہے مگر شرط یہ ہے کہ کم از کم دو لفظوں سے مرکب ہو جیسے ”ثُمَّ نَظَرَ“ اور اگر ایک ہی لفظ ہو جیسے ”مُدْهَامَتَانِ“ یا ایک حرف ہو جیسے ص، ق، وغیرہ یا دو حرف ہوں جیسے ”حَم“ وغیرہ یا کئی حروف ہوں جیسے ”الْم، حَمَ عَسَق“ وغیرہ تو ان سب صورتوں میں ایسی ایک آیت پڑھنے سے فرض ادا نہیں ہوگا۔ (۱)

۳..... رکوع: ہر رکعت میں ایک مرتبہ رکوع کرنا فرض ہے، رکوع کی حد یہ ہے کہ اس قدر جھک جائے جس میں دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ سکیں، اور صرف جھک جانا ہی فرض ہے کچھ دیر تک جھکا ہوا رہنا فرض نہیں۔ (۲)

۴..... سجدہ: ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں، ایک سجدہ قرآن کریم سے اور دوسرا

(۱) ومنها القراءة وفرضها عند ابی حنیفة رحمہ اللہ بتادی بآیة واحدة وان كانت قصيرة كذا فی المحيط..... ثم عنده اذا قرأ آیة قصيرة هی كلمات او كلمتان نحو قوله تعالى ”ثم قتل كيف قدر وثم نظر“ يجوز بلا خلاف بین المشایخ فلو قرأ آیة هی كلمة واحدة ”كمدھامتان“ او آیة هی حرف ”كصاد، نون، قاف..... الاصح انه لا يجوز..... ہندیہ: ۶۹/۱، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الاول فی فرائض الصلاة، ط: ماجدیہ کوئٹہ، حلبی کبیر، ص: ۲۷۸، فرائض الصلاة، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، شامی ۵۳۷/۱ باب صفة الصلاة فصل فی القراءة ط: سعید..... او حرفان حَم طَس او حروف ”حَمَ عَسَق، كَهَيْعَصَ، فقد اختلف المشایخ، والاصح انه لا تجوز به الصلاة، مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۲۲۵-۲۲۶، باب شروط الصلوة واركانها ط: قدیمی کراچی۔

(۲) ومنها الركوع وقدر الواجب من الركوع ما يتناوله الاسم بعد ان يبلغ حده وهو ان يكون بحيث اذا مديديه نال ركبتيه، ہندیہ: ۷۰/۱، الفصل الاول فی فرائض الصلاة، ط: ماجدیہ کوئٹہ، والرابعه من الفرائض الركوع وهو ای الركوع المفروض طأطأة الرأس ای خفضه لكن مع انحناء الظهر لانه هو المفهوم من موضوع اللغة فيصدق عليه قوله تعالى: ارکعوا، حلبی کبیر، ص: ۲۷۹، فرائض الصلوة، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، رد المحتار: ۴۴۷/۱، باب صفة الصلاة، مطلب الركوع والسجود، ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۲۹۳/۱، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی۔

سجدہ احادیث اور اجماع سے ثابت ہے۔ (۱)

۵..... قعدہ اخیرہ: یعنی نماز کی آخری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد بیٹھنے کو قعدہ اخیرہ کہتے ہیں اور اتنی دیر بیٹھنا فرض ہے جس میں التحیات مکمل پڑھی جاسکے، اس سے زیادہ بیٹھنا فرض نہیں۔ (۲)

۶..... نماز کو اپنے فعل سے تمام کرنا، یعنی نماز کے تمام ارکان مکمل ہونے کے بعد کوئی ایسا فعل کرنا جو نماز کے منافی ہے مثلاً ”السلام علیکم ورحمة اللہ“ کہنا۔ (۳)

خلاصہ: ۱۔ قیام ۲۔ قرأت ۳۔ رکوع ۴۔ سجدہ ۵۔ قعدہ اخیرہ ۶۔ نماز کو اپنے فعل سے تمام کرنا۔

(۱) (قوله والركوع والسجود) لقوله تعالى 'واركعوا واسجدوا' وللاجماع على فرضيتهما وركنيتهما..... والمراد من السجود السجدتان، فأصله ثابت بالكتاب والسنة والاجماع وكونه مثنى في كل ركعة بالسنة والاجماع، البحر الرائق: ۱/۲۹۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد کراچی، رد المحتار: ۱/۴۴۷، باب صفة الصلاة، مطلب الركوع والسجود، ط: سعيد کراچی، مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۲۳۴، باب شروط الصلاة، واركعها، ط: قدیمی کراچی.

(۲) والسادسة من الفرائض القعدة الاخيرة التي تكون في آخر الصلاة سواء تقدمها قعدة او لا كما في الثانية وقدّر المفروض في القعدة هو القعود مقدار ادنى قراءة التشهد..... والمراد من التشهد التحيات الى عبده ورسوله هو الصحيح، حلی کبیر، ص: ۲۸۹، فرائض الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاہور، رد المحتار: ۱/۴۳۸، باب صفة الصلاة، مبحث القعود الاخير، ط: سعيد کراچی. البحر الرائق: ۱/۲۹۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد کراچی. بدائع الصنائع: ۱/۲۹۹-۳۰۰، کتاب الصلاة، القعدة الاخيرة، ط: رشیدیہ کوئٹہ. وص: ۱/۱۱۳، فصل في اركان الصلاة، ط: سعيد کراچی.

(۳) (والخروج بصنعه) اي الخروج من الصلاة قصدًا من المصلي بقول او عمل ينافي الصلاة بعد تمامها فرض سواء كان ذلك قوله "السلام عليكم ورحمة الله" البحر الرائق: ۱/۲۹۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد کراچی. رد المحتار: ۱/۴۳۸-۴۳۹، باب صفة الصلاة، بحث الخروج بصنعه، ط: سعيد کراچی.

فرائض نماز کی تعداد

نماز کے فرائض کی تعداد میں اختلاف ہے:

- البحر الرائق (۱) اور شامی (۲) میں سات، عالمگیری (۳) اور ہدایہ (۴) میں چھ، اور کبیری میں آٹھ فرائض کا ذکر ہے، (۵) ان میں سے چھ فرائض پر ہمارے ائمہ کا اتفاق ہے اور دو فرائض کے بارے میں اختلاف ہے، جن چھ فرائض پر اتفاق ہے وہ یہ ہیں:
- (۱) تکبیر افتتاح / تکبیر تحریمہ (۲) قیام (۳) قرأت (۴) رکوع (۵) سجدہ (۶) قعدہ اخیر میں تشہد پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔

اور جن دو فرائض میں اختلاف ہے وہ یہ ہیں:

- ۱..... خروج ب صنع المصلیٰ: یعنی نمازی کا قصد نماز کے منافی فعل کے ذریعہ نماز سے نکلنا، یہ امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک فرض ہے، امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک فرض نہیں ہے۔

۲..... تعدیل ارکان: یعنی ہر رکن کی ادائیگی کے وقت اطمینان حاصل کرنا۔ (۶)

(۱) البحر الرائق: ۱/ ۲۹۰-۲۹۳، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲) رد المحتار: ۱/ ۴۴۲-۴۴۹، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۳) "الفصل الاول فی فرائض الصلاة، وہی ست، ہندیہ: ۱/ ۶۸، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الاول فی فرائض الصلاة، ط: رشیدیہ کوئٹہ.

(۴) "فرائض الصلاة، ست، ہدایہ: ۱/ ۱۸۱، باب صفة الصلاة، ط: مکتبۃ البشری، کراچی. و ص: ۹۸ ط: مکتبۃ شریکۃ علمیۃ ملتان.

(۵) (واما فرائض الصلوۃ،) ای ارکانہا الی توجد ماہیتہا بمجموعہا (فثمان) فرائض (منہا ست) فرائض (علی الوفاق بین ائمنا) (ومنہا ثنتان) فريضتان لكن (على الخلاف) بینہم، حلبی کبیر، ص: ۲۵۶، فرائض الصلاة، ط: سہیل اکیڈمی لاہور.

(۶) (واما فرائض الصلاة،) ای ارکانہا الی توجد ماہیتہا بمجموعہا (فثمان فرائض) (منہا ست) فرائض (على الوفاق) بین ائمنا (ومنہا ثنتان) فريضتان، لكن (على الخلاف)، بینہم (وہی ای الفرائض الست المفتق علیہا) (تکبیرۃ الافتتاح، (والقیام والقراءة والركوع والسجود

فرش پر تصویر ہے

اگر فرش پر جاندار کی تصویر ہے تو اس پر نماز پڑھنے سے نماز مکروہ نہیں ہوگی، البتہ تصویر پر سجدہ کرنا مکروہ ہے اور مسجد میں ایسی صف یا فرش بچھنا صحیح نہیں۔ (۱)

فرض

فرض اس فعل یا کام کو کہا جاتا ہے جس کو کرنا قطعی دلیل سے لازم ہو، چاہے وہ فعل رکن ہو یا شرط۔ (۲) (قطعی دلیل اس کو کہا جاتا ہے جس میں کسی قسم کے بھی شبہ کی گنجائش نہ ہو)

فرض اور سنت کے درمیان باتیں کرنا

”سنت اور فرض کے درمیان باتیں کرنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

— والقعدة الاخيرة مقدار قراءة التشهد..... الخ، حلبی کبیر، ص: ۲۵۶، فرائض الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاہور، (اما الخروج من الصلاة بصنعه) ای بالفعل الناشئ من المصلی (فرض عند ابی حنیفة خلافا لهما.....) (وتعدیل الارکان) وهو الطمانينة وزوال الاضطراب عن جميع الاعضاء واقله قدر تسبیحة فرض عند ابی یوسف والائمة الثلاثة، (لحدیث ابن مسعود) المروى فی السنن الاربعة (انه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجزئ صلوة لا یقیم الرجل فیها ظهره فی الركوع والسجود) قال الترمذی حسن صحیح، الخ، حلبی کبیر، ص: ۲۵۷، فرائض الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاہور.

(۱) ولا بأس بأن یصلی علی بساط فیہ تصاویر والخال انه لا یسجد علی التصاویر والمراد ما كان منها لذی روح، حلبی کبیر، ص: ۳۵۹، مکروهات الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاہور، ہندیہ: ۱/۱۰۷، الباب السابع فیما یفسد الصلاة، وما یکرہ فیہا، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: رشیدیہ کوئٹہ، البحر الرائق: ۲/۲۷۷-۲۸، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی، رد المحتار: ۱/۶۳۸، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مکروهات الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲) الفرض شرعا ما لزم فعله بدلیل قطعی اعم من ان یكون شرطا او رکنا، البحر الرائق: ۱/۲۹۰، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی، رد المحتار: ۱/۴۴۲، باب صفة الصلاة، مطلب قد یطلق الفرض علی ما یقابل الرکن وعلی ما لیس برکن ولا شرط، ط: سعید کراچی.

فرض ترک ہو جانا

نماز کا کوئی بھی فرض ترک ہو جائے، خواہ قصداً ہو یا سہواً تو نماز فاسد ہو جائے گی مثلاً قرأت بالکل نہیں کی، یا قیام، رکوع اور سجدہ وغیرہ میں سے کوئی فرض ترک کر دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۱)

فرض تنہا پڑھ رہا تھا جماعت شروع ہو گئی

☆..... اگر کسی نے تنہا فرض نماز شروع کی، اسی وقت فرض نماز کی جماعت شروع ہو گئی، تو اگر یہ فجر یا مغرب کی نماز ہے، اور اس نے ابھی تک پہلی رکعت کا سجدہ نہیں کیا تو اس کو چاہئے کہ ایک سلام دائیں طرف پھیر کر نیت توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے اور اگر پہلی رکعت کا سجدہ کر چکا تھا، تب جماعت شروع ہوئی، تب بھی نیت توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا تھا تب جماعت شروع ہوئی تو اس صورت میں نماز توڑنے کی اجازت نہیں ہوگی بلکہ نماز کو پورا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

(۱) الاصل فی هذا ان المتروک ثلاثة انواع : فرض و سنة و واجب ، ففی الاول ان امکنه التدارک بالقضاء یقضى و الا فسدت صلاحه ، ہندیۃ: ۱/۲۶۱، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ط: رشیدیہ کوئٹہ، مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۴۶۰، باب سجود السہو، ط: قدیمی کراچی۔ ان المتروک الذی یتعلق بہ سجود السہو، من الفرائض والواجبات، لا یخلو اما ان کان من الافعال او من الاذکار و من ای القسمین کان وجب ان یقضى ان امکن التدارک بالقضاء وان لم یمکن فان کان المتروک فرضاً تفسد الصلاة، الخ، بدائع: ۱/۲۷۷، کتاب الصلاة، فصل فی بیان المتروک ساہیا هل یقضى ام لا؟ ط: سعید، و ص: ۴۰۸، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔

(۲) ان صلی رکعة من الفجر او المغرب فاقیم یقطع ویقتدی و کذا یقطع الثانیۃ مالم یقیدھا بالسجدة و اذا قیدھا بها لم یقطعھا، ہندیۃ: ۱/۱۱۹، الباب العاشر فی ادراک القریضۃ، ط: ماجدیہ کوئٹہ، البحر الرائق: ۲/۷۴، باب ادراک القریضۃ، ط: سعید کراچی۔ حاصل ہذا

☆..... اور اگر وہ ظہر یا عصر یا عشاء کی فرض نماز تنہا پڑھ رہا تھا، پھر اسی وقت اسی

فرض نماز کی جماعت شروع ہوگئی تو نماز کو توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔ (۱)

☆..... اور اگر اس نے پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا تھا اس کے بعد جماعت شروع

ہوئی، تو اب وہ ایک رکعت اور پڑھے اور دو رکعت مکمل کر کے سلام پھیر دے اور جماعت

میں شامل ہو جائے، اس طرح دو رکعت نفل اور جماعت کا ثواب مل جائیگا۔ (۲)

☆..... اور اگر تین رکعت پڑھ چکا تھا یعنی تیسری رکعت کا سجدہ کر چکا تھا تب

جماعت شروع ہوئی، تو اب نیت توڑ کر جماعت میں شامل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی

بلکہ نماز پوری کرے۔ (۳)

— المسألة: شرع فی فرض فاقیم قبل ان یسجد للاولی قطع واقتدی، فان سجد لها، فان فی رباعی اتم شفعا، وان فی غیر الرباعی قطع واقتدی ما لم یسجد للثانیة، فان سجد لها اتم ولم یقتد، شامی: ۵۲/۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی.

(۲.۱) (قوله صلی رکعة من الظهر فاقیم یتم شفعا ویقتدی) وقید بالركعة التي تم بالسجدة لانه لو لم یقید الاولی بالسجدة، فانه یقطع ویشرع مع الامام وهو الصحیح، البحر الرائق: ۷۰/۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. ومن صلی رکعة من الظهر ثم اقیمت یصلی رکعة ثم یدخل مع الامام وان لم یقید الاولی بالسجدة یقطع ویشرع مع الامام هو الصحیح، ہندیہ: ۱۱۹/۱، الباب العاشر فی ادراک الفریضة، ط: ماجدیہ کوئٹہ، شرع فی فرض فاقیم قبل ان یسجد للاولی قطع واقتدی فان سجد لها، فان فی رباعی اتم شفعا واقتدی ما لم یسجد للثانی رد المحتار: ۵۲/۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی.

(۳) شرع فی فرض فاقیم قبل ان یسجد للاولی قطع واقتدی فان سجد لها فان فی رباعی اتم شفعا واقتدی ما لم یسجد للثانی فان سجد اتم واقتدی متفلا الا فی العصر، رد المحتار: ۵۲/۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. ولو صلی ثلاثا من الظهر یتم ویقتدی متطوعا وكذا الک فی العشاء والعصر غیر انه لا یدخل معهم تطوعا فی العصر بعد الفراغ، ہندیہ: ۱۱۹/۲، ۱۲۰، باب ادراک الفریضة، ط: ماجدیہ کوئٹہ. البحر الرائق: ۷۱/۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی.

پھر اگر ظہر اور عشاء کی نماز ہے تو نفل کی نیت سے امام کی اقتداء کرنا چاہیے تو کر سکتا ہے، تاکہ جماعت کا ثواب مل جائے البتہ فجر، عصر اور رب کی نماز تنہا پڑھنے کے بعد نفل کی نیت سے جماعت میں شامل ہونا جائز نہیں ہوگا کیونکہ فجر اور عصر کے بعد نفل نہیں ہے، اور مغرب میں بھی دوبارہ جماعت میں شامل ہونے کی عین ہوگی کیونکہ تین رکعات کی کوئی نفل نہیں ہے۔ (۱)

فرض چھوٹ جائے

اگر نماز کے فرائض میں سے کوئی فرض بھول سے یا جان بوجھ کر چھوڑ دے یا چھوٹ جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے، (۲) اور اس نماز کو شروع سے نیت باندھ کر دوبارہ

(۱) وان صلی رکعة من الفجر او المغرب واذا اتمها لم یشرع مع الامام لکراهة النفل بعد صلاة الفجر ولما فیہ من الاتیان بالوتر فی النفل بعد المغرب او مخالفة امامہ ، ہندیہ: ۱/۱۱۹، باب ادراک الفریضۃ، ط: ماجدیہ کوئٹہ، وفيہ ایضا وكذلك فی العشاء والعصر غیر انه لا یدخل معهم تطوعا فی العصر بعد الفراغ، ہندیہ: ۱/۱۲۰، باب ادراک الفریضۃ، ط: ماجدیہ کوئٹہ۔ الدر المختار مع الرد: ۲/۵۲-۵۳، باب ادراک الفریضۃ، ط: سعید کراچی۔ ”فان صلی رکعة من الفجر او المغرب فاقیم یقطع ویقتدی،..... وقید بالرکعة احترازا عما اذا قید الثانیة بسجدة فانه لا یقطعها ویتمها ولا یشرع مع الامام لکراهة النفل بعد الفجر وكذلك بعد المغرب فی ظاہر الروایۃ، البحر الرائق: ۲/۷۲، باب ادراک الفریضۃ، ط: سعید کراچی۔

(۲) من فرائضها التي لا تصح بدونها، قال الشامي (قوله التي لا تصح بدونها) صفة كاشفة اذ لا شيء من الفروض ما تصح الصلوة بدونه بلا عذر، رد المحتار: ۱/۳۴۲، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی۔ وفي الولوالجية: الاصل فی هذا ان المتروک ثلاثة انواع: فرض وسنة وواجب ففي الاول ان امکنه التدارک بالقضاء یقضى والا فسدت صلاته، ہندیہ: ۱/۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: ماجدیہ کوئٹہ۔ واما بیان المتروک ساہیا..... فان كان المتروک فرضا تفسد الصلاة، بدائع الصنائع: ۱/۱۶۷، کتاب الصلاة، فصل فی بیان المتروک ساہیا هل یقضى ام لا؟، ط: سعید کراچی۔ حلبی کبیر، ص: ۴۵۵، فصل فی سجود السهو ط: سہیل اکیڈمی لاہور۔

پڑھنا لازم ہے، اس کے علاوہ تلافی کی کوئی صورت نہیں ہے۔

فرض رہ گیا

اگر کسی سے کسی رکعت میں کوئی فرض رہ گیا، اور اس کو دوبارہ ادا نہیں کیا تو فرض ترک ہونے کی وجہ سے نماز نہیں ہوگی، (۱) اور اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

فرض سنت ایک جگہ پڑھنا

”سنت فرض ایک جگہ پڑھنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

فرض سے پہلے سنت و نوافل پڑھنے کی حکمت

فرض نمازوں سے پہلے جن سنت یا نفل نماز پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے، بظاہر ان کی حکمت اور مصلحت یہ ہے کہ فرض نماز جو اللہ تعالیٰ کے دربار عالی کی خاص الخاص حاضری ہے، اس میں مشغول ہونے سے پہلے انفرادی طور پر دو چار رکعتیں پڑھ کر دل کو اس دربار سے آشنا اور مانوس کر لیا جائے، اور ملاء اعلیٰ یعنی مقرب فرشتوں سے ایک قسم کا قرب اور مناسبت پیدا کر لی جائے۔ (۲)

فرض فوت ہو جائے

اگر نماز کے فرائض میں سے کوئی فرض قصد آیا سہواً فوت ہو جائے

تو نماز صحیح نہیں ہوگی، (۳) اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا۔

(۱) ایضاً۔

(۲) معارف الحدیث ج ۳ ص ۳۱۹۔ سنن اور نوافل ط: دارالاشاعت کراچی

(۳) انظر الى الحاشية السابقة، رقم ۱۔

فرض کا منکر

فرض کا انکار کرنے والا اسلام سے خارج ہو کر کافر ہو جاتا ہے، (۱) ایسے آدمی پر ضروری ہے کہ فرض کو تسلیم کرے، عقیدہ کو درست کرے اور سابقہ زمانے کے انکار پر توبہ و استغفار کرے۔

فرض کی آخری دو رکعتوں میں فاتحہ پڑھنا

فرض نماز کی آخری دونوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھنا سنت ہے اور مغرب کی فرض میں آخری ایک رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔ (۲)

فرض کی آخری رکعتوں میں سورت ملالی

اگر فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت بھولے سے یا قصد اُپڑھ لی تو سجدہ سہو واجب نہیں، نماز ہو جائے گی، کیونکہ فرض نماز کی آخری دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ پراکتفاء کرنا واجب نہیں ہے، اگر سورہ فاتحہ پراکتفاء کرنا واجب ہوتا تو سورت ملانے کی صورت میں واجب ترک ہونے کی وجہ سے سہو سجدہ کرنا لازم ہوتا، بلکہ فرض نماز کی

(۱) وان انکر فرضیہ الركوع والسجود مطلقا یکفر، ہندیہ: ۲/۲۶۹۔ ط: ما جدیۃ فالقرض اعم منہما وهو قطع بلزومہ حتی یکفر جا حده کاصل مسح الرأس، الدر المختار مع الرد: ۱/۹۳، کتاب الطہارۃ ط: سعید.. فالقرض اسم لمقدر شرعا لا یحتمل الزیادۃ والنقصان..... وحکم هذا القسم شرعا أنه موجب للعلم اعتقادا باعتبار أنه ثابت بدلیل مقطوع بہ، ولہذا یکفر جا حده. اصول السرخسی: ۱/۱۲۳-۱۲۵. باب النہی، فصل فی بیان المشروعات من العبادات وأحكامها ط: قدیمی.

(۲) (وتسن قراءة الفاتحة فیہما بعد الأولین) یشمل الثلاثی والرباعی. حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی. ص: ۲۷۰. کتاب الصلاۃ فصل فی بیان سننہا ط: قدیمی. بدائع الصنائع: ۱/۲۹۶. کتاب الصلاۃ الکلام فی القراءة ط: رشیدیہ کوئٹہ. ۱/۱۱۱ ط: سعید رد المحتار: ۱/۵۱۱. کتاب الصلاۃ باب صفۃ الصلاۃ فصل فی بیان تألیف الصلاۃ ط: سعید. البحر: ۱/۳۲۵. کتاب الصلاۃ فصل واذا أراد الشروع ط: سعید.

آخری دونوں رکعتوں میں سورت ملائے اور نہ ملائے کا اختیار دیا گیا ہے، اگرچہ سورت نہ پڑھنا سنت اور بہتر ہے۔ (۱)

فرض کی آخری رکعتوں میں سورت نہ پڑھے

فرض نماز کی آخری رکعت یعنی تیسری اور چوتھی میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورت نہ پڑھنا سنت ہے، اگر کسی نے سورۃ فاتحہ کے بعد سورت پڑھ لی تو سنت کے خلاف ہوگا، سنت کے خلاف ہونے سے سہو سجدہ لازم نہیں آتا، اس لئے ایسی صورت میں نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

فرض کی آخری رکعتوں میں سورت نہ ملائے کا راز

ابتداء میں نماز دو رکعت مقرر ہوئی تھی، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان دو رکعتوں کی تکمیل و اکمال کے لئے ظہر، عصر اور عشاء کے فرائض کے ساتھ دو دو رکعتیں اور مغرب کی نماز میں وتر (طاق عدد) کی حکمت کو باقی رکھنے کے لئے ایک رکعت ملائی، اور قاعدہ یہ ہے کہ ”جب کسی چیز کا جبر کسر مطلوب ہوتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے نوع کی ایسی چیز ملائی

(۱) فاذا قام الى الركعة الثالثة... وان كانت الصلاة فريضة ثلاثية اور ربا عية فهو مخير فيما بعد الاولين... وان قرأ الفاتحة فحسب... فان ضم السورة ساهيا... وفي اظهر الرويات لا يجب عليه سجود السهو. حلی کبیر، ص: ۳۳۱. واكتفى المفترض فيما بعد الاولين بالفاتحة فانها سنة على الظاهر ولو زاد لا بأس به. شامی: ۵۱۱/۱. ط: سعید. ولو قرأ في الآخرين الفاتحة والسورة لا يلزمه السهو وهو الاصح. ہندیۃ: ۱۲۶/۱، الباب الثانی عشر فی سجود السهو. ط: ماجدیۃ. ولو ضم السورة الى الفاتحة في الآخرين لا سهو عليه فی الاصح البحر: ۹۴/۲. باب سجود السهو ط: سعید.

(۲) (قوله المختار لا) ای لا یکرہ تحریم بل تنزیہا لا نہ خلاف السنۃ، قال فی المنیۃ وشرحہا: فان ضم السورة الى الفاتحة ساهيا يجب عليه سجودنا السهو فی قول أبی یوسف لناخیر الركوع عن محله وفي اظهر الروایات لا یجب؛ لان القراءة فیہما مشروعة من غیر تقدیر، والاقتصار علی الفاتحة مسنون لا واجب الخ... شامی ۳۵۹/۱ باب صفة الصلاة قبل ”مطلب كل شفع من النفل صلاة“ ط: سعید و ۵۱۱/۱ (قوله ولو زاد لا بأس) ”فرض کی آخری رکعتوں میں سورت ملائی“ عنوان کی تخریج کو بھی دیکھیں۔

جاتی ہے جو درجہ اور حیثیت کے اعتبار سے اس سے کم ہو، (۱) اگر فرائض کی پہلی دو رکعتوں کے ساتھ آخری دو رکعتوں میں بھی سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائی جاتی تو آخری دونوں رکعت بھی درجہ اور حیثیت کے اعتبار سے پہلی دونوں رکعتوں کے برابر ہو جاتیں، تو جبر و کسر کی حکمت ضائع ہو جاتی، اور خود پہلی دو رکعتوں کا جبر و کسر اسی مصلحت سے ہوا کہ بسا اوقات حضور قلب، توجہ یا فہم یا قرأت میں یا ارکان میں سے کسی رکن میں نقص و کسر رہ جاتی ہے اس لئے اس کے عوض میں دوسری رکعتیں ملائی گئیں۔ (احکام اسلام ص ۶۸)

فرض کی اخیر رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی

فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں قرأت واجب نہیں ہے، لیکن قرأت کرنے کی صورت میں آہستہ قرأت کرنا واجب ہے (۲) اس لئے اگر امام نے فرض نماز کی تیسری یا چوتھی رکعت میں بلند آواز سے قرأت کی ہے تو سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا، اور اگر تنہا نماز پڑھنے والا ایسا کرے گا تو اس پر سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ (۳)

فرض کی اخیر رکعتوں میں کچھ نہیں پڑھا

اگر فرض نماز کی تیسری، چوتھی یا مغرب کی آخری رکعت میں کسی نے سورہ فاتحہ نہیں

(۱) فاصل الصلاة هو ركعة واحدة ولم يشرع أقل من ركعتين في عامة الصلاة وضمت كل واحدة بالآخرى وصارتا شيئا واحدا وذلك لأن الزيادة لا ينبغي أن تصل إلى مثل الشيء أو أكثره. حجة الله البالغة: ۲/۷۷. الأمور التي لا بد منها في الصلاة ط: كتب خانہ رشیدیہ دہلی سنہ ۱۳۷۳ھ.

(۲) فالحاصل أن الإخفاء في صلاة المخافتة واجب على المصلي إماما كان أو منفردا وهي صلاة الظهر والعصر والركعة الثالثة من المغرب ... وأما الجهر في الصلاة الجهرية فواجب على الإمام فقط. البحر الرائق: ۱/۳۰۲. باب صفة الصلاة ط: سعيد والاسرار يجب على الإمام والمنفرد فيما يسر فيه وهو صلاة الظهر والعصر والثالثة من المغرب والأخريان من العشاء ... رد المحتار: ۱/۴۶۹. باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي أن يعدل عن الدراية الخ ط: سعيد.

(۳) وسجود السهو يتعلق بأشياء ... منها إذا جهر وهو إمام فيما يخافت فيه، بزازية على هامش الهندية: ۱/۱۲۰ ط: رشیدیہ. ومنها الجهر والإخفاء حتى لو جهر فيما يخافت أو خافت فيما يجهر وجب عليه سجود السهو ... والمنفرد لا يجب عليه السهو. هندية: ۱/۱۲۸. الباب الثاني عشر في سجود السهو ط: رشیدیہ کوئٹہ، شامی ۲/۸۱ باب سجود السهو، ط: سعيد.

پڑھی، یا کچھ بھی نہیں پڑھا، بلکہ کچھ دیر خاموش کھڑا رہ کر رکوع کر لیا، تو بھی نماز درست ہو جائے گی، اور سہو سجدہ کرنا واجب نہیں ہوگا۔ (۱)، لیکن یاد رہے کہ آخری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنا افضل ہے۔ (۲)

فرض کی پہلی دو رکعت میں قرأت کرنا واجب ہے

فرض کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا واجب ہے، اگر اس میں قرأت نہیں کی تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔ (۳)

فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورت نہیں ملائی

فرض نماز کی پہلی دونوں رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورت ملانا واجب ہے اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والے مرد یا عورت نے فرض کی پہلی دو رکعت یا ایک رکعت میں

(۱) لان مابعد الاولین لا يتعين فيه القراءة بل ان شاء قرأ وان شاء سبح وان شاء سكت، حلی کبیر ص: ۲۹۵، ط: سهیل. واذ اقام يفعل فی الشفع الثانی مافعل فی الشفع الاول ... وان ترک القراءة والتسبیح لم یکن علیہ حرج ولا سجد تالسہو. ہندیہ: ۱/۲۶۷. الباب الرابع فی صفة الصلاة الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها ط: رشیدیہ واکفی المفترض فیما بعد الاولین بالفاتحة فانها سنة علی الظاهر ... وهو مخیر بین قراءة الفاتحة وتسبیح ثلاثا وسکوت قدرها فلا یكون مسیئاً بالسکوت علی المذهب. رد المحتار: ۱/۵۱۱. باب صفة الصلاة مطلب مهم فی عقد الأصابع عند التشهد، ط: سعید. البحر الرائق: ۱/۳۲۶. فصل واذ اراد الدخول فی الصلاة کبر ط: سعید.

(۲) (قوله ولوزاد لا بأس) والاقتصار علی الفاتحة مسنون لا واجب (قوله فلا یكون مسیئاً بالسکوت علی المذهب الخ) اعلم أنهم اتفقوا فی ظاهر الروایة علی أن قراءة الفاتحة افضل الخ شامی ۱/۵۱۱، باب صفة الصلاة، مطلب مهم فی عقد الأصابع عند التشهد ط: سعید.

(۳) یجب تعیین الاولین من الثلاثیة والرابعیة المكتوبتین للقراءة المفروضة حتی لو قرأ فی الاخرین من الرابعیة دون الاولین أو فی احدى الاولین واحدی الاخرین ساهیا وجب علیہ سجود السہو. ہندیہ، الباب الرابع، الفصل الثانی: ۱/۱۷۱ ط: رشیدیہ و ۱/۱۲۷ ط: رشیدیہ حلی کبیر: ص: ۲۹۵، واجبات الصلاة ط: سهیل اکیڈمی رد المحتار: ۱/۳۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعید.

سورۃ فاتحہ کے بعد سورت ملانا بھول گیا تو سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

فرض کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ پڑھنا

فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔ (۲)

فرض کی تیسری، چوتھی رکعت میں سورت نہ پڑھے

چار رکعت والی فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں اور مغرب کی آخری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورت نہ پڑھے، اگر کسی نے سورۃ فاتحہ کے بعد سورت پڑھ لی تو سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا، کیونکہ آخری رکعتوں میں سورت نہ پڑھنا سنت ہے، اور سنت کے خلاف ہو جانے سے سہو سجدہ لازم نہیں ہوتا۔ (۳)

فرض کی تیسری رکعت میں سلام پھیر دیا

اگر کسی نے بھولے سے فرض کی تیسری رکعت پر سلام پھیر دیا، اور دعا میں مشغول ہو گیا، اللہم انت السلام الخ پڑھنے پایا تھا کہ یاد آیا کہ تین رکعت پر سلام پھیرا ہے، فوراً کھڑا ہو کر ایک رکعت اور پڑھ کر سجدہ سہو کر کے نماز پور کر دی تو نماز ہو گئی۔ (۴)

(۱) ولو سها عن الفاتحة فيهما أوفى أحدهما أو عن السورة فيهما أو في أحدهما فعليه السهو“ بدائع الصنائع: ۳۰۵/۱، كتاب الصلاة فصل في سجود السهو، ط: رشيدية. و ۱/۱۶۶ فصل في بيان سبب الوجوب، ط: سعيد، هندية: ۱/۱۲۶ كتاب الصلاة الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: حقانية رد المحتار: ۸۰/۲ كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد، البحر الرائق: ۹۳-۹۴/۴ كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد. وانظر الى الحاشية التالية أيضا.

(۲) وتجب قراءة الفاتحة وضم السورة أو ما يقوم مقامها من ثلاث آيات قصار أو آية طويلة في الأوليين بعد الفاتحة. هندية: ۱/۷۱ كتاب الصلاة الباب الرابع، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: ماجدية رد المحتار: ۳۵۸/۱ باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد حلبي كبير ص: ۲۹۵ واجبات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاہور.

(۳) انظر الى التخریج تحت عنوان ”فرض کی آخری رکعتوں میں سورت ملالی“

(۴) وان توهم صلى الظهر أنه أتمها فسلم ثم علم أنه صلى ركعتين أتمها وسجد للسهو لانه عليه السلام فعل كذا لك في حديث ذي اليدين ولان السلام ساهيا لا يبطل الصلوة، البحر الرائق:

فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورت ملائی

فرض کی تیسری یا چوتھی یا دونوں رکعتوں میں غلطی سے سورت ملائی تو نماز صحیح ہے اور سجدہ سہو کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ فرض کی آخری رکعتوں میں سورت نہ ملانا سنت ہے، اور سنت کے خلاف ہونے سے سہو سجدہ لازم نہیں ہوتا۔ (۱)

فرض کی قرأت

☆..... فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورت ملانا واجب ہے، (۲) اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پر اکتفاء کرے سورت نہ ملائے، اگر کسی نے بھول سے سورۃ فاتحہ کے بعد سورت ملائی تو نماز ہو جائے گی سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا، کیونکہ فرض کی آخری دو رکعتوں میں سورت نہ ملانا سنت ہے، واجب نہیں، اور سنت کے خلاف کرنے سے نماز میں کمی آتی ہے لیکن سہو سجدہ لازم نہیں ہوتا۔ (۳)

۱/۱۱۱، باب سجود السہو، ط: سعید، ردالمحتار ۲/۹۱ باب سجود السہو ط: سعید، مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۳۷۲ باب السجود السہو، ط: قدیمی.

(۱) انظر الى الحاشية في الصفحة السابقة رقم: ۱.

(۲) يجب تعيين الاولين من الثلاثية والرابعة المكتوبتين للقراءة المقررة، هندية: ۱/۷۱، الباب الرابع الفصل الثاني، ط: رشیدیہ کوئٹہ، و: ۱/۱۲۷، ط: رشیدیہ کوئٹہ، حلبی کبیر، ص: ۲۹۵، واجبات الصلاة، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، شامی: ۱/۳۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر، ص: ۲۷۶، الثالث القراءة، ط: سہیل اکیڈمی لاہور.

(۳) فاذا قام..... الى الركعة الثالثة..... وان كانت الصلاة فريضة ثلاثية او رباعية فهو مخير فيما بعد الاولين..... وان قرأ يقرأ الفاتحة فحسب..... فان ضم السورة بها..... وفي اظهر الروايات لا يجب عليه سجود السهو، لان القراءة فيهما مشروعة من غير تقدير، والتقييد بالفاتحة مسنون، لان الاقتصار عليها واجب الخ، حلبی کبیر، ص: ۳۳۱-۳۳۲، صفة الصلاة، و: ۲۹۵ واجبات الصلاة، و: ۲۷۷، الثالث القراءة، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، واكتفى المفترض فيما بعد الاولين بالفاتحة فانها سنة على الظاهر ولو زاد لا بأس به، شامی: ۱/۵۱۱، فصل في بيان تأليف الصلاة، مطلب مهم في عقد الاصابع عند التشهد، ط: سعید کراچی، (قوله المختار الا) الخ، شامی: ۱/۳۵۹، باب صفة الصلاة، قيل مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعید کراچی، ولو قرأ في الاخرين الفاتحة والسورة لا يلزمه السهو،

☆..... فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا واجب ہے، اگر دوسری، تیسری، یا تیسری چوتھی رکعت میں قرأت کی، اور پہلی دوسری میں قرأت نہیں کی تو واجب ادا نہ ہوگا اور سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا، اگر سہو سجدہ نہیں کیا تو اس نماز کو وقت کے اندر دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

فرض کے بعد سنت و نوافل پڑھنے کی حکمت

جن سنت اور نفل نمازوں کو فرض نماز پڑھنے کے بعد پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے بظاہر ان کی حکمت اور مصلحت یہ معلوم ہوتی ہے کہ فرض نماز کی ادائیگی میں جو قصور رہ جاتا ہے، بعد والی سنت اور نفلوں سے اس کا تدارک ہو جائے۔ (۲)

= وهو الاصح، ہندیہ: ۱/۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ط: رشیدیہ کوئٹہ، ولو ضم السورۃ الی الفاتحۃ فی الاخرین لا سہو علیہ فی الاصح، البحر: ۲/۹۳، باب سجود السہو، ط: سعید کراچی، (وتسن قراءۃ الفاتحۃ فیما بعد الاولین) یشمل الثلاثی والرباعی، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۷۰، فصل فی بیان سننہا، ط: قدیمی کراچی، بدائع: ۱/۲۹۶، الکلام فی القراءۃ، ط: رشیدیہ کوئٹہ، البحر الرائق: ۱/۳۲۵، فصل واذا اراد الشروع، ط: سعید کراچی.

(۱) (ولہا واجبات) لا تفسد بترکھا وتعاد وجوبا فی العمد والسہو ان لم یسجد لہ وان لم یعدها یكون فاسقا آثما، الدر المختار، وفی الشامیہ: (قوله وتعاد وجوبا) ای بترک ہذہ الواجبات او واحد منها وما فی الزیلعی والدرر والمجتبیٰ من انہ لو ترک الفاتحۃ یؤمر بالاعادۃ لا لو ترک السورۃ، ردہ فی البحر بأن الفاتحۃ وان کانت آکد فی الوجوب للاختلاف فی رکنیتھا دون السورۃ، لکن وجوب الاعادۃ حکم ترک الواجب مطلقا لا الواجب المؤکد الخ، شامی: ۱/۳۵۶، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب واجبات الصلاۃ، ط: سعید کراچی، وتعیین القراءۃ (فی الاولین) من الفرض علی المذہب، الدر المختار وفی الشامیہ: قوله علی المذہب..... ان ثمرۃ الخلاف تظہر فی وجوب سجود السہو، اذا ترکھا فی الاولین او فی احدهما سہوا لتاخیر الواجب سہوا عن محله..... شامی: ۱/۳۵۹-۳۶۰، ط: سعید کراچی.

(۲) (قوله کل سنۃ نافلۃ)..... والکل یسمی نافلۃ لانہ زیادۃ علی الفرض لتکمیلہ، شامی: ۳/۳، باب البوتر والنوافل، ط: سعید کراچی، وکثیرا مالا یصلی الانسان بحیث یتوفی فائدۃ الصلاۃ، وهو المشار الیہ فی قوله صلی اللہ علیہ وسلم: "کم من مصل لیس لہ من صلاتہ الا نصفہا، ثلثہا، ربعہا، فوجب ان یسن بعدہا صلاۃ تکملۃ للمقصود، حجۃ اللہ البالغۃ، ۲/۳۷، النوافل، رواتب الفرائض، ط: قدیمی کراچی، وقال ابو زید رحمہ اللہ: النوافل شرعت لجبر

فرض نماز پر اکتفاء کرنا

فرض نماز تو فرض ہے، اور وتر کی نماز واجب ہے، گو عملاً وہ بھی فرض ہے، فرض اور واجب کو چھوڑنا گناہ ہے، اگر وقت پر نہ پڑھ سکے تو بعد میں قضاء پڑھنا لازم ہے، سنت مؤکدہ کا چھوڑنا برا ہے، (۱) اور اس کے چھوڑنے کی عادت بنالینا بھی گناہ ہے، اور میدانِ حشر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہونے کا سبب ہے، سنت غیر مؤکدہ اور نوافل میں پڑھنے اور نہ پڑھنے کا اختیار ہے، تاہم نہ پڑھنے کی عادت بنالینا مناسب نہیں، کیونکہ آخرت میں ایک ایک نیکی کی سخت ضرورت ہوگی، وہاں اگر آرام سے رہنا چاہتے ہیں تو زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمانے کی ضرورت ہے ورنہ آرام کی امید کرنا سمجھداری کی بات نہیں ہوگی۔ اس لئے صرف فرض نماز پر اکتفاء کرنا اور واجب، سنت

= نقصان ممکن فی الفرض، لان العبد وان علت رتبته لا یخلو عن تقصیر، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۸۷، فصل فی بیان النوافل، ط: قدیمی کراچی۔ فان انتقص من فريضته، قال الرب تبارک وتعالی: انظروا هل لعبدی من تطوع فیكمل بها ما انتقص من الفریضة... رواہ ابو داؤد، مشکوٰۃ ص: ۱۱۷، باب التطوع، صلاة التسیح، ط: قدیمی۔

(۱) (قوله وسننه الخ) اعلم ان المشروعات اربعة اقسام، فرض و واجب وسنة ونفل، فما كان فعله اولی من تركه مع منع الترك ان ثبت بدلیل قطعی ففرض او بظنی فواجب، وبلا منع الترك ان كان مما واطب علیه الرسول صلی اللہ علیہ وسلم او الخلفاء الراشدون من بعده فسنة والا فمندوب ونفل، شامی: ۱/۱۰۲، کتاب الطہارة، قبیل مطلب فی السنة وتعریفها ط: سعید، باب الوتر والنوافل، کل سنة نافلة ولا عکس (هو فرض عملاً و واجب اعتقاداً وسنة ثبوتاً الخ، الدر المختار) (قوله هو فرض عملاً) ای يفترض عمله ای فعله بمعنی انه يعامل معاملة الفرائض فی العمل فیائم بترکہ ویفوت الجواز بفوته، ویجب ترتیبه وقضاؤه ونحو ذلك فقوله عملاً تمييز محول عن الفاعل، مطلب فی الفرض العلمی والعملی والواجب، واعلم ان الفرض نوعان: فرض عملاً وعلماً، وفرض عملاً فقط فالاول كالصلوات الخمس فانها فرض من جهة العمل لا يحل تركها ویفوت الجواز بفوتها، بمعنی انه لو ترك واحدة منها لا یصح فعل ما بعدها قبل قضاء المتروكة، وفرض من جهة العلم والاعتقاد بمعنی انه يفترض علیه اعتقادها حتی یکفر بانکارها، والثانی كالوتر فانه فرض عملاً كما ذكرنا وليس بفرض علماً الخ، شامی: ۳/۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی۔

مؤکدہ وغیرہ کو چھوڑ دینا درست نہیں۔ (۱)

اگر آج کے مشینی دور میں مصروفیات کی وجہ سے سنت اور نفل پڑھنے کی فرصت نہیں تو خرافات، گپ شب، گید رنگ، تفریح اور کھیل کھود کے لئے وقت کہاں سے نکالا جاتا ہے؟ اس لئے نماز چھوڑنے کے لئے فرصت نہ ہونے کا بہانہ بنانا صحیح نہیں ہے اگر کوئی ضروری کام ہو تو وقت سے پہلے پہنچ جاتا ہے اور اگر مقررہ وقت سے بھی زیادہ وقت لگ جائے تو اس کو خوشی سے غنیمت سمجھتے ہیں مگر نماز، اس کے لئے ہزار بہانے ہیں!

فرض نماز پڑھنے کے بعد دوبارہ اسی نماز کو پڑھنا

اگر کسی نے ظہر، یا عشاء کی فرض نماز تنہا پڑھ لی، یا جماعت کے ساتھ ادا کی، پھر اسی نماز کے لئے جماعت کھڑی ہو گئی، تو اس تنہا نماز پڑھنے والے یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والے کو امام کے ساتھ شامل ہو کر دوبارہ نماز ادا کرنا جائز ہے، لیکن یہ دوسری نماز نفل ہوگی، اور ایسا کرنا اس صورت میں جائز ہے جب کہ امام فرض نماز پڑھا رہا ہو، نفل نہیں، کیونکہ فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل نماز مکروہ نہیں ہے، اور اگر امام نفل نماز پڑھا رہا ہو تو اس کے

(۱) والسنة نوعان: سنة الهدى، وترکھا یوجب اساءة وکراهية كالجماعة والاذان والاقامة ونحوها..... بخلاف سنة الهدى وهی السنن المؤکدة القریبة من الواجب التی یضلل تارکھا لان ترکھا استخفاف بالدين..... شامی: ۱/۱۰۳، کتاب الطهارة، مطلب فی السنة وتعریفھا، ط: سعید کراچی. (قوله وسن مؤکدا) ای استنانا مؤکدا، بمعنی انه طلب طلبا مؤکدا زیادة علی بقية النوافل، ولهذا كانت السنة المؤکدة قریبة من الواجب فی لحوق الاثم کما فی البحر، ویستوجب تارکھا التضلیل واللوم کما فی التحریر ای علی سبیل الاصرار بلا عذر کما فی شرحه، شامی: ۱/۱۲۲، باب الوتر والنوافل، مطلب فی السنن والنوافل، ط: سعید کراچی.

پیچھے نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے، (۱) بشرطیکہ جماعت میں تین آدمیوں سے زیادہ ہوں اور اگر تین آدمیوں سے کم ہیں تو مکروہ نہیں۔ (۲)

فرض نماز دوبارہ پڑھی جائے

☆..... اگر امام سے جماعت کے دوران غلطی ہو جائے، اور فرض نماز کے بعد سنتیں اور نقلیں پڑھنے کے بعد اس کا احساس ہو، تو دوبارہ فرض نماز جماعت کے ساتھ پڑھائے، اور جو سنتیں فرض کی تابع ہیں ان کو فرض نماز دوبارہ پڑھنے کے بعد دوبارہ پڑھے،

(۱)..... اتم مفردا (ثم اقتدی) بالامام (متفلا، ویدرک) بذلک (فضيلة الجماعة) حاوی (الافی العصر) فلا یقتدی لکراهة النفل بعده، الدر المختار: (قوله ثم اقتدی متفلا) ای ان شاء هو افضل امداد، واورد ان التنفل بجماعة مکروہ خارج رمضان، واجیب بنعم اذا كان الامام والقوم متطوعین اما اذا ادى الامام الفرض والقوم النفل فلا، لقوله عليه الصلاة والسلام للرجلين "اذا صليتما في رحالكما ثم اتيتما صلاة قوم فصليا معهم واجعلا صلاتكما معهم سبحة"، ای نافلة، كذا في الكافي، بحر، شامی: ۵۳/۲، باب ادراك الفريضة، مطلب صلاة ركعة واحدة باطله، لا صحيحة مكروهة، ط: سعيد کراچی.

(۲) (ولا یصلی الوتر) لا (التطوع بجماعة خارج رمضان) ای یکرہ ذلک علی سبیل التداعی بأن یقتدی اربعة بواحد كما فی الدرر، الدر المختار: ۳۸/۲ - ۳۹، (قوله علی سبیل التداعی) هو ان يدعو بعضهم بعضا. كما في المغرب، وفسره الواني بالكثرة وهو لازم معناه (قوله اربعة بواحد) اما اقتداء واحد بواحد او اثنين بواحد فلا يكره، وثلاثة بواحد فيه خلاف، بحر عن الكافي، وهل يحصل بهذا الاقتداء فضيلة الجماعة؟ ظاهر ما قدمناه من ان الجماعة في التطوع ليست بسنة يفيد عدمه تامل، بقي لو اقتدى به واحد او اثنان ثم جاءت جماعة اقتدوا به قال الرحمتي: ينبغي ان تكون الكراهة على المتأخرين. آه، قلت: وهذا كله لو كان الكل متنفلين، اما لو اقتدى متنفلون بمفترض فلا كراهة كما نذكره في الباب الآتي، شامی: ۳۹/۲، باب الوتر والنوافل، مطلب في كراهة الاقتداء في النفل علی سبیل التداعی، وفي صلاة الرغائب، ط: سعيد کراچی. و: ۵۵۲/۱، باب الامامة، قبيل مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد کراچی. حاشية الطحطاوي علی المراقی، ص: ۳۸۶، قبيل فصل في بيان النوافل، ط: قديمی کراچی.

البتہ وتر کی نماز ایک دفعہ پڑھنے کے بعد دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

☆..... اگر کسی نے لاعلمی میں عشاء کی فرض نماز بے وضو پڑھ لی اور سنت اور وتر وضو کے ساتھ پڑھی، اور بعد میں وقت کے اندر اندر یاد آ گیا تو فرض کے ساتھ سنتوں کو بھی دوبارہ پڑھے کیونکہ سنت فرض کی تابع ہیں، اور اگر عشاء کا وقت گزرنے کے بعد یاد آیا تو صرف فرض پڑھے سنت نہ پڑھے کیونکہ وقت گزرنے کے بعد سنت کی قضاء نہیں، باقی وتر کی نماز مستقل نماز ہے فرض کی تابع نہیں اس لئے جب وضو کے ساتھ ایک دفعہ پڑھ لی تو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ (۲)

(۱) قوله وواجب الوتر..... والثمرة تظھر فیما لو صلی الوتر ناسیا للعشاء او صلاهما فظھر فساد العشاء دون الوتر اجزاء عند الامام لسقوط الترتیب بمثل هذا العذر لا عندهما لانه تبع لها فلا یصح قبلها، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۱۷۸، کتاب الصلاة، ط: قدیمی کراچی. ولا یقدم الوتر علی العشاء لوجوب الترتیب لا لان وقت الوتر لم یدخل حتی لو صلی الوتر قبل العشاء ناسیا او صلاهما فظھر فساد العشاء دون الوتر ویعید العشاء وحدها عند ابی حنیفة رحمہ اللہ تعالیٰ لان الترتیب یسقط بمثل هذا العذر ہندیة: ۱/ ۵۱، الباب الاول فی المواقیت وما یصل بہا، الفصل الاول فی اوقات الصلاة، ط: رشیدیہ کوئٹہ شامی: ۱/ ۳۶۱، کتاب الصلاة، مطلب فی الصلاة الوسطی (قوله ولكن الخ)، ط: سعید کراچی، وانظر الحاشیة التالیة، ایضا

(۲)وعلیٰ هذا اذا صلی العشاء ثم توضأ وصلی السنة والوتر، ثم تبین انه صلی العشاء بغير طہارة، فعندہ یعید العشاء والسنة دون الوتر، لان الوتر فرض علی حدة عندہ وعندہما یعید الوتر ایضا لکونه تبعا للعشاء، واللہ اعلم، ہدایة: ۱/ ۱۵۶، قضاء الفوائت، قبل باب سجود السہو، ط: مکتبہ شریکة علمیہ، (قوله وعلیٰ هذا) ای علی ان الوتر واجب عندہ، وقد اداه فی وقته بطہارة اذ وقته وقت العشاء لا بعدہ، وقد سقط الترتیب بعذر النسیان فلا تلزمہ الاعادة عندہما یعید الوتر ایضا لانه سنة فكانت تبعا للفرض فلما وجبت اعادة الفرض وجبت اعادة ما هو تبع له، الکفاية مع فتح القدير: ۱/ ۳۳۳، قبل باب سجود السہو، ط: المکتبہ النوریة الرضویة.

فرض نماز شروع کر دی جماعت شروع ہو گئی

۱..... اگر کسی نے اکیلے میں فرض نماز شروع کر دی، اور اسی حالت میں وہ فرض نماز جماعت سے ہونے لگی تو اس کو چاہئے کہ فوراً نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے، البتہ اس میں اتنی تفصیل ہے کہ اگر فجر کی نماز ہے تو اس وقت تک نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو سکتا ہے جب تک کہ دوسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو، اگر فجر کے وقت دوسری رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو پھر نماز توڑنا صحیح نہیں بلکہ اس نماز کو مکمل کرنا چاہئے۔ (۱)

اور اگر ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز ہے تو تیسری رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے، اور اگر تیسری رکعت کا سجدہ کر لیا ہے تو پھر اس نماز کو توڑنا صحیح نہیں ہوگا بلکہ اس نماز کو مکمل کر لینا چاہئے۔ (۲)

(۲، ۱) شرع فیہا اداء..... منفردا ثم اقیمت..... یقطعہا..... (ویقتدی بالامام وهذا) ان لم یقید الركعة الاولى بسجدة او قیدھا بها (فی غیر رباعیة او فیہا) لکن (ضم الیہا) رکعة اخرى) وجوباً ثم اتم احراز النفل والجماعة (وان صلی ثلاثاً منها) ای الرباعیة (اتم) منفردا (ثم اقتدی بالامام) متفلاً ویدرک (بذلك) (فضيلة الجماعة) "حاوی" (الا فی العصر) فلا یقتدی لکراهة النفل بعده، الدر مع الرد: ۵۰/۲ - ۵۳، (قوله وهذا ان لم یقید الخ) حاصل هذه المسئلة: شرع فی فرض فاقیم قبل ان یسجد للاولی قطع واقتدی فان سجد لها، فان فی رباعی اتم شفعا، واقتدی ما لم یسجد، للثالثة، فان سجد اتم، واقتدی متفلاً الا فی العصر، وان فی غیر رباعی قطع واقتدی ما لم یسجد للثانية، فان سجد لها اتم ولم یقتد، آھ، (قوله او قیدھا)..... ای وان قیدھا بسجدة فی غیر رباعیة کالفجر والمغرب فانه یقطع ویقتدی ایضاً ما لم یقید الثانية بسجدة، فان قیدھا اتم، ولا یقتدی لکراهة التنفل بعد الفجر، وبالثلث فی المغرب، وفي جعلها اربعاً مخالفة لامامه، فان اقتدی اتمها اربعاً لانه احوط لکراهة التنفل بالثلاث تحریماً، ومخالفة الامام مشروعة فی الجملة کالمسبوق فیما یقضى والمقتدی بمسافر، وتماه فی البحر، شامی: ۵۲/۲، باب ادراک الفریضة، مطلب قطع الصلاة، یكون حراماً و مباحاً ومستحباً وواجباً، ط: سعید کراچی.

اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد دیکھا کہ جماعت اب تک ختم نہیں ہوئی تو ظہر اور عشاء میں جماعت میں شامل ہونا چاہئے۔ (۱)

۲..... اگر عصر، مغرب اور عشاء کے وقت صرف پہلی یا دوسری رکعت کا بھی سجدہ کر چکا ہے تو دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دینا چاہئے اور پھر جماعت میں شامل ہو جانا چاہئے۔ (۲)

فرض نماز کی قضاء

نوت شدہ فرض نماز کی قضاء لازم ہے۔ (۳)

(۱) (قوله ثم اقتدى متفلاً)..... لقوله عليه الصلاة والسلام للرجلين: "إذا صليتما في رحالكما ثم اتيتما صلاة قوم مصلياً معهم واجعلا صلاتكما معهم سبحة، أي نافلة، كذا في الكافي، بحر، شامی: ۵۳/۲، باب ادراك الفريضة، مطلب صلاة ركعة واحدة باطلة، ط: سعيد كراچی..... عن ابيه قال شهدت مع النبي صلى الله عليه وسلم حجة، فصليت معه صلوة الصبح في مسجد الخيف، فلما قضى صلوته انحرف فاذا هو برجلين في اخرى القوم لم يصليا معه، فقال عليّ بهما، فجئني بهما ترعد فريصهما فقال: ما منعكما ان تصليا معنا، فقالا: يا رسول الله! انا كنا قد صلينا في رحالكما قال: فلا تفعلوا اذا صليتما في رحالكما ثم اتيتما مسجد جماعة فصليا معهم فانها لكما نافلة، ترمذی: ۵۲/۱ - ۵۳، ابواب الصلاة، باب ما جاء في الرجل يصلي وحده ثم يدرك الجماعة، ط: سعيد، وعن ابي سعيد قال جاء رجل وقد صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ايكم يتجر على هذا فقام رجل وصلى معه، ترمذی: ۵۳/۱، ابواب الصلاة، باب ما جاء في الجماعة في مسجد قد صلى فيه مرة، ط: سعيد كراچی.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة. رقم: ۱، ۲ الصفحة السابقة.

(۳) (وقضاء الفرض والواجب والسنة فرض وواجب وسنة) لف نشر مرتب وجميع اوقات العمر وقت للقضاء الا الثلاثة المنهية، الدر مع الرد: ۶۶/۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچی. (قوله يوم الخندق) وذلك ان المشركين شغلوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اربع صلوات يوم الخندق حتى ذهب من الليل ما شاء الله تعالى فامر بلالا فاذن ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر، ثم اقام فصلى المغرب، ثم اقام فصلى العشاء، شامی: ۶۲/۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچی. فتح القدير: ۴۲۶/۱، باب قضاء الفوائت، ط: المكتبة التورية الرضوية، سكه، ترمذی: ۴۳/۱، ابواب الصلاة، باب ما جاء في الرجل تفوته الصلوات بأيتن يبدأ، ط: سعيد. كل صلاة فاتت عن الوقت بعد وجوبها فيه، يلزمه قضائها سواء ترك عمداً أو سهواً أو بسبب نوم، هندية: ۱۲۱/۱، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية، البحر: ۷۹/۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد، الفقه الاسلامى وادلته: ۱۱۲۸/۲، الفصل التاسع المبحث الثانى قضاء الفوائت، ط: رشيدية.

فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھے

فرض نماز کے بعد ”اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ“ پڑھنا مسنون اور افضل ہے، اس کے علاوہ دوسری دعا اور درود شریف وغیرہ پڑھنے سے بھی سنت ادا ہو جاتی ہے، اس لئے کسی دوسری دعا کو خلاف سنت کہنا درست نہیں۔ (۱)

فرض نماز کے تحریمہ سے نفل پڑھنا

فرض نماز کے تحریمہ سے نفل پڑھنا جائز ہے، لیکن نفل نماز کے تحریمہ سے فرض پڑھنا جائز نہیں ہے۔ (۲)

— عن جابر بن عبد الله ان عمر بن الخطاب جاء يوم الخندق بعد ما غربت الشمس جعل يسب كفار قريش وقال يا رسول الله ما كدت ان اصلي حتى كادت الشمس ان تغرب، قال النبي صلى الله عليه وسلم وانا والله ما صليت فنزلنا مع النبي صلى الله عليه وسلم بطحان، فتوضا للصلاة وتوضانا لها فصلى العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلى بعدها المغرب، بخاری: ۵۹۰/۲، کتاب المغازی، باب غزوة الخندق وهي الاحزاب، ط: قديمی کراچی۔

(۱) عن ثوبان قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انصرف من صلاته استغفر ثلاثا وقال: اللهم انت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والاكرام، مسلم: ۲۱۸/۱، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ط: قديمی کراچی۔

(۲) وثمرة الاختلاف تظهر في بناء النفل على تحريمه الفرض فيجوز عند القائلين بالشرعية، ولا يجوز عند القائلين بالركنية، وقول الشارح انه يجوز بالاجماع بين اصحابنا، فيه نظر، فان القائلين بالركنية من اصحابنا لا يجوزونه واما بناء الفرض على الفرض او على النفل فهو جائز، عند صدر الاسلام لما علمت انها شرط كالطهارة..... واما اداء النفل بتحريمه النفل فلا شك في صحته اتفاقا لما ان الكل صلاة واحدة. البحر: ۲۹۱/۱، باب صفة الصلاة، وقوله فرضها التحريمه، ط: سعيد کراچی۔ فيجوز بناء النفل على النفل وعلى الفرض وان كره، لا فرض على فرض او نفل على الظاهر، الدر مع الرد: ۴۳۲/۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد کراچی۔

فرض نمازیں

فرض نمازیں دن رات میں جمعہ کے دن پندرہ رکعات اور دوسرے دنوں میں سترہ رکعات ہیں (۱) فجر کے وقت دو رکعت (۲) ظہر کے وقت چار رکعت (۳) اور جمعہ کے دن چار رکعت کی جگہ پر دو رکعت (۴) عصر کے وقت چار رکعت (۵) مغرب کے وقت تین رکعت (۶) اور عشاء کے وقت چار رکعت یہ نمازیں فرض عین ہیں، انہیں ہر حال میں پڑھنا لازم ہے۔ (۱) (۷) اور جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے۔ (۲)

فریادری کے لئے نماز توڑنا

اگر کوئی شخص مصیبت میں مبتلا ہے، اور وہ کسی کو نماز کی حالت میں فریادری کیلئے بلائے تو ایسی حالت میں نماز توڑ دینا فرض ہے، اگرچہ یہ معلوم نہ ہو کہ اس پر کون سی مصیبت آئی ہے، یا معلوم ہے اور جانتا ہے کہ یہ اس کی مدد کر سکے گا، دونوں صورتوں میں نماز توڑ کر اس کی مدد کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

(۱) عن ابی مسعود الانصاری قال جاء جبرئیل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال قم فصل. وذلك لدلوك الشمس حين مالت، فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی الظهر اربعاً، ثم اتاه حين كان ظله مثله، فقال قم فصل، فقام فصلی العصر اربعاً ثم اتاه حين غربت الشمس، فقال له قم فصل فقام فصلی المغرب ثلاثاً، ثم اتاه حين غاب الشفق، فقال له قم فصل، فقام فصلی العشاء الاخرة اربعاً، ثم اتاه حين برق الفجر، فقال له قم فصل فقام فصلی الصبح ركعتين، نصب الراية (۲۲۳/۱) كتاب الصلاة، باب المواقيت، ط: دار نشر الكتب الاسلامية لاهور.

(۲) وحاصله: ان فرض الكفاية ما يكفي فيه اقامة البعض عن الكل لان المقصود حصوله في نفسه من مجموع المكلفين كتغسيل الميت وتكفينه..... شامی: ۱۲۳/۳، كتاب الجهاد، مطلب في الفرق بين فرض العين وفرض الكفاية، ط: سعيد كراچی. وفيه ايضاً (قوله من المكلفين) اي العالمين به كما مر ونظيره انه لو مات واحد من جماعة مسافرين في مفازة، فانه يجب تكفينه والصلاة عليه كفاية على باقي رفقاءه العالمين به دون غيره، شامی: ۱۴۳/۴، ط: سعيد كراچی.

(۳) ويجب لاغائة ملهوف وغريق وحريق، الدر المختار (قوله ويجب) الظاهر منه الافتراض، ط: (قوله لاغائة ملهوف) سواء استغاث بالمصلي او لم يعين احدا في استغاثته اذا قدر على ذلك، ومثله خوف تردى اعمى في بئر مثلاً اذا غلب على ظنه سقوطه، امداد، شامی: ۶۵۳/۱،

فریضہ کا رد عمل

ایک مشہور ڈاکٹر نے اپنے اعصاب کی کمزوری، جوڑوں کا درد اور دیگر عضلاتی امراض کے لئے اپنا علاج نماز کے ذریعے کیا۔ مسلسل نمازی علاج کے بعد وہ صحت مند ہو گیا اور تمام ادویات چھوڑ کر صرف نماز کے زیر علاج رہنے لگا۔

وہ اپنے ہر مریض کو نماز کی پابندی کی تاکید اور نماز کے ہر ایک رکن کو سکون، اعتدال اور بالکل شرعی حیثیت کے مطابق کرنے کی خاص تنبیہ کرتا۔ اس طرح اس کے مریض جلد شفا یاب ہونے لگے۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۴۲)

فریو تھراپیٹ کی ہو شرابی

ایک پاکستانی ڈاکٹر (ماجد زمان عثمانی) یورپ میں فریو تھراپی میں اعلیٰ ڈگری کے لئے گئے جب وہاں ان کو بالکل نماز کی طرح ورزش پڑھائی اور سمجھائی گئی تو یہ اس ورزش کو دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ہم نے تو آج تک نماز کو ایک دینی فریضہ سمجھا اور پڑھ لیا لیکن یہاں تو عجیب و غریب انکشافات ہیں کہ ورزش کے ذریعے تو بڑے بڑے امراض ختم ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کی لسٹ دی کہ جو بیماریاں اس ورزش سے دور ہو سکتی ہیں:

— باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیہا، مطلب فی بیان السنة والمستحب والمندوب والمکروه، ط: سعید کراچی۔ حلبی کبیر، ص: ۳۵۳، کراہیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاہور، ولا یجیب فی الصلاة احد ابویه اذا ناداه الا ان استغاث به لمهم فیقطعها کما یقطع لخوف سقوط اجنبی من سطح ونحوه او غرقه او حرقه او سرقة ما قیمته درهم له او لغيره کما مر، حلبی کبیر، ص: ۳۷۰، قبل فصل فی السنن، (سنن الصلاة)، ط: سهیل اکیڈمی۔ ویجب القطع لنحو انجاء غریق او حریق ولو دعاه احد ابویه فی الفرض لا یجیبه الا ان یتغیث به الدر المختار: (قوله ویجب) ای یفترض (قوله الا ان یتغیث به) ای یطلب منه الغوث والاعانة، وظاهره ولو فی امر غیر مہلک واستغاثه غیر الابوين کذا لک والحاصل ان المصلی متى سمع احدا یتغیث وان لم یقصده بالنداء، او کان اجنبیا وان لم یعلم ما حل به او علم کان له قدرة علی اغاثته وتخليصه وجب علیه اغاثته وقطع الصلاة فرضا کانت او غیره، شامی: ۲/۵۱، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۷۱، فصل فیما یوجب قطع الصلاة، وما یجیزه وغیر ذلک، ط: قدیمی کراچی۔

- ۱۔ دماغی امراض (Mental Diseases)
 - ۲۔ اعصابی امراض (Nerve Diseases)
 - ۳۔ نفسیاتی امراض (Psychics Diseases)
 - ۴۔ بے سکونی، ڈیپریشن اور بے چینی کے امراض (Restlessness Depression And Anxiety)
 - ۵۔ دل کے امراض (Heart Diseases)
 - ۶۔ جوڑوں کے امراض (Arthritis)
 - ۷۔ یورک ایسڈ سے پیدا ہونے والے امراض (Diseases Due To Uric Acid)
 - ۸۔ معدے اور السر کی شکایات (Stomach Ulcer)
 - ۹۔ شوگر اور اس کے مابعد اثرات (Sugar And Its Afther Effects)
 - ۱۰۔ آنکھوں اور گلے کے امراض (Eye And E.N.T Deseases)
- (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۴۳)

فضول کام کرنا

نماز کی حالت میں کوئی لغو اور فضول کام کرنا جو عمل کثیر کی حد تک نہ پہنچے مکروہ تحریمی ہے۔ مثال کے طور پر کوئی شخص نماز کے دوران اپنی ڈاڑھی کے بال ہاتھ میں لے یا اپنے کپڑے کو پکڑے یا اپنے بدن کو بلا ضرورت کھجلائے۔ (۱)

(۱) فان كان اجنبيا من الصلاة ليس فيه تبميم لها ولا فيه دفع ضرر فهو مكروه ايضا كالعبث بالثوب أو البدن وكل ما يحصل بسببه شغل القلب "حلبی کبیر، ص: ۳۴۵، فصل فی کراهیة الصلاة: ط: سهیل اکیلمی خلاصة الفتاوی: ۱/۵۷، جنس آخر فیما یکره فی الصلاة: ط: رشیدیة. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۴۴ کتاب الصلاة، فصل فی المکروهات، ط: قدیمی. البحر الرائق: ۲/۱۹ باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید. رد المحتار: ۱/۶۴۰، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب مکروهات الصلاة: ط: سعید.

فضیلت والی صف

پہلی صف کو دوسری صف پر، اور دوسری صف کو تیسری صف پر، اسی طرح ہر اگلی صف کو پچھلی صف پر فضیلت حاصل ہے۔ (۱)

فوت ہو گیا

اگر امام صاحب جماعت کی نماز پڑھاتے ہوئے فوت ہو گئے تو نماز فاسد ہو گئی پھر کسی کو امام بنا کر شروع سے نماز پڑھیں۔ (۲)

فوجی ٹوپی

اگر فوجی ٹوپی پر جاندار کی تصویر نہیں ہے، تو ایسی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے، ٹوپی میں کوئی خاص وضع متعین نہیں ہے بلکہ جیسے جس ملک کی عادت اور رواج ہے اس کے موافق ٹوپی پہننا درست ہے، (۳) حدیث شریف میں ہے: جو چاہو کھاؤ جو چاہو پہنو مگر حرام سے بچو اور تکبر اور اسراف نہ کرو۔ (۴)

(۱) والقیام فی الصف الاول افضل من الثانی وفي الثانی افضل من الثالث وافضل مکان الماموم حیث یکون أقرب الی الامام "ہندیۃ: ۱/۸۹ الفصل الخامس فی بیان مقام الامام والماموم، ط: رشیدیۃ کوئٹہ۔ ردالمحتار مع الدر المختار: ۱/۵۶۹، باب الامامة مطلب فی کراہۃ قیام الامام فی وسط المحراب، ط: سعید کراچی البحر الرائق: ۱/۳۵۳، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید۔

(۲) (قوله وموت) أقول تظهر ثمرته فی الامام لو مات بعد القعدة الاخرة بطلت صلاة المقتدين به فیلزمهم استینافها۔ ردالمحتار: ۱/۶۲۹ باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها مطلب فی المشی فی الصلاة، ط: سعید، البحر الرائق: ۲/۱۳، ط: رشیدیۃ، بدائع الصنائع: ۲/۱۳۵ فصل فی بیان حکم الاستخلاف، ط: دارالکتب العلمیۃ بیروت۔

(۳) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، باب مکروہات نماز: ۲/۱۰۲، ط: مکتبہ امدادیہ ملتان۔

(۴) باب قول الله "قل من حرم زينة الله التي اخرج لعباده" وقال النبي ﷺ: كلوا واشربوا والبسوا وتصدقوا فی غیر اسراف ولا مخيلة۔ قال ابن عباس كل ما شئت والبس ما شئت ما أخطأتك اثنتان: سرف أو مخيلة۔ بخاری (۲/۸۶۰) کتاب اللباس، ط: قدیمی کراچی۔ عن ثوبان رضی الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان الارض لتنادی كل يوم سبعین مرة: یا بنی آدم كلوا ما شئتم واشتبهتم، فوالله لا کلن لحومکم وجلودکم۔ نوادر الاصول فی احادیث الرسول، الاصل التاسع والثمانون والمائة (۲/۳۰۵) ط: دار الجیل، بیروت۔ یا بنی آدم كلوا ما شئتم ان تأكلوا من الاطعمة

فیکٹری میں جمعہ کی اجازت نہ ملے تو

جمعہ کی نماز اسلام کے شعائر اور نشانیوں میں سے ہے، اگر فیکٹری والے جمعہ کی نماز کے لئے مسجد میں جانے کی اجازت نہیں دیتے، اور ہمیشہ ظہر کی نماز پڑھنے کی نوبت آتی ہے تو ایسی ملازمت کو چھوڑ دینا چاہئے، اور دوسری جگہ ملازمت کی کوشش کرنی چاہئے، جب تک دوسری جگہ مناسب ملازمت نہ ملے فیکٹری میں جمعہ پڑھے البتہ جمعہ کی نماز صحیح ہونے کے لئے امام کے علاوہ تین نمازیوں کا ہونا ضروری ہے، (۱) نمازی اس سے کم ہیں تو جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہوگی، اور خطبہ بھی ضروری ہے۔ (۲)

= اللذینۃ واشتہیتہم فواللہ اذا صرتم فی بطنی لأکلن لحومکم..... فیض القدیر: ۲/۳۲۱، ط: المكتبة الكبرى. قيل لمالك بن دينار: انک تغلظ علی الناس فی لباسهم وطعامهم، فقال مالک: اکسبوا الحلال والبسوا ما شئتم حلیۃ الاولیاء (۲/۳۸۵) ط: دار الکتب العربی. قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: من الاسراف ان تأکل کل ما اشتہیت، شعب الایمان رقم ۵۷۲۱ ابن ماجہ فی الاطعمۃ (۲/۳۳۵۲).

(۱) قال ابو حنیفۃ ومحمد رحمہما اللہ تعالیٰ: ہم ثلاثۃ سوی الامام. المحیط البرہانی: ۲/۴۴۶ کتاب الصلاۃ الفصل الخامس والعشرون صلاۃ الجمعة، ط: اداره القرآن. ومنها الجماعة وقلها ثلاثة سوی الامام، کذا فی التبیین ہندیۃ: ۱/۱۳۸، الباب السادس عشر فی صلاۃ الجمعة. ط: رشیدیۃ کوئٹہ، الدر مع الرد: ۲/۱۵۱ کتاب الصلاۃ باب الجمعة، مطلب فی قول الخطیب قال اللہ تعالیٰ أعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، ط: سعید.

(۲) والرابع: الخطبۃ فیہ فلو خطب قبلہ وصلی فیہ لم تصح. الدر مع الرد: ۲/۱۴۷، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة، ط: سعید، (ومنها الخطبۃ قبلہا) حتی لو صلوا بلا خطبۃ أو خطب قبل الوقت لم یجز کذا فی الکافی. ہندیۃ: ۱/۱۴۶ کتاب الصلاۃ، الباب السادس عشر فی صلاۃ الجمعة، ط: رشیدیۃ) المحیط البرہانی: ۲/۴۴۹ کتاب الصلاۃ الفصل الخامس والعشرون: صلاۃ الجمعة، ط: اداره القرآن.

ق

قبر

☆.....قبر کو سامنے لے کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اور قبر کو سامنے لینے کا مطلب یہ ہے کہ خشوع خضوع کے ساتھ نظر جھکا کر نماز پڑھنے کی حالت میں قبر نظر آتی ہے، تو مکروہ ہے ورنہ مکروہ نہیں ہے۔ (۱)

☆.....اگر قبر نمازی کے پیچھے کی جانب ہے، یا اوپر ہے، یا جہاں نماز پڑھی جا رہی ہے اس کے نیچے ہے تو نماز مکروہ نہیں ہوگی۔

☆.....انبیاء کرام کی قبر کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔ (۲)

نوٹ: واضح رہے کہ جامع دمشق شام کے اندر حضرت تخی علیہ السلام کی قبر ہے اور جامع حلب شام کے قبلہ کی بائیں جانب جالی سے باہر حضرت زکریا علیہ السلام کی قبر ہے۔

(۱) ومنها الصلاة في المقبرة لانه تشبه باليهود فان كان فيها موضع اعد للصلاة ليس فيه قبر ولا نجاسة لا بأس به..... وان كان بينه وبين القبر مقدار لو كان في الصلاة ويمر انسان لا يكره فيها هنا ايضا لا يكره (الفتاوى التاتارخانية ۱/ ۵۷۰ كتاب الصلاة الفصل الرابع في بيان ما يكره للمصلي ان يفعل في صلاته وما لا يكره، ط: ادارة القرآن خلاصة الفتاوى: ۱/ ۶۰ جنس آخر فيما يكره، ط: رشيدية. حلبی کبير ص ۳۶۶-۳۶۳. كراهية الصلاة فروع، ط: سهيل اكيلى لاهور وفي القهستاني: لا تكره الصلاة في جهة قبر الا اذا كان بين يديه: بحيث لو صلى صلاة الخاشعين وقع بصره عليه "رد المحتار: ۱/ ۶۵۳، كتاب الصلاة باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط، سعيد: ۱/ ۳۸۰ كتاب الصلاة، مطلب في اعراب كائنا ما كان، ط: سعيد.

(۲) الحنفية قالوا: تكره الصلاة في المقبرة اذا كان القبر بين يدي المصلي؛ بحيث لو صلى صلاة الخاشعين وقع بصره عليه اما اذا كان خلفه أو فوقه أو تحت ما هو واقف عليه فلا كراهة على التحقيق وقد قيدت الكراهة بان لا يكون في المقبرة موضع اعد للصلاة لا نجاسة فيه ولا قذر ولا فلا كراهة وهذا في غير قبور الانبياء عليهم السلام فلا تكره الصلاة عليها مطلقا، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۷۹-۲۸۰. مكروهات الصلاة، الصلاة في المقبرة، ط: المكتبة التجارية الكبرى توزيع دار الفكر بيروت وان كانت القبور ما وراء المصلي لا يكره وان كان بينه وبين القبر مقدار لو كان في الصلاة ويمر انسان لا يكره فيها هنا ايضا لا يكره، الفتاوى التاتارخانية كتاب الصلاة، ما يكره للمصلي وما لا يكره: ۱/ ۵۷۰، ط: ادارة القرآن حلبی کبير ص: ۳۶۳. كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيلى، رد المحتار: ۱/ ۶۵۳. كتاب الصلاة باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد.

قبرستان

اگر قبرستان میں نماز کے لئے کوئی جگہ مخصوص ہے، اور وہ نجاست اور گندگی سے پاک ہے تو اس میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے، اور اگر وہ جگہ ناپاک ہے تو اس پر نماز پڑھنا صحیح نہیں، اور اگر ناپاک نہیں لیکن وہاں گندگی ہے تو مکروہ ہے۔ (۱)

قبرستان کی مسجد میں جماعت کرنا

مسجد کی چار دیواری کے اندر نماز پڑھنے سے قبریں نمازی کے سامنے اور دائیں بائیں نہیں ہوں گی، اس لئے ایسی مساجد میں تنہا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا بلا کراہت درست ہے۔ (۲)

قبر کا نقشہ

اگر نمازی کے سامنے قبر کا نقشہ لٹکا ہوا ہوگا تو نماز مکروہ نہیں ہوگی کیونکہ قبر کے نقشہ کی کوئی پرستش نہیں کرتا، ہاں اگر کسی قوم کی یہ عادت ہے کہ وہ قبر کے نقشہ کی پرستش کرتی ہے تو اس صورت میں قبر کے نقشہ کو سامنے رکھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہوگا۔

مزار کا قبہ اور گنبد کا بھی یہی حکم ہے۔ (۳)

(۱) ومنها الصلاة في المقبرة لانه تشبه باليهود فان كان فيها موضع اعد للصلاة ليس فيه قبر ولا نجاسة لا بأس به وفي الحاوي وان كانت القبور ما وراء المصلى لا يكره الخ الفتاوى النادرة خاتمة: ۵۷۰/۱. كتاب الصلاة ما يكره للمصلى وما لا يكره، ط: ادارة القرآن كراچی. خلاصة الفتاوى: ۶۰/۱. جنس آخر فيما يكره، ط: رشيدية كوئٹہ. حلی کبیر، ص: ۳۶۳. کراہیة الصلاة ط: سهیل اکیڈمی.

(۲) فان كان فيها موضع اعد للصلاة ليس فيه قبر ولا نجاسة لا بأس به. تاتار خانية: ۵۷۰/۱. ط: ادارة القرآن حلی کبیر، ص: ۳۶۳. کراہیة الصلاة ط: سهیل اکیڈمی.

(۳) (أو لغير ذی روح لا) لا يكره لأنها لا تعبد (الدر المختار) (قوله لأنها لا تعبد)..... فعلى هذا يتبغى ان يكره استقبال عين هذه الاشياء (أى الشمس والقمر والكواكب والشجرة الخضراء) معراج: لأنها عين ما عبد بخلاف ما لو صورها واستقبل صورتها. شامی: ۶۳۹/۱. باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد. امداد الفتاوى: ۳۳۸/۱. باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: دارالعلوم كراچی.

قبر کے اندر تین سزائیں

”نماز میں سستی کی پندرہ سزائیں مقرر ہیں“ کے عنوان کو دیکھیں۔

قبر کے سامنے نماز پڑھنا

☆..... اگر نماز پڑھنے والے کے سامنے قبر ہو تو نماز مکروہ ہوتی ہے۔

اور قبر کے سامنے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر نماز پڑھنے والا خشوع و خضوع کے ساتھ نظر جھکا کر نماز پڑھے تو قبر پر نظر پڑتی ہے، یہ مکروہ ہے اور اگر قبر پر نظر نہیں پڑتی تو مکروہ نہیں ہے۔ (۱)

☆..... انبیاء کرام کی قبر کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔ (۲)

قبلہ رخ ہونے سے عاجز ہو

”قبلہ عاجز کا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

قبلہ سے پھر جانا

سینے کو قصد اُبداء قبلہ سے پھیرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

(۱، ۲) الحنفیہ: قالوا: تکرہ الصلاة في المقبرة اذا كان القبر بين يدي المصلي، بحيث لو صلى صلاة الخاشعين وقع بصره عليه اما اذا كان خلفه، او فوقه، او تحت ما هو واقف عليه، فلا كراهة على التحقق، وقد قيد الكرامة بان لا يكون في المقبرة موضع اعد للصلاة لا نجاسة فيه رة..... والا فلا كراهة، وهذا في غير قبور الانبياء عليهم السلام فلا تکرہ الصلاة عليها مطلقا، كتاب الفقه على المذاهب الاربعه: ۱/ ۲۷۹-۲۸۰، مکروہات الصلاة، الصلاة في المقبرة، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان، [تشمہ]..... وفي القهستانی: لا تکرہ الصلاة في جهة قبر الا اذا كان بين يديه، بحيث لو صلى صلاة الخاشعين وقع بصره عليه كما في جنانز المضممرات، شامی: ۱/ ۶۵۴، باب ما يفسد الصلاة، وما يکرہ فيها، مطلب في بيان السنة والمستحب والمندوب والمکروه وخلاف الاولی، ط: سعید کراچی۔

اگر بلا قصد بے اختیاری کی حالت میں سینہ قبلہ سے پھر جائے، اور ایک رکن مثلاً رکوع کی مقدار یہی حالت رہی تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر ایک رکن سے کم مقدار رہی تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

اور اگر کسی عذر کی وجہ سے قصد آسینے کو قبلے سے پھیر لیا ہے مثلاً نماز کی حالت میں کسی کو یہ شبہ ہوا کہ وضو ٹوٹ گیا ہے، اور وضو کرنے کے لئے سینہ قبلہ سے پھیر لے اور اس کے بعد یاد آ جائے کہ وضو ہے اور اب تک یہ آدمی مسجد سے باہر نہیں نکلا تو نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر مسجد سے باہر نکل گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۱)

قبلہ سے سینہ پھر جانا

☆..... اگر نماز میں سینہ قبلہ کی جانب سے ہٹ جائے تو دیکھنا چاہیے کہ ایسا مجبوری سے ہو یا اپنے ارادہ سے ہوا؟ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے سینہ قبلہ سے پھر گیا اور کم سے کم ایک رکن ادا کرنے کی مقدار رہا تو نماز باطل ہو جائے گی، اور اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا (اور ایک رکن کی مقدار کم سے کم تین مرتبہ ”سبحان اللہ“ کہنے کی مقدار ہے)۔

(۱)..... (وتحويل صدره عن القبلة) اتفاقاً (بغير عذر) فلو ظن حدثه فاستدبر القبلة ثم علم عدمه ان قبل خروجه من المسجد لا تفسد وبعده فسدت، الدر المختار، وفي الشامية: (قوله وتحويل صدره اما تحويل وجهه كله او بعضه فمكروه لا مقصد على المعتمد كما سيأتي في المكروهات) (قوله بغير عذر) قال في البحر في باب شروط الصلاة: والحاصل ان المذهب انه اذا حول صدره فسدت، وان كان في المسجد اذا كان من غير عذر كما عليه عامة الكتب، آه، واطلقه فشمّل ما لو قل او كثر، وهذا باختياره، والا فان لبث مقدار ركن فسدت ولا فلا كما في شرح المنية من فصل المكروهات، شامی: ۱/۲۲۶-۲۲۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبل مطلب في المشي في الصلاة، ط: سعيد کراچی، البحر: ۱/۲۸۵، قوله ولغير اصابة جهتها، ط: سعيد کراچی.

اور اگر ایک رکن ادا کرنے کی مقدار سے کم رہا اور سینہ کو اس دوران قبلہ کی طرف کر لیا تو نماز باطل نہیں ہوگی۔

اور اگر نمازی نے نماز کے دوران کسی سبب کے بغیر اپنے اختیار سے سینے کو قبلہ سے پھیر لیا تو نماز باطل ہو جائے گی۔ (۱)

قبلہ سے سینہ پھر جائے

اگر نماز کے اندر بیت اللہ سے ۴۵ درجے کے اندر دائیں بائیں سینہ پھر جائے تو نماز ہو جائے گی، اور اگر قصد اس سے زیادہ پھیر لیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر غیر اختیاری طور پر سینہ زیادہ پھر گیا اور تین مرتبہ ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کہنے کی مقدار تک رکا رہا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر اس سے کم رہا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۲)

قبلہ عاجز کا

ایسے لوگ جو مرض کی وجہ سے قبلہ رخ ہونے سے عاجز ہیں، ان کا قبلہ ان کی قدرت والی جہت ہے، یعنی وہ مجبوری سے جس طرف رخ کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں پڑھ

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) (و) السادس (استقبال القبلة)..... فللمكي..... اصابة عينها..... (ولغيره) اي غير معاينها اصابة جهتها) بان يبقى شئ من سطح الوجه مسامتا للكعبة او لهوائها، بان يفرض من تلقاء وجهه مستقبلها حقيقة في بعض البلاد خط على زاوية قائمة الى الافق ما را على الكعبة، وخط آخر يقطعه على زاويتين قائمتين يمنا ويسرة... قلت: فهذا معنى التيامن والتياسر..... الخ، الدر مع الرد: ۱/ ۴۲۷ - ۴۲۹، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی. وفي منية المصلي عن امالي الفتاوى حد القبلة في بلادنا يعني سمرقند ما بين المغربین مغرب الشتاء ومغرب الصيف، فان صلى الى جهة خرجت من المغربین فسدت صلاته، شامی: ۱/ ۴۳۰، باب شروط الصلاة، مبحث في استقبال القبلة، ط: سعيد كراچی. وانظر التخریج تحت عنوان ”قبلہ سے پھر جانا“ ایضاً.

لیں نماز ہو جائے گی، ایسے مجبوروں کے لئے زبردستی قبلہ رخ ہونا لازم نہیں۔ (۱)

اگر بیمار خود قبلہ رخ نہیں ہو سکتا لیکن اس کے پاس تیمارداری کے لئے رہنے والے آدمی اس کو قبلہ رخ کر سکتے ہیں تب بھی بیمار اور مجبور کے لئے قبلہ رخ ہونا لازم نہیں تاہم اگر کوئی قبلہ رخ کر دے تو بہتر ہے۔

واضح رہے کہ نماز صحیح ہونے کے لئے قبلہ رخ ہونا شرط ہے، مگر فقہاء کرام نے یہ بات واضح طور پر لکھی ہے کہ عاجز آدمی جس جہت کی طرف رخ کر سکتا ہے اس طرف رخ کر کے نماز پڑھ لے نماز ہو جائے گی۔ (۲)

قبلہ کی جانب پاؤں کر کے سونا

قبلہ کی جانب پاؤں پھیلا کر سونا مکروہ تحریمی کے قریب ہے حرام ہے، جو شخص جان بوجھ کر ایسا کرتا ہے وہ فاسق ہے، اور ایسے آدمی کی شہادت شرعاً معتبر نہیں ہوگی۔ (۳)

(۱) (قولہ کما جاز) ای کا استقبال عاجز عنہا لمرض او خوف عدو او اشتباه، فجہۃ قدرتہ او تحریرہ قبلۃ لہ حکما، شامی: ۴۲۷/۱، باب شروط الصلاة، مبحث فی استقبال القبلة، ط: سعید کراچی۔
(۲) (وقبلۃ العاجز عنہا) لمرض وان وجد موجهاً عند الامام او خوف مال، وكذا كل من سقط عنه الاركان (جہۃ قدرتہ) ولو مضطجعا بايماء لخوف رؤية عدو ولم يعد؛ لان الطاعة بحسب الطاقة، الدر مع الرد: ۳۳۲/۱-۳۳۳، وفي الشامية: (قوله عند الامام) لان القادر بقدرۃ الغير عاجز عنده، لان العبد يكلف بقدرۃ نفسه لا بقدرۃ غيره خلافا لهما، فيلزمه عندهما التوجه ان وجد موجهاً..... شامی: ۴۳۲/۱، باب شروط الصلاة، مطلب کرامات الاولیاء ثابتہ، ط: سعید کراچی۔
(۳) (و) کما کرہ (مد رجلیہ فی نوم او غیرہ الیہا) ای عمداً، لانه اساءۃ ادب قالہ منلا ہاکیر، الدر مع الرد (قوله مد رجلیہ) او رجل واحدة ومثل البالغ الصبی فی الحکم المذکور (قوله ای عمداً) ای من غیر عذر، اما بالعدر او السهو فلا (قوله لانه اساءۃ ادب) افاد ان الکراہۃ تنزیہیۃ، لكن قدمناعن الرحمتی فی باب الاستنجاء انه سیأتی انه بملء الرجل الیہا ترد شہادتہ، قال: وهذا يقتضى التحريم فليحرر، شامی: ۶۵۵/۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب فی احکام المسجد، ط: سعید کراچی، قوله (لم یکرہ)..... ولقولهم یکرہ مد الرجلین الی القبلة فی النوم وغیرہ عمداً..... شامی: ۳۴۱/۱، فصل الاستنجاء، قبیل مطلب القول مرجح علی الفعل، ط: سعید کراچی۔

قبلہ کی جانب تھوکنہ

مسجد میں قبلہ کی جانب تھوکنہ منع ہے، یہ کعبۃ اللہ کے ادب کے خلاف ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے آدمی کو امامت سے معزول کر دیا تھا اور اس کو اللہ اور رسول کے لئے موذی قرار دیا تھا۔ (۱)

قبلہ کی طرف رخ نہیں کر سکتا

اگر بیمار کے پاس کوئی دوسرا شخص نہیں ہے، اور مریض خود قبلہ کی طرف اپنا رخ نہیں کر سکتا تو جس طرف مریض کا رخ ہو، اسی طرف وہ نماز پڑھ سکتا ہے۔ (۲)

قبر

”قبر کا نقشہ“ کے عنوان کو دیکھیں۔

قدم

جماعت کی نماز میں مقتدی کا قدم امام کے قدم سے پیچھے ہونا ضروری ہے،

(۱) عن السائب بن خلاد وهو رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ان رجلا من قوما قبض فی القبلة، ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ينظر، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقومه حين فرغ لا یصلی لکم فاراد بعد ذلك ان یصلی لہم فمنعوه، فاخبروه بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذكر ذلك لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فقال: نعم وحسبت انه قال انک قد اذیت اللہ ورسولہ، رواہ ابو داود، مشکوٰۃ المصابیح: ۱/۷۱، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الثالث، ط: قدیمی کراچی۔

(۲) انظر الى التخریج تحت عنوان ”قبلہ عاجز کا“

اگر مقتدی کا قدم امام کے قدم سے آگے نکل جائے گا تو مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۱)

قدم کا قدم سے ملانا

جماعت کی نماز میں قدم کا قدم سے ملانے کا مطلب یہ ہے کہ ایک سیدھ

میں اور برابر رہیں، نمازیوں کے قدم آگے پیچھے نہ ہوں۔ (۲)

قدموں کے درمیان فاصلہ

قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان چار انگل کے برابر فاصلہ ہونا

چاہئے یہ خشوع و خضوع اور ادب کے اعتبار سے زیادہ مناسب ہے، دونوں قدموں کو ملا لیتا یا

(۱) (و یقف الواحد) ولو صیبا اما الواحدة فتأخر (محاذیا) ای مساویا (لیمین امامه) علی المذهب، ولا عبرة بالرأس بل بالقدم..... الدر مع الرد: ۱/ ۵۶۶-۵۶۷، (قوله بالقدم) فلو حاذاه بالقدم ووقع سجوده مقدما علیه لكون المقتدی اطول من امامه لا یضر، ومعنی المحاذاة بالقدم المحاذاة بعقبه، فلا یضر تقدم اصابع المقتدی علی الامام حیث حاذاه بالعقب ما لم یفحش التفاوت بین القدمین، حتی لو فحش بحیث تقدم اکثر قدم المقتدی لعظم فائده لا یصح کما اشار الیه بقوله ما لم یقدم الخ، قال فی البحر: او اشار المصنف الی ان العبرة انما هو للقدم لا للرأس، فلو کان الامام اقصر من المقتدی یقع رأس المقتدی قدام الامام یجوز بعد ان یكون محاذیا بقدمه او متاخرا قليلا، وكذا فی محاذاة المرأة کما سیأتی وان تفاوتت الاقدام صغرا و کبرا فالعبرة للساق والكعب، والأصح ما لم یقدم اکثر قدم المقتدی لا یتفسد صلاته کما فی المجتبى انتهی..... شامی: ۱/ ۵۶۷، باب الامامة، قبل مطلب هل الاساءة دون الکراهة او افحش منها، ط: سعید کراچی. البحر: ۱/ ۳۵۲-۳۵۳، باب الامامة، قوله ویقف الواحد عن یمینه والاثان خلفه، ط: سعید کراچی، (قوله وعدم تقدمه علیه بعقبه) فلو ساواه جاز وان تقدمت اصابع المقتدی لکبر قدمه علی قدم الامام ما لم یقدم اکثر القدم..... وتقدم الامام بعقبه عن عقب المقتدی شرط لصحة اقتدائه،..... شامی: ۱/ ۵۵۱، باب الامامة، مطلب شروط الامامة الکبری، ط: سعید کراچی.

(۲) (قوله ومنها القيام)..... وما روى انهم الصقوا الکعاب بالکعاب ارید به الجماعة ای قام کل واحد بجانب الآخر کذا فی فتاوی سمرقند، شامی: ۱/ ۴۴۴، باب صف الصلاة، بحث القيام، ط: سعید کراچی.

دونوں میں زیادہ فاصلہ کرنا دونوں بے ڈھنگا اور ادب کے خلاف ہے۔ (۱)

قرآن ختم کرنا سنت ہے

☆..... رمضان المبارک کے مہینے میں تراویح کی نماز میں ایک مرتبہ قرآن مجید

شروع سے آخر تک ختم کرنا سنت موکدہ ہے، لوگوں کی سستی اور کاہلی کی وجہ سے اس سنت کو ترک نہ کرے، (۲) ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ پورا قرآن مجید ختم کرنے کی صورت میں لوگ

(۱) (قوله ومنها القيام) ویسفی ان یکون بینہما مقدار اربع اصابع الید، لانه اقرب الی الخشوع، هكذا روى عن ابی نصر الدبوسی انه کان یفعله کذا فی الکبریٰ، شامی: ۱/۴۴۴، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ط: سعید کراچی۔ الحنفیہ: قدروا التفریج بینہما بقدر اربع اصابع، فان زاد او نقص کرہ، کتاب الفقہ علی المذاهب الاربعہ: ۱/۲۵۹، اطالة القراءة فی الركعة الاولى، ط: احیاء التراث العربی بیروت۔

(۲) السنة فی التراویح انما هو الختم مرة، فلا یتربک لکسل القوم کذا فی الکافی، ہندیہ: ۱/۱۱۷، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ کوئٹہ، (والختم) مرة سنة ومرتين فضيلة وثلاثا افضل (ولا یتربک) الختم (لکسل القوم) لکن فی الاختیار: الافضل فی زماننا قدر ما لا یثقل علیہم واقره المصنف وغیره، وفي المجتبى عن الامام: لو قرأ ثلاثا قصارا او آية طويلة فی الفرض فقد احسن ولم یسنی فما ظنک بالتراویح، افتی ابو الفضل الکرمانی والوبری انه اذا قرأ فی التراویح الفاتحة وآية او آيتين لا یکرہ، ومن لم یکن عالما باهل زمانه فهو جاهل، الدر مع الرد: ۲/۴۶۔ ۴۷، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح، ط: سعید کراچی۔ (قوله والختم مرة سنة) ای قراءة الختم فی صلاة التراویح سنة وصححه فی الخانیة وغیرها، وعزاه فی الهدایة الی اکثر المشایخ، وفي الکافی الی الجمهور، وفي البرهان، وهو المروى عن أبی حنیفة والمنقول فی الآثار..... شامی: ۲/۴۶، (قوله الافضل فی زماننا الخ) لان تکثیر الجمع افضل من تطویل القراءة، حلیة عن المحيط، وفيه اشعار بان هذا مبنی علی اختلاف الزمان فقد تغير الاحکام لاختلاف الزمان فی كثير من المسائل علی حسب المصالح، ولهذا قال فی البحر: فالحاصل ان المصحح فی المذهب ان الختم سنة لکن لا یلزم منه عدم ترکہ اذا لزم منه تنفیر القوم، وتعطیل كثير من المساجد خصوصاً فی زماننا، فالظاهر اختیار الأخف علی القوم (قوله وفي المجتبى) عبارتہ ما فی البحر: والمتأخرون کانوا یفتون فی زماننا بثلاث آیات قصار او آية طويلة حتی لا یمل القوم ولا یلزم تعطیلها، فان الحسن روى عن الامام انه ان قرأ فی المکتوبة بعد الفاتحة ثلاث آیات فقد احسن ولم یسنی هذا فی المکتوبة فمـ ظنک فی غیرها، (قوله وآية او آيتين) ای بقدر ثلاث آیات قصار بدلیل عبارة المجتبى، والا فلو دون ذلك کرہ تحریماً لما فی المنیة وشرحها فی بحث صفة الصلاة، لو قرأ مع الفاتحة آية قصيرة او آيتين قصيرتين لم یخرج عن حد کراهة التحريم، وان قرأ ثلاثا قصارا او كانت الآية او الآيتان تعدل ثلاث آیات قصار خرج عن حد کراهة المذکورة، ولكن لم یدخل فی حد الاستحباب الخ، شامی: ۲/۴۷، باب الوتر والنوافل مبحث صلاة التراویح، ط: سعید کراچی۔

تراویح کی نماز پڑھنے کے لئے نہیں آئیں گے، اور جماعت کا سلسلہ ختم ہو جائے گا، یا ان کو بہت ناگوار ہوگا تو اس صورت میں اتنی مقدار پڑھے جتنی مقدار میں لوگوں کو بھاری نہ ہو۔ (۱)

☆..... یا الم تر کیف سے آخر تک کی دس سورتیں پڑھے، اور ہر رکعت میں ایک ایک سورت پڑھے، پھر جب دس رکعت ہو جائیں تو انہیں سورتوں کو دوبارہ پڑھے، یا اور جو سورتیں چاہے پڑھے۔ (۲)

☆..... اگر لوگوں میں شوق ہے تو تراویح کی نماز میں ایک سے زائد مرتبہ بھی قرآن مجید ختم کرنا درست ہے، اور اگر شوق نہیں ہے تو ایک ختم پر اکتفا کرے اور بعد میں سورت تراویح پڑھے۔ (۳)

قرآن دیکھ کر پڑھنا

نماز میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ یہ خارج سے

(۱) والافضل فی زماننا ان یقرأ بما لا یؤدی الی تنفیر القوم عن الجماعة لکسلهم لان تکثیر الجمع افضل من تطویل القراءة کذا فی محیط السرخسی، والمتأخرون کانوا یفتون فی زماننا بثلاث آیات قصار او آية طويلة حتى لا یمل القوم ولا یلزم تعطیل المساجد، وهذا احسن کذا فی الزاهدی، ہندیہ: ۱/۱۸۸، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ کوئٹہ.

(۲) هذا، و فی التجنیس: واختار بعضهم سورة الاخلاص فی کل رکعة، وبعضهم سورة الفیل: ای البداءة منها ثم یعیدھا، وهذا احسن لنلا یشغل قلبه بعدد الركعات، قال فی الحلیة: وعلی هذا استقر عمل ائمة اکثر المساجد فی دیارنا الا انهم یبدءون بقراءة سورة التکاثر فی الاولی والاخلاص فی الثانیة وهكذا الی ان تكون قراءتھم فی التاسعة عشر بسورة تبت و فی العشرين بالاخلاص، الخ، شامی: ۲/۳۷۷، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح، ط: سعید کراچی..... وبعضهم اختار قراءة سورة الفیل الی آخر القرآن وهذا احسن القولین لانه لا یشتبہ علیہ عدد الركعات ولا یشغل قلبه بحفظھا، ہندیہ: ۱/۱۸۸، فصل فی التراویح، ط: رشیدیہ کوئٹہ.

(۳) انظر الی الحاشیة السابقة. رقم ۲۰ فی الصفحة السابقة.

لقمہ لینا ہے، اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، (۱) البتہ شافعی اور حنبلی مسلک کے مطابق نماز فاسد نہیں ہوتی۔

قرآن کریم شعائر الہی میں سے ہونے کی حکمت

قرآن کریم کا شعائر الہی میں سے ہونا اس طرح ہے کہ جیسے لوگوں میں بادشاہ اور سلاطین کی طرف سے عوام (پبلک) کی طرف فرامین (شاہی احکام) کے بھیجنے کا رواج ہے، اور بادشاہ اور سلاطین کی وجہ سے ان شاہی فرامین کی تعظیم کی جاتی ہے، چونکہ قرآن مجید کے نزول سے پہلے انبیاء کرام کے صحیفے اور لوگوں کی تصانیف بھی شائع اور رائج ہو گئی تھیں، اور لوگوں کا مذہب کی پیروی کرنے کے ساتھ ہی ان کتابوں کی تعظیم کرنا، ان کا پڑھنا پڑھانا بھی رائج تھا، اور ان میں حق اور باطل خلط ہو گیا تھا اور صحیح علوم کی ضرورت تھی اور کسی آسمانی کتاب کے بغیر ان علوم کو پڑھنا، تعظیم کرنا، اور شعائر اللہ میں سے قرار دینا اور ان علوم کو ہمیشہ کے لئے قبول کرنا اور حاصل کرنا ایسی آسمانی کتاب کے بغیر ممکن نہیں تھا کہ جس آسمانی کتاب کو وہ پڑھیں، اس کی تعظیم کریں، اور اسے شعائر اللہ میں سے قرار دیں، ان اسباب کا مقتضایہ ہوا کہ ایک ایسی کتاب کی صورت میں، امت الہی کا ظہور ہو جو رب العالمین کی طرف سے نازل ہو،

(۱) (قراءتہ من مصحف ای ما فیہ قرآن (مطلقاً) لانہ تعلم الا اذا کان حافظاً لما قرأہ وقرأ بلا حمل، وقیل لا تفسد الا بآیۃ، واستظهرہ الحلبي وجوزہ الشافعی بلا کراهۃ واما بہا للتشبه باهل الكتاب، الخ، الدر مع الرد: ۱/ ۲۲۳ = ۲۲۴، (قوله ای ما فیہ قرآن) عممہ لیشمل المحراب فانہ اذا قرأ ما فیہ، فسدت فی الصحیح (قوله مطلقاً) ای قلیلاً او کثیراً اماماً او منفرداً امیاً لا یمکنه القراءة الا منه اولاً (قوله لانہ تعلم) ذکرُوا لابی حنیفۃ فی علة الفساد وجهین۔ احدهما: ان حمل المصحف والنظر فیہ وتقلب الاوراق عمل کثیر، والثانی: انه تلقى من المصحف فصار کما اذا تلقن من غیرہ وعلى الثانی لا فرق بین الموضوع والمحمول عنده، وعلى الاول یفترقان، وصحح الثانی فی الکافی، تبعاً لتصحیح السرخسی، شامی: ۱/ ۲۲۴، باب ما یفسد الصلاة، وما یکرہ فیہا، قبل مطلب فی التشبه باهل الكتاب، ط: سعید کراچی۔ البحر الرائق: ۲/ ۱۰، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، (قوله وقراءتہ من مصحف)، ط: سعید کراچی۔

اور اس کی تعظیم کی یہ صورت ہو کہ جب وہ کتاب پڑھی جائے تو سب لوگ خاموش ہو کر اس کو غور سے سنیں، اس کے فرامین کی فوراً تعمیل کریں، سجدہ کے مضامین پر سجدہ تلاوت کریں، جہاں تسبیح کرنے کا حکم ہو وہاں تسبیح پڑھیں۔..... (احکام اسلام ص ۸۲) (۱)

قرآن مجید ایک رات میں ختم کرنا

اگر لوگوں میں شوق ہے تو ایک رات کی تراویح کی نماز میں پورے قرآن مجید کو ختم کرنا جائز ہے اور اگر لوگوں میں شوق نہیں ہے یا بھاری ہوتا ہے تو اس صورت میں ایک رات میں قرآن مجید ختم کرنا مکروہ ہے۔ (۲)

قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا

نماز کی حالت میں قرآن مجید کو دیکھ کر قرأت کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔ (۳)

(۱) و"معظم شعائر الله اربعة: القرآن، والكعبة، والنبي، والصلاة اما القرآن فكان الناس شاع فيما بينهم رسائل الملوك الى رعاياهم وكان تعظيمهم للملوك مساوقا لتعظيمهم للرسائل وشاع صحف الانبياء ومصنفات غيرهم وكان ملههم لمذاهبهم مساوقا لتعظيم تلك الكتب وتلاوتها وكان الانقياد للعلوم وتلقيها على مر الدهور بدون كتاب يتلى ويروى كالمحال بادی الرأي فاستوجب الناس عند ذلك ان تظهر رحمة الله في صورة كتاب نازل من رب العالمين ووجب تعظيمه فمنه ان يستمعوا له وينصتوا اذا قرئ، ومنه ان يادروا لاوامره كسجدة التلاوة والتسبيح عند الامر بذلك، حجة الله البالغة: ۱/۶۳، المبحث الخامس، باب تعظيم شعائر الله تعالى، القرآن من شعائر الله، ط: قديمی کراچی.

(۲) والأفضل في زماننا ان يقرأ بما لا يؤدي الى تنفير القوم عن الجماعة لكسلهم لان تكثير الجمع الفضل من تطويل القراءة هندية: ۱/۱۱۸، فصل في التراويح، ط: رشيدية كوثنه. شامی: ۲/۴۷، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد کراچی.

(۳) انظر الى الحاشية تحت عنوان "قرآن دیکھ کر پڑھنا"

قرآن مجید کو فرض نماز میں بتدریج ختم کرنا

اگر کوئی امام فرض نمازوں میں قرآن مجید کو تین چار مہینوں میں بتدریج ختم کرتا ہے تو یہ جائز ہے، (۱) اور ختم کی آخری رکعت میں ”الم“ سے ”مفلحون“ تک پڑھنے کی بھی گنجائش ہے، (۲) البتہ فرض نماز کی ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں پڑھنا اچھا نہیں ہے، یعنی خلاف اولیٰ ہے۔ (۳)

قرأت

☆..... نماز میں قرأت کے لئے قرآن مجید کی کوئی سورت یا اس کا کوئی حصہ پڑھتے وقت دل حاضر ہونا چاہئے یعنی ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ قرآن پڑھتے وقت زبان سے پڑھے اور دل غافل ہو بلکہ اس بات کی بھرپور کوشش کرے کہ جو کچھ پڑھے اس کے مطالب

(۱) (قوله واختار في البدائع عدم التقدير..... والجملة فيه انه ينبغي للامام ان يقرأ مقدار ما يخف على القوم ولا يثقل عليهم بعد ان يكون على التمام وهكذا في الخلاصة، شامی: ۱/۵۴۱، فصل فی القراءة، ط: سعید کراچی۔ البحر: ۱/۵۹۶، باب صفة الصلاة ط: رشیدیہ کوئٹہ و: ۱/۳۴۱، قبل قوله وتطاول اولی الفجر فقط، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة کبر، ط: سعید کراچی، وانظر الى الحاشية التالية ايضا.

(۲) [فروع]..... ويكره الفصل بسورة قصيرة وان يقرأ منكوسا الا اذا ختم فقرأ من البقرة، الدر مع الرد: ۱/۵۴۶-۵۴۷، (قوله الا اذا ختم الخ) قال في شرح المنية: وفي الولوجية من يختم القرآن في الصلاة اذا فرغ من المعوذتين في الركعة الاولى يركع ثم يقرأ في الثانية بالفاتحة وشئ من سورة البقرة، لان النبي صلى الله عليه وسلم قال: ”خير الناس الحال المرتحل“ اي الخاتم المفتوح، شامی: ۱/۵۴۷، قبيل باب الامامة ط: سعید کراچی۔ حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۳۵۲، فصل فی المکروہات، ط: قدیمی کراچی۔ ترمذی: ۲/۱۲۳، ابواب القراءة، ط: سعید کراچی.

(۳) ان الافضل قراءة سورة واحدة ففي جامع الفتاوى روى الحسن عن ابي حنيفة رحمه الله تعالى انه قال: لا احب ان يقرأ سورتين بعد الفاتحة في المكتوبات ولو فعل لا يكره، وفي النوافل لا بأس به. شامی: ۱/۴۹۲، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی.

پر غور و فکر کرے، اور جو کچھ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس سے نصیحت حاصل کرے۔ جب زبان پر پروردگار عالم کا ذکر جاری ہو تو اس کی عظمت اور قدرت کی ہیبت قلب پر طاری ہو جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: **إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا**۔ (یعنی ایمان والے تو وہی لوگ ہوتے ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل سہم جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ مضبوط) کر دیتی ہیں۔

اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کی رحمت کی صفات اور احسان کا بیان ہو تو ان صفات کریمہ سے اپنے آپ کو آراستہ کرنے کے لئے غور و فکر کرنا ضروری ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **تَخْلُقُوا بِأَخْلَاقِ اللَّهِ فَهُوَ سَبْحَانَهُ كَرِيمٌ عَفُوٌّ غَفُورٌ عَادِلٌ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا** اے لوگو! تم اپنے اندر خلق الہی پیدا کرو، وہ ذات بخشش کرنے والی، معاف کرنے والی، مغفرت کرنے والی، اور عادل ہے اور کسی پر بالکل ظلم نہیں کرتی۔ (۱)

(۱) ثالثاً: القراءة، وسیاتی لك حکمها عند الاثمة، ولكن ينبغي لمن يقرأ ان لا يحرك لسانه بالقراءة وقلبه غافل بل ينبغي له ان يتدبر معنى قراءة ته ليعظ بما يقول، فاذا مر على لسانه ذكر الا له الخالق وجل قلبه خوفاً من عظمته وسطوته كما قال تعالى "انما المؤمنون الذين اذا ذكر الله وجلت قلوبهم واذا تليت عليهم آياته زادتهم ايماناً"، واذا ذكرت صفات الله تعالى من رحمة واحسان وجب عليه ان يعلم نفسه كيف تتخلق بتلك الصفات الكريمة، لان النبي صلى الله عليه وسلم قال: "تخلقوا باخلاق الله" فهو سبحانه كريم عفو غفور عادل لا يظلم الناس شيئا فالانسان مكلف بان يتخلق بهذه الاخلاق، فاذا ما قرأ في صلاته الآيات التي تشتمل على صفات الاله الكريمة وعقل معناها وكررها في اليوم والليلة مرات كثيرة، فان نفسه تتأثر بها لا محالة ومتى تأثرت نفسه بجميل الصفات حب اليه الاتصاف بها، ولذلك احسن الاثر في تهذيب النفوس والاخلاق، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۱۷۴، كتاب الصلاة، حكمة مشروعتها، ط: دار احياء التراث العربی، بيروت.

☆..... قرأت یعنی نماز میں قرآن شریف میں سے پڑھنا، نماز میں قرآن مجید کی ایک آیت پڑھنا فرض ہے، خواہ آیت بڑی ہو یا چھوٹی، مگر شرط یہ ہے کہ کم از کم دو لفظوں سے مرکب ہو جیسے ”ثُمَّ نَظَرَ“ اور ایک ہی لفظ ہو جیسے ”مُدْهَامَتَانِ“ یا ایک حرف ہو جیسے ”ص، ق“ وغیرہ یا دو حرف ہوں جیسے ”حَم“ وغیرہ یا کئی حرف ہوں جیسے ”آلَمْ، حَمَّ عَسَقَ“ وغیرہ تو ان سب صورتوں میں ایسی ایک آیت پڑھنے سے فرض ادا نہیں ہوگا اور نماز نہیں ہوگی۔ (۱)

(۱) (قوله ومنها القراءة) ای قراءۃ آية من القرآن، وہی فرض عملی فی جمیع رکعات النفل والوتر وفي ركعتين من الفرض، شامی: ۴۴۶/۱، مبحث القراءة، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی۔ (وفرض القراءة آية على المذهب) ہی لغة: العلامة، وعرفا: طائفة من القرآن مترجمة اقلها ستة احرف ولو تقديراً ”كلم يلد“ الا اذا كان كلمة فالاصح عدم الصحة وان كررها مرارا..... الدر مع الرد: ۵۳۷/۱، فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب تحقیق مهم فیما لو تذاکر فی رکوعہ انہ لم یقرأ فعاد تقع القراءة فرضاً، ط: سعید کراچی۔ (ومنها القراءة) وفرضها عند ابی حنیفة رحمہ اللہ تعالیٰ یتأدی بآية واحدة وان كانت قصيرة كذا فی المحيط، وفي الخلاصة وهو الاصح كذا فی التاتارخانية والمكثفی بها مسنی كذا فی الوقایة، ثم عنده اذا قرأ آية قصيرة هي كلمات او كلمتان نحو قوله تعالى ثم قتل كيف قدر، وثم نظر، يجوز بلا خلاف بين المشايخ فلو قرأ آية هي كلمة واحدة كملهماتان او آية هي حرف كصاد، نون، قاف، فيه اختلاف بين المشايخ كذا فی المصنفی والاصح انہ لا يجوز كذا فی شرح المجمع لابن الملك، وهكذا فی الظهيرية والسراج الوهاج وفتح القدير، هندية: ۶۹/۱، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الاول فی فرائض الصلاة، ط: رشیدیہ کوئٹہ، شامی: ۴۵۸/۱، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، ط: سعید کراچی۔ وتفرض القراءة عملاً فی ركعتي الفرض مطلقاً اما تعيين الاولين فواجب على المشهور، الدر مع الرد: (قوله مطلقاً) ای فی الاوليين او الاخرين او واحدة وواحدة، شامی: ۲۸/۲، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة الحاجة، ط: سعید کراچی۔ (قوله فالاصح عدم الصحة) كذا فی المنية وهو شامل لمثل مدھامتان، ومثل ص، و، ق، ون، لكن ذكر فی الحلية والبحران الذي مشى عليه الاسبيجاني فی الجامع الصغير وشرح الطحاوي وصاحب البدائع الجواز فی، مدھامتان عنده من غير حكاية خلاف شامی: ۵۳۷/۱، فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب تحقیق مهم فیما لو تذاکر فی رکوعہ، الخ، ط: سعید کراچی۔

☆..... فرض نمازوں کی صرف دو رکعتوں میں قرأت فرض ہے، اور یہ فرض نمازوں کی پہلی دو رکعت یا آخری دو رکعت یا درمیان کی دو رکعت کے ساتھ خاص نہیں ہے جیسے مغرب کی نماز میں اگر کوئی پہلی اور تیسری رکعت میں قرأت کرے اور دوسری رکعت میں قرأت نہ کرے، یا دوسری رکعت اور تیسری رکعت میں قرأت کرے پہلی رکعت میں نہیں، تو بھی فرض ادا ہو جائے گا اور سہو سجدہ لازم ہوگا۔ (۱)

☆..... وتر، سنت اور نفل نمازوں کی سب رکعتوں میں قرأت فرض ہے۔ (۲)

☆..... امام کے پیچھے مقتدی کو قرأت کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ خاموش رہے، ہاں مسبوق جس کی رکعت رہ گئی ہے، جب وہ امام کے سلام کے بعد فوت شدہ رکعت ادا کرے گا تو ان میں دو رکعت تک قرأت کرے گا کیونکہ مسبوق کا اب امام نہیں ہے۔ (۳)

(۱) واما محل القراءة ففي الفرائض الركعتان هكذا في المحيط ثانيا كان أو ثلاثا وأرباعيا، وسواء كانتا أوليين أو آخرين أو مختلفتين، هكذا في شرح النقاية للشيخ أبي المكارم، حتى لو لم يقرأ في واحدة منها أو قرأ في واحدة فقط فسدت صلاته، كذا في الشمني، شرح النقاية، هندية: (۱/ ۶۹) الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول في فرائض الصلاة، ط: رشيدية، شامی: (۱/ ۵۳۵) فصل في القراءة، ط: سعيد. يجب تعيين الأوليين من الثلاثية والرابعة المكتوبتين للقراءة المقروضة حتى لو قرأ في الآخرين من الرابعة دون الأوليين أو في إحدى الأوليين وإحدى الآخرين ساهيا وجب عليه سجود السهو، كذا في البحر الرائق، هندية: ۱/ ۷۱، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئته.

(۲) (وتفرض القراءة) عملا (في ركعتي الفرض) مطلقا اما تعيين الأوليين فواجب على المشهور (وكل النفل) للمنفرد لان كل شفع صلاة، لكنه لا يعم الرابعة المؤكدة، فتأمل (و) كل (الوتر) احتياطا، الدر المختار مع الرد: ۲۸۷/ ۲ - ۲۹، باب الوتر والنوافل مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچی. و: ۱/ ۳۵۸ - ۳۵۹، باب صفة الصلاة، قبل مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد كراچی..... وفي الوتر والنفل الركعات كلها، هكذا في المحيط، هندية: ۱/ ۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول في فرائض الصلاة، ط: رشيدية.

(۳) (والمؤتم لا يقرأ مطلقا ولا الفاتحة في السرية اتفاقا، وما نسب لمحمد ضعيف كما بسطه الكمال) فان قرأ كره تحريما (وتصح في الاصح، وفي درر البحار عن مبسوط خواهر زاده انها تفسد ويكون فاسقا، وهو مروي عن عدة من الصحابة فالمتنع احوط (بل يستمع) اذا جهر وينصت) اذا أسر لقول ابي هريرة رضي الله عنه "كنا نقرأ خلف الامام فنزل واذا قرئ القرآن فاستمعوا له

قرأت ختم ہونے سے پہلے رکوع میں جانا

قرأت ختم ہونے سے پہلے رکوع کے لئے جھک جانا، اور جھکنے کی حالت میں
قرأت تمام کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۱)

قرأت فرض کی مقدار

فرض قرأت کی مقدار کے بارے میں بعض فقہاء کرام نے اٹھارہ حروف کا قول
نقل کیا ہے، (۲) مگر احتیاط اس میں ہے کہ تیس حروف سے کم نہ ہو۔ (۳)

– وأنصتوا، الدر مع الرد: ۵۴۴/۱ – ۵۴۵، (قوله مروی عن عدة من الصحابة) قال فی
الخزائن: وفي الكافي: ومنع المزمع من القراءة مائور عن ثمانين نفرأ من كبار الصحابة منهم
المرتضى والعبادلة وقد دون اهل الحديث اسميهم، شامی: ۵۴۵/۱، فصل فی القراءة، قبل باب
الامامة، ط: سعيد کراچی. (والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) حتى يثنى ويتعوذ
ويقرأ وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بها لكرهتها، مفتاح السعادة، (فيما يقضيه) اي بعد متابعتها
لامامه الخ، الدر مع الرد ۵۹۶/۱، باب الامامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع او السجود، او بهما مع
الامام او قبله او بعده، ط: سعيد کراچی.

(۱) ويكره الجهر بالتسمية والتأمين واتمام القراءة في الركوع والاذكار بعد تمام الانتقال
الخ، هندية: ۱۰۷/۱، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني
فيما يكره في الصلاة، وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹہ. ويكره ايضا للمصلي ان يقرأ القرآن (في غير
حالة القيام) من ركوع او سجود او قعود لعدم شرعية ذلك، حلی کبیر، ص: ۳۵۷، كتاب
الصلاة، كراهية الصلاة، قبيل فروع في الخلاصة، ط: سهيل اكيثمي لاهور.

(۲) قوله تعدل ثلاثا قصار اي مثل ثم نظر. الخ وهي ثلاثون حرفا فلو قرأ آية طويلة قدر ثلاثين حرفا
يكون قد أتى بقدر ثلاث آيات لكن سيأتي في فصل يجهره الامام ان فرض القراءة آية وان الآية
عرفا طائفة من القرآن مترجمة اقلها ستة احرف ولو تقديرا كلم يلد الا اذا كانت كلمة فالاصح
عدم الصحة آه ومقتضاه انه لو قرأ آية طويلة قدر ثمانية عشر حرفا يكون قد أتى بقدر ثلاث آيات،
شامی: ۴۵۸/۱، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد کراچی.

(۳) [تنبيه] لم ار من قدر ادنى ما يكفى بحد مقدر من الآية الطويلة وقدرها من حيث
الكلمات عشر، ومن حيث الحروف ثلاثون، فلو قرأ الله لا اله الا هو الحي القيوم لا تاخذه سنة ولا
نوم، يبلغ مقدار هذه الآيات الثلاث، فعلى ما قلناه لو اقتصر على هذا القدر في كل ركعة كفى عن
الواجب، ولم ار من تعرض لشي من ذلك فليتأمل، شامی: ۵۳۷/۱، ۵۳۸، باب صفة الصلاة، فصل
في القراءة قبيل مطلب في الفرق بين فرض العين وفرض الكفاية، ط: سعيد کراچی.

قرأت فرض نماز میں

فرض نمازوں کی صرف دو رکعتوں میں امام اور اکیلے نماز پڑھنے والوں کے لئے قرأت کرنا فرض ہے، (۱) امام کے پیچھے مقتدی کے لئے قرأت کرنا ضروری نہیں، بلکہ قرأت کرنا منع ہے اور جب تک اقتداء میں ہے قرأت نہ کرے، (۲) ہاں مسبوق ہونے کی صورت میں امام کے سلام کے بعد فوت شدہ رکعتوں کو ادا کرتے وقت دو رکعت تک قرأت کرے گا۔ (۳)

(۱) واما القراءة في محلها فنقول: في الفرائض محل القراءة الركعتان حتى يفترض القراءة في الركعتين، ان كانت الصلاة من ذوات المشي يقرأ فيهما جميعاً وان كانت من ذوات الاربع يقرأ في الركعتين الاوليين، تاتارخانية: ۱/ ۴۴۳، كتاب الصلاة الفصل الثاني في فرائض الصلاة، وواجباتها، فصل في القراءة، ط: ادارة القرآن كراچی. (قوله ومنها القراءة) اي قراءة آية من القرآن وهي فرض عملي في جميع ركعات النفل والوتر وفي ركعتين من الفرض واما تعيين القراءة في الاوليين من الفرض فهو واجب، شامی: ۱/ ۴۴۶، باب صفة الصلاة، مبحث القراءة، ط: سعيد كراچی. حلی کبیر، ص: ۲۷۶، فرائض الصلاة، الثالث في القراءة، ط: سهیل اکیلمی لاهور، البحر: ۱/ ۲۹۶، باب صفة الصلاة، ط: رشیدیہ کوئٹہ.

(۲) والمؤتم لا يقرأ مطلقاً ولا الفاتحة في السرية اتفاقاً وما نسب لمحمد ضعيف كما بسطه الكمال (فان قرأ كره تحريماً. الدر مع الرد: ۱/ ۵۴۳، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، مطلب السنة تكون سنة عين وسنة كفاية، ط: سعيد كراچی، هندية: ۱/ ۱۰۹، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، ط: رشیدیہ کوئٹہ. فتح القدير: ۱/ ۲۹۳، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت.

(۳) والمسبوق من سبقه الامام بها او بعضها وهو منفرد حتى يثنى ويتعوذ ويقرأ (فيما يفضيه اي بعد متابعتة لامامه، الدر مع الرد: ۱/ ۵۹۶، باب الامامة، مطلب فيما لو اتى بالركوع او السجود، او بهما مع الامام ط: سعيد كراچی. والقراءة فرض عليه في الركعة التي يقضيها وكذا الحكم ان كان مسبوقاً بركعتين لا فتراض القراءة عليه فيهما وعدم ما يمكن تداركها فيه بعد هما، حلی کبیر، ص: ۴۶۷، فصل في سجود السهو، قبل فروع سبق بركعة، ط: سهیل اکیلمی لاهور، البحر الرائق: ۱/ ۳۱۱، كتاب الصلاة، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة، كبر، ط: سعيد كراچی.

قرأت کیسے کرے

- ☆.....امام اور تنہا نماز پڑھنے والوں کے لئے نماز میں قرأت الفاظ میں پڑھنا ضروری ہے، یعنی زبان کو حرکت دے کر قرأت کرنا ضروری ہے، زبان حرکت دیئے بغیر محض خیال سے قرأت کرنے سے نماز نہیں ہوگی۔ (۱)
- ☆.....نماز میں قرأت اس طرح کرنی چاہئے کہ زبان سے صحیح صحیح حروف ادا ہوں اور آواز دوسروں کو سنائی نہ دے تاکہ دوسروں کی نماز میں خلل نہ ہو۔
- ☆.....دن کی نمازوں میں اس طرح بلند آواز سے قرأت کرنا کہ دوسروں کو سنائی دے مناسب نہیں ہے۔

(۱) القراءة وهو تصحيح الحروف بلسانه بحيث يسمع نفسه فان صحح الحروف من غير ان يسمع نفسه لا يكون ذلك قراءة في اختيار الهندواني والفضلي، حلی کبیر، ص: ۲۷۵، فرائض الصلاة، الثالث القراءة، ط: سهیل اکیڈمی لاہور۔

واذا ثبت ان القراءة ركن فنقول: لا بد من معرفة حدها ومحلها، قدرها وصفها، اما معرفة حدها فنقول: تصحيح الحروف امر لازم لا بد منه ولا تقصير قراءة الا بعد تصحيح الحروف فان صحح الحروف بلسانه ولم يسمع نفسه حكى عن الكرخي انه يجزيه وبه كان يفتي الفقيه، ابو بكر الاعمش رحمه الله تعالى، تاريخه: ۱/ ۴۳۳، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في فرائض الصلاة، الخ فصل في القراءة، ط: ادارة القرآن، هندية (۱/ ۶۹) الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: رشيدية كوثه.

ولو قرأ بقلبه ولم يحرك لسانه فانه لا يجوز ولو حرك لسانه بالحروف اجزاه وان كان لا يسمع منه، منحة الخالق على هامش البحر الرائق: ۱/ ۳۳۶، باب صفة الصلاة، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر، ط: رشيدية كوثه.

☆..... اور اگر اس طرح دل ہی دل میں پڑھے کہ زبان کو حرکت نہ ہو، اور حروف بھی ادا نہ ہوں تو نماز نہیں ہوگی، کیونکہ دل ہی دل میں پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی، زبان سے الفاظ کا ادا کرنا ضروری ہے، اور کرخی اور بلخی کے نزدیک اپنے آپ کو سنائی دینا شرط نہیں ہے، بلکہ زبان سے صحیح الفاظ کا ادا ہونا شرط ہے۔ اور ہندوانی اور فضلی کے نزدیک اپنے آپ کو سنائی دینا شرط ہے۔ (۱)

قرأت کی غلطی درست کر لی

اگر نماز میں قرأت کے دوران ایسی غلطی ہوئی جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے پھر نمازی یا امام نے اسی رکعت میں اس غلطی کی تصحیح کر لی تو نماز صحیح ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اور اگر اسی رکعت میں غلطی کی اصلاح نہیں کی، یا اس غلطی کی اصلاح اس رکعت کے علاوہ کسی اور رکعت میں کی، اذان صورتوں میں نماز نہیں ہوگی، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

(۱) قوله وادنى الجهر اسماع غيره الخ، (فشرط الهندوانى والفضلى لوجودها خروج صوت يصل الى اذنه، وبه قال الشافعى ولم يشترط الكرخی وابو بكر البلخى السماع واكتفيا بتصحيح الحروف، واختار شيخ الاسلام وقاضى خان وصاحب المحيط والحلوانى قول الهندوانى وكذا فى معراج الدراية، ونقل فى المجتبى عن الهندوانى انه لا يجزیه ما لم تسمع اذناه ومن بقریه وذكر ان كلا من قولى الهندوانى والكرخی مصححان وان ما قاله الهندوانى اصح وارجح الاعتماد اكثر علمائنا عليه، شامى: ۱/ ۵۳۳، فصل فى بيان تأليف الصلاة، فصل فى القراءة، ط: سعيد كراچى. وحدث القراءة تصحيح الحروف بلسانه بحيث يسمع نفسه على الصحيح، البحر: ۱/ ۲۹۳، باب صفة الصلاة، (قوله وادنى الجهر) ط: سعيد كراچى.

واما حد القراءة فنقول تصحيح الحروف، امر لا بد منه فان صحح الحروف بلسانه ولم يسمع نفسه لا يجوز وبه اخذ عامة المشايخ، وهكذا فى المحيط البرهاني، وهو المختار هكذا فى السراجية وهو الصحيح، هكذا فى النقاية، هندية: ۱/ ۶۹، الباب الرابع فى صفة الصلاة، الفصل الاول فى فرائض الصلاة، ط: رشيدية كوثه.

(۲) ذكر فى التواندلو قراءة فى الصلاة بخط شاحش، ثم رجع وقرأ صحيحا قال عندى صلاحته جائزة، هندية: ۱/ ۲۸، قبل الباب الخامس فى الصلاة، ط: رشيدية كوثه.

قرأت کی غلطی کا قاعدہ کلیہ

☆..... نماز کی قرأت میں غلطی واقع ہونے کے سلسلے میں قاعدہ کلیہ یہ ہے (۱)

کہ وہ غلطی جس سے معنی میں ایسا زبردست تغیر ہو گیا ہو کہ اس کے اعتقاد سے کفر لازم آتا ہے، تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا، خواہ تین آیت سے پہلے ایسی غلطی کی ہو یا تین آیت کے بعد، ہر صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی، ہاں اگر اسی وقت غلطی درست کر لی ہے تو اس صورت میں نماز صحیح ہو جائے گی۔

☆..... اور وہ غلطی جس سے حروف کی ہیئت میں فرق آ گیا ہے، مثلاً زیر، پیش

بدل جائے یا تشدید، تخفیف یا مد یا قصر میں فرق آ جائے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، البتہ

(۱) والقاعدة عند المتقدمين ان ما غير المعنى تغييرا يكون اعتقاده كفر يفسد في جميع ذلك سواء كان في القرآن اولاً، الاما كان من تبديل الجمل مفصلاً بوقف تام وان لم يكن التغيير كذلك، فان لم يكن مثله في القرآن والمعنى بعيد متغير تغيراً فاحشاً يفسد ايضاً كهذا الغبار مكان هذا الغراب، وكذا اذا لم يكن مثله في القرآن ولا معنى له كالسرائل باللام مكان السرائر وان كان مثله في القرآن والمعنى بعيد ولم يكن متغيراً فاحشاً تفسد ايضاً عند ابي حنيفة ومحمد، وهو الاحوط وقال بعض المشايخ: لا تفسد لعموم البلوى، وهو قول ابي يوسف وان لم يكن مثله في القرآن ولكن لم يتغير به المعنى نحو قيا مين مكان قوامين، فالخلاف على العكس، فالمعتبر في عدم الفساد عند عدم تغير المعنى كثيراً وجود المثل في القرآن عنده والموافقة في المعنى عندهما: فهذه قواعد الائمة المتقدمين واما المتأخرون كابن مقاتل وابن سلام واسماعيل الزاهد وابي بكر البلخي والهندواني وابن الفضل والحلواني فاتفقوا على ان الخطأ في الاعراب لا يفسد مطلقاً ولو اعتقاده كفراً لأن اكثر الناس لا يميزون بين وجوه الاعراب، قال قاضيخان وما قاله المتأخرون اوسع وما قاله المتقدمون احوط وان كان الخطأ ببدال حرف بحرف، فان امكن الفصل بينهما بلا كلفة كالصاد مع الطاء بان قرأ الطالحات مكان الصالحات فاتفقوا على أنه مفسد، وان لم يمكن الا بمشقة كالطاء مع الضاد، والصاد مع السين فاكثرهم على عدم الفساد لعموم البلوى، وبعضهم يعتبر عسر الفصل بين الحرفين وعدمه، وبعضهم قرب المخرج وعدمه، ولكن الفروع غير منضبطة على شئ من ذلك فالاولى الاخذ فيه بقول المتقدمين لانضباط قواعدهم وكون قولهم احوط واكثر الفروع المذكورة في الفتاوى منزلة عليه آه ونحوه في الفتح، وسيأتي تمامه. شامی: ۶۳۱/۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب مسائل زلة القارى، ط: سعيد كراچی.

اگر بہت زیادہ تغیر ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۱)

☆..... اسی طرح کسی حرف میں تغیر ہونے سے معنی بالکل بدل گیا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر معنی اور مراد بالکل بدلے نہیں تو نماز ہو جائے گی، خواہ تغیر ایک حرف میں ہو یا زیادہ میں دونوں کا حکم ایک ہے۔ (۲)

☆..... اگر ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ لیا، اور معنی بدل گیا، تو اگر ان دو حرفوں میں کسی مشقت کے بغیر آسانی سے فرق کر سکتا ہے اور اس نے فرق نہیں کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر ان دو حرفوں کے درمیان فرق کرنا دشوار ہے جیسے سین اور صاد میں، ظاء اور ضاد میں، طا اور تاء میں تو اس صورت میں اگر کسی نے قصداً ایسا پڑھا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر بلا قصد ایسا ہی زبان سے نکل گیا یا ایسا ناواقف اور جاہل ہے کہ ان دونوں میں فرق کو نہیں جانتا تو نماز ہو جائے گی۔ (۳)

☆..... اگر کسی نے کوئی لفظ زیادہ کر کے پڑھا، اور معنی میں تغیر ہو گیا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، خواہ وہ زائد لفظ قرآن مجید میں کسی اور جگہ موجود ہو یا موجود نہ ہو، اس سے حکم میں فرق نہیں آئے گا۔ (۴)

(۱، ۲، ۳) ولو زاد كلمة او نقص كلمة او نقص حرفا او قدمه او بدله باخر نحو من ثمرة اذا اثمر واستحصد - تعالى جد ربنا - انفرجت بدل - انفجرت - ايا ب بدل او اب، لم تفسد ما لم يتغير المعنى الا ما يشق تمييزه كالضاد والفاء فاكثرهم لم يفسدها. الدر مع الرد: ۱/ ۶۳۲-۶۳۳ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب مسائل زلة القارى، ط: سعيد كراچى.

(۴) (قوله ولو زاد كلمة) اعلم ان الكلمة الزائدة اما ان تكون فى القرآن او لا، وعلى كل اما ان تغير اولاً، فان غيرت افسدت مطلقاً نحو، وعمل صالحاً - وكفر - فلهم اجرهم ونحو واما ثمود فهدينا هم وعصينا هم وان لم تغير فان كان فى القرآن نحو وبالوالدين احساناً وبرا لم تفسد فى قولهم، والا نحو فاكهة ونخل، وتفاح ورماني وكمثال الشارح الآتى لا تفسد، وعند ابى يوسف تفسد لانها ليست فى القرآن كذا فى الفتح وغيره، شامى: ۱/ ۶۳۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب مسائل زلة القارى، ط: سعيد كراچى.

☆..... اور اگر اس لفظ کو زیادہ کرنے سے معنی میں تغیر نہیں ہوا، لیکن یہ لفظ قرآن

مجید میں کسی اور جگہ موجود ہے، تو نماز بالاتفاق درست ہے۔ (۱)

اور اگر وہ لفظ قرآن کریم میں کسی اور جگہ موجود نہیں تو اس میں اختلاف ہے، امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی، اور دوسرے ائمہ کرام کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۲)

بہر حال مذکورہ بالاتمام صورتوں میں علماء متاخرین اکثر جگہ گنجائش پیدا کرتے ہیں اور نماز درست ہونے کا حکم دیتے ہیں اور مقتدیین حضرات نماز کو دوبارہ پڑھتے کا حکم دیتے ہیں اور نماز جیسی اہم عبادت میں احتیاط کا خیال رکھتے ہیں۔ (۳)

قرأت کی مقدار

اگر امام کو معلوم ہے کہ لمبی قرأت کرنے سے مقتدیوں کو گرانی نہیں ہوگی، تو لمبی قرأت کرنا مسنون ہے، اور اگر امام کو معلوم ہے کہ لمبی قرأت سے مقتدیوں کو گرانی ہوگی تو لمبی قرأت کرنا مکروہ ہے۔ (۴)

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) وما أشبه ذلك مما لو تعمد به يكفر اذا قرأ خطأ فسدت صلاته في قول المتقدمين واختلف المتأخرون في ذلك قال محمد بن مقاتل وأبو نصر وشمس الانمة الحلواني رحمهم الله: لا تفسد صلاته وما قاله المتقدمون احوط وما قاله المتأخرون اوسع، فتاوى قاضیخان علی هامش الهندية: ۱/ ۱۳۹-۱۴۰ کتاب الصلاة، فصل في قراءة القرآن خطأ ط: حقانية ملتان. هندية: ۱/ ۸۱، کتاب الصلوة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس في زلة القاري، ط: حقانية ملتان، رد المحتار: ۱/ ۶۳۱، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مسائل زلة القاري، ط: سعيد کراچی.

(۴) وفي الضرورة بقدر الحال... وانه يختلف بالوقت والقوم والامام، الدر مع الرد: ۱/ ۵۳۹-۵۴۱، فصل في القراءة، ط: سعيد (قوله اي في كل ركعة سورة مما ذكر)..... الافضل في كل ركعة الفاتحة وسورة تامة، (قوله واختار في البدائع عدم التقدير الخ)..... والظاهر ان المراد عدم التقدير بمقدار معين لكل احد وفي كل وقت كما يفيد تمام العبارة بل تارة يقتصر

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ“ اور ”قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ“ سے فجر کی نماز پڑھادی، بعد میں صحابہ کرام نے تعجب سے سوال کیا کہ آپ نے نماز بہت مختصر کر دی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے ایک بچہ کے رونے کی آواز سنی، تو مجھے اندیشہ ہوا کہ اس کی ماں بچے کی وجہ سے آزمائش میں نہ پڑ جائے۔“ (۱)

اس حدیث کے مفہوم میں کمزور، مریض اور ضرورت مند سب شامل ہیں، لہذا ان کی رعایت کر کے مختصر قرأت کرنا بھی سنت کے مطابق ہے۔

قرأت کی مقدار کیا ہونی چاہیے

”بڑی بڑی سورتیں پڑھنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

قرأت کے بعد خاموش رہا

اگر کوئی شخص قرأت کے بعد اس قدر خاموش رہا جس میں کم سے کم تین مرتبہ

”سبحان اللہ“ کہا جاسکے، تو اس پر آخر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔ (۲)

= علی ادنیٰ ما ورد کما قصر سورة من طوال المفصل فی الفجر او اقصر سورة من قصاره عند ضیق وقت او نحوه من الاعداد لانه عليه الصلاة والسلام قرأ فی الفجر بالمعوذین لما سمع بکاء صبی خشية ان يشق علی امه، وثارة یقرأ اکثر ما ورد اذا لم یمل القوم..... والجملة فیہ انه ینبغی للامام ان یقرأ مقدار ما یخف علی القوم ولا یثقل علیهم بعد ان یکون علی التمام، وهکذا فی الخلاصة، شامی: ۱/ ۵۴۰-۵۴۱، فصل فی القراءة مطلب السنة هکون سنة عین وسنة کفایة، ط: سعید کراچی۔ البحر الرائق: ۱/ ۵۹۵-۵۹۶ باب صفة الصلاة، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) واعلم انه اذا شغله ذلک الشک فتفکر قدر اداء رکن ولم یشتغل حالة الشک بقراءة ولا تسبیح ذکره فی الذخیرة وجبت علیه سجود السهو، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۰۶، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی۔ ہندیہ: ۱/ ۱۳۱، باب سجود السهو ط: رشیدیہ کوئٹہ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی الفلاح، ص: ۴۷۴، باب سجود السهو، ط: قدیمی کراچی۔

قرأت کے بعد سوچتا رہا

”سوچتا رہا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

قرأت کے درمیان سے آیت رہ گئی

”آیت چھوڑ دی“ کے عنوان کو دیکھیں۔

قرأت کے دوران مقتدی خاموش رہے

جب امام نماز میں قرأت کرتا ہے چاہے بلند آواز سے کرے جیسا کہ فجر، مغرب اور عشاء میں یا آہستہ آواز سے جیسا کہ ظہر اور عصر میں، مقتدی کے لئے خاموش رہنا ضروری ہے۔ امام کی قرأت کے دوران مقتدی کے لئے قرآن مجید کی قرأت کرنا خواہ وہ سورہ فاتحہ ہو یا کوئی اور سورت ہو یا دعا پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۱)

قرأت لمبی کرنا

امام کے لئے سنت کے مطابق لمبی قرأت کرنا درست ہے، البتہ نماز کے لئے آنے والے لوگوں کی رعایت سے قرأت کو لمبا کرنا مکروہ ہے۔ (۲)

مزید تفصیل کے لئے ”امام کا کسی کی رعایت سے قرأت لمبی کرنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

(۱) المؤتم لا یقرأ مطلقاً ولا الفاتحة سراً فان قرأ کره تحریماً، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۴۴، فصل فی القراءة، ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۱/۳۳۳، صفة الصلاة، ط: سعید کراچی، و ۱/۵۹۹، ط: رشیدیہ کوئٹہ، بدائع الصنائع: ۱/۱۱۱، فصل فی بیان ارکان الصلوٰۃ، ط: سعید کراچی، و: ۱/۵۱۸-۵۱۹، ط: دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان۔

(۲) ”وکره تحریماً اطالة رکوع او قراءة لا دراک الجانی: ای اذا عرفه والا فلا بأس به، الدر المختار مع الرد: ۱/۳۹۳-۳۹۵، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب اطالة الركوع للجانی، ط: سعید کراچی۔

قرأت مسبوق

”مُسبوق کی قرأت“ کے عنوان کو دیکھیں۔

قرأت میں اٹک گیا

اگر امام نماز میں قرأت کے دوران اٹک گیا، تو مقتدی کی جانب سے لقمہ کا انتظار نہ کرے، اگر واجب کی مقدار قرأت پڑھ لی تو رکوع میں چلا جائے یا کوئی اور سورت پڑھ لے، یا کسی اور سورت میں سے ضروری قرأت پڑھ لے پھر رکوع کرے۔ (۱)

قرأت میں بھول گیا

اگر نماز میں قرأت پڑھتے پڑھتے بھول جائے، اور یاد آنے کے لئے دوبارہ ابتداء سے قرأت پڑھے تو نماز ہو جاتی ہے اور سہو سجدہ واجب نہیں ہے، اور اگر غلطی سے سہو سجدہ کر لیا تب بھی نماز ہو جائے گی۔ (۲)

قرأت میں عدم ترتیب

نماز میں قرأت کے اندر ترتیب قائم نہ رہے تو سجدہ سہو واجب نہیں، البتہ جان

(۱) ویکره للمقتدی ان یعجل بالفتح، لان الامام ربما ینذکر فیکون التلقین من غیر حاجة ویکره للامام ان یلجئهم الیه بان یقف ساکتا بعد الحصر او یکرر الآیة بل ینقل الی آیة اخری او یرکع ان قرأ القدر المستحب وقیل قدر الفرض والاول هو الظاهر، حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۳۳۳، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، ط: قدیمی کراچی، رد المحتار: ۱/۶۲۲۔ ۶۲۳، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، ط: سعید کراچی۔ البحر الرائق: ۲/۱۰، باب ما یفسد الصلوة وما یکره فیها، ط: رشیدیہ کوئٹہ، و: ۶/۲، ط: سعید کراچی۔

(۲) ولو ظن الامام السهو فسجد له فتابعه، فبان ان لا سهو فالاشبه الفساد لاقتدائه فی موضع الانفراد، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۹۹، وفي رد المحتار: (قوله فالاشبه الفساد) فی القیض وقیل: لا تفسد وبه یفتی، وفي البحر عن الظهیریة قال الفقیه ابو اللیث: فی زماننا لا تفسد، لان الجهل فی القراء غالب آه والله اعلم، شامی: ۱/۵۹۹، قیل باب الاستخلاف، ط: سعید کراچی۔

بوجھ کر ترتیب کے خلاف نہیں کرنا چاہئے۔ (۱)

قرأت میں غلطی سے سجدہ سہو نہیں آتا

واجب کی مقدار قرأت پڑھنے کے بعد قرأت میں غلطی سے سجدہ سہو نہیں آتا، (۲)
لیکن اگر غلطی ایسی ہے کہ اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، تو نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۳)

قرأت میں غلطی کرنا

قرآن مجید کی قرأت میں غلطی ہو جانا، خواہ یہ غلطی اعراب یعنی زیر، زبر اور پیش میں ہو یا کسی تشدید والے حرف کو ساکن پڑھے، یا کسی تشدید یا ساکن والا حرف پڑھنے میں کسی حرف کا اضافہ ہو جائے یا بدل جائے یا کم اور زیادہ ہو جائے، تو ان تمام صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی، یہ متقدمین کا مذہب ہے اور اس میں احتیاط زیادہ ہے، البتہ

(۱) (قوله بترك واجب) ای من واجبات الصلاة الاصلية لا كل واجب اذ لو ترك ترتيب السور لا يلزمه شنی مع كونه واجبا، شامی: ۸۰/۲، باب سجود السهو ط: سعید کراچی۔ ویکرہ قراءۃ سورة فوق النبی قراھا، ط: حطاوی علی المراقی، ص: ۳۵۲، مکروہات الصلاة، ط: قدیمی کراچی۔ شامی: ۵۴۶/۱، فصل فی القراءۃ، مطلب الاستماع للقرآن فرض کفایۃ، ط: سعید کراچی، فتح القدیر: ۲۹۹/۱، باب صفة الصلاة، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔

(۲) وانظر الحاشية السابقة ولا يجب السجود الا بترك واجب او تاخيرہ او تاخير ركن او تقديمہ او تكرارہ او تغيير واجب الخ، ہندیہ: ۱۲۶/۱، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔ فتاویٰ قاضیخان علی ہامش الہندیہ: ۱۲۰/۱، فصل فی ما یوجب السهو وما لا یوجب السهو، ط: رشیدیہ حلبی کبیر، ص: ۴۵۵، فصل فی سجود السهو، ط: سہیل اکیڈمی لاہور۔

(۳) وان تغير المعنى بان قرأ ان الابرار لفی جحیم، وان الفجار لفی نعیم، تفسد صلاته لانه أخبر بخلاف ما أخبر الله تعالى وقال بعضهم لا تفسد صلاته لعموم البلوی والاول اصح، فتاویٰ قاضیخان، فصل فی قراءۃ القرآن خطأ، وفي الاحکام المتعلقة بالقراءۃ: ۱۵۳/۱، ط: رشیدیہ کوئٹہ، ہندیہ: ۸۰/۱-۸۱، الفصل الخامس فی زلة القاری، ط: رشیدیہ کوئٹہ، خلاصۃ الفتاویٰ: ۱۱۸/۱، الفصل الثانی عشر فی زلة القاری، جنس آخر لو ذکر آية مکان آية، ط: امجد اکیڈمی لاہور۔

متاخرین کے نزدیک اعراب کی غلطی سے نماز فاسد نہیں ہوتی، اس پر فتویٰ ہے۔ (۱)

قرأت میں مقتدی امام کے ساتھ شریک نہ ہو

مقتدی کے لئے قرأت کے علاوہ باقی تمام ارکان میں امام کے ساتھ شریک رہنا چاہئے، خواہ امام کے ساتھ ادا کرے، یا اس کے بعد یا اس۔ لے، بشرطیکہ اسی رکن کے آخر تک امام اس کے ساتھ شریک ہو جائے۔

پہلی صورت کی مثال: امام کے ساتھ ہی رکوع سجدہ وغیرہ کرے۔

دوسری صورت کی مثال: امام رکوع کر کے کھڑا ہو جائے، اس کے بعد مقتدی رکوع کرے۔

تیسری صورت کی مثال: امام سے پہلے رکوع کرے مگر رکوع میں اتنی دیر تک رہے کہ امام کا رکوع اس سے مل جائے۔ (۲)

(۱) ان الخطاء فى الاعراب اى الحركات والسكون ويدخل فيه تخفيف المشدد وقصر الممدود وعكسهما او فى الحروف بوضع حرف مكان آخر ، او زيادته او نقصه او تقديمه او تاخيريه او فى الكلمات او فى الجمل كذلك او فى الوقف ومقابله والقاعدة عند المتقدمين ان ما غير المعنى تغييرا يكون اعتقاده كفرا يفسد فى جميع ذلك سواء كان فى القرآن او لا الا ما كان من تبديل الجمل مفصولا بوقف تام..... واما المتأخرون كابن مقاتل..... فاتفقوا على ان الخطأ فى الاعراب لا يفسد مطلقا، وما قاله المتأخرون اوسع وما قاله المتقدمون احوط، رد المحتار: ۱/ ۶۳۱، باب ما يفسد الصلاة، مطلب مسائل زلة القارى، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/ ۸۱، الباب الرابع فى صفة الصلاة، الفصل الخامس فى زلة القارى، ط: رشيدية كوئٹہ، طحطاوى على المراقى، ص: ۳۳۹، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمى كراچى.

(۲) (قوله ومتابعة الامام) قال فى شرح المنية لا خلاف فى لزوم المتابعة فى الاركان الفعلية اذ هى موضوع الاقتداء، واختلف فى المتابعة فى الركن القولى وهو القراءة فعندنا لا يتابع فيها بل يستمع وينصت وفيما عد القراءة من الاذكار يتابعه..... والحاصل ان المتابعة فى ذاتها ثلاثة انواع: مقارنة لفعل الامام مثل ان يقارن احرامه لاحرام امامه وركوعه لركوعه..... ومعاقبة لا ابتداء فعل امامه مع المشاركة فى باقيه، ومتراخية عنه، فمطلق المتابعة الشامل لهذه الانواع الثلاثة يكون قرضا فى القرض، وواجبا فى الواجب، وسنة فى السنة عند عدم المعارض او عدم لزوم المخالفة كما قدمناه، رد المحتار: ۱/ ۳۷۰-۳۷۱، باب صفة الصلاة، مطلب تحقيق مهم فى متابعة الامام، ط: سعيد كراچى، مراقى الفلاح، ص: ۲۵۱، فصل فيما يفعله المقتدى بعد

قرأتیں دو ہیں

”دو قرأتیں“ کے عنوان کو دیکھیں۔

قصر مفصل

نماز میں ”قصر مفصل“ چھوٹی سورتوں کو کہتے ہیں، اور یہ ”لم یکن“ سے

”سورة الناس“ تک ہیں، اور یہ سورتیں مغرب میں پڑھنا مستحب ہے۔ (۱)

قصر نماز کی وجہ

مسافر یا رام کو بھی قصر کی اجازت دینا اور مقیم بامشقت کو قصر کی اجازت نہ دینا اللہ تعالیٰ کی حکمت پر مبنی ہے، اس میں کچھ شک نہیں کہ نماز قصر کرنا مسافر کے ساتھ خاص ہے، مقیم نماز قصر نہیں کر سکتا، اور یہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کمال حکمت پر مبنی ہے کیونکہ سفر اپنی ذات کے اعتبار سے عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔ شدائد، مصائب، محنت، مشقت اور تکلیف پر مشتمل ہے، مسافر اگرچہ زیادہ آسودہ حال لوگوں میں ہے مگر پھر بھی وہ اپنی حیثیت کے اعتبار سے ضرور ایک قسم کی محنت اور مشقت میں ہوتا ہے، پس یہ اللہ تعالیٰ کی محض رحمت اور مصلحت ہے کہ اس نے اس کی ذمہ داری سے نماز کا ایک حصہ کم کر دیا اور ایک ہی حصہ پر اکتفا فرمایا تاکہ اس سے اس عبادت الہی کی مصلحت سفر میں ساقط کرنے سے بالکل فوت

= فراغ الامام، ط: قدیمی کراچی۔ حلبی کبیر، ص: ۵۲۷-۵۲۸، فصل فی الامامة، ط: سہیل اکیڈمی لاہور۔

(۱) ویسن (فی الحضر) لامام و منفرد، ذکرہ الحلبي والناس عنه غافلون، (طوال المفصل) من الحجرات الى آخر البروج (فی الفجر والظهر، و) منها الى آخر لم یکن (اوسطه فی العصر والعشاء و) باقیہ (قصارہ فی المغرب) ای کل رکعة سورة مما ذکر ذکرہ الحلبي، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۳۰-۵۳۱، باب صفة الصلاة، فصل فی القراءة، ط: سعید کراچی۔ البحر الرائق: ۱/ ۳۳۹، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی، و: ۱/ ۵۹۳، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔ تبیین الحقائق: ۱/ ۳۳۳، باب صفة الصلاة، ط: دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان۔

نہ ہو جائے اور اقامت میں جو مشقت، تکلیف اور مشکلات پیش آتی ہیں وہ ایسی ہیں جن کا کوئی احصاء اور شمار نہیں ہے پس اس طرح اگر محنتی، مزدوری اور مشقت والے آدمی کے لئے قصر نماز کی اجازت ہوتی تو بہت ہی ضروری و لازمی عبادات ضائع ہو جاتیں، اور اگر بعض کے لئے اجازت ہوتی اور بعض کے لئے نہ ہوتی تو بھی احصاء (احاطہ) نہ ہوتا، اور کوئی خاص ایسا وصف بھی احصاء نہ ہوتا، اور سفر کے علاوہ کوئی خاص ایسا وصف بھی نہیں ہے جس کو رخصت اور عدم رخصت کے لئے ضابطہ بنایا جاسکے، کیونکہ مشقت اور محنت سفر کے ساتھ معلق کی گئی ہے، اور اس میں عبادت کی تخفیف کے ساتھ مناسبت بھی ہے، البتہ اگر مقیم کو بیماری کا عذر ہو تو اس کے لئے نماز بیٹھ کر یا پہلو پر لیٹ کر ادا کرنا بھی جائز رکھا گیا ہے، اور یہ قصر عدد کی نظیر ہے، اور محض تکان کی مشقت اور تکلیف کا اعتبار نہیں کیا گیا، کیونکہ یوں تو دنیا و آخرت کی تمام ہی مصلحتیں تکان اور محنت پر موقوف ہوتی ہیں، اور جو شخص محنت اور تکلیف نہیں اٹھاتا اس کو کوئی راحت و آرام نہیں ملتا، محنت اور تکلیف کی قدر ہی آرام و راحت سے ملتی ہے، چنانچہ مشقت کے تمام پیشوں میں مثلاً کاشتکاری اور لوہے کا کام وغیرہ میں لازمی طور پر محنت، مشقت اور تکلیف ہوتی ہے، اسی طرح دنیا کا کوئی بھی کام ہو، محنت اور مشقت سے خالی نہیں ہوتا اس لئے اس میں قصر کی اجازت نہیں دی گئی، کیونکہ پیشہ ور اور محنتی لوگ عام طور پر ان محنت اور مشقت والے کام میں مصروف اور مشغول رہتے ہیں، ان کا معاش انہی پیشوں پر موقوف ہوا کرتا ہے، اگر ان کو قصر نماز کی عام اجازت ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے انتظامات میں سخت ابتری پھیل جاتی، اس لئے مصلحت اور حکمت الہی نے عام محنت اور مشقتوں میں رخصت تجویز نہیں فرمائی بلکہ خاص محنت اور مشقتوں کے لئے رخصت ہوئی۔

خلاصہ یہ کہ ہر ایک حرج کی صورت میں رخصت تجویز نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ

حرج کے طریقے بہت زیادہ ہیں، اور اب اگر سب میں رخصت تجویز کی جائے تو اطاعت الہی بالکل متروک ہو جائے گی۔ (احکام اسلام ص ۷۸) (۱)

قضاء

☆..... وہ نماز جو اپنے وقت میں نہ پڑھی جائے، مثلاً ظہر کی نماز عصر کے وقت پڑھی جائے تو وہ نماز قضاء کہلاتی ہے۔ (۲)

☆..... فوت شدہ فرض نمازوں کی قضاء فرض اور فوت شدہ واجب نمازوں کی قضاء واجب ہے، وتر کی قضاء واجب ہے، اسی طرح نذر کی نماز کی قضاء واجب ہے، اور اس

(۱) ان الشارع الحکیم شرع لنا صلاة القصر في السفر لحكمة منه ارادها لمصلحة المسلمين، وذلك ان الانسان اذا كان مسافرا فهو معرض للاخطار ووعناء الاسفار اذ يكون دائما مشغول البال كما هو معلوم لدى من كابد عناء ومشقة الاسفار ولرب قائل يقول ان السفر لا يكون في كل الاحوال مظنة لحصول المشقة، فكان الواجب ان يفصل في هذا الحكم، فنقول له ان الشارع رأى ان الغالب في السفر حصول المشقة حتى قالوا: ان السفر قطعة من العذاب وقالوا ان العذاب قطعة من السفر، لان المسافر يعاني من المشاق مالم يعاني بعضه وهو في حالة الإقامة..... حكمة التشريع وفلسفته: ۱/ ۱۳۰، حكمة صلاة القصر، ط: انصاری کتب خانہ بازار کتاب فروشی کابل، والاصل الثالث انه ليس كل حرج يرخص لاجله فان وجوه الحرج كثيرة والرخصة في جميع ذلك تقضي الى اهمال الطاعة، والاستقصاء في ذلك ينفي العناء ومقاساة التعب وهو المعروف لا نقياد الشرع واستقامة النفس، فاقترضت الحكمة ان لا يدور الكلام الا على وجوه كثر وقوعها وعظم الابتلاء بها لا سيما في قوم نزل القرآن بلغتهم، وتعينت الشريعة في عاداتهم، ولا ينبغي ان يجاوز من ملاحظة كون الطاعة مؤثرة بالخاصية متى امكن، ولذلك شرع القصر في السفر دون الاكساب الشاقة ودون الزرايع والعمال، وجوز للمسافر المترفة ما جوز لغير المترفة، الخ، حجة الله البالغة: ۱/ ۱۰۳ - ۱۰۴، باب اسرار القضاء والرخصة، ط: کتب خانہ رشیدیہ دہلی۔

(۲) والقضاء فعل الواجب بعد وقته. الدر مع الرد: ۲/ ۶۵، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/ ۱۳۹، باب قضاء الفوائت، ط: رشیدیہ کوئٹہ. و: ۲/ ۷۹، ط: سعید کراچی.

نفل اور سنت کی قضاء بھی واجب ہے جو شروع کر کے فاسد کر دی گئی ہے، (۱) کیونکہ نفل نماز شروع کرنے کے بعد واجب ہو جاتی ہے، فاسد کرنے کی صورت میں دوبارہ پڑھنا لازم ہوتا ہے، اگر وقت کے اندر اندر نہیں پڑھا تو وقت نکلنے کے بعد بھی پڑھنا لازم ہے۔ (۲)

سنت موکدہ اور نفل نماز اگر وقت کے اندر اندر ادا نہیں کی تو وقت گزرنے کے بعد قضاء کے طور پر ادا نہیں کی جاسکتی کیونکہ سنت اور نفل کی قضاء نہیں ہے، بلکہ تلافی کے طور پر سنت اور نفل نمازوں کی قضاء کی غرض سے جو نماز پڑھی جائے گی وہ قضاء نہیں ہوگی بلکہ مستقل علیحدہ نماز ہوگی۔ (۳)

قضاء ادا کرنے کی آسان صورت

قضاء نماز ادا کرنے کی آسان صورت یہ ہے کہ ہر ایک نماز کے ساتھ وہی نماز قضاء پڑھے، جتنے سال کی نماز فوت ہوئی ہے، اتنے سال تک ہر ایک نماز کے ساتھ وہی نماز قضاء پڑھے۔ (۴)

قضاء اقامت کی حالت میں ہوئی

”اقامت کی حالت میں نماز قضاء ہوگئی“ کے عنوان کو دیکھیں۔

- (۱) وقضاء الفرض والواجب والسنة فرض وواجب وسنة: لف نشر مرتب، الدر مع الرد: ۲/۶۶، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی۔ (قوله والواجب) كالمنذورة والمحلف عليها وقضاء النفل الذي افسده، شامی: ۲/۶۶، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی۔ ہندیہ: ۲/۱۲۱، الباب الحادی عشر، ط: حقانیہ ملتان۔ البحر الرائق: ۳/۱۳۱، باب قضاء الفوائت، ط: دار الکتب العلمیہ بیروت۔
- (۲) اما الاول فقد قال اصحابنا اذا شرع فی التطوع يلزمه المضی فیہ واذا افسده يلزمه القضاء، بدائع الصنائع: ۱/۲۹، فصل فی صلاة التطوع، وكذا فی الهندیة: ۱/۱۱۳، الباب التاسع فی النوافل، هداية: ۱/۲۸، باب النوافل فصل فی القراءة۔
- (۳) (قوله ولم تقض الا تبعا) ای لم تقض سنة الفجر الا اذا قانت مع الفرض، فتقضى تبعا للفرض سواء قضاها مع الجماعة او وحده لان الاصل فی السنة ان لا تقضى لاختصاص القضاء بالواجب، البحر الرائق: ۲/۷۴، باب ادراك الفريضة، ط: سعید کراچی، البناية: ۳/۱۲۷، باب ادراك الفريضة، الهداية: ۱/۱۳۲، باب ادراك الفريضة۔
- (۴) فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱/۲۶۶، ط: دار الاشاعت کراچی۔ وكذا فی فتاویٰ حقانیہ: ۳/۲۹۶ اشاعت کردہ، جامعہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ پاکستان۔

قضاء پڑھتے وقت نماز کی تعیین ضروری ہے

اگر کسی آدمی کی بہت ساری نمازیں قضاء ہو چکی ہیں تو وہ معاف نہیں ہوں گی، ان نمازوں کو پڑھنا ضروری ہے، اور قضاء پڑھتے وقت کوئی نماز پڑھ رہا ہے اس کی تعیین کرنا ضروری ہے مثلاً اس طرح کہے کہ میں اس فجر کی قضاء پڑھتا ہوں جو سب سے پہلے مجھ سے قضاء ہوئی ہے پھر اس کے بعد بھی یہ نیت کرے کہ میں اس فجر کی قضاء پڑھتا ہوں کہ جو سب سے پہلے قضاء ہوئی۔ (۱)

یا یوں کہے کہ میں اس فجر کی قضاء پڑھتا ہوں کہ جو سب کے اخیر میں مجھ سے قضاء ہوئی ہے پھر اس کے بعد یہ نیت کرے کہ میں اس فجر کی قضاء پڑھتا ہوں جو اس سے پہلے مجھ سے قضاء ہوئی تھی، اسی طرح ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی نمازیں بھی متعین کرے۔ (۲)

قضاء کا خیال نہ رہا

اگر وقتی نماز شروع کرتے وقت قضاء نماز کا خیال نہیں تھا، وقتی نماز شروع کرنے کے بعد قعدہ اخیرہ سے پہلے یا قعدہ اخیرہ میں سلام پھیرنے سے پہلے قضاء نماز کا خیال آیا تو یہ وقتی نماز نفل ہو جائے گی، اور قضاء نماز پڑھنے کے بعد اس فرض نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۳)

(۱، ۲) کثرت الفوائت، نوی اول ظہر علیہ او آخرہ الدر المختار: (کثرت الفوائت الخ) مثالیہ: لو فاتہ صلاة الخميس والجمعة والسبت فاذا قضاها لا بد من التعین لان فجر الخميس مثلاً غیر فجر الجمعة، فان اراد تسهیل الامر، يقول اول فجر مثلاً، فانه اذا صلاه يصير ما يليه اولاً او يقول آخر فجر فان ما قبله يصير آخراً، ولا يضره عكس الترتیب لسقوطه بكثرة الفوائت، رد المختار: ۷۶/۲، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب اذا اسلم المرتد هل تعود حسنة ام لا، ط: سعید کراچی۔ المحيط البرهانی: ۹۹/۲، کتاب الصلاة، الفصل العشرون فی قضاء الفائتة من المسائل المتفرقة، ط: المكتبة الغفارية کوئٹہ۔ التاتاریخانیہ: ۶۶/۲، کتاب الصلاة، قضاء الفائتة، ط: ادارة القرآن کراچی۔ (۳) والاصل فی لزوم الترتیب قوله صلى الله عليه وسلم "من نام عن صلاة او نسيها فلم يذكرها الا وهو يصلي مع الامام فليصل التي هو فيها (وتكون له نافلة) ثم ليقتض التي تذكر، ثم ليعد التي صلى مع الامام، حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۳۴۱، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: قدیمی کراچی، ہندیہ: ۱۲۲/۱، باب قضاء الفوائت، ط: ماجدیہ، حلبی کبیر، ص: ۵۲۹، فصل فی قضاء الفوائت، ط: سہیل اکیڈمی لاہور۔

قضاء کرنا گناہ ہے

عذر کے بغیر نماز کو اپنے وقت پر ادا نہ کرنا اور قضاء کرنا کبیرہ گناہ ہے، اگر کسی نے نماز کو اپنے وقت پر ادا نہیں کیا تو وہ نماز معاف نہیں ہوتی بلکہ ان نمازوں کو حساب کر کے ادا کرنا بھی ضروری ہے اور ساتھ ساتھ سچے دل سے توبہ استغفار کرنا بھی ضروری ہے، حج عمرہ یا صدقہ خیرات کرنے سے فوت شدہ نماز معاف نہیں ہوگی۔ (۱)

قضاء کی تمام نمازیں پڑھنے کی وقت میں گنجائش نہیں

اگر کسی کے ذمہ ایک سے زائد نمازوں کی قضاء ہے اور وقت میں تمام قضاء نمازیں پڑھنے کی گنجائش نہیں بلکہ بعض قضاء نمازیں پڑھنے کی گنجائش ہے تو اس صورت میں بھی صحیح قول کے مطابق ترتیب ساقط ہو جاتی ہے اس پر یہ ضروری نہیں ہوگا کہ وقت میں جس قدر قضاء نمازیں پڑھنے کی گنجائش ہے پہلے ان کو ادا کرے پھر اس کے بعد وقتی نماز پڑھے مثلاً کسی کی عشاء کی نماز قضاء ہوئی تھی اور فجر کو ایسے تنگ وقت میں اٹھا کہ صرف پانچ رکعت پڑھنے کی گنجائش ہے تو اس پر ضروری نہیں کہ پہلے وتر کی نماز پڑھے پھر صبح کی نماز پڑھے بلکہ وتر کی نماز پڑھنے سے پہلے فجر کی فرض نماز پڑھنے سے نماز درست ہو جائے گی۔ (۲)

(۱) وفی کشف الاسرار: ان المشیئة فی القضاء فی حق ازالة المأثم لا فی احراز الفضيلة آه والظاهر ان المراد بالمأثم ترک الصلاة، فلا يعاقب عليها اذا قضاها واما اثم تاخيرها عن الوقت التي هو كبيرة فباق لا يزول بالقضاء المجرد عن التوبة بل لا بد منها، البحر الرائق: ۴/۷۹، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد کراچی، طحطاوی علی المراقی، ص: ۳۳۰، باب قضاء الفوائت، ط: قدیمی، رد المحتار: ۲/۶۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد کراچی.

(۲) ولو تعددت الفائتة، والوقت یسع بعضها مع الوقتية سلف الترتیب فی الاصح، مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۳۳۳، باب قضاء الفوائت، ط: قدیمی کراچی. "قوله ولو لم یسع الوقت کل الفوائت، فالاصح جواز الوقتية" صورته علیه العشاء والوتر مثلاً لم یصل الفجر حتی بقی من الوقت ما یسع الوتر مثلاً وفرض الصبح فقط ولم یسع الصلوات الثلاث فظاهر کلامهم ترجیح انه لا تجوز صلاة الصبح ما لم یصل الوتر، وصرح فی المجتبی بأن الاصح جواز الوقتية، رد المحتار: ۲/۶۷، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد کراچی، البحر الرائق: ۲/۸۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد کراچی.

قضاء مقرر ہونے کی وجہ

”رخصت مقرر ہونے کی وجہ“ کے عنوان کو دیکھیں۔

قضاء نماز اعلان کے ساتھ ادا کرنا

قضاء نماز اعلان کر کے ادا کرنا گناہ ہے، بلکہ قضاء نماز اس طرح ادا کرنا چاہیے کہ لوگوں کو اس کا پتہ نہ چلے کیونکہ نماز قضاء کرنا گناہ ہے اور گناہ کو ظاہر کرنا بھی گناہ ہے۔ (۱)

قضاء نماز باقی ہے، جماعت کھڑی ہو جائے

اگر کسی نے مثلاً ظہر کی نماز نہیں پڑھی اور عصر کی جماعت شروع ہو چکی ہے، تو اگر یہ شخص صاحب ترتیب ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ظہر کی نماز پڑھے، اور اگر صاحب ترتیب نہیں ہے تو پہلے عصر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے پھر اس کے بعد ظہر کی قضاء پڑھے۔ (۲)

(۱) (قوله: وينبغي الخ) تقدم في باب الاذان أنه يكره قضاء الفائتة في المسجد وعلمه الشارح بما هنا من أن التأخير معصية فلا يظهرها، وظاهره أن الممنوعة هو القضاء مع الاطلاع عليه، سواء كان في المسجد أو غيره كما أفاده في المنح. شامی (۷۷/۴) باب قضاء الفوائت، ط: سعيد. هندية: ۱۲۵/۱، باب قضاء الفوائت، ط: حقانية، البحر (۱۶۰/۴) باب قضاء الفوائت، ط: دار الكتب العلمية بيروت و (۹۰/۲) تمة. ط: سعيد. شامی (۳۹۱/۱) باب الاذان ط: سعيد، حلبی کبیر ص: ۵۳۴، قضاء الفوائت، ط: سهیل۔

(۲) (الترتيب بين الفائتة) القليلة وهي ما دون ست صلوات (و) بين (الوقئية) المتسع وقتها مع تذكر الفائتة لازم (ويسقط) الترتيب (باحد ثلاثة اشياء) (و) الثالث (اذا صارت الفوائت) الحقيقة، او الحكمية (ستا) لانه لو وجب الترتيب فيها لوقعوا في حرج عظيم وهو مدفوع بالنص، مراقى الفلاح مع الطحطاوى، ص: ۴۴۰ - ۴۴۳، باب قضاء الفوائت، ط: قديمی کراچی۔ رد المحتار: ۶۵/۴ - ۶۸، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد کراچی، البحر الرائق: ۷۹/۲۔ ۸۴، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد کراچی، هندية: ۱۲۱/۱ - ۱۲۳، كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹہ۔

(قوله والقضاء...) تنبيه لو خاف فوت جماعة الحاضرة قبل قضاء الفائتة، فإن كان صاحب ترتيب قضى، وإن لم يكن فهل يقضى ليكون الاداء على حسب ما وجب، وليخرج من خلاف ما لك فإن الترتيب لا يسقط عنده بالأعذار المذكورة عندنا أم يقتدى لأحرار فضيلة الجماعة مع جواز تأخير القضاء وامكان تلافيه، قال الخیر الرملى: لم اره، ثم نقل عن الشافعية اختلاف الترجيح

قضاء نماز پڑھنے کا طریقہ

قضاء نماز پڑھنے کا وہی طریقہ ہے جو ادا نماز کا ہے، دونوں میں کوئی فرق نہیں، البتہ فرض اور واجب نماز یعنی وتر کی قضاء ہے، سنت اور نوافل کی قضاء نہیں ہے۔ (۱)

قضاء نماز پڑھنے کی حالت میں جماعت شروع ہوگئی

اگر قضاء نماز پڑھنے والا صاحب ترتیب ہے، اور قضاء نماز شروع کرنے سے پہلے ہی جماعت کی نماز شروع ہوگئی، تو اس صورت میں صاحب ترتیب کے لئے پہلے قضاء نماز پڑھ کر جماعت میں شامل ہونے کی اجازت ہوگی اس سے پہلے نہیں۔

اور جو آدمی صاحب ترتیب نہیں وہ پہلے قضاء نہ پڑھے بلکہ جماعت میں شامل ہو جائے، اور اگر قضاء نماز شروع کرنے کے بعد جماعت کی نماز شروع ہوگئی تو قضاء نماز کو پوری کر کے جماعت میں شامل ہو جائے، درمیان میں قضاء نماز کو ختم نہ کرے۔ (۲)

قضاء نماز جماعت سے پڑھے.....

اگر جہری نماز قضاء ہوگئی ہے، اور جماعت کے ساتھ ادا کرنا چاہتے ہیں، تو امام بلند آواز سے قرأت کرے۔ (۳)

قضاء نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا

☆..... ہر نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا فرض ہے، بلا عذر تاخیر کرنا جائز نہیں، تاہم اگر کسی وجہ سے نماز قضاء ہوگئی تو جماعت کے ساتھ پڑھنا بھی سنت سے ثابت ہے جیسا کہ

= فیہ، واستظهر الثانی، قلت ووجه ظاهر، لان الجماعة واجبة عندنا او فی حکم الواجب، ولذا یرک لاجلہا سنة الفجر التي قبل عندنا وجوبها الخ، شامی: ۵۰/۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی۔
(۱) "کل صلاة فاتت عن الوقت بعد وجوبها فيه يلزمه قضاءها..... والقضاء فرض فی الفرض وواجب فی الواجب وسنة فی السنة، ہندیہ: ۱/۲۱، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشیدیہ۔
ان الاصل فی السنة ان لا تقضى لاختصاص القضاء بالواجب، البحر الرائق: ۷۳/۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی۔ رد المحتار: ۵۹/۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی۔

(۲) عنوان "قضاء نماز باقی ہے جماعت کھڑی ہو جائے" کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

(۳) "قضاء نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا" عنوان کی آخری نمبر کی تخریج کو دیکھیں۔

”جنگ خندق“ (۱) اور ”لیلۃ العریس“ (۲) میں قضاء نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا ثابت ہے۔

☆..... اگر چند لوگوں کے ایک وقت یا چند اوقات کی نماز قضاء ہوگئی، تو ان کو چاہئے کہ اس نماز کو جماعت کے ساتھ ادا کریں، اگر بلند آواز کی نماز ہے تو بلند آواز سے قرأت کی جائے، اور اگر آہستہ آواز کی نماز ہے تو آہستہ سے قرأت کرے۔ (۳)

(۱) عن عبد الله بن مسعود قال: ان المشرکین شغلوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اربع صلوات يوم الخندق حتى ذهب من الليل ما شاء الله فامر بلالا فاذن ثم اقام فصلی الظهر، ثم اقام فصلی العصر، ثم اقام فصلی المغرب، ثم اقام فصلی العشاء“ جامع الترمذی: ۱/۳۳، ابواب الصلاة، باب ما جاء فی الرجل تفوته الصلوات بایتھن یبدأ، ط: سعید کراچی۔

”عن جابر بن عبد الله ان عمر بن الخطاب رضى الله عنه جاء يوم الخندق بعد ما غربت الشمس فجعل يسب كفار قريش، قال: يا رسول الله ما كدت اصلى العصر حتى كادت الشمس تغرب فقال النبي صلى الله عليه وسلم: والله ما صليتها، فقمنا الى بطحان فتوضأ للصلاة وتوضأنا لها فصلی العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلى بعدها المغرب، صحيح البخاری: ۱/۸۳-۸۴، كتاب الصلاة، باب من صلى بالناس جماعة بعد ذهاب الوقت، ط: قدیمی کراچی۔

(۲) عن عبد الله بن ابي قتادة عن ابيه قال: سرنا مع النبي صلى الله عليه وسلم ليلة فقال بعض القوم: لو عرست بنا يا رسول الله! قال: اخاف ان تناموا عن الصلاة، قال بلال: انا اوقظكم: فاضطجعوا واسند بلال ظهره الى راحلته فغلبته عيناه فنام فاستيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد طلع حاجب الشمس فقال: يا بلال اين ما قلت؟ قال ما القيت على نومة مثلها قط، قال: ان الله قبض ارواحكم حين شاء وردھا عليكم حين شاء، يا بلال، قم فاذن بالناس للصلاة، فتوضأ فلما ارتفعت الشمس وابياضت قام فصلی، صحيح البخاری: ۱/۸۳، كتاب الصلاة، باب الاذان بعد ذهاب الوقت، ط: قدیمی کراچی۔

(۳) ”ومتى قضی الفوائت“ ان قضاها بجماعة فان كانت صلاة یجهر فیها یجهر فیها الامام بالقراءة وان قضاها وحده یتخیر بین الجهر والمخافة والجهر الفضل، ویتخافت فیما یتخافت فیہ حتما، ہندیہ: ۱/۱۲۱، كتاب الصلاة، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔ التارخانیہ: ۱/۷۶۷، كتاب الصلاة قضاء الفوائت، ط: ادارة القرآن کراچی، رد المحتار: ۱/۵۳۲، ۵۳۳، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل فی القراءة، ط: سعید کراچی۔

قضاء نماز کا فدیہ

اگر بالغ ہونے کے بعد نماز نہیں پڑھی، تو بعد میں ان نمازوں کا پڑھنا ضروری ہے اگر کسی وجہ سے زندگی میں نہیں پڑھ سکا تو فدیہ دینے کی وصیت کر کے جانا چاہئے، (۱) نماز کا فدیہ زندگی میں دینا صحیح نہیں ہے، موت کے بعد دینا صحیح ہے، اس سے ان شاء اللہ عذاب سے بچ جائے گا۔ (۲)

اور فدیہ فی نماز ایک صدقہ فطر کے برابر ہے، اور روزانہ وتر کے ساتھ چھ نمازیں ہیں تو فدیے بھی چھ ہیں اور ایک صدقہ فطر تقریباً دو کلو آٹا یا اس کی قیمت ہے۔ (۳)

قضاء نماز کس وقت پڑھنا منع ہے

دن رات ۲۴ گھنٹے میں تین اوقات ایسے ہیں کہ جن میں کوئی بھی نماز پڑھنا جائز

(۱) وہی واجبة بالزکاة والصیام والصلاة، التي فرط فيها، الدر المختار مع الرد: ۶/۲۳۸، کتاب الوصایا، ط: سعید کراچی۔ بدائع الصنائع: ۶/۴۲۳، کتاب الوصایا، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔
(۲) ”(قوله ولو فدى عن صلاته في مرضه لا يصح) في التاتارخانية: عن التتمة: سئل الحسن بن علي عن الفدية عن الصلاة، في مرض الموت هل تجوز؟ فقال لا..... وفي القنية: ولا فدية في الصلاة حالة الحياة بخلاف الصوم آه، رد المحتار: ۲/۷۴، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی۔ ہندیہ: ۱/۱۲۵، کتاب الصلاة، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، مسائل متفرقة، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔ وفي القرآن ”ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء“۔

(۳) ولو مات وعليه صلوات فائتة واوصى بالكفارة يعطى لكل صلاة نصف صاع من بر كالفطرة وكذا حكم الوتر والصوم، الدر المختار مع الرد: ۲/۷۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی۔ البحر: ۲/۹۰، قبیل باب سجود السهو، ط: سعید کراچی و (۲/۱۶۰) ط: رشیدیہ۔ ہندیہ: ۱/۱۲۵، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔

نہیں، نہ قضاء نہ نفل سب ناجائز ہیں، اور وہ تین اوقات یہ ہیں:

۱..... سورج طلوع ہونے کے وقت، یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے، اور دھوپ کی زردی باقی نہ رہے، اور اشراق کا وقت ہو جائے۔

۲..... سورج غروب ہونے سے پہلے جب سورج کی دھوپ زرد ہو جائے، اس وقت سے لیکر آفتاب غروب ہونے تک قضاء نماز پڑھنا جائز نہیں، البتہ اگر اس دن کی عصر کی نماز اب تک نہیں پڑھی تو اس وقت میں بھی پڑھ لینا ضروری ہے، قضاء کرنا گناہ ہے۔

۳..... زوال کا وقت، یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے۔

ان تین اوقات میں کوئی بھی نماز پڑھنا جائز نہیں، البتہ اس دن کی عصر کی نماز اگر اب تک نہیں پڑھی تو اس وقت پڑھ لینا ضروری ہے، (۱) ان تین اوقات کے علاوہ وہ تین اوقات ہیں جن میں نفل نماز پڑھنا جائز نہیں، قضاء نماز اور سجدہ تلاوت کی اجازت ہے، وہ تین اوقات یہ ہیں:

(۱) صبح صادق کے بعد فجر کی نماز سے پہلے صرف سنت پڑھی جاتی ہے کوئی نفل نماز اس وقت جائز نہیں (۲) فجر کی نماز کے بعد سے آفتاب طلوع ہونے تک (۳) عصر کی نماز کے بعد سے غروب تک۔

(۱) "ثلاث ساعات لا تجوز فيها المكتوبة ولا صلاة الجنازة ولا سجدة التلاوة: اذا طلعت الشمس حتى ترتفع، وعند الانقضاء الى ان تزول وعند احمرارها الى ان تغيب الا عصر يومه ذلك فانه يجوز اداؤه عند الغروب، ولا يجوز فيها قضاء الفرائض والواجبات الفائتة عن اوقاتها، كالوتر، هندية: ۵۲/۱، كتاب الصلاة الباب الاول في المواقيت، الفصل الثالث في بيان الاوقات التي لا تجوز فيها الصلوة وتكره فيها، ط: رشديه كوئٹہ. مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۱۸۵ - ۱۸۷، كتاب الصلوة، فصل في الاوقات المكروهة، ط: قدیمی کراچی. البحر الرائق: ۲۴۹/۱، ۲۵۰، كتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

ان تین اوقات میں نفل نماز پڑھنے کی اجازت نہیں، نہ تحیۃ المسجد، نہ تحیۃ الوضوء، نہ طواف کے بعد کی دو رکعت نماز، البتہ قضاء نماز ان اوقات میں جائز ہے، (۱) لیکن یہ ضروری ہے کہ ان اوقات میں قضاء نماز لوگوں کے سامنے نہ پڑھی جائے، بلکہ تنہائی میں پڑھے۔ (۲)

قضاء نماز کی تعداد ایک ہے

اگر کسی آدمی کی کوئی ایک نماز قضاء ہوگئی ہے، اور قضاء نماز یاد ہونے اور وقت میں پڑھنے کی گنجائش ہونے کے باوجود قضاء نماز نہیں پڑھی اور اس کے بعد اس نے پانچ نمازیں اور پڑھ لی ہیں، تو پانچویں نماز کا وقت گزر جانے کے بعد اس کی پانچوں نمازیں صحیح ہو جائیں گی، اس لئے کہ یہ پانچوں نمازیں قضاء کے حکم میں ہیں، اور شروع کی ایک قضاء حقیقۃً قضاء ہے سب مل کر پانچ نمازوں سے زیادہ قضاء ہو گئیں، اور ترتیب ساقط ہوگئی،

(۱) ” (قوله عن التنفل بعد صلاة الفجر والعصر لا عن قضاء فائتة وسجدة تلاوة وصلاة جنازة) ای منع عن التنفل فی هذین الوقتین قصداً واقتصر علی الثلاثة لیفید ان بقية الواجبات من الصلاة داخل فی النفل فیکره فیہما کالمنذور خلافاً لابی یوسف وما شرع فیہ من النفل ثم افسده ورکعتی الطواف واطلق فی التنفل فشمّل ماله سبب وما لیس له فتکروه تحية المسجد فیہما (وبعد طلوع الفجر باکثر من سنة الفجر) ” البحر الرائق: ۱/۲۵۱-۲۵۳، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۱۸۸-۱۹۰، کتاب الصلاة، فصل فی الاوقات المکروهة، ط: قدیمی، ہندیہ: ۱/۵۲، الباب الاول فی المواقیت الفصل الثالث فی الاوقات التي لا تجوز فیہا الصلوة، ط: رشیدیہ کوئٹہ.

(۲) ” ویکره قضاؤها فیہ لان التأخیر معصیة فلا یظهرها) ... ویظهر من التعلیل ان المکروه قضاؤها مع الاطلاع علیہا ولو فی غیر المسجد ” رد المحتار: ۱/۳۹۱، کتاب الصلوة، باب الاذان، ط: سعید کراچی. ہندیہ: ۱/۱۲۵، کتاب الصلوة، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشیدیہ کوئٹہ. حلبي کبیر، ص: ۵۳۳، قضاء الفوائت، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، البحر الرائق: ۲/۹۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی.

اور ان نمازوں کو ترتیب کے خلاف ادا کرنا درست ہو گیا۔ (۱)

قضاء نماز کی نیت

قضاء نماز کی نیت یہ ہے کہ مثلاً جتنی فجر کی نمازیں قضاء کی ہیں ان میں سے پہلی فجر کی نماز ادا کر رہا ہوں ”اللہ اکبر“ یا مثلاً جتنی ظہر کی نماز قضاء ہیں ان میں سے پہلی ظہر کی نماز ادا کر رہا ہوں اللہ اکبر، اسی طرح نیت کر کے نماز ادا کرتا رہے، جب آخری نماز ہو تو یہ نیت کرے کہ میں فوت شدہ نمازوں میں سے آخری فجر کی نماز پڑھ رہا ہوں اللہ اکبر، اسی طرح نیت کرے۔ (۲)

(۱) فنقول لو صلى فرضاً ذاكراً ان عليه فائتة قبله فسد فرضه فساداً موقوفاً عند ابى حنيفة، وباتا عندهما ومعنى الوقف عنده انه ان لم يقض الفائتة حتى صلى ستاً وهو ذاكر لها اعاد الكل صحيحاً مثاله فاتة صلوٰۃ الفجر فصلی الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر من اليوم الثاني وهو ذاكر الفائتة في كل واحدة منها فهذه الخمس فاسدة فساداً موقوفاً عنده فان صلى الظهر من اليوم الثاني قبل ان يقضى الفائتة صحت الظهر والخمس التي قبلها، حلی کبیر، ص: ۵۳۰، فصل فی قضاء الفوائت، ط: سهیل اکیڈمی لاہور، البحر الرائق: ۸۸/۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی و ۱۵۶/۲، ط: رشیدیہ، فتح القدیر: ۳۸۸/۱، باب قضاء الفوائت، ط: مصطفیٰ البابی الحلبي مصر، فتاویٰ شامی: ۲۸/۲ - ۲۹، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی.

(۲) ”(کثرت الفوائت نوى اول ظهر عليه او آخره) مثاله لو فاتته صلاة الخميس والجمعة والسبت فاذا قضاها لا بد من التعيين لان فجر الخميس مثلاً غير فجر الجمعة، فان اراد تسهيل الامر، يقول اول فجر مثلاً فانه اذا صلاه يصير ما يليه اولاً او يقول آخر فجر، فان ما قبله يصير آخراً، ولا يضره عكس الترتيب لسقوطه بكثرة الفوائت، رد المحتار: ۷۶/۲، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی، المحيط البرهانی: ۹۹/۲، كتاب الصلاة، الفصل العشرون فی قضاء الفائتة من المسائل المتفرقة ط: المكتبة الغفارية، تاتارخانية ۷۶/۲ كتاب الصلاة، قضاء الفوائت، ط: ادارة القرآن کراچی، ہندیہ: ۶۶/۱، كتاب الصلوٰۃ، الباب الثالث فی شروط الصلوٰۃ، الفصل الرابع فی النية، ط: رشیدیہ کوئٹہ.

واضح رہے کہ قضاء ادا کی نیت سے اور ادا قضاء کی نیت سے بھی ادا ہو جاتی ہے۔ (۱)

قضاء نماز کے لئے اذان دینا

☆..... اگر کوئی شخص مسجد میں تنہا قضاء نماز پڑھنا چاہے، تو اس آدمی کے لئے

اذان اور اقامت کہنا شریعت سے ثابت نہیں، اس لئے اذان اور اقامت کے بغیر قضاء

پڑھے۔ (۲)

☆..... اگر قضاء نماز جماعت کے ساتھ ادا کر رہے ہیں، تو پہلی نماز کے لئے

اذان اور اقامت کہی جائے، اور باقی نمازوں کے لئے اذان کہنا یا نہ کہنا ان کے اختیار

میں ہے، البتہ اقامت ہر نماز کے شروع میں کہی جائے۔ (۳)

(۱) لصحة القضاء بنية الاداء كعكسه هو المختار، رد المحتار: ۴۲۲/۱، باب شروط الصلاة، مطلب يصح القضاء بنية الاداء وعكسه، ط: سعيد كراچی، البحر الرائق: ۲۷۹/۱، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۲) (و) یسن ان (یؤذن ویقیم لفاتنة) رافعا صوته لوجماعة او صحراء لا بیته منفردا... (ولا یسن) ذلك فیما یقضى من الفوائت فی مسجد ، الدر المختار مع الرد: ۳۹۱/۱، باب الاذان، ط: سعيد كراچی، تاتارخانية: ۵۲۳/۱، كتاب الصلوة، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچی، واذا كانوا قد صرحوا بان الفاتنة لا تقضى فی المسجد لما فیہ من اظهار التکاسل فی اخراج الصلوة عن وقتها فالواجب الاخفاء فالاذان للفاتنة فی المسجد اولی بالمتع، البحر الرائق: ۲۶۲/۱، كتاب الصلاة، باب الاذان، ط: سعيد كراچی.

(۳) وان فاتته صلوات اذن للاولی واقام وكان مخیر فی الباقي ان شاء اذن واقام وان شاء اقتصر على الإقامة كذا فی الهدایة، عالمگیری: ۵۵/۱ الباب الثانی فی الاذان، ط: حقانیہ شامی (۳۹۰/۱) باب الاذان، ط: سعيد تاتارخانية: ۵۲۳/۱، نوع آخر فی من یقضى الفوائت یقضیها باذان واقامة او بغيرهما ط: ادارة القرآن كراچی. (وكذا) یسنان (لا ولی الفوائت) لا لفاسدة ویخیر فیہ للباقي لو فی مجلس وفعله اولی، ویقیم للكل. الدر المختار: ای لا یخیر فی الإقامة للباقي، بل یكره تركها، الدر المختار مع الرد: ۳۹۱/۱، باب الاذان، مطلب فی اذان الجوق، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۲۶۲/۱، باب الاذان، ط: سعيد كراچی.

قضاء نماز کے لئے اقامت کہنا

☆..... اگر کوئی شخص مسجد میں تنہا نماز پڑھنا چاہے تو اس آدمی کے لئے اذان اور اقامت کا شرعی ثبوت ثابت نہیں، اس لئے اذان اور اقامت کے بغیر پڑھے۔ (۱)

☆..... اور اگر قضاء نماز جماعت کے ساتھ ادا کر رہے ہیں، تو پہلی نماز کے لئے اذان اور اقامت کہی جائے، اور باقی نمازوں کے لئے اقامت کہنا کافی ہے، اذان دینے کی ضرورت نہیں۔ (۲)

قضاء نمازوں کا فدیہ کب ادا کیا جائے

قضاء نمازوں کا فدیہ زندگی میں ادا کرنا صحیح نہیں، بلکہ زندگی میں قضاء نمازوں کا ادا کرنا ہی لازم ہے، (۳) ہاں اگر کوئی شخص ایسی حالت میں مر گیا ہے کہ اس کے ذمہ قضاء نمازیں رہ گئیں، اور وہ زندگی میں ادا نہ کر سکا، تو اب موت کے بعد فدیہ دینا جائز ہوگا، اگر اس نے فدیہ دینے کی وصیت کی اور ترکہ (میراث) میں کچھ چھوڑ کر گیا ہے، تو اس صورت میں ترکہ کے ایک تہائی حصے سے جتنا فدیہ ادا ہو سکتا ہے اتنا فدیہ ادا کرنا وارثوں پر لازم ہوگا، اگر وارث فدیہ ادا نہیں کریں گے تو کنہگار ہوں گے کیونکہ اس نے وصیت کی اور ترکہ میں مال

(۱) انظر الى الحاشية السابقة. رقم ۲ في الصفحة السابقة.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة. رقم ۳ في الصفحة السابقة.

(۳) ”(قوله ولو فدى عن صلاته في مرضه لا يصح) في التتارخاتية عن التتمة: سنن الحسن بن علي عن الفدية عن الصلاة، في مرض الموت هل تجوز؟ فقال: لا..... وفي القنية: ولا فدية في الصلاة حالة الحياة بخلاف الصوم آه، رد المحتار: ۷۳/۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچی، ہندیہ: ۱۲۵/۱، كتاب الصلوة، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، مسائل متفرقة، ط: رشيدية كونه.

وجائید ادا بھی چھوڑ کر گیا ہے۔ (۱)

اور اگر میت نے فدیہ دینے کی وصیت نہیں کی تو وارثوں کے لئے فدیہ ادا کرنا واجب تو نہیں ہوگا البتہ اگر تمام وارث عاقل و بالغ ہیں اور سب خوشی سے اجتماعی طور پر، یا اپنے اپنے حصے سے انفرادی طور پر فدیہ ادا کریں گے تو میت پر احسان ہوگا امید ہے کہ اس کا بوجھ اتر جائے گا۔ (۲)

اور ہر نماز کا فدیہ صدقہ فطر کی طرح تقریباً دو کلو گرام یا آٹا یا اس کی قیمت ہے، اور قیمت میں اس دن کا اعتبار ہے جس دن فدیہ ادا کیا جائے گا اور روزانہ و ترسمیت چھ نمازوں کا فدیہ ادا کیا جائے گا۔ (۳)

قضاء نمازوں کا کفارہ

فوت شدہ نمازوں کا فدیہ یا کفارہ ان نمازوں کو ادا کرنا ہے، اور ادا کرنے کے بعد تاخیر کی وجہ سے جو گناہ ہوا ہے اس سے توبہ بھی کرنا ہے، زندگی میں قضاء نمازوں کے بدلہ میں صدقہ دینے سے کچھ بھی نہیں ہوگا، اس لئے ان نمازوں کو ادا کرنا ہر حال میں لازم ہے، (۴) ہاں صدقہ کرنے کی صورت میں اللہ کے غصے میں کمی آئے گی۔ (۵)

(۲۰۱) ومن مات وعليه صلوات فاوصى بمال يعطى لكفارة صلواته لزم و يعطى لكل صلاة كالفطرة وللوتر كذلك وكذا الصوم كل يوم وانما يلزم تنفيذها من الثلث وان لم يوص و تبرع به بعض الورثة جاز حلبي كبير، ص: ۵۳۵ فصل في قضاء الفوائت ط: سهيل اكيلى، رد المحتار: ۴/۷۲-۷۳ باب قضاء الفوائت ط: سعيد. هندية: ۱/۱۲۵، كتاب الصلوة، الباب الحادى عشر قضاء الفوائت ط: رشيدية. البحر الرائق: ۲/۹۱، باب القضاء الفوائت ط: سعيد.

(۳) واذا مات الرجل وعليه صلوات فائتة فاوصى بان تعطى كفارة صلواته يعطى لكل صلاة نصف صاع من بر وللوتر نصف صاع عالمگیری: ۱/۱۲۵ باب قضاء الفوائت، ط: رشيدية. البحر الرائق: ۲/۷۲-۷۳ باب قضاء الفوائت، ط: سعيد کراچی.

(۴) (عنوان قضاء نمازوں کا کفارہ کب ادا کیا جائے) اور "قضاء عمری" کے تحت حواشی ملاحظہ کریں۔

(۵) عن انس عنه قال قال رسول الله ﷺ ان الصدقة لتطفئ غضب الرب وتدفع ميتة السوء.

قضاء نمازوں کی ترتیب یاد نہیں

اگر کسی آدمی کی کچھ نمازیں مختلف دنوں میں قضاء ہوئی ہیں، اور اس کو ترتیب یاد نہیں مثلاً کسی دن کی ظہر، اور کسی دن کی عصر، اور کسی دن کی مغرب قضاء ہوئی ہیں، اور اس کو یہ بھی یاد نہیں کہ پہلے کون سی نماز قضاء ہوئی تھی، تو اس صورت میں ان کی آپس کی ترتیب ساقط ہو جائے گی، اس صورت میں جس کو چاہے پہلے ادا کرے، چاہے پہلے ظہر کی قضاء پڑھے یا عصر کی یا مغرب کی سب صحیح ہیں۔ (۱)

قضاء نمازوں کی تعداد پانچ سے زیادہ ہو
”ترتیب ساقط ہو جاتی ہے“ عنوان کے تحت نمبر ۳ کو دیکھیں۔

قضاء نمازوں کی تعداد یاد نہیں

اگر قضاء نمازوں کی تعداد زیادہ ہے، شمار کرنا مشکل ہے، تو اس صورت میں اچھی طرح سوچ سمجھ کر ایک صحیح تخمینہ اور اندازہ لگانا چاہیے، اور اس کے مطابق حساب کر کے ادا کر لینا چاہئے۔ (۲)

مثلاً ایک شخص تیرہ یا چودہ سال کی عمر میں بالغ ہوا، اور اس نے چار پانچ سال تک نماز نہیں پڑھی، یا کبھی پڑھی اور کبھی چھوڑ دی، اور یہ مدت اس شخص کے اندازہ میں مثلاً چار سال کی ہوئی، تو اس شخص کو اپنے گمان کے مطابق اتنے ہی سالوں کی نماز ادا کرنا ضروری ہوگا۔

= مشکاة المصابیح : ۱ / ۶۸، کتاب الزکاة باب فضل الصدقة، الفصل الثانی، ط: قدیمی.

(۱) ولو ترک الظهر والعصر من یومین ولا یدری ایتھما ترک اولاتحری فان لم یکن له رأی...

قالوا: لانا مره الا بالتحری ویسقط عنه الترتیب. عالمگیری: ۱ / ۲۴، قضاء الفوائت، ط: حقانیة.

ردالمحتار: ۲ / ۶۸، کتاب الصلاة، قضاء الفوائت، مطلب فی تعریف الاعادة، ط: سعید کراچی.

(۲) من لا یدری کمية الفرائض یعمل باکبر الرایه فان لم یکن له رأی یقضى حتی یتیقن انه لم یبق

علیه شیئی. طحطاوی علی المراقی، ص: ۴۴، باب قضاء الفوائت، ط: قدیمی کراچی.

دوسری مثال یہ ہے کہ ایک شخص کی عمر مثلاً پچاس سال ہے، اور وہ پندرہ سال میں بالغ ہوا اور اس نے تیس سال کی عمر میں نماز شروع کی، تو اس کے ذمہ پندرہ سال کی نماز باقی ہے، اور اس آدمی کے لئے پندرہ سال کی قضاء پڑھنا ضروری ہے۔^(۱)

اگر کسی آدمی کے ذمے کسی کا قرض ہے، اور اس کی تعداد یہ کہ کتنی رقم قرض ہے تو اندازہ کر کے ہی اس کو دیا جاتا ہے، تاکہ اس کے ذمہ میں کچھ باقی نہ رہے، ایسا ہی سوچ کر فوت شدہ نمازوں کی تعداد کا اندازہ لگالے اور اس حساب سے ادا کرتا رہے، اور اندازہ سے جو حساب لگایا گیا ہے اس سے کم ادا نہ کرے بلکہ زیادہ ادا کرنے کی کوشش کرے۔^(۲)

قضاء نمازوں میں تاخیر کرنا

اگر کسی آدمی نے بالغ ہونے کے بعد بہت ساری نمازیں نہیں پڑھیں تو اس پر واجب ہے کہ فوراً ان نمازوں کو ادا کر لے، بلا عذر تاخیر نہ کرے، موت و حیات کا کچھ پتہ نہیں ہے، ہاں اگر عذر کی وجہ سے فوت شدہ نمازوں کو دیر سے ادا کرنا چاہے تو گنجائش ہے، جس طرح اور جتنی فرصت ملے تھوڑا تھوڑا کر کے ادا کر سکتا ہے،^(۳) باقی تمام فوت شدہ نمازوں کو پڑھنا ضروری ہے، اگر زندگی میں تمام فوت شدہ نمازوں کو ادا نہ کر سکا تو فدیہ

(۱) الاحتیاط واجب فی العبادات. ہندیہ: ۱/۲۴۱، کتاب الصلاة، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشیدیہ کوئٹہ.

(۲) ویجوز تأخیر الفوائت وان وجبت علی الفور لعدو السعی علی العیال و فی الحوائج علی الاصح. الدر المختار مع الرد: ۲/۷۴، باب قضاء الفوائت، ط: سعید. البحر الرائق: ۲/۷۹، باب قضاء الفوائت، ط: سعید. طحاوی علی المراقی، ص: ۴۴۰، باب قضاء الفوائت، ط: قدیمی.

دینے کے لئے وصیت کر کے جانا ضروری ہے۔ (۱)

قضاء نماز ہے تو نوافل پڑھے یا نہ پڑھے

اگر کسی آدمی کے ذمہ قضاء نمازیں ہیں، تو جلد از جلد قضاء نمازیں پڑھ لینی چاہئیں بلکہ ایسے آدمی کو عام نوافل کی بجائے قضاء نمازیں پڑھ لینی چاہئے، کیونکہ آخرت میں نوافل کے بارے میں سوال و جواب نہیں ہوگا جبکہ فرض نماز کے بارے میں صرف سوال و جواب ہی نہیں بلکہ سزا بھی ہوگی۔ (۲)

قضاء نمازیں چھپ کر ادا کرے

قضاء نماز پڑھتے ہوئے دوسروں کو مطلع نہ کرے بلکہ چھپ کر پوشیدہ طور پر پڑھے، کیونکہ نماز اپنے وقت پر نہ پڑھنا بہت بڑا گناہ ہے، اور گناہ کو ظاہر کرنا بھی گناہ ہے، اس لئے قضاء نماز کو چھپ کر پوشیدہ طور پر پڑھے۔ فتاویٰ شامی میں ہے کہ قضاء نماز علی الاطلاق

(۱) قوله ولو مات وعليه صلوات فائنة واوصى بالكفارة أي بان كان يقدر على ادائها ولو بالايضاء فيلزمه الايضاء بها والا فلا يلزم وان قلت. ردالمحتار: ۷۲/۲، باب قضاء الفوائت. ط: سعيد، ردالمحتار: ۶/۶۲۸، كتاب الوصايا، ط: سعيد. بدائع الصنائع: ۶/۳۲۳، كتاب الصلاة. ط: رشيدية كوئٹہ.

(۲) والاشتغال بقضاء الفوائت اولی واهم من النوافل الا السنة المعروفة وصلاة الضحی وصلاة التسبیح والصلاة التي وردت في الاخبار فتلك بنية النفل وغيرها بنية القضاء كذا في المصمورات عن الظهيرية وفتاوى الحجة ومراده بالسنة المعروفة المؤكدة وقوله وغيرها بنية القضاء مراده به ان ينوي القضاء اذا اراد فعل غير ما ذكر فانه الاولی بل المتعين. طحطاوی علی المراقی، ص: ۳۳۷، باب قضاء الفوائت، ط: قديمی. ردالمحتار: ۷۲/۲، قضاء الفوائت، ط: سعيد. هندية: ۱/۲۵ كتاب الصلاة، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹہ.

پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۱)

قضاء ہوئی سفر میں
”سفر میں نماز قضاء ہوگئی“ کے عنوان کو دیکھیں۔

قضائے عمری

انسان سے بالغ ہونے کے بعد جو نمازیں چھوٹ گئی ہیں، ان کی قضاء اس کے ذمے لازم ہے، صرف توبہ کر لینے سے وہ معاف نہیں ہوتیں، خواہ کتنی زیادہ ہوں، (۲) البتہ وہ روزانہ پانچ نمازوں کی قضاء کرنا شروع کر دے اور جب زیادہ پڑھنے کا موقع ملے تو زیادہ بھی پڑھے اور ساتھ ساتھ یہ وصیت بھی کر دے کہ جو نمازیں میں اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکوں ان کا فدیہ میرے ترکہ سے ادا کیا جائے (۳) اور جتنی نمازیں رہ گئیں ہیں ان کا ٹھیک ٹھیک حساب کر کے ادا کرے، اور اگر ٹھیک ٹھیک حساب ممکن نہیں تو غالب گمان سے محتاط اندازہ لگائے اور اس کی قضاء شروع کر دے۔ (۴)

(۱) وینبغی ان لا یطلع غیرہ علی قضائہ لان التأخیر معصیۃ فلا یظہرہا و تقدم فی باب الاذان انہ یکرہ قضاء الفائتۃ فی المسجد و عللہ الشارح بما هنا من ان التأخیر معصیۃ فلا یظہرہا و ظاہرہ ان الممنوع هو القضاء مع الاطلاع علیہ سواء کان فی المسجد و غیرہ کما افادہ فی المنح قلت و الظاہر ان ینبغی ہناللوجوب و ان الکراہۃ تحریمیۃ لان اظهار المعصیۃ معصیۃ. شامی: ۲/۷۷، باب قضاء الفوائت: ۱/۳۹۱، باب الاذان ط: سعید، ہندیۃ: ۱/۱۲۵، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشیدیۃ کوئٹہ، البحر الرائق: ۲/۹۰، قضاء الفوائت، ط: سعید. حلبی کبیر، ص: ۵۳۳، فصل فی قضاء الفوائت، ط: سہیل اکیڈمی

(۲) و التأخیر بلا عذر کبیرۃ لا تزول بالقضاء بل بالتوبۃ او الحج فالقضاء مزیل لاثم ترک لا لاثم التأخیر، طحطاوی علی المراقی، ص: ۴۴۰، باب قضاء الفوائت ط: قدیمی. البحر الرائق: ۲/۷۹، باب قضاء الفوائت، ط: سعید.

(۳) وہی واجبۃ فی الزکاة و فدیۃ الصیام و الصلاۃ النبی فرط فیہا. الدر المختار مع الرد: ۲/۶۳۸، کتاب الوصایا، ط: سعید. بدائع الصنائع: ۶/۴۲۳، کتاب الوصایا، ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

(۴) من لا یدری کمیۃ الفوائت یعمل باکبر رأیہ فان لم یکن لہ رأی یقضی حتی یتیقن انہ لم یبق علیہ شیء طحطاوی علی المراقی، ص: ۴۶۸، باب قضاء الفوائت، ط: سعید، ص: ۴۴۷، ط: قدیمی.

قضاے عمری کی ایک غلط صورت

بعض لوگ رمضان المبارک کے آخری جمعہ میں اذان کہہ کر پانچ نمازیں فجر سے عشاء تک قضا نمازوں کی نیت سے جماعت کے ساتھ پڑھاتے ہیں یا اکیلے اکیلے ادا کرتے ہیں اور مغرب کی نماز تین رکعت کے بجائے چار رکعت پڑھ لیتے ہیں اور وتر کی بھی چار رکعت ادا کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح پانچ نمازیں ادا کرنے سے پوری زندگی کی قضا نماز ادا ہو جائے گی اور اس پر ایک حدیث بھی پیش کرتے ہیں اور وہ حدیث یہ ہے:

”من قضی خمس صلوات فی آخر جمعة من رمضان کان جابراً صلوات سبعین سنة“

اور لیلة التعریس والی حدیث سے جماعت کے ساتھ قضا نماز پڑھنے پر استدلال کرتے ہیں۔ لیکن اس طرح کی قضاے عمری جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور چاروں اماموں کے اقوال سے ثابت نہیں ہے، یہ طریقہ سراسر غلط اور بدعت ہے، اور یہ لوگ جو حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث نہیں ہے بلکہ غلط لوگوں نے بنا کر مشہور کر دیا ہے، ملا علی قاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”موضوعات کبیر“ میں لکھا ہے:

”حدیث من قضی صلوة من الفرائض فی آخر الجمعة من شهر رمضان کان ذلک جابراً لكل صلاة فائتة فی عمره إلی سبعین سنة باطل قطعاً؛ لأنه مناقض للاجماع علی ان شیئاً من العبادات لا یقوم مقام فائتة سنوات“ (۱)

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع اور باطل ہے اور اجماع کے خلاف ہے کیونکہ اجماع ہے کہ ایک عبادت چند سالوں کی فوت شدہ عبادتوں کے قائم مقام نہیں ہو سکتی۔

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ نے ”الآثار المرفوعة فی الاخبار الموضوعه“ میں لکھا ہے کہ علامہ شوکانی نے بھی اس حدیث کو موضوع کہا ہے، اس کے بعد علامہ شوکانی نے ان

(۱) موضوعات کبیر ص ۸۸، حدیث من قضی صلوة الخ، ط: محمدی لاہور۔

جھوٹے اور حدیث بنانے والے لوگوں کو بددعا دی ہے (۱)

حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ نے اپنے رسالہ ”العجالة النافعة“ میں موضوع حدیث کے قرائن بیان فرماتے ہوئے پانچواں قرینہ یہ تحریر فرمایا ہے کہ وہ حدیث عقل کے تقاضے کے خلاف ہو اور شرعی قواعد اس کی تکذیب کرتے ہوں جیسا کہ قضاء عمری کی حدیث۔ (۲)
علامہ لکھنویؒ نے اس حدیث پر اپنے ایک مستقل رسالہ ”ردع الاخوان عن محدثات آخر جمعة رمضان“ میں سیر حاصل بحث کی ہے۔ (۳)

اور ليلة التعریس کی حدیث سے اس قسم کی قضاء عمری کے جواز پر استدلال کرنا درست نہیں کیونکہ اس حدیث کا اس قسم کی قضاء سے کسی بھی قسم کا تعلق نہیں، اس حدیث سے تو اتنی بات ثابت ہوتی ہے کہ اگر کوئی وقتی نماز جماعت سے فوت ہو جائے تو جماعت بنا کر اس کی قضا ہو سکتی ہے خواہ وہ ایک نماز ہو یا چند نمازیں، جس طرح کہ غزوہ خندق میں واقعہ پیش آیا تھا۔

(۱) علامہ عبدالحی لکھنویؒ ملا علی قاریؒ کی عبارت نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں،

وذكره الشوكاني في ”الفوائد المجموعة في الاحاديث الموضوعية“..... وقال هذا موضوع بلا شك ولم أجده في شيء من الكتب التي جمع مصنفوها فيها الاحاديث ولكن اشتهر عند جماعة من المتفقهة بمدينة صنعاء في عصرنا هذا وصار كثير منهم يفعلون ذلك ولا ادرى من وضع لهم فقبح الله الكذابين، انتهى. الآثار المرفوعة في الاخبار الموضوعية للعلامة اللكنوي ص ۸۵، حديث القضاء العمري في رمضان، ط: دار الكتب العلمية، بيروت، مجموعة رسائل اللكنوي: (۵/ ۷۱) ط: ادارة القرآن.

(۲) وقال العلامة الدهلوي في رسالته العجالة النافعة عند ذكر قرائن الوضع: الخامس ان يكون مخالفا لمقتضى العقل، وتكذيبه القواعد الشرعية، مثل القضاء العمري ونحو ذلك انتهى. الآثار المرفوعة في الاخبار الموضوعية للعلامة اللكنوي ص ۸۵، حديث القضاء العمري، ط: دار الكتب العلمية، بيروت. مجموعة رسائل اللكنوي (۵/ ۷۱) ط: ادارة القرآن.

(۳) ردع الاخوان عن محدثات آخر جمعة رمضان مع رسائل اللكنوي: ۲/ ۳۳۹ ط: ادارة القرآن.

نیز یہ لوگ اس موضوع اور باطل حدیث کا سہارا لے کر نماز فوت کرتے رہیں گے اور رمضان المبارک کے کسی آخری جمعہ کو پانچ وقت نماز قضا کی نیت سے پڑھ کر اپنے دلوں کو مطمئن کرتے رہیں گے، حالانکہ فقہاء کرام نے صاف لکھا ہے کہ نماز کو اپنے وقت سے تاخیر کرنا کبیرہ گناہ ہے، صرف قضا کرنے سے اس کا ازالہ نہیں ہوتا، ترک کرنے کا گناہ ختم ہو جاتا ہے اور تاخیر کرنے کا گناہ باقی رہتا ہے۔ (۱)

قطرہ آتا ہے سجدہ میں

”سجدہ کرنے میں قطرہ آتا ہے“ کے عنوان کو دیکھیں۔

قطرہ ٹپک جائے

اگر کوئی شخص قطرہ ٹپکنے کی وجہ سے معذور ہے، اور نماز کی حالت میں پیشاب کا قطرہ ٹپک جائے اور کپڑوں پر بھی لگ جائے تو معذور ہونے کی وجہ سے شرعاً معاف ہے، اس لئے اس حالت میں بھی نماز معاف نہیں ہے، پڑھنا لازم ہے، نہ پڑھنے کا بہانہ بنانا غلط ہے۔ (۲)

(معذور کی تفصیل کے لئے ”معذور“ کے عنوان کو دیکھیں)

(۱) اذا التأخیر بلا عذر کبیرۃ لا تنزل بالقضاء بل بالتوبة، (قوله لا تنزل بالقضاء) وانما یزول اثم الترك فلا یعاقب علیها اذا قضاها، واثم التأخیر باق. الدر مع الرد: ۲/۶۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعید، البحر: ۲/۷۹، باب الفوائت، ط: سعید.

(۲) وصاحب عذر من به سلس بول لا یمکنہ امساکہ..... حکمہ الوضوء لا غسل ثوبہ ونحوہ لکل فرض اللام للوقت..... وان سال علی ثوبہ فوق الدرهم جاز له ان لا یغسلہ ان کان لو غسلہ تنجس قبل الفراغ منها ای الصلاة. الدر مع الرد: ۱/۳۰۵-۳۰۶، کتاب الطہارة، باب الحيض، مطلب فی احکام المعذور، ط: سعید، ہندیہ: ۱/۳۱، کتاب الطہارة، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع فی احکام الحيض والنفاس والاستحاضة ومما یصل بذلک احکام المعذور، ط: رشیدیہ. البحر الرائق: ۱/۲۱۵، ۲۱۶، کتاب الطہارة، باب الحيض، ط: سعید.

قطرے کا مریض

اگر قطرہ نکلنے کا گمان غالب ہو تو چاہے قطرہ نظر آئے یا نہ آئے وضو کرنا واجب ہے اور اگر محض شبہ ہو یعنی کسی طرف گمان غالب نہ ہوتا ہو تو دیکھ کر اطمینان کر لینا چاہیے اور اگر اس صورت میں قطرہ نظر نہ آئے تو نیا وضو کئے بغیر نماز پڑھ سکتا ہے، شبہ کی صورت میں اگر کسی عذر کی وجہ سے دیکھنے کا موقع نہ ملے تو بغیر دیکھے اور بغیر تجدید وضو کئے نماز پڑھ لینے سے نماز ہو جائے گی۔ (۱)

فرع اذا اصاب ثوب المعد ورنجاسة عذره هل يجب غسله قيل لا لان الوضوء عرف بالنص والنجاسة ليست في معناه لان قليلها يعفى فالحق به الكثير للضرورة ولانه غير ناقض للوضوء فلم يكن نجساً حكماً ولان امر الثوب ليس باكد من البدن وهو قول ابن سلمة كفا في القهستاني وغيره وفي البدائع يجب غسل الزائد عن الدراهم ان كان مفيداً بان لا يصيبه مرة بعد أخرى حتى لو لم يغسل وصلى لا يعجز عنه، وان لم يكن مفيداً لا يجب مادام العذر قائماً وهو اختيار مشايخنا و كان محمد ابن مقاتل الرازي يقول يجب غسله في كل وقت قياساً على الوضوء والصحيح قول مشايخنا لان حكم الحدث عرف بالنص والنجاسة ليست في معناه الا ترى ان القليل منها عفو فلا تلحق به وفي النوازل ان كان لو غسله تنجس ثانياً قبل الفراغ من الصلاة جاز ان لا يغسله والافلاقال وهو المختار قال ابن امير حاج ويشكل عليه ما قدمناه عن البدائع وفي المضممرات في فصل الاستنجاء عن النوازل ايضاً المستحاضة اذا توضأت لوقت كل صلاة لا يجب عليها الاستنجاء اذ الم يكن منها غائط لانه سقط اعتبار نجاسة دمها لكان العذر فهذا ايضاً يشكل على ما اختاره اذ سقوط اعتبار نجاسة دمها عام في البدن والثوب دفعا للخرج اذ لم يامر هـ عليه السلام بغسله، وتأخير البيان عن وقت الحاجة لا يجوز، حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۱۵۰، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، قبيل باب الانجاس والطهارة عنها، ط: قديمي و: ۱/۲۱۳ ط: المكتبة الغوثية، و ص: ۸۸، ط: مصطفى البابي الحلبي مصر.

(۱) فتاوى عثمانى: ۱/۵۰۸، كتاب الصلاة، قطرے کا مریض کپڑا دیکھے بغیر نماز پڑھے تو کیا حکم ہے۔ ط:

قعدہ اخیرہ

قعدہ اخیرہ یعنی نماز کی آخری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد تشهد وغیرہ کے لئے جو بیٹھتے ہیں اس کو ”قعدہ اخیرہ“ کہتے ہیں، اور قعدہ اخیرہ میں اتنی دیر بیٹھنا فرض ہے جس میں التحیات مکمل پڑھی جاسکے، اس سے زیادہ بیٹھنا فرض نہیں۔ (۱)

قعدہ اخیرہ بھول کر کھڑا ہو گیا

☆..... آخری قعدہ فرض ہے، اگر کوئی شخص مثلاً چار رکعت والی نماز میں چار رکعت کے بعد بیٹھا نہیں بلکہ بھول کر سیدھا پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا، تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا واپس بیٹھ کر تشهد پڑھ کر سہو سجدہ کرے پھر اس کے بعد تشهد، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز پوری کرے چونکہ قعدہ اخیرہ فرض تھا اور اس کو چوتھی رکعت پر فوری قعدہ کرنا تھا اور اس میں تاخیر ہو گئی اس لئے سہو سجدہ کرنا واجب ہوا۔ (۲)

☆..... اور اگر قعدہ اخیرہ بھول کر کھڑا ہونے کے بعد سجدہ کر چکا ہے تو پھر بیٹھ نہیں سکتا، اور اس کی فرض نماز باطل ہو گئی اور یہ نماز نفل میں بدل جائے گی اور اس کو اختیار

(۱) السادسة من الفرائض القعدة الاخيرة التي تكون في آخر الصلاة سواء تقدمها قعدة اولاً كمامي الثانية وقدو الفرض في القعدة والقعود مقدار ادنى قراءة التشهد وهو اسرع ما يكون مع تصحيح الالفاظ، حلبى كبير، ص: ۲۹۰-۲۹۱، فرائض الصلاة، السادسة، ط: سهيل اكيڈمى۔ ہندیہ: ۷۰/۱، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: رشيدية۔ ردالمحتار: ۱/۳۳۸، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مبحث القعود الاخير، ط: سعيد (۲) وان لم يقعد على رأس الرابعة حتى قام الى الخامسة ان تذكر قبل ان يقيد الخامسة بالسجدة عاد الى القعدة ويتشهد ويسلم ويسجد للسهو، ہندیہ: ۱/۱۲۹، كتاب الصلاة، الباب الثانى عشر في سجود السهو، فصل سهو الامام، ط: رشيدية كوئٹہ۔ مراقى الفلاح مع الطحطاوى، ص: ۳۶۷-۳۶۸، باب سجود السهو، ط: قديمى، ردالمحتار: ۲/۸۵، باب سجود السهو، ط: سعيد۔

ہے کہ اس ایک رکعت کے ساتھ مزید ایک رکعت اور ملا لے، تاکہ یہ رکعت ضائع نہ ہو اور دونوں رکعت نفل ہو جائیں۔ (۱)

☆..... اگر عصر اور فجر کی فرض نماز میں یہ واقعہ پیش آئے تب بھی دوسری رکعت ملا لے، کیونکہ عصر اور فجر کی فرض نمازوں کے بعد نفل پڑھنا مکروہ ہے، اور یہ رکعتیں باطل ہونے کی وجہ سے فرض نہیں رہیں بلکہ نفل ہو گئی ہیں، گویا فرض نماز سے پہلے نفل نماز ادا کی ہے، اور یہ مکروہ نہیں ہے، اور مغرب کی فرض نماز میں تیسری رکعت کے بعد صرف یہی ایک رکعت ہی کافی ہے، دوسری رکعت ملانے کی ضرورت نہیں ورنہ پانچ رکعت ہو جائیں گی، اور نفل میں طاق رکعتیں منقول نہیں، اور اس صورت میں سہو سجدہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

قعدہ اخیرہ کر کے کھڑا ہو گیا یا آنے پر بیٹھ گیا

اگر نمازی نماز کے اندر قعدہ اخیرہ کر کے کھڑا ہو گیا، پھر یا آنے پر بیٹھ گیا، تو اب سہو سجدہ کرنے کے لئے التحیات دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ قعدہ اور تشهد پہلے ہو چکا ہے بیٹھتے ہی سلام پھیر کر سہو سجدہ کر لے، پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ

(۱) وان قیّد الخامسة بالسجدة فسد ظهره عندنا وتحولت صلاته نفلا عند ابی حنیفة و ابی یوسف رحمہما اللہ ویضم الیہا رکعة سادسة ولو لم یضم لاشی علیہ. ہندیہ: ۱/ ۱۲۹، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ط: رشیدیہ کوئٹہ، مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۴۶۸-۴۶۹، باب سجود السہو، ط: قدیمی، رد المحتار: ۲/ ۸۵، باب سجود السہو، ط: سعید. البحر الرائق: ۲/ ۱۰۳، باب سجود السہو، ط: سعید.

(۲) وضم سادسة ان شاء..... ولو فی العصر لان التنفل قبلہ قصد الا یکرہ فبالظن اولی وضم رابعة فی الفجر وسکت عن المغرب لانہا تصیر اربعاً فلا ضم فیہا ولا کراهة فی الضم فیہما..... علی الصحیح لعدم القصد حال الشروع..... ولا یسجد للسہو لترك القعود فی هذا الضم فی الاصح، مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۴۶۹-۴۷۰، باب سجود السہو، ط: قدیمی، رد المحتار: ۲/ ۸۶، باب سجود السہو، ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۲/ ۱۰۴، باب سجود السہو، ط: سعید کراچی.

کر سلام پھیر کر نماز پوری کرے۔ (۱)

قعدہ اخیرہ کئے بغیر زائد رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا

اگر امام یا اکیلا نماز پڑھنے والا قعدہ اخیرہ کئے بغیر زائد رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا اور اس زائد رکعت کا سجدہ بھی کر لیا تو سب کی نماز باطل ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

قعدہ اخیرہ کے بعد امام بھولے سے کھڑا ہو گیا

اگر امام فجر میں دو رکعات اور مغرب میں تین رکعات اور باقی نمازوں میں چار رکعات مکمل کرنے پر قعدہ اخیرہ کے بعد بھولے سے ایک اور رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے تو مقتدی زائد رکعت میں امام کی پیروی نہ کریں بلکہ بیٹھے رہیں، اگر اس کے بعد امام زائد رکعت ادا کر کے سجدہ بھی کر لے تو اس صورت میں مقتدی حضرات از خود سلام پھیر کے نماز سے فارغ ہو جائیں، مقتدیوں کی نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اور اگر امام نے زائد رکعت کا سجدہ نہیں کیا بلکہ واپس آ کر قعدہ اخیرہ کے لئے بیٹھ

(۱) قوله وان قعد فی الرابعة ثم قام عاد وسلم..... ثم اذا عاد لا یعيد التشهد..... وسجد للسہو. البحر الرائق: ۲/ ۱۰۴-۱۰۵ باب سجود السہو، ط: سعید کراچی، رد المحتار: ۲/ ۸۷، باب سجود السہو، ط: سعید کراچی. ہندیہ: ۱/ ۱۲۹، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ط: رشیدیہ کوئٹہ.

(۲) ان قید الخامسة بالسجدة (ولم یقعد علی رأس الرابعة بطلت فرضیتہ) ای فرضیۃ صلاتہ لشرکۃ الفرض علی وجہ لا یمکن تدارکہ لزیادۃ رکعة تامة بالسجود للخامسة. حلبی کبیر، ص: ۲۹۵، القعدۃ الاخیرۃ، ط: سہیل اکیڈمی لاہور. ہندیہ: ۱/ ۱۲۹، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ط: رشیدیہ کوئٹہ. رد المحتار: ۲/ ۸۵، باب سجود السہو، ط: سعید کراچی.

گیا اور پھر سلام پھیرا تو مقتدی کو اس کے سلام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے۔ (۱)

قعدہ اخیرہ میں بیٹھ کر کھڑا ہو گیا

☆..... اگر کوئی شخص قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھ کر یا التحیات کی مقدار بیٹھ کر بھول سے کھڑا ہو گیا، تو اگر اب تک سجدہ نہیں کیا تو فوراً بیٹھ جائے اور دائیں طرف ایک سلام پھیر کر سہو سجدہ کرے پھر دوبارہ التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز مکمل کرے۔ (اور سلام پھیرنے میں تاخیر ہونے کی وجہ سے سہو سجدہ واجب ہوا) (۲)

☆..... اور اگر سجدہ کر لیا ہے پھر اس کے بعد اس کو یاد آیا تو ایک رکعت اور ملا لے، تاکہ یہ رکعت ضائع نہ ہو، اور آخر میں سہو سجدہ کرے، اس صورت میں اس کی وہ رکعتیں اگر فرض کی نیت سے پڑھی ہیں تو فرض ہی رہیں گی، نفل نہیں ہوں گی، کیونکہ قعدہ اخیرہ میں التحیات یا التحیات کی مقدار بیٹھنے کی وجہ سے فرض ادا ہو گیا ہے اور نماز صحیح ہو گئی، اور سلام

(۱) واذا مضى على نافلة الزائدة فالصحيح ان القوم لا يتبعونه لانه لا اتباع في البدعة وينتظرونه قعودا فان عاد قبل تقييده الزائدة بسجدة اتبعوه في السلام (فان سجد) سلموا للحال ولم يبطل فرضه لوجود الجلوس الاخير، مراقى الفلاح مع الطحطاوى، ص: ۴۷۰، باب سجود السهو، ط: قدیمی. رد المحتار: ۸۷/۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱۰۴/۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

(۲) وان قعد في الرابعة، مثلاً قدر التشهد (ثم قام) ولم يسجد (عاد وسلم)..... وسجد للسهو..... لنقصان فرضه بتاخير السلام، فتاوى شامی: ۸۷/۲، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعید. البحر الرائق: ۱۰۴/۲، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعید. ہندیہ: ۱۲۹/۱، کتاب الصلاة باب سجود السهو، ط: ماجدیہ کوئٹہ. حلبی کبیر. ص: ۴۶۳، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سہیل اکیڈمی لاہور. خلاصۃ الفتاوی: ۱۷۸/۱، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: المكتبة الرشیدیة. الفتاوی التاتارخانیة: ۷۲۶/۱، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: ادارة القرآن کراچی. حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۷۱/۲، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: المكتبة الغوثیة.

میں تاخیر کی وجہ سے جو کمی ہوئی ہے سہو سجدہ سے اس کی تلافی ہوگئی۔ (۱)

اس صورت میں عصر اور فجر کی فرض نماز میں بھی دوسری رکعت ملا سکتا ہے کیونکہ عصر اور فجر میں فرض نماز کے بعد قصداً نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے، اگر بلا قصد سہو پڑھ لے تو مکروہ نہیں ہے۔ (۲)

اس صورت میں فرض کے بعد جو دو رکعتیں ادا کی گئی ہیں وہ ظہر، مغرب اور عشاء کی فرضوں کے بعد والی دو رکعت سنت کے قائم مقام نہیں ہوں گی، کیونکہ ان سنتوں کو نئی تحریمہ سے ادا کرنا ضروری ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی منقول ہے۔ (۳)

(۱) وان تذکر بعد ما قید الخامسة بالسجدة لا يعود إلى القعدة ولا یسلم بل یضیف الیہار کعة اخرى حتی یصیر شفعاً ویتشهد ویسلم ویسجد للسهو استحساناً. ہندیہ: ۱/۱۲۹، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: ماجدیہ کوئٹہ. حلبی کبیر، ص: ۴۶۳، کتاب الصلاة باب سجود السهو، ط: سہیل اکیڈمی لاہور. خلاصۃ الفتاوی: ۱/۱۷۹، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: المكتبة الرشیدیة. البحر الرائق: ۲/۱۰۳، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

(۲) واطلق فی الضم فشمّل ما اذا کان فی وقت مکروہ کما بعد الفجر والعصر لان التطوع انما یکرہ فیہما اذا کان عن اختیار اما اذا لم یکن عن اختیار فلا وعلیہ الاعتماد وکذا فی الخانیة وهو الصحيح. البحر الرائق: ۲/۱۰۳، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعید، فتاوی قاضیخان: ۱/۱۲۴، کتاب الصلاة باب سجود السهو، ط: ماجدیہ. حلبی کبیر، ص: ۴۶۴، کتاب الصلاة باب سجود السهو، ط: سہیل اکیڈمی لاہور. الفتاوی التاتارخانیة: ۱/۷۲۸، کتاب الصلاة باب سجود السهو، ط: ادارة القرآن کراچی.

(۳) هل تنوب هاتان الركعتان عن سنة الظهر والعشاء قبل نعم والصحيح ان لا تنوبان لان السنة بالمواظبة والمواظبة عليهما منه عليه الصلاة والسلام بتحريمه مبتدأة والكلام في القيام الى الرابعة في المغرب..... كالکلام في القيام الى الخامسة في الرباعيات، حلبی کبیر، ص: ۴۶۳، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، فتاوی ہندیہ: ۱/۱۲۹، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: ماجدیہ. فتح القدیر: ۱/۴۴۷، باب سجود السهو، ط: المكتبة الرشیدیة. الفتاوی التاتارخانیة: ۱/۷۲۷، ط: ادارة القرآن کراچی.

☆..... اگر آخری رکعت میں تشهد کے بعد کھڑا ہو گیا، اور کھڑے ہوتے ہی یاد آگیا یا کچھ پڑھنے کے بعد یاد آیا، یا قرأت ختم ہونے کے بعد یاد آیا، یا رکوع کے بعد سجدے سے پہلے یاد آیا، تو ان تمام صورتوں میں فوراً بیٹھ جائے، اور بیٹھتے ہی سلام پھیر کر سہو سجدہ کرے پھر بیٹھ کر التیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز مکمل کرے۔ (۱)

قعدہ اخیرہ میں بے ہوش ہو گیا

اگر کوئی نمازی قعدہ اخیرہ میں التیات کی مقدار بیٹھنے کے بعد بے ہوش ہو گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، ہوش میں آنے کے بعد وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

(۱) (قوله وأن قعد فی الرابعة ثم قام عاد وسلم)..... ثم اذ اعاد لا یعيد التشهد..... (وسجد للسہو). البحر البحرانق: ۲/۱۰۴-۱۰۵، باب سجود السہو، ط: سعید. ردالمحتار: ۲/۸۷، باب سجود السہو، ط: سعید کراچی. ہندیہ: ۱/۱۲۹، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ط: رشیدیہ کوئٹہ.

(۲) قوله ومنها الخروج بصنعه، ای بصنع المصلی ای فعله الاختیار بای وجه کان من قول او فعل ینافی الصلاة بعد تمامها..... واحترز بصنعه عمالو کان سماویا کان سبقه الحدث. ردالمحتار: ۱/۳۳۸-۳۳۹، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث الخروج بصنعه، ط: سعید. البحر الرائق: ۱/۴۹۳، باب صفة الصلاة، ط: سعید. بقی من المفسّسات ارتداد بقلبه وموت وجنون واغماء (قوله وجنون واغماء فاذا افاق فی الوقت وجب اداؤها بعده یجب القضاء ما لم یزد الجنون علی یوم وليلة الدر المختار الرد: ۱/۶۲۹، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید. البحر الرائق: ۲/۱۳، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها. ط: سعید. بدائع الصنائع: ۱/۲۲۲، کتاب الصلاة، فصل فی شرائط جواز البناء، ط: رشیدیہ کوئٹہ.

قعدۂ اخیرہ میں تشهد دوم مرتبہ پڑھ لیا

قعدۂ اخیرہ میں تشهد دوم مرتبہ پڑھنے سے سہو سجدہ واجب نہیں ہوتا۔ (۱)

قعدۂ اخیرہ میں جنون لاحق ہوا

اگر کسی کو قعدۂ اخیرہ میں التحيات کی مقدار بیٹھنے کے بعد جنون لاحق ہوا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، صحیح ہونے کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

قعدۂ اخیرہ میں حدث اکبر ہو گیا

”حدث اکبر ہو گیا قعدۂ اخیرہ میں“ کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدۂ اخیرہ میں خاموش بیٹھا رہا

”سلام پھیرنے میں دیر کر دی“ کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدۂ اخیرہ میں خاموش رہا

قعدۂ اخیرہ میں تشهد اور درود شریف کے بعد کچھ دیر خاموش رہا، اور سلام نہیں

پھیرا تو سہو سجدہ واجب ہوگا۔ (۳)

(۱) ولو كرر التشهد في القعدة الاخيرة فلا سهو عليه. البحر الرائق: ۲/ ۹۷، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سعيد. حلی کبیر، ص: ۳۶۰، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سهیل. الفتاوى التاتارخانية: ۱/ ۷۱، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: ادارة القرآن. حاشية الطحاوی علی مراقی الفلاح، ۲/ ۶۰، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: المكتبة الغوثية.

(۲) انظر الى الحاشية رقم ۲ في الصفحة السابقة.

(۳) ثم لا فرق بين ما اذا شك في خلال صلاته فتفكر حتى استيقن وبين ما اذا شك في اخر صلاته بعد ما قعد قدر التشهد الاخير ثم استيقن في حق وجوب السجدة لانه اخو الواجب وهو السلام. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۶۵، فصل في بيان سبب الوجوب، ط: رشيدية كوثنه. رد المحتار: ۲/ ۹۳، باب سجود السهو، ط: سعيد. البحر الرائق: ۲/ ۹۸، باب سجود السهو، ط: سعيد.

قعدہ اخیرہ میں قہقہہ لگا کر ہنسا

اگر کوئی شخص قعدہ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنے کے بعد قہقہہ لگا کر ہنسا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

قعدہ اخیرہ میں وضو توڑ دیا

اگر کسی نے قعدہ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنے کے بعد قصد وضو توڑ دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

قعدہ اولیٰ

اگر نماز تین یا چار رکعت والی ہے تو دوسری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد التحیات پڑھنے کے بقدر بیٹھنا واجب ہے، (۳) اگر کوئی شخص دو رکعات کے بعد قعدہ اولیٰ کے لئے نہیں بیٹھا، یا بیٹھا تو ہے مگر التحیات نہیں پڑھی (۴) یا ایک مرتبہ سے زائد پڑھی،

(۱) واعلم انه (ان تعمداً عملاً یا فیہا بعد جلوسہ قدر التّشہد) ولو بعد سبق حدثه (تمت) لتمام فرائضہا نعم تعادلتہ کو واجب السلام ولو وجد المتأفی (بلا صنعہ) قبل القعود بطلت اتفاقاً ولو بعدہ بطلت فی المسائل الاثنی عشریۃ عنده وقالوا صحت. الدر مع الرد: ۱/ ۶۰۶، باب الاستخلاف المسائل الاثنی عشریۃ، ط: سعید. (قوله عنده) ای عند ابی حنیفہ..... والحدث العمد والقہقہہ ونحوها مبطلۃ لا مغیرۃ وایده فی البحر بما فی المجتبیٰ بان علیہ المحققین من اصحابنا. شامی: ۱/ ۶۰۶، ایضاً.

(۴) ایضاً.

(۳) (والقعود الاول ، ولو فی نفل فی الاصح وکذا ترک الزیادۃ فیہ علی قدر التّشہد و اراد بالاول غیر الاخیر.....) والتّشہدان، ویسجد للسهو بترک بعضہ ککله. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۳۶۵-۳۶۶، باب صفة الصلوة، مطلب واجبات الصلوة. ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۳۰۰-۳۰۱، باب صفة الصلوة، ط: سعید.

(۴) السادس القعود الاول وکذا کل قعدۃ لیست اخیرۃ..... فانه یلزمہ سجود السهو بترکها ساهیا السابع التّشہد فانه یجب سجود السهو بترکہ ولو قلیلاً فی ظاہر الروایۃ لانه ذکر واحد منظوم فترک بعضہ کترک کله ولا فرق بین القعدۃ الاولى والثانیۃ، البحر الرائق: ۲/ ۹۵، باب سجود السهو، ط: سعید. رد المحتار: ۲/ ۸۴، باب سجود السهو. ط: سعید کراچی.

یا التحیات پڑھنے کے بعد ”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ“ تک پڑھ لی تو واجب ترک ہو جائے گا اور سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

قعدہ اولیٰ بھول گیا

پہلا قعدہ واجب ہے، اور نماز کا واجب بھول جانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ سہو سجدہ کرنا لازم ہوتا ہے، اس لئے اگر کوئی شخص تین یا چار رکعت والی فرض، واجب یا سنت موکدہ والی نماز میں دو رکعت پر بیٹھا نہیں، بھول سے تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو اب نہ بیٹھے بلکہ بقیہ نماز پڑھ کر اخیر میں سہو سجدہ کرے، نماز ہو جائے گی، اور اگر یہ شخص تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے کے بعد واپس بیٹھ گیا، پھر تشهد پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوا تو بھی نماز ہو جائے گی، البتہ آخر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔ (۲)

قعدہ اولیٰ چھوڑ کر امام اٹھ گیا

”امام قعدہ اولیٰ چھوڑ کر اٹھ گیا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدہ اولیٰ سہواً چھوڑ دیا

چار رکعت یا تین رکعت والی فرض یا چار رکعت والی سنت موکدہ اور وتر کی دو رکعت

(۱) ومنہا لو کمر التشہد فی القعدۃ الاولیٰ فعلیہ السہو لتاخیر القیام و کذا الوصلی علی النبی ﷺ فیہا لتاخیرہ واختلفوا فی قدرہ والاصح وجوبہ باللہم صلی علی محمد..... البحر الرائق: ۱/۹۷، باب سجود السہو، ط: سعید۔ رد المحتار: ۱/۵۱۰، باب صفۃ الصلوۃ، فصل فی بیان تالیف الصلوۃ الی انتہائہا، ط: سعید۔

(۲) (سہا عن القعود الاول من الفرض..... ثم تذکرہ عادالیہ وتشہد ولا سہو علیہ فی الاصح) (مالم یستقم قائماً، فی ظاہر المذہب وهو الاصح فتح (والا) ای وان استقام قائماً (لا) یعود لا اشتغاله بفرض القیام (وسجد للسہو) لترك الواجب (فلو عادالی القعود) بعد ذالک (تفسد صلوٰتہ.....) (وقیل لاتفسد، لکنہ یکون مشیاً ویسجد لتاخیر الواجب) (وهو الاشبه. الدر المختار مع الرد: ۲/۸۳ - ۸۴، ط: سعید کراچی۔

پر بیٹھنا واجب ہے، اگر کوئی شخص ان نمازوں میں دو رکعت کے بعد بیٹھا نہیں، سیدھا تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا، اس کے بعد یاد آیا تو بیٹھنا نہیں چاہیے بلکہ نماز کو جاری رکھے اور آخر میں سہو سجدہ کرے، (۱) اور اگر تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہونے کے بعد یاد آنے پر بیٹھ گیا تو اس میں فقہاء کرام کے دو قول ہیں:

۱..... ایک قول یہ کہ نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ وہ فرض رکعت کے واجب کی طرف لوٹا ہے۔

۲..... دوسرا قول یہ ہے کہ نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ یہاں فرض کو ترک نہیں کیا بلکہ مؤخر کیا یا مکرر کیا، اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ سہو سجدہ واجب ہوتا ہے، علامہ شامیؒ نے دوسرے قول کو ترجیح دی ہے اور فتویٰ بھی اسی پر ہے، یعنی ایسی صورت میں نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔ (۲)

قعدۃ اولیٰ کا حکم

☆..... چار رکعت والی فرض اور سنت مؤکدہ، اور تین رکعت والی فرض اور واجب

(۱) ویجب اذا قعد فیما یقام او قام فیما یجلس فیہ وهو امام او منفرد اراد بالقیام اذا استتم قائما وکان الی القیام اقرب فانه لا یعود الی القعدۃ وسجد للسهو الفتاویٰ الہندیۃ: ۱/۲۷۷، کتاب الصلوۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السہو، ط: ماجدیہ کوئٹہ، شامی: ۲/۸۴، کتاب الصلوۃ، باب سجود السہو، ط: سعید، حلبی کبیر ص: ۲۵۸، کتاب الصلوۃ باب سجود السہو، ط: سہیل اکیڈمی لاہور۔

(۲) (فلو عاد الی القعود، بعد ذالک (تفسد صلوٰتہ) لرفض الفرض لمالیس بفرض (وقیل لاتفسد) لکنہ یکون منیا ویسجد لتاخیر الواجب (وهو الاشبه) کما حققہ الکمال وهو الحق الدر، وفي الرد..... ان القول بالفساد غلط لانه لیس بترک بل هو تاخیر۔ الدر المختار مع الرد: ۲/۸۴، کتاب الصلوۃ، باب سجود السہو، ط: سعید، البحر الرائق ۲/۱۰۰، کتاب الصلوۃ باب سجود السہو، ط: سعید کراچی، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ۲/۶۲، کتاب الصلوۃ باب سجود السہو، ط: المكتبة العوثیۃ۔

نماز کا قعدہ اولیٰ واجب ہے، اور اس میں تشهد پڑھنا بھی واجب ہے، اگر قعدہ یا تشهد میں سے کوئی ایک چیز رہ جائے تو سہو سجدہ کرنا واجب ہوتا ہے۔ (۱)

☆..... اور سنت زائدہ اور نفل نماز میں دو رکعت پر قعدہ کرنا امام محمد کے نزدیک فرض ہے، اگر سنت زائدہ اور نفل کی نماز میں پہلا قعدہ رہ جائے گا تو نماز درست نہیں ہوگی۔ (۲)

(۱) ومنها القعدة الاولى حتى لو تركها يجب عليه السهو كذا في التبيين (ومنها) التشهد فاذا تركه في القعدة الاولى او الاخيرة وجب عليه سجود السهو. هندية: ۱/۲۷، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: ماجدية، الفتاوى التاتارخانية: ۱/۷۲، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: ادارة القرآن كراچی. فتح القدير: ۱/۴۴۰، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: المكتبة الرشيدية.

(۲) قوله وكل النفل والوتر اى القراءة فرض في جميع ركعات النفل والوتر اما النفل فلان كل شفع منه صلوة على حدة والقيام الى الثالثة كتحرمة مبتدأة ولهذا لا يجب بالتحريم الاولى الاركعتان في المشهور عن اصحابنا ولهذا قالوا يستفتح في الثالثة..... انما لم تكن القعدة على رأس كل شفع فرضا كما هو قول محمد وهو القياس لانها فرض للخروج من الصلوة فاذا قام الى الثالثة تبين ان ما قبلها لم يكن اوان الخروج من الصلوة فلم تبقى القعدة فريضة بخلاف القراءة. البحر الرائق: ۲/۵۶، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد. رد المحتار: ۱/۴۶۵، باب صفة الصلوة، مطلب لا ينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط: سعيد. هندية: ۱/۱۱۲-۱۱۳، كتاب الصلوة، الباب التاسع في النوافل، ط: رشيدية كوئٹہ. سها عن القعود الاول من الفرض ولو عمليا اما النفل فيعود ما لم يقيد بالسجدة ثم تذكره عاداليه وتشهد ولاسهو عليه في الاصح الدر (وقوله اما النفل فيعود الخ) جزم به في المعراج والسراج وعلله ابن وهبان بان كل شفع منه صلاة على حدة ولا سيما على قول محمد بان القعدة الاولى منه فرض فكانت كالاخيرة وفيها يقعد وان قام. شامی: ۴/۸۳، باب سجود السهو، ط: سعيد. (قوله او ترك قعود اول) لان كون كل شفع صلاة على حدة يقتضى افتراض القعدة عقيبہ فيفسد بتركها كما هو قول محمد وهو القياس، لكن عندهما لما قام الى الثالثة قبل القعدة فقد جعل الكل صلاة واحدة شبيهة بالفرض وصارت القعدة الاخيرة هي الفرض وهو الاستحسان، شامی: ۴/۳۴، باب الوتر والنوافل، قبيل مبحث المسائل الستة العشرية، ط: سعيد كراچی.

☆..... اگر سنت زائدہ اور نفل میں دو رکعت پر بیٹھا نہیں تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو تیسری رکعت کے سجدہ سے پہلے پہلے جب بھی یاد آ جائے فوراً بیٹھ جائے اور سجدہ سہو کر کے نماز پوری کرے، اگر تیسری رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو چوتھی رکعت بھی اس کے ساتھ ملائے اور آخر میں سجدہ سہو کر کے نماز پوری کرے، لیکن اس صورت میں امام محمد کے نزدیک آخری دو رکعت معتبر ہوں گی، اور پہلی دونوں رکعت قعدہ نہ کرنے کی وجہ سے فاسد ہوں گی لیکن اسی تحریمہ پر آخری دونوں رکعت کی بناء صحیح ہوگی، مگر آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ باقی چاروں ائمہ کے نزدیک چاروں رکعات صحیح ہو جائیں گی۔ (۱)

(۱) سہا عن القعود الاول من الفرض) ولو عمليا، أما النفل فيعود ما لم يقيد بالسجدة (ثم تذكره عاد اليه) وتشهد، ولا سهو عليه في الاصح (ما لم يستقم قائما) في ظاهر المذهب، وهو الاصح، فتح، (والا) اي وان استقام قائما (لا يعود لاشتغاله لفرض القيام) (وسجد للسهو) لترك الواجب (فلو عاد الى القعود) بعد ذلك (تفسد صلاته) لرفض الفرض لما ليس بفرض، وصححه الزيلعي (وقيل لا) تفسد لكنه يكون مسينا ويسجد لتاخير الواجب (وهو الاشبه) كما حققه الكمال وهو الحق، بحر، الدر مع الرد: ۸۳/۲ - ۸۴، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. وفي الشامية: (قوله اما النفل فيعود الخ) جزم به في المعراج والسراج، وعلله ابن وهبان بان كل شفع منه صلاة على حدة، ولا سيما على قول محمد بان القعدة الاولى منه فرض فكانت كالاخيرة، وفيها يقعد وان قام الخ، شامی: ۸۳/۲ باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. (ولو ترك القعود الاول في النفل سهوا سجدوا لم تفسد استحسانا) لانه كما شرع ركعتين شرع اربعة ايضا، وقد منا انه يعود ما لم يقيد الثالثة بسجدة وقيل لا، الدر مع الرد: ۸۸/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. و: ۱۶/۲ باب الوتر والنوافل مطلب قولهم كل شفع من النفل صلاة ليس مفردا، ط: سعيد كراچی.

(قوله) (وقعودها فرض) اي قعود الصلاة التي على حدة فرض فيكون رفض الفرض لمكان فرض، فيجوز ما لم يسجد للثالثة كذا في الشرح، وفيه انه انما يكون فرضا اذا قعد، اما اذا تركه وبني عليه شفعاً كان واجبا حتى لا تكون الصلاة فاسدة، والحاصل ان القعود غير الاخير محتمل لكونه فرضا ان فعله، وواجبا ان تركه فلكل من القولين وجه، فتأمل، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۳۶۶، باب سجود السهو، ط: قديمي كراچی. شامی: ۳۵۹/۱، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد كراچی.

قعدہ اولیٰ میں تشہد دوم مرتبہ پڑھ لیا

”التحیات دوم مرتبہ پڑھ لی“ کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدہ اولیٰ میں درود شریف پڑھ لیا

اگر تین یا چار رکعت والی فرض نماز، یا واجب، یا چار رکعت والی سنت مؤکدہ کی دوسری رکعت میں بیٹھ کر التحیات کے بعد درود شریف پڑھ لیا یا درود شریف میں سے ”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ“ تک پڑھ لیا تو اس پر سہو سجدہ واجب ہوگا، آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا، (۱) اگر آخر میں سہو سجدہ نہیں کیا تو اس نماز کو اس وقت دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

اور اگر چار رکعت والی نماز سنت زائدہ ہے تو اس صورت میں دوسری رکعت میں بیٹھ کر التحیات کے بعد درود شریف بھی پڑھنا چاہئے۔ (۳)

— (قوله او ترك قعود اول) لان كل شفع صلاة على حدة يقتضى افتراض القعدة عقيبہ فيفسد بتركها كما هو قول محمد وهو القياس، لكن عندهما لما قام الى الثالثة قبل القعدة فقد جعل الكل صلاة واحدة شبيهة بالفرض وصارت القعدة الاخيرة هي الفرض، وهو الاستحسان، شامی: ۳۲/۲، باب الوتر والنوافل، قبیل مبحث المسائل الستة عشریہ، ط: سعید کراچی۔

(۱) ولو زاد في القعدة الاولى على التشهد وقال اللهم صلى على محمد يلزمه السهو. الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ۱/۱۲۱، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: ماجديه. حلبی كبير ص: ۳۶۰، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سهيل: خلاصة الفتاوى: ۱/۱۷۶، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: المكتبة الرشيدية. البحر الرائق: ۲/۹۷، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی۔

(۲) الحاصل ان من ترك واجبا من واجباتها ارتكب مكروها تحريما لزمه وجوب ان يعيد في الوقت. البحر الرائق: ۲/۸۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعید. هندية: ۱/۱۲۵، كتاب الصلوة، الباب الثاني عشر في سجود السهو. ط: رشيدية كوثه۔

(۳) ولا يصلى على النبي ﷺ في القعدة الاولى في الاربع قبل الظهر والجمعة وبعدها... وفي البراقي من ذوات الاربع يصلى على النبي ﷺ. الدر مع الرد: ۲/۱۶، باب الوتر والنوافل مطلب في لفظة ”ثمان“ ط: سعید (قوله في السنن الرواتب لا يصلى ولا يستفتح وهي ثلاثة رباعية الظهر ورباعية الجمعة قبلية والبعدية وهذا هو الاصح لانها تشبه الفرائض. رد المحتار: ۲/۷۳۲، كتاب الخنثى، مسائل شتى، ط: البحر: ۱/۳۲۷، باب صفة الصلوة، ط: سعید کراچی. هندية:

قعدہ اولیٰ میں سلام پھیر دیا

☆..... اگر کسی نے قعدہ اولیٰ میں بھول کر ایک طرف یا دونوں طرف سلام پھیر دیا، اس کے فوراً بعد یاد آیا، پس اگر کوئی بات چیت نہیں کی، اور اپنے سینے کو قبلہ کے رخ سے نہیں پھیرا تو تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے، کیونکہ بھول کر سلام پھیرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، باقی رکعت پڑھ کر آخر میں سہو سجدہ کرے، نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

☆..... اور اگر قعدہ اولیٰ میں بھول کر ایک طرف یا دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد بات چیت کی یا قبلہ کے رخ سے ہٹ گیا، تو اس صورت میں اس نماز کو شروع سے نیت باتدہ کر دو بارہ پڑھے۔ (۲)

= ۱۱۳/۱، الباب التاسع فی النوافل. ط: رشیدیہ کوئٹہ. شامی: ۴۵۹/۱، باب صفة الصلوة. مطلب کل شفع من النقل صلاة. ط: سعید کراچی.

(۱) قوله أتمها بفعل مآثر كه..... اذا سلم ساهيا على الركعتين مثلاً وهو في مكانه ولم يصرف وجهه عن القبلة ولم يات بمناف عادالى الصلوة من غير تحرمة وبنى على مامضى واتم ماعليه وسجد للسهو، حاشية الطحاوی علی مراقی الفلاح: ۷۵/۲، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: المكتبة الغوثية، وص: ۴۷۳، ط: قديمی. البحر الرائق: ۱۱۱/۲، كتاب الصلوة باب سجود السهو، ط: سعید. حلی کبیر، ص: ۴۶۲، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاہور، ردالمحتار: ۹۱/۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

(۲) ويسجد للسهو ولو مع سلامه ناوياً للقطع لان نية تغيير المشروع لغو مالم يتحول عن القبلة او يتكلم لبطلان التحريم (قوله لبطلان التحريم) اى بالتحويل او التكلم. الدر المختار مع الرد: ۹۱/۲، باب سجود السهو. ط: سعید کراچی. البحر: ۱۱۱/۲، باب سجود السهو. ط: سعید کراچی. حلی کبیر، ص: ۴۶۲، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی. التاتارخانية: ۷۳۲/۱، الفصل السابع فی سجود السهو، نوع آخر فی بیان ما يمنع الاتيان بسجود السهو، ط: ادارة القرآن.

☆..... اور اگر قعدہ اولیٰ میں نماز ختم ہوگئی سمجھ کر قصد اسلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہوگئی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

قعدہ اولیٰ میں مقتدی کھڑا ہو گیا

”مقتدی کھڑا ہو گیا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدہ اولیٰ نہیں کیا

”پہلا قعدہ نہیں کیا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدہ کا فرق

”جلسہ کا فرق“ کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدے میں بیٹھنے کا طریقہ

قعدہ اولیٰ اور دوسرے قعدہ میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ مرد حضرات دوسرے سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے دوزانو سیدھے بیٹھ جائیں، اور بایاں پیر بچھا کر اس پر بیٹھیں، اور دایاں پیر انگلیوں کے بل اس طرح کھڑا کریں کہ اس کی انگلیوں کا رخ مڑ کر قبلے کی طرف ہو، اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر ہو اور انگلیوں کے

(۱) ثم السهو عن التسليم لا يخلو عن احد الوجهين اما ان وقع في اصل الصلوة او في وصفها..... بيان الاول اذا سلم على رأس الركعتين على ظن انه في صلوة الفجر او في الجمعة او في السفر فانه تفسد صلواته. التاتارخانية: ۱ / ۷۳۳، الفصل السابع في سجود السهو، نوع آخر في سلام السهو، ط: ادارة القرآن كراچی. رد المحتار: ۲ / ۹۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۲ / ۱۱۱، باب سجود السهو، ط: سعيد.

آخری سرے گھٹنے کے قریب ہوں، گھٹنوں کی طرف لٹکے ہوئے نہ ہوں (۱) اور نظر اپنی گود کی طرف ہو۔ (۲)

بعض لوگ دونوں پاؤں کو کھڑا کر کے ان کی ایڑھیوں پر بیٹھ جاتے ہیں یہ طریقہ صحیح نہیں، یہ عادت ترک کر کے سنت کے مطابق بیٹھنا ضروری ہے۔ (۳)

اور عورتیں بائیں سرین پر بیٹھیں، اور دائیں ران کو بائیں ران پر رکھ لیں، اور دونوں پاؤں دائیں طرف نکال دیں، اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھیں۔ (۴)

(۱) فاذا رفع المصلی رأسه من السجدة الثانية في الركعة الثانية افتش رجله اليسرى وجلس عليها ونصب رجله اليمنى نصبا ويوجه اصابعه اى اصابع رجله اليمنى نحو القبلة هذه كيفية القعود المسنون في القعدتين. حلی کبیر، ص: ۳۲۷، کتاب الصلوة بیان صفة الصلوة، ط: سهیل اکیڈمی لاہور، ہندیہ: ۷۵/۱ کتاب الصلوة الفصل الثالث فی سنن الصلوة و آدابها و کیفیتها، ط: ماجدیہ، حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ۳۷۶/۱، کتاب الصلوة فصل فی کیفیة ترتیب افعال الصلوة، ط: المكتبة الغوثیة و ص: ۲۸۴، ط: قدیمی.

(۲) ويرمى ببصره..... فی حالة القعدة الى حجره لان هذا كله تعظیم وخشوع، بدائع الصنائع: ۲۱۵/۱، فصل فیما یستحب فی الصلوة وما یکرہ فیها، ط: سعید، ہندیہ: ۷۳/۱، الباب الرابع فی صفة الصلوة، الفصل الثانی فی سنن الصلوة، ط: رشیدیہ کوئٹہ، شامی ۳۷۸/۱، باب صفة الصلوة مطلب آداب الصلوة، ط: سعید کراچی.

(۳) وقال العلامة قاسم فی فتاواه و امانصب القدمین والجلوس علی العقبین فمکروه فی جمیع الجلسات بلا خلاف نعرفه الا ما ذکره النووی عن الشافعی فی قول له انه یستحب بین السجدةین رد المحتار: ۶۲۳/۱ — ۶۲۴، باب ما یفسد الصلوة وما یکرہ فیها، ط: سعید، تاتارخانیہ: ۵۶۲/۱، کتاب الصلوة، الفصل الرابع فی بیان ما یکرہ للمصلی ان یفعل فی صلاته وما لا یکرہ، ط: ادارة القرآن کراچی.

(۴) ویسن تورک المرأة بان تجلس علی الیتها وتضع الفخذ علی الفخذ وتخرج رجلها من تحت و رکها اليمنی لانه استرلها حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۶۹، کتاب الصلوة، فصل فی بیان سننها، ط: قدیمی، و (۳۶۶/۱) المكتبة الغوثیة، فتح القدیر: ۲۷۲/۱، کتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، ط: المكتبة الرشیدیة، ہندیہ: ۷۵/۱، کتاب الصلوة، الفصل الثالث فی سنن الصلوة و آدابها، ط: ماجدیہ.

”قل هو اللہ“ کو تین دفعہ پڑھنا

تراویح کی نماز میں ایک رکعت میں ”قل هو اللہ“ کو تین مرتبہ پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے آج کل جو تین تین مرتبہ پڑھنے کا رواج ہے وہ درست نہیں۔ (۱)

قمیص

نماز کے دوران دونوں ہاتھوں سے قمیص درست کرنے سے بچنا چاہئے، تاہم اگر کسی نے ایسا کر لیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۲)

قمیص باریک ہے

اگر عورت نے ایسی باریک قمیص پہن کر نماز ادا کی جس سے بدن کا رنگ جھلکے تو نماز نہیں ہوگی۔ (۳)

قنوت نازلہ

اللَّهُمَّ اهْدِنَا فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنَا فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنَا فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ

(۱) ویکرہ تکرار السورۃ فی رکعة واحدة فی الفرائض ولا بأس بذالك فی التطوع کذا فی فتاوی قاضیخان و اذا کمر آية واحدة مرار فان کان فی التطوع الذی یصلی وحده فذالك غیر مکروه وان کان فی الصلوة المفروضة فهو مکروه فی حالة الاختیار اما فی حالة العذر والنسیان فلا بأس هکذا فی المحيط۔ ہندیہ: ۱۰۷/۱، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلوة وما لا یکرہ۔ الباب السابع فیما یفسد الصلوة وما یکرہ فیہا۔ ط: رشیدیہ کوئٹہ۔ قاضیخان علی هامش الہندیہ: ۱۱۹/۱، باب الحدث فی الصلوة وما یکرہ فیہا وما لا یکرہ۔ ط: رشیدیہ۔

(۲) ویفسدہا کل عمل کثیر لیس من اعمالہا ولا لاصلاحہا الدر المختار مع الرد: ۶۲۳/۱، باب ما یفسد الصلوة وما یکرہ فیہا۔ مطلب فی التشبة باهل الکتاب، ط: سعید۔

(۳) والثوب الرقيق الذی یصف ماتحتہ لا تجوز الصلوة فیہ کذا فی التبیین۔ ہندیہ: ۵۸/۱، کتاب الصلوة الفصل الاول، فی الطہارة وستر العورة۔ ط: رشیدیہ، البحر: ۲۶۸/۱ باب شروط الصلوة، ط: سعید۔ رد المحتار: ۴۱۰/۱ کتاب الصلوة، باب شروط الصلوة، مطلب فی النظر الی وجه الامر، ط: سعید گراجی۔

وَبَارِكْ لَنَا فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يَقْضِي عَلَيْكَ
وَأَنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ. (۱) اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْأَلْفَ بَيْنَ
قُلُوبِهِمْ وَأَصْلَحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَأَنْصُرْهُمْ عَلَى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ
أَنْصُرِ الْإِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَأَنْجِزْ وَعْدَكَ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَللّٰهُمَّ أَنْصُرْ مُسْلِمِيْ (أَفْغَانِسْتَانَ وَفِلَسْطِيْنَ وَعِرَاقَ) اَللّٰهُمَّ الْعَنْ كَفْرَةَ أَهْلِ
الْكِتَابِ (مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْأَمْرِيْكَهٖ وَالْبَرِيْطَانِيَّةِ وَالْفَرَنْسَةِ وَمَنْ
وَالَاهُمْ أَعْدَائُنَا وَأَعْدَاكَ أَغْدَاءَ الدِّيْنِ) الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ
وَيُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُونَ أَوْلِيَائَكَ ، اَللّٰهُمَّ خَالَفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ
أَقْدَامَهُمْ وَأَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِي لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ .

اَللّٰهُمَّ زَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ اَللّٰهُمَّ شَتِّتْ شَمْلَهُمْ ، اَللّٰهُمَّ فَرِّقْ جَمْعَهُمْ
اَللّٰهُمَّ دَمِّرْ دِيَارَهُمْ ، اَللّٰهُمَّ أَهْلِكَ أَمْوَالَهُمْ ، اَللّٰهُمَّ قُلْ حَدِّهِمْ ، اَللّٰهُمَّ أَهْزِمْ
جُنْدَهُمْ ، اَللّٰهُمَّ خُذْهُمْ أَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

(۱) رواه الاربعة وحسنه الترمذی کما تقدم ورواه ابن حبان والبيهقی وزاد فيه بعد "واليت"
ولا يعز من عاديت وزاد النسائي بعد وتعاليت وصلى الله على النبي قال النووي اسناده صحيح
او حسن وراوه الحاكم وقال فيه اذ ارفعت رأسي ولم يبق الا السجود كما قدمناه وما عدا هذين
فلانوقيت فيه فمنه ماتقدم من الرواية الاربعة انه عليه الصلوة والسلام كان يقول اللهم اني اعوذ
برضاك من سخطك الخ ومنه ماروى عن عمرانه كان يقول بعد ان عذابك الجد بالكفار ملحق
اللهم اغفر للمؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات والالف بين قلوبهم واصلح ذات بينهم
وانصرهم على عدوك وعدوهم اللهم العن الكفرة اهل الكتاب الذين يكذبون رسولك
ويقاتلون اوليائك اللهم خالف بين كلمتهم وزلزل اقدمهم وانزل عليهم بأسك الذي
لا يرد عن القوم المجرمين وغير ذلك من الادعية التي لا تشبه كلام الناس . حلی کبیر، ص:
۴۱۷ - ۴۱۸ ، صلاة الوتر، ط: سهیل اکیڈمی لاہور، حاشیة الطحطاوی علی المراقی
ص: ۳۸۲ - ۳۸۳ ، باب الوتر واحکامه . ط: قدیمی .

وَصَحْبِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ. (۱)

قنوت نازلہ پڑھنا سنت ہے

جب قومی، ملی یا اجتماعی طور پر کوئی مصیبت درپیش ہو تو قنوت نازلہ پڑھنا سنت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء کرام پر جب کوئی حادثہ پیش آتا تھا تو رکوع کے بعد یا رکوع سے پہلے مسلمانوں کے لئے دعا اور کفار کے حق میں بددعا کیا کرتے تھے اور اس کو کبھی نہیں چھوڑا یعنی جب کوئی سخت مصیبت پیش آئی تو قنوت نازلہ ضرور پڑھی۔

مسلمہ کذاب سے جب جنگ ہوئی تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے نماز میں قنوت نازلہ پڑھی، حضرت عمرؓ نے اہل کتاب سے مقابلہ کے وقت قنوت نازلہ پڑھی، حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کی جنگ کے وقت دونوں نے قنوت نازلہ پڑھی۔ (۲)

(۱) نماز مسنون، ص: ۶۵۲، قنوت نازلہ کے الفاظ۔ ط: مکتبہ دروس القرآن فاروق گنج گوبرنوالہ۔

(۲) وكان النبي ﷺ وخلفاؤه اذا نابهم امر دعوا للمسلمين وعلى الكافرين بعد الركوع او قبله ولم يتركوه بمعنى عدم القول عند النوبة. حجة الله البالغة: ۱۱/۲، اذكار الصلاة وهي آتها المندوب اليها. ط: رشيدية كتب خانہ دہلی. واما المروى عن الصحابة فنوعان احدهما قنوت عند النوازل كقنوت الصديقؓ في محاربة الصحابة لمسلمة وعند محاربة اهل الكتاب وكذلك قنوت عمرؓ وقنوت عليؓ عند محاربته لمعاويةؓ واهل الشام. زاد المعاد: ۲۸۵/۱، قبيل فصل في هديه ﷺ في سجود السهو، ط: مؤسسة الرسالة بيروت. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۳۷۷، باب الوتر واحكامه، ط: قديمى كراچى. وقد روى عن الصديقؓ انه قنت عند محاربة الصحابة لمسلمة وعند محاربة اهل الكتاب وكذلك قنت عمرؓ وكذا عليؓ في محاربة معاويةؓ ومعاويةؓ في محاربته. فتح القدير: ۱/۳۷۹، كتاب الصلوة باب صلاة الوتر، ط: المكتبة الرشيدية. منحة الخالق على البحر الرائق: ۲/۴۴، باب الوتر والنوافل ط سعيد. قوله ولا يقنت لغيره الا لنازلة... انما لا يقنت عندنا في صلوة الفجر من غير براءة فان وقعت فتنة او بلية فلا بأس به فعلة رسول الله ﷺ ودالمختار: ۱۱/۲، باب الوتر والنوافل مطلب في القنوت النازلة. ط: سعيد كراچى. ان جميع ماورد من قنوته ﷺ وقنوت الخلفاء الراشدين وغيرهم اختلف فيه، انما هو قنوت النوازل. منحة الخالق على البحر الرائق: ۲/۴۴، باب الوتر والنوافل. ط: سعيد كراچى.

قنوت نازلہ پڑھنے کا طریقہ

قنوت نازلہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب فجر کی نماز کی دوسری رکعت کے اخیر میں رکوع سے اٹھیں تو قومہ میں قنوت نازلہ پڑھی جائے، اس دوران ہاتھ باندھنا زیادہ بہتر ہے چھوڑنے کی بھی گنجائش ہے، آواز میں خشوع ہو، قرأت کی آواز سے کم ہو، مقتدی موقع بموقع آہستہ آہستہ آمین کہتے رہیں اور دعا کے الفاظ یاد ہوں تو آہستہ آہستہ پڑھتے رہیں۔ (۱)

قنوت نازلہ کب پڑھے

☆..... جب قومی ملی یا اجتماعی طور پر کوئی مصیبت درپیش ہو، مثلاً دشمن نے حملہ کر دیا یا طاعون یا ہیضہ یا کوئی وبائی مرض پھیل جائے، جس سے لوگ پریشان ہو جائیں تو قنوت نازلہ پڑھنا صحیح ہے، اور اس وقت تک پڑھنا صحیح ہے جب تک کہ مصیبت دور نہ ہو جائے۔ (۲)

☆..... موجودہ دور میں اسلام اور مسلمانوں کے دشمن یہود و نصاریٰ بلکہ تمام عالم کفر متحد ہو کر مسلمان ممالک پر حملہ کر رہے ہیں اور دین و اسلام کو مٹانے کی انتھک اور جان

(۱) (قوله فيقنت الامام في الجهرية... والذي يظهر لي ان المقتدى يتابع امامه الا اذا جهر فيومن وانه يقنت بعد الركوع لاقبله بدليل ان ما استدل به الشافعي على قنوت الفجر وفيه التصريح بالقنوت بعد الركوع حملة علمانا على القنوت للنازلة ثم رأيت الشرنبلالي في مراقي الفلاح صرح بانه بعده واستظهر الحموي انه قبله والاظهر ما قلناه والله اعلم. شامی: ۱/۲، باب الوتر والنوافل، مطلب في القنوت للنازلة، ط: سعيد کراچی. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۳۷۷، باب الوتر واحكامه، ط: قديمی.

(۲) ولا يقنت لغيره الا للنازلة (قوله الا للنازلة) قال في الصحاح النازلة الشديدة من شدائد الدهر ولا شك ان الطاعون من اشد النوازل. شامی: ۱/۲، باب الوتر والنوافل. مطلب في القنوت للنازلة. ط: سعيد کراچی.

توڑکوشش کر رہے ہیں ایسے نازک حالات میں اس وقت تک قنوت نازلہ پڑھنا صحیح ہوگا جب تک کہ یہ حالات درست نہ ہو جائیں۔ (۱)

قنوت نازلہ کس کس نماز میں پڑھے

بعض علماء کے نزدیک قنوت نازلہ جہری نماز یعنی فجر، مغرب، عشاء اور جمعہ کی نماز میں پڑھنے کی گنجائش ہے البتہ فجر کی نماز میں پڑھنا سب سے بہتر ہے، اس لئے فجر کی نماز میں پڑھنے کی کوشش کرے۔ (۲)

قنوت نازلہ میں ہاتھ باندھنا

قنوت نازلہ میں ہاتھ باندھنا قوی اور رائج ہے، اس لئے کہ ہر اس قیام میں جس میں مستنون ذکر ہے، امام ابو حنیفہ اور امام یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک ہاتھ باندھنا سنت ہے، اس لئے نماز کی نیت باندھنے کے بعد ثناء پڑھتے وقت، وتر کی نماز میں دعائے قنوت

(۱) فتاویٰ رحیمیہ ۳۳/۶، قنوت نازلہ کے متعلق تفصیل، ط: دار الاشاعت کراچی۔

(۲) ولا یقنت لغيره الا النازلة فیقنت الامام فی الجهرية وقيل فی الكل. الدر المختار قوله فیقنت الامام فی الجهرية یوافقہ ما فی البحر والشرع لایلیة عن شرح النقایة عن الغایة وان نزل بالمسلمین نازلة قنت الامام فی صلاة الجهر وهو قول الثوری واحمد وكذا ما فی شرح الشیخ اسماعیل عن البناية اذا وقعت نازلة قنت الامام فی الصلاة الجهرية لكن فی الاشباه عن الغایة قنت فی صلاة الفجر ویؤیدہ ما فی شرح المنیة حیث قال بعد كلام فتكون شرعیه ای شرعية القنوت فی النوازل مستمرة وهو محمل قنوت من قنت من الصحابة بعد وفاته علیه الصلاة والسلام وهو مذهبنا وعلیه الجمهور وقال الحافظ ابو جعفر الطحاوی انما لا یقنت عندنا فی صلاة الفجر من غیر بلیة فان وقعت فتنة او بلیة فلا بأس به فعله رسول الله ﷺ واما القنوت فی الصلوات كلها للنوازل فلم یقل به الا الشافعی وکانهم حملوا ما روى عنه علیه الصلاة والسلام انه قنت فی الظهر والعشاء كما فی مسلم وانه قنت فی المغرب ایضا كما فی البخاری علی النسخ لعدم ورود المواظبة والتکرار الواردين فی الفجر عنه علیه الصلاة والسلام وهو صریح فی ان قنوت النازلة عندنا مختص بصلاة الفجر دون غيرها من الصلوات الجهرية او السرية شامی ۱/۲، باب الوتر والنوافل مطلب فی القنوت للنازلة . ط: سعید کراچی۔

پڑھتے وقت اور جنازہ کی نماز میں اسی طرح قنوت نازلہ پڑھتے وقت بھی ہاتھ باندھنا چاہئے، اگر کوئی ہاتھ چھوڑ دے تو اس سے جھگڑا نہیں کرنا چاہئے۔ (۱)

قوما

اگر کوئی شخص بیماری یا اکیڈنٹ وغیرہ کی وجہ سے قوے میں چلا گیا، اور پورے ۲۴ گھنٹے قوے میں رہا اور اس دوران پانچ وقت تک نمازیں فوت ہو گئی ہیں تو ہوش میں آنے کے بعد ان نمازوں کی قضاء لازم ہوگی، اور اگر قوے میں ۲۴ گھنٹے سے زیادہ وقت گزر گیا اور اس دوران پانچ وقت سے زیادہ نمازیں فوت ہو گئی ہیں، تو ہوش میں آنے کے بعد ان نمازوں کی قضاء لازم نہیں ہوگی۔ (۲)

قومہ

رکوع کے بعد اٹھ کر سیدھا کھڑے ہو جانے کو ”قومہ“ کہتے ہیں اور قوے میں امام کو صرف ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہنا اور اور مقتدی کو صرف ”رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“

(۱) ثم وضع يمينه على يساره تحت سترته عقيب التحريمة بلامهلة
وعندهما يعتمد في كل قيام فيه ذكر مسنون كحالة الثناء والقنوت وصلوة الجنازة ويرسل بين تكبيرات العيدين اذ ليس فيه ذكر مسنون، حاشية الطحطاوى على المرقى، ص: ۲۸۰، فصل في كيفية ترتيب ط: قديمي. واختلفوا انه يرسل يديه في القنوت ام يعتمد والمختار انه يعتمد هكذا في فتاوى قاضيخان. هندية: ۱ / ۱۱۱، كتاب الصلوة، باب في صلوة الوتر، ط: مكتبة حقانيه.
خلاصة الفتاوى: ۱ / ۵۵، كتاب الصلوة الفصل الثاني في فرائض الصلوة وواجباتها وسننها، ط: مكتبة رشيدية. البحر الرائق: ۱ / ۵۳۸، كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، ط: مكتبة رشيدية، و: ۱ / ۳۰۸، ط: سعيد. حلي كبير، ص: ۳۲۰، باب صفة الصلوة، ط: سهيل اكيڈمي لاہور.

(۲) (قوله ومن جن او اغمى عليه خمس صلوات قضى ولو اكثر لا) ... اطلق في الاغماء والجنون فشمّل ما اذا كان بسبب فزع من سبع او خوف من عدو فلا يجب القضاء اذا امتد اجتماعا لان الخوف بسبب ضعف قلبه وهو مرض. البحر الرائق: ۲ / ۱۱۷، باب صلاة المريض. ط: سعيد. ومن جن او اغمى عليه ولو بفزع من سبع او آدمى يوم اوليلة قضى الخمس وان زاد وقت صلاة سادسة لا؛ للخرج (قوله ومن جن او اغمى عليه) الجنون آفة تسلب العقل والاعماء آفة تستره ... واعتبر الزيادة بالافاق على قول الثالث وهو الاصح. رد المحتار: ۲ / ۱۰۲، باب صلاة المريض،

کہنا اور اکیلے نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ اور ”رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“ دونوں کہنا سنت ہے۔ (۱)

قومہ بھول گیا

اگر کسی نے ”قومہ“ نہیں کیا یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا نہیں ہوا، اور سجدے میں چلا گیا تو اس پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

= مطلب فی الصلاة فی السفينة ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۱۳۷، الباب الرابع عشر فی صلاة المريض، ط: رشيدية، كوئٹہ. الحنفية قالوا تسقط الصلاة رأساً عن المغمى عليه والمجنون بشرطين الاول: ان يستمر الاغماء والجنون واكثر من خمس صلوات اما ان استمر ذلك خمس صلوات فأقل ثم افاق وجب عليه قضاء ما فات، الثانى: ان لا يفيق مدة الجنون أو الاغماء افاقة منتظمة بان لا يفيق اصلاً ولا يفيق افاقة متقطعة فاذا افاق افاقة منتظمة فى وقت معلوم كوقت الصبح مثلاً فان افاقته هذه تقطع المدة ويطلب بالقضاء. كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۳۸۸، الاعذار التى تسقط بها الصلاة رأسه. ط: دار الفكر بيروت.

(۱) فبذا اطمأن راكعاً رفع رأسه..... فان كان امام يقول سمع الله لمن حمده بالاجماع وان كان مقتدياً يأتى بالتحميد ولا يأتى بالتسميع بلا خلاف وان كان منفرداً الاصح انه يأتى بهما كذا فى المحيط وعليه الاعتماد، كذا فى التاتارخانية وهو الاصح هكذا فى الهداية. هندية: ۱/۷۳، كتاب الصلوة، الباب الرابع فى صفة الصلوة، الفصل الثالث فى سنن الصلوة، ط: مكتبة حقانيه بشاور، البحر الرائق: ۱/۵۵۲، كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، ط: رشيدية كوئٹہ و: ۱/۳۱۶، ط: سعيد. فتح القدير: ۱/۲۵۹، باب صفة الصلوة، ط: رشيدية. رد المحتار: ۱/۳۹۶-۳۹۷، باب صفة الصلوة. ط: سعيد.

(۲) ولو ترك القومة ساهياً بان انحط من الركوع ساجداً فى فتاوى قاضى خان ان عليه السجود عند ابى حنيفة ومحمد. فتح القدير: ۱/۳۳۸، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹہ، فتاوى هندية: ۱/۱۲۶، الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ط: حقانيه، البحر: ۱/۳۰۰، باب صفة الصلوة، ط: سعيد كراچى.

قومہ سے سجدہ میں جاتے ہوئے کیا کہے

”قومہ“ سے سجدے میں جاتے ہوئے ”اللہ اکبر“ کہے اور یہ حکم امام مقتدی

اور تنہا نماز پڑھنے والے سب کے لئے ہے۔ (۱)

قومہ کا مسنون طریقہ

رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا ضروری ہے کیونکہ سیدھا کھڑا ہونا سنت ہے اور

اس کو واجب اور فرض بھی کہا گیا ہے (۲)، اطمینان سے کھڑے ہونے کے بعد پھر زمین کی

طرف جھکتے ہوئے ”اللہ اکبر“ کہے اور دونوں گھٹنے زمین پر رکھے۔ (۳)

اور جو لوگ رکوع کے بعد قومہ میں سیدھے کھڑے نہیں ہوتے اور سجدے میں

چلے جاتے ہیں ان کی یہ عادت صحیح نہیں ہے، ایسے لوگوں کی نماز مکروہ ہوتی ہے دوبارہ پڑھنی

(۱) قوله ثم يكبر مع الخرو وبان يكون ابتداء التكبير عند ابتداء الخرو وانتهاؤه عند انتهائه. رد المحتار: ۱ / ۳۹۷، باب صفة الصلوة، ط: سعيد كراچی. حلی کبیر، ص: ۳۲۰ صفة الصلوة، ط: سهیل، ہندیہ: ۱ / ۷۵، کتاب الصلوة، الباب الرابع فی صفة الصلوة الفصل الثالث، فی سنن الصلوة، ط: رشیدیہ کوئٹہ.

(۲) (قوله وتعديل الاركان) ای تسکین الجوارح قدر تسبیحة فی الركوع والسجود وكذا فی الرفع منهما علی ما اختاره الکمال لكن المشهور ان مکمل الفرض واجب ومکمل الواجب سنة وعند الثانی الاربعة فرض قوله علی ما اختاره الکمال قال فی البحر ومقتضى الدلیل وجوب الطمانیة فی الاربعة ای فی الركوع والسجود و فی القومة والجلسة. رد المحتار: ۱ / ۳۶۳، باب صفة الصلوة، مطلب قد یشار إلی المثنی باسم الإشارة الخ ط: سعيد كراچی، البحر: ۱ / ۳۰۰ باب صفة الصلوة، ط: سعيد، التاتارخانیة: ۱ / ۵۰۸، کتاب الصلوة، فصل فی القومة التی بین الركوع السجود والجلسة بین السجدةین، ط: إدارة القرآن.

(۳) فاذا اطمأن راکع ارفع رأسه ثم اذا استوی قائما کبر وسجد... قالوا اذا اراد السجود یضع اولاً ماکان اقرب إلی الارض فیضع ركبته اولاً ثم یدیه الخ فتاوی ہندیہ: ۱ / ۷۵، کتاب الصلوة باب واجبات الصلوة ط: حقانیہ، فتح القدیر: ۱ / ۲۵۹، ۲۶۱، کتاب الصلوة، باب صفة الصلوة ط: رشیدیہ کوئٹہ. حلی کبیر، ص: ۳۲۰ - ۳۲۱، باب صفة الصلوة ط: سهیل اکیڈمی، البحر الرائق: ۱ / ۳۱۷، باب صفة الصلوة، ط: سعيد كراچی.

(۱)۔ چاہیئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ جب رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تو اطمینان سے سیدھے کھڑے ہوتے پھر سجدے میں جاتے۔ (۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مطابق اپنی نماز ہونی چاہیئے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ رہے ہو اسی طرح تم نماز پڑھو“۔ (۳)

اگر ہم اپنی نماز کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مطابق ادا نہیں کریں گے تو ہماری نماز سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے قبول نہیں ہوگی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کسی کی نماز پوری نہیں ہوتی جب تک کہ رکوع کے بعد سیدھا کھڑا نہ ہو، اور اپنی پیٹھ کو سیدھی نہ کرے اور اس کا ہر ہر عضو اپنی

(۱) وعن السرخسی من ترک الاعتدال تلزمه الاعادة ومن المشایخ من قال تلزمه ویكون الفرض هو الشانی ولا اشکال فی وجوب الاعادة اذ هو الحکم فی کل صلاة ادیت مع کراهة التحريم ویكون جابر الاول لان الفرض لا یتکرر، البحر الرائق: ۱/۳۰۰، باب صفة الصلوة، ط: سعید کراچی۔ رد المحتار: ۱/۴۶۳، باب صفة الصلوة، مطلب لا ینبغی ان یعدل عن الدراية اذا وافقتہارواية، ط: سعید کراچی۔ التاتارخانیة: ۱/۵۰۹، فصل فی القومة التي بین الركوع والسجود والجلسة بین السجدةین، ط: ادارة القرآن کراچی۔

(۲) عن البراء قال: کان رکوع النبی ﷺ وسجوده و بین السجدةین واذ ارفع من الركوع ما خلا القيام والقعود قریبا من السواء متفق علیہ۔ مشکوة المصابیح: ۱/۸۲، کتاب الصلوة، باب الركوع، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی۔ وعن عائشة قالت: کان رسول الله صلی الله علیہ وسلم یتفتح الصلوة بالتکبیر والقراءة بالحمد لله رب العلمین وکان اذا رکع لم یشخاص رأسه ولم یصوبه ولكن بین ذالک وکان اذا ارفع رأسه من الركوع لم یسجد حتی یستوی قائما۔ مشکوة، ص: ۵۷، باب صفة الصلوة، ط: قدیمی کراچی۔

(۳) حدثنا محمد ابن المثنی و صلوا کما رأیتمونی اصری الخ۔ بخاری: ۱/۸۸، باب الاذان للمسافر، ط: قدیمی۔

اپنی جگہ پر قرار نہ پکڑے، اسی طرح جو شخص دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کے وقت اپنی پیٹھ کو درست نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہوتی ہے۔ (۱)

قومہ کرنا

رکوع کے بعد اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو جانا واجب ہے، اور فقہاء کرام اس کو ”قومہ“ کہتے ہیں۔ بہت سارے لوگ اس میں کوتاہی کرتے ہیں اور بہت ہی جلدی سجدہ کے لئے چلے جاتے ہیں، یقیناً ایسے لوگ خسارے میں ہیں، ان کو اپنی نماز کی اصلاح کرنی چاہیے۔ اور قومہ میں ایک مرتبہ تسبیح کہنے کی مقدار ٹھہرنا واجب ہے۔ (۲)

قومہ میں دعا

مقتدی رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سیدھا کھڑا ہو کر قومہ میں ”رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“ کے بعد اگر وقت مل جائے اور امام سے پیچھے نہ رہے تو ”حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا“

(۱) عن ابی مسعود الانصاریؒ قال قال رسول اللہ ﷺ لا تجزئ صلوة لا یقیم الرجل فیہا یعنی صلیہ فی الركوع وفی السجود. جامع الترمذی: ۳۶/۱، ابواب الصلوة، باب ماجاء فی من لا یقیم صلیہ فی الركوع والسجود، ط: فاروقی کتب خانہ ملتان

عن ابی مسعود الانصاریؒ قال: قال رسول اللہ ﷺ: لا تجزئ صلوة الرجل حتی یقیم ظہرہ فی الركوع والسجود رواہ ابوداؤد و الترمذی والنسائی وابن ماجہ والدارمی وقال الترمذی ہذا احديث حسن صحيح، مشکوة، ص: ۸۲، باب الركوع، الفصل الثانی، ط: قدیمی کراچی۔ وعن البراءؒ قال کان رکوع النبی ﷺ وسجوده و بین السجدةین و اذ ارفع من الركوع ما خلا القيام والقعود قریباً من السواء متفق علیہ آ۵. مشکوة، ص: ۸۲، ط: قدیمی

(۲) وتعديل الاركان ای تسکین الجوارح قدر تسبیحة فی الركوع والسجود و کذا فی الرقع منهما علی ما اختاره الکمال، الدر المختار مع الرد: ۳۶۳/۱، کتاب الصلوة، مطلب واجبات الصلوة، ط: سعید۔

وفی البحر قوله وتعديل الاركان و ادناه مقدار تسبیحة وهو واجب علی تخريج الکرخی وهو الصحيح، البحر: ۵۲۲/۱، ۵۲۳، باب صفة الصلوة، ط: رشیدیة و ۲۹۹/۱، ط: سعید، ہندیة: ۱/۱، فصل فی واجبات الصلوة، ط: حقانیہ۔

نیز عنوان قومہ کے مسنون طریقے کے تحت دیکھیں۔

مُبَارَكًا فِيهِ“ کہہ سکتا ہے، اور اگر اس دعا کے پڑھنے کی وجہ سے امام سے پیچھے رہ جائے گا تو یہ دعا نہ پڑھے۔ (۱)

قومہ نماز میں مقرر ہونے کی وجہ

جب آدمی سجدہ کرنا چاہتا ہے، تو سجدہ تک پہنچنے کے لئے اس کو جھکنا ضروری ہے اور وہ جھکنا رکوع نہ ہو بلکہ سجدہ میں پہنچنے کا ذریعہ ہو، اس لئے رکوع اور سجدہ کے درمیان ایک تیسرے فعل کی ضرورت ہوئی تاکہ رکوع کو سجدہ سے اور سجدہ کو رکوع سے الگ کر کے دونوں کو ایک ایک مستقل عبادت بنادے اور ہر ایک کے لئے نفس کا ارادہ جدا جدا ہوتا کہ نفس کو ہر ایک کے اثر معلوم کرنے میں تنبیہ و آگاہی بھی جدا گانہ ہو، اور وہ درمیان والا تیسرا فعل ”قومہ“ ہے۔ (احکام اسلام ص ۶۳) (۲)

(۱) قوله وليس بينهما ما ذكر مسنون قال ابو يوسف سالت الامام ايقول الرجل اذا رفع رأسه من الركوع والسجود "اللهم اغفر لي" قال: يقول: ربنا لك الحمد وسكت ولقد احسن في الجواب اذ لم ينه عن الاستغفار نهرو غيره اقول بل فيه اشارة الى انه غير مكروه اذ لو كان مكروها لنهاه عنه كما ينهى عن القراءة في الركوع والسجود وعدم كونه مستونا لا ينافي الجواز كالتسمية بين الفاتحة والسورة بل ينبغي ان يندب الدعاء بالمغفرة بين السجدين خروجا من خلاف الامام احمد لا بطلان الصلوة بتركه عامدا ولم ار من صرح بذلك عندنا لكن صرحوا باستحباب مراعاة الخلاف، شامی: ۱/ ۵۰۵، فصل في بيان تاليف الصلوة الى انتهائها، مطلب في اطالة الركوع للجاني، ط: سعيد.

قوله محمول على النقل اي تهجد او غيره خزائن وكتب في هامشه فيه رد على الزيلعي حيث خصه بالتهجد، اه ثم الحمل المذکور صرح به المشايخ في الوارد في الركوع والسجود وصرح به في الحلية في الوارد في القومة والجلسة وقال على انه ان ثبت في المكتوبة فليكن في حالة الانفراد او الجماعة والمأمومون محصورون لا يتشقلون بذلك كما نص عليه الشافعية ولا ضرر في التزامه وان لم يصرح به مشايخنا فان القواعد الشرعية لا تنوع عنه كيف والصلوة والتسبيح والتكبير والقراءة كما ثبت في السنة. شامی: ۱/ ۵۰۶، ايضا.

(۲) اقول القومة شرعت فارقة بين الركوع والسجود فالرفع معارف للسجود فلا معنى للتكرار. حجة الله البالغة: ۲/ ۱۰، اذكار الصلوة المندوب اليها، ط: كتب خانہ رشیدیہ دہلی.

قہقہہ

بالغ مرد یا عورت کا نماز میں قہقہہ لگانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اور وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے، ایسی صورت میں دوبارہ وضو کر کے اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔ (۱)
اور قہقہہ سے مراد اتنی آواز سے ہنسا ہے کہ ساتھ والا آدمی سن لے، اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (۲)
واضح رہے اللہ کے دربار میں نماز کے لئے کھڑا ہو کر قہقہہ لگانا بہت بڑا گناہ ہے، اللہ تعالیٰ کے دربار کی شان کے خلاف ہے، اس لئے اس سے بچنا ضروری ہے۔

قہقہہ لگا کر ہنسا آخری قعدہ میں
”قعدہ اخیرہ میں قہقہہ لگا کر ہنسا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

قیام

☆..... ”قیام“ جو مرد یا عورت کھڑے ہو کر نماز پڑھتے پر قادر ہے، اس پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا فرض ہے، اور اتنی دیر تک کھڑا رہنا فرض ہے جس میں اس قدر قرأت کی

(۱) وكذا القهقهة في كل صلاة ذات ركوع وسجود... فالقهقهة في الصلاة ذات الركوع والسجود تنقض الوضوء والصلاة جميعاً سواء كان القهقهة عامداً... أو ناسياً. حلی: ۱۴۱، باب نواقض الوضوء، ط: سهیل، يجب بأن يعلم ان القهقهة في كل صلاة فيهاركوع وسجود ينقض الصلاة والوضوء عندنا وفي الكافي قيدا لانتقاض بقهقهة مصلً بالغ، التاتارخانية: ۱/۱۳۸، كتاب الصلوة، الفصل الثاني في بيان ما يوجب الوضوء نوع منه في القهقهة، ط: ادارة القرآن. وقهقهة هي ما يسمع جيرانه بالغ ولو امرأة، الدر المختار مع الرد: ۱/۱۴۴ - ۱۴۵، كتاب الصلوة، مطلب نواقض الوضوء، ط: سعيد کراچی. البحر الرائق: ۱/۴۱، ۴۲، كتاب الطهارة، ط: سعيد کراچی.

(۲) وحده القهقهة ان يكون مسموعاً له ولجيرانه..... القهقهة في كل صلاة فيهاركوع وسجود تنقض الصلوة والوضوء عندنا كذا في المحيط. فتاوى هندية: ۱/۱۲، فصل في نواقض الوضوء حلی: ۱۴۱، باب نواقض الوضوء، ط: سهیل، شامی: ۱/۱۴۴، باب نواقض الوضوء، ط: سعيد، هندية: ۱/۱۲، كتاب الطهارة، فصل في نواقض الوضوء، ط: رشيدية.

جاسکے جو فرض ہے۔ (۱)

☆..... کھڑے ہونے کی حد یہ ہے کہ اگر ہاتھ بڑھائے جائیں تو گھٹنوں تک نہ پہنچ سکیں، قیام صرف فرض اور واجب نمازوں میں فرض ہے، ان کے سوا اور نمازوں میں فرض نہیں ہے۔ (۲)

☆..... جو شخص قیام پر قادر نہیں اس پر قیام فرض نہیں ہے۔ (۳)

قیام اور سائنس

قیام نماز کی سب سے پہلی کیفیت اور ابتداء ہے اور اس میں جسم بالکل بے حرکت اور ساکن ہوتا ہے ایسی کیفیت سے مندرجہ ذیل اثرات جسم انسانی پر پڑتے ہیں:

۱..... جب نمازی قرأت شروع کرتا ہے تو احادیث میں ہے کہ اتنی اونچی قرأت ہو کہ اپنے کان سن سکیں۔ اب ان قرآنی الفاظ کے انوارات پورے جسم میں سرایت کر جاتے ہیں جو امراض کے دفعیے کے لئے اکسیر اعظم ہے۔

۲..... قیام سے جسم کو سکون کی کیفیت محسوس ہوتی ہے۔

۳..... چونکہ قرآن پاک کی تلاوت ہو رہی ہوتی ہے اس لئے اس کا جسم ایک نور کے حلقے میں مسلسل لپٹتا رہتا ہے اور جب تک وہ اس حالت میں رہتا ہے تو اس وقت وہ نور جسے سائنسی زبان میں (In The Language Of Science) غیر مرئی شعائیں کہتے ہیں، اس کا احاطہ کئے ہوئے ہوتی ہیں۔

۴..... قیام میں نمازی جس حالت میں ہوتا ہے اگر روزانہ 45 منٹ ایسی حالت میں کھڑے رہیں تو دماغ اور اعصاب میں زبردست قوت اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ قوت

(۱، ۲، ۳) ومنها القيام بحيث لو مد يد به لاینال ركبته ومفروضه وواجبه ومسنونه ومنذوبه بقدر القراءة فيه (فی فرض، وملحق به کنذر، وسنة فجر فی الاصح لقادر عليه وعلى السجود) قوله القادر عليه) فلو عجز عنه حقيقة وهو ظاهر او حكما... فانه يسقط، شامی: ۴۳۴/۱، ۴۳۵، باب صفة الصلوة، بحث القيام. ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۲۹۲، باب صفة الصلاة ط: سعید کراچی۔

فیصلہ اور قوت مدافعت بدن میں زیادہ ہوتی ہے۔

سجدہ ان تین علوم کا مرتع ہے: ۱۔ اصول یوگا ۲۔ اصول ٹیلی پیتھی

۳۔ اصول ہائنجین

۵..... قیام سے موخر دماغ (Pons) (جس کا کام چال، ڈھال اور جسم انسانی کی رفتار کو کنٹرول کرنا ہوتا ہے) قوی ہو جاتا ہے اور ایک ایسے خطرناک مرض سے بچا رہتا ہے جس سے آدمی اپنا توازن درست نہیں رکھ سکتا (فزیا لوجی ریسرچ)

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۶۳/۱-۶۵ ج)

قیام پر قادر ہے رکوع سجدہ پر قادر نہیں

اگر کوئی شخص صرف کھڑے ہونے پر قادر ہے، لیکن رکوع اور سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو ایسے آدمی پر کھڑا ہو کر نماز پڑھنا لازم نہیں ہوگا، بلکہ وہ بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے۔ (۱)

قیامت کی تین سزائیں

”نماز میں سستی کے پندرہ سزائیں مقرر ہیں“ کے عنوان کو دیکھیں۔

(۱) (ومنها القيام... فی فرض... لقادر علیہ) وعلى السجود فلو قدر عليه دون السجود ندب ايماؤه قاعدة الدر المختار. قوله فلو قدر عليه اي على القيام وحده او مع الركوع كما في المنية قوله ندب ايماؤه قاعدة (اي) لقربه من السجود و جاز ايماؤه قائما كما في البحر و اوجب الثاني زفر و الانمة الثلاثة لان القيام ركن فلا يترك مع القدرة عليه و لئان القيام وسيلة الى السجود للخروج و السجود اصل لانه شرع عبادة بلا قيام كسجدة التلاوة و القيام لم يشرع عبادة وحده حتى لو سجد لغير الله تعالى يكفر بخلاف القيام و اذا عجز عن الاصل سقطت الوسيلة كالوضوء مع الصلوة و السعي مع الجمعة. شامی: ۴۳۵/۱، باب صفة الصلوة بحث القيام، ط: سعيد كراچی. ان المريض لو قدر على القيام دون الركوع و السجود فانه يخير بين القيام و القعود و ان كان القعود افضل فقد سقط عنه القيام مع قدرته عليه، البحر: ۲۹۲/۱، باب صفة الصلوة (قوله و القيام) ط: سعيد و: ۵۰۹/۱، ط: رشيدية كوئته، فتح القدير: ۴۵۸/۱، باب صلوة المريض، ط: رشيدية.

قیام کرنے والے کی اقتداء

قیام کرنے والے کی اقتداء قیام سے عاجز امام کے پیچھے درست ہے۔ (۱)

قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان فاصلہ

قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان چار انگلی کے برابر فاصلہ ہونا

چاہئے۔ (۲)

قیام کی مقدار

تکبیر تحریمہ کے بعد اتنی دیر کھڑا رہنا واجب ہے، جس میں سورۃ فاتحہ اور دوسری

کوئی سورت پڑھی جاسکے۔ (۳)

(۱) ویصح اقتداء القائم بالقاعد الذی یرکع ویسجد۔ ہندیہ: ۸۵ / ۱، کتاب الصلوۃ الباب الخامس فی الامامة، الفصل الثالث ط: رشیدیہ۔ شامی: ۵۸۸ / ۱، کتاب الصلوۃ باب الامامة، ط: سعید کراچی، فتح القدیر: ۳۴۰ / ۱، کتاب الصلوۃ، باب الامامة ط: رشیدیہ۔ البحر الرائق: ۳۶۳ / ۱، کتاب الصلوۃ، باب الامامة، ط: سعید۔

(۲) وینبغی ان یکون بینہما مقدار اربع اصابع الید لانہ اقرب الی الخشوع، ردالمحتار: ۴۴۴ / ۱، باب صفة الصلوة بحث القیام ط: سعید۔ ہندیہ: ۷۳ / ۱، الباب الرابع فی صفة الصلوۃ، الفصل الثالث فی سنن الصلوۃ، ط: رشیدیہ، ویسن (تفریح القدمین فی القیام قدر اربع اصابع) لانه اقرب الی الخشوع والتراوح افضل من نصب القدمین حاشیة الطحطاوی علی المراقی ۲۶۲ فصل فی بیان سننہا ط: قدیمی کراچی۔

(۳) (قوله بقدر القراءة فيه)..... وحينئذ فهو بقدر آية فرض وبقدر الفاتحة والسورة واجب۔ شامی: ۴۴۴ / ۱، باب صفة الصلوۃ بحث القیام ط: سعید۔ ہندیہ: ۷۱ / ۱، کتاب الصلوۃ الباب الرابع فی صفة الصلوۃ الفصل الثاني فی واجبات الصلوۃ، ط: حقانیہ بشاور، خلاصة الفتاوی: ۵۱ / ۱، کتاب الصلوۃ، ط: رشیدیہ۔

قیام کے بارے میں تفصیل
”معدور“ کے عنوان کو دیکھیں۔

قیام میں التحیات پڑھ لی
”تشہد قیام میں پڑھ لیا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

قیام میں پیروں کے درمیان فاصلہ

نماز کی حالت میں قیام کے دوران دونوں پیروں کے درمیان چار انگلی کے برابر فاصلہ رکھنا مستحب اور بہتر ہے، اور اگر اس میں کچھ کمی بیشی ہو جائے گی تب بھی نماز بلا کراہت درست ہو جائے گی (۱)

قیام میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر نہ رکھنا

نماز کے دوران قیام کی (کھڑے ہونے کی) حالت میں سنت کے مطابق دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر نہ رکھنا مکروہ ہے۔ (۲)

قیدی جیل میں قصر کرے گا یا نہیں

اگر قیدی کو اڑتالیس میل یا اس سے زیادہ دور لے جایا گیا تو اس پر قصر لازم ہے

(۱) وینبغی ان یکون بینہما مقدار اربع اصابع الیدلانہ اقرب الی الخشوع ھکذا روی عن ابی نصر الدبوسی، ردالمحتار: ۱/۴۴۴، کتاب الصلوۃ، باب صفة الصلوۃ بحث القیام، ط: سعید. التاتاریخانیہ: ۱/۴۴۲، کتاب الصلوۃ، فصل فی تکبیرۃ الافتتاح، ط: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ ہندیہ: ۱/۷۳، کتاب الصلوۃ الباب الرابع فی صفة الصلاۃ الفصل الثالث فی سنن الصلوۃ، ط: رشیدیہ.

(۲) وسننہارفع الیدین للتحریمة ونشر الاصابع..... ووضع بيمينه علی يساره تحت السرة للرجال. الدر مع الرد: ۱/۴۷۶، کتاب الصلوۃ، فروع یکرہ اشتمال الصماء..... وترک کل سنة ومستحب. فتاویٰ شامی: ۱/۶۵۳، کتاب الصلوۃ باب مکروہات الصلاۃ، ط: سعید. البحر الرائق: ۲/۳۲، باب ما یفسد الصلوۃ وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی.

ورنہ پوری نماز پڑھے، (۱) قصر لازم ہونے کے باوجود غلطی سے نماز پوری پڑھ لی، اور دو رکعت پر قعدہ کیا ہے تو فرض ادا ہو گیا، مگر سجدہ سہو لازم ہے، اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو وقت کے اندر اندر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر قعدہ کرنا بھول گیا تو سرے سے نماز ہی نہیں ہوگی۔ (۲)

اگر جیلر نے قید کی مدت پندرہ دن یا پندرہ دن سے زیادہ متعین کر دی ہے تو نماز پوری

(۱) وعن ابی حنیفہؒ انه اعتبر ثلاث مراحل وفي الحجة كل مرحلة ستة فراسخ..... وفي الغيائية وعامتهم قدر وابل فراسخ واختاروا ثمانية عشر في التقدير لخمسة عشر وعليه الفتوى لانه اضبط واحوط. التاتارخانية: ۲/۲، كتاب الصلوة الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان ادنى مدة السفر الذي يتعلق به قصر الصلوة، ط: ادارة القرآن (قوله ولا اعتبار بالفراسخ الفرسخ ثلاثة اميال، والميل اربعة الاف ذراع رد المحتار: ۱۲۳/۲، باب صلاة المسافر، ط: سعيد.

(قوله ولا يشترط الخ)..... وعن ابی حنیفہؒ التقدير بالمرحل وهو قريب من الاول، آه قال في النهاية اى التقدير بثلاث مراحل قريب من التقدير بثلاثة ايام لان المعتاد من السير في كل يوم مرحلة واحدة خصوصا في اقصر ايام السنة كذا في المبسوط شامی ۲/۱۲۲، ۱۲۳، باب صلاة المسافر، ط: سعيد کراچی.

(۲) وفرض المسافر عندنا في كل صلاة رباعية على المقيم (ركعتان لا يجوز له الزيادة عليهما عمدا لتأخير السلام وترك واجب القصر ويجب سجود السهوان كان سهوا..... فان صلى المسافر اربعاً وقعد في الثانية مقدار التشهد اجزاء ته ركعتان عن فرضه وكانت الركعتان الاخرى له نافلة ويكون مساء كما مر (وان لم يقعد) في الثانية (مقدار التشهد بطلت صلاته) الباب في شرح الكتاب للميداني: ۱/۱۱۰-۱۱۱، باب صلاة المسافر ط: قديمی. شامی: ۲/۱۲۸، باب صلاة المسافر. ط: سعيد. حلبی کبیر، ص: ۵۳۸، فصل في صلاة المسافر. ط: سهيل اكيڈمى.

پڑھے ورنہ قصر کرے، اپنے گمان کا کچھ اعتبار نہیں، جیلر کی بات کا اعتبار ہے۔ (۱)

قیدی نے صف بنائی

اگر جیل خانہ کے قیدیوں نے جائے نماز بنائی ہے، اور کسی نے جیل خانہ سے

ایسی جائے نماز خرید لی ہے تو اس پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ (۲)

(۱) والاسیر من المسلمین فی ایدی اهل الحرب هم له قاهرون، ان اقاموا به فی موضع یریدون ان یقیموا به خمسة عشر یوما فعليه ان یکمل الصلاة وان کان الاسیر لا یرید ان یقیم معهم، وان کان الاسیر یرید ان یقیم فی موضع خمسة عشر یوما فاخرجوه من ذلك الموضع یریدون مسیرة ثلاثة ايام قصر الصلاة، وكذلك الرجل یبعث الیه الخلیفة او الرالی لیؤتی به من بلد الی بلد كانت نية الاقامة والسفر الی الشخص لا الیه، لانه مقهور فی ید الشخص وکان کالاسیر فی ایدی الکفار، التاتارخانیة: ۱۲/۲، کتاب الصلاة، الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بیان من لا یصیر مقيما بنية اقامته ویصیر مقيما بنية اقامة غیره، ط: ادارة القرآن، ردالمحتار: ۱۳۴/۲، باب صلاة المسافر، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر، ص: ۵۴۱، فصل فی صلاة المسافر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، البحر الرائق: ۱۳۹/۲، باب صلاة المسافر، ط: سعید کراچی، قاضیخان علی هامش الہندیة: ۱۶۶/۱، باب صلاة المسافر، ط: رشیدیہ کوئٹہ. ویشرط لصحة نية السفر ثلاثة اشياء: الاستقلال بالحکم، مراقی الفلاح قوله (الاستقلال بالحکم) ای الانفراد بحکم نفسه بحيث لا یكون تابعا لغيره فی حکمه، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۲۴، باب صلاة المسافر، ط: قدیمی کراچی.

والتابع..... (والجندی مع امیرہ) اذا کان یرتزق منه، والاجیر مع المستاجر والتلمیذ مع استاده، والاسیر والمکروه مع من اکرمه علی السفر، الخ، مراقی الفلاح، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۲۴، ط: قدیمی کراچی.

(۲) ولو شک فی نجاسة ماء او ثوب او طلاق او عتق لم یعتبر، وتماہم فی الاشباہ الدر المختار) قوله ولو شک الخ) وفی التاتارخانیة: من شک فی انائه او ثوبه او بدنه اصابته نجاسة ام لا فهو طاهر مالم یتیقن وكذا الآبار والحياض والحباب الموضوعه فی الطرقات ویستقی منها الصغار والكبار والمسلمون والکفار، وكذا ما یتخذه اهل الشرک او الجهلة من المسلمین کالسمن والخبز والاطعمة والثياب، الخ، شامی: ۱۵۱/۱، قبیل مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید کراچی.

ک

کارخانہ میں جمعہ کی نماز پڑھنا

شہر یا فنائے شہر میں کسی بھی جگہ مثلاً مکان، ہال یا کھلے میدان میں جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے (۱) البتہ مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھنا سنت ہے، اس لئے کارخانہ میں جمعہ کی نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، البتہ مسجد میں جمعہ پڑھنے کا جو اجر اور ثواب ہے وہ نہیں ملے گا۔ (۲)

کاروبار بند کرنا

”جمعہ کی اذان کے بعد کاروبار بند کرنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

کافر کی بنائی ہوئی صف

اگر غیر مسلموں نے صف بنائی ہے، اور صف کا ناپاک ہونا یقینی طور پر معلوم ہے تو اس پر نماز پڑھنے سے پہلے دھونا ضروری ہے، دھونے سے پہلے ناپاک صف پر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی، اعادہ کرنا لازم ہوگا، کیونکہ ناپاک چیز پر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی۔ اور اگر صف ناپاک ہونے کے بارے میں یقین نہیں صرف شبہ ہے تو احتیاط کے

(۱) ویشترط لصحتها ای صلاة الجمعة ستة اشياء الاول المصر او فناءه سواء مصلی العيد وغيره لانه بمنزلة المصر فی حق حوائج اهله ونصح اقامة الجمعة فی مواضع كثيرة بالمصر وفنائه، طحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۳۰۴، باب الجمعة، ط: مصطفى البابي مصر، وص: ۵۰۶، ط: قدیمی، ہندیہ: ۱۴۵/۱، باب فی صلاة الجمعة، ط: رشیدیہ کوئٹہ، فتاوی شامی: ۱۳۸/۲، باب الجمعة، ط: سعید.

(قوله واذا كان القاضي او الامير)..... وفي الشرح ولا يشترط الصلاة في البلد بالمسجد فتصح بفضاء فيها. حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۵۱۳، باب الجمعة، ط: قدیمی کراچی.

(۲) عن انس ابن مالک قال قال رسول الله ﷺ صلاة الرجل في بيته بصلاة وصلاته في مسجد القبائل بخمس وعشرين صلاة وصلاته في المسجد الذي يجمع فيه بخمس مائة صلاة. مشکوة، ص: ۷۲، باب المساجد ومواضع الصلاة، ط: قدیمی کراچی.

طور پر دھو لینا بہتر ہے۔

اور اگر صرف پاک ہونے کے بارے میں یقین ہے تو دھونے کی ضرورت نہیں دھوئے بغیر بھی نماز ہو جائے گی۔ (۱)

کافر کے گھر میں نماز پڑھنا

اگر نماز پڑھنے کی جگہ پاک ہے، تو وہاں نماز پڑھنا جائز ہے اگر اتفاق سے کافر کے گھر میں نماز پڑھنے کی ضرورت پڑے تو کافر کے گھر کے خالی فرش پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر کپڑا بچھا لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ (۲)

کافر مسلمان ہوا

اگر کوئی کافر تراویح کے وقت مسلمان ہوا ہے، تو اس نو مسلم کے لئے بھی عشاء کی نماز کے بعد تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگرچہ اس نے دن میں روزہ نہیں رکھا ہے۔ (۳)

(۱) فرع ما یخرج من دار الحرب کسنباب ان علم دبغہ بطاهر فطاهر او بنجس فنجس وان شک فغسله افضل الدر المختار (قوله فنجس) ای فلاتجوز الصلاة فيه مالم یغسل (قوله فغسله افضل) لان الاخذ بما هو الوثیقة فی موضع الشک افضل اذالم یؤدالی الحرج ومن هنا قالوا لا بأس بلبس ثیاب اهل الذمة والصلاة فیها الا لازاروا السراویل فانه تکره الصلاة فیها القربها من موضع الحدث وتجاوز لان الاصل الطهارة وللتوارث بین المسلمین فی الصلاة بثیاب الغنایم قبل الغسل وتسامه فی الحلیة. شامی : ۱/ ۲۰۵-۲۰۶ کتاب الطهارة، مطلب فی احکام الدبابة ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۱۶۸، فصل یطهر جلد المیتة ط: قدیمی کراچی. و ص: ۹۸، ط: مصطفی البابی مصر.

(قوله ولو شک الخ) فی التاتاریخانیة من شک فی افانه او ثوبه أو بدنه الخ. شامی : ۱/ ۱۵۱، قبیل مطلب فی ابحات الغسل ط: سعید. مزید "قیدی نے صف بنائی" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۲) طهارة بدنه..... ومكانه. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۰۲-۴۰۳، باب شروط الصلاة، ط: سعید.

(۳) وهی سنة الوقت لاسنة الصوم فی الاصح فمن صار اهلا للصلاة فی اخر الیوم یسن له التراویح کالحائض اذا ظهرت المسافر والمريض المفطر مرقی الفلاح قوله والمسافر والمريض..... وعبارته فی الشرح اولی حیث قال والاصح انها سنة الوقت لقوله ﷺ وسنت لكم قیام ليله حتی ان المريض

کافروں کے مستعمل کپڑے

کافر مثلاً عیسائی یہودی اور ہندو وغیرہ کے مستعمل کپڑے دھونے کے بعد پاک ہو جاتے ہیں اور پاک کپڑوں میں نماز ہو جاتی ہے، لہذا ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔ اور اگر کافروں کے مستعمل کپڑوں کو دھویا نہیں گیا تو پا جامہ، شلوار، ازار اور پینٹ کا تو ناپاک ہونا غالب گمان ہے کیونکہ یہ لوگ پیشاب وغیرہ کرنے کے بعد پاک اور صاف نہیں کرتے، نجاست اور پیشاب کپڑے میں لگ جاتا ہے اس لئے ایسے کپڑوں کو دھوئے بغیر اس میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

= المفطرو والمسافرو الحائض والنفساء اذ اطهرتا او الكافر اذا السلم في اخر اليوم تسن لهم التراويح الى اخره. حاشية الطحطاوى على المراقى. ص: ۳۱۶، قبيل باب الصلاة في الكعبة، ط: قديمى كراچى.

(۱) قال في الدر المختار: ولو شك في نجاسة ماء او ثوب او طلاق او عتق لم يعتبر قال في رد المحتار (ولو شك) في التاتارخانية ومن شك في انائه او ثوبه او بدنه اصابته نجاسة او لا فهو طاهر مالم يستيقن وكذا الآبار والحياض.....) وكذا ما يتخذاه اهل الشرك او الجهلة من المسلمين كالسمن والخبز والاطعمة والياب، فرع لو شك في السائل من ذكره أماء او بول ان قرب عهده بالماء او تكرر مضى والاعاده بخلاف مالم يغلب على ظنه انه احدهما الفتاوى الشامية: ۱/ ۱۵۱، كتاب الطهارة، ط: سعيد. ثياب الفسقة وأهل الذمة طاهرة. الدر المختار، (قوله ثياب الفسقة الخ) قال في الفتح: وقال بعض المشايخ: تكره الصلاة في ثياب الفسقة؛ لأنهم لا يتقون الخمر، قال المصنف: يعنى صاحب الهداية، الأصح انه لا يكرهه، لأنه لم يكرهه من ثياب اهل الذمة الا السراويل مع استحلالهم الخمر، فهذا اولى. شامى ۱/ ۳۵۰. قبيل مطلب في الامر بالمعروف، وقبيل كتاب الصلاة، ط: سعيد. (فرع) ما يخرج من دار الحرب كسجباب ان علم دبغه بطاهر فطاهر او بنجس فنجس وان شك فغسله افضل، الدر المختار.

(قوله فنجس) أى فلا تجوز الصلاة فيه مالم يغسل (قوله فغسله افضل) لأن الأخذ بما هو الوثيقة في موضع الشك افضل اذا لم يود إلى الحرج، ومن هنا قالوا: لا بأس بلبس ثياب اهل الذمة والصلاة فيها الا ازارو السراويل فإنه تكره الصلاة فيها لقربها من موضع الحدث وتجوز لأن الأصل الطهارة وللتوارث بين المسلمين في الصلاة بثياب الغنائم قبل الغسل وتمامه في الحلية. شامى ۱/ ۲۰۶ باب المياه، مطلب في احكام الدباغة، ط: سعيد.

کامل انسان

کامل انسان وہی ہے جو شرک اور مخلوق پرستی سے بیزار ہو کر اپنے پروردگار کی عبادت اچھے طریقہ سے کرتا رہے، اور اپنے آرام و راحت سے دست بردار ہو کر اپنے خالق کا شکر ادا کرنے میں تیار اور مستعد رہے، اور اس کے اوامر و نواہی پر کار بند ہو کر ہمیشہ کی زندگی اور ابدی آرام و راحت کی تلاش میں کوشش کرتا رہے۔ (۱)

کامل نماز

کامل نماز وہ ہے جس کی شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

قد افلح المؤمنون الذين هم في صلاتهم خاشعون

ترجمہ: یقیناً فلاح و کامیابی پا گئے جو یعنی نماز میں (اللہ سے ڈرتے ہوئے)

جھکنے والے ہیں۔ (۲)

کپڑا

ایسا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، جس کو پہن کر عام طور پر لوگوں کے پاس نہیں جاسکتا ہے، ہاں اگر اس کپڑے کے سوا دوسرا کپڑا اس کے پاس نہیں ہے تو مکروہ نہیں ہوگا۔ (۳)

(۱) وما امرؤ الا ليعبدوا الله مخلصين له الدين حنفاء ويقيموا الصلاة ويؤتوا الزكاة وذلك دين القيمة، البينہ: ۵۔

(۲) انما الصلاة الكاملة هي التي قال الله في شأنها قد افلح المؤمنون الذين هم في صلاتهم خاشعون. كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۱۷۳، كتاب الصلاة حكمة مشروعيتها. ط دار الفكر.

(۳) وكره (كفہ)..... (وصلاتہ) في ثياب بذلة يلبسها في بيته (ومہنتہ) اي خدمة ان له غيرها والا لا. الدر المختار مع الرد ۱/ ۶۴۰ كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها. مطلب في الكراهة التحريمية والتنزيهية، ط: ايم ايچ سعيد. وتكره الصلاة في ثياب بذلة كذا في معراج الدراية، هندية: ۱/ ۱۰۷۔

کپڑا پاک نہ ہو

اگر مجبوری کی حالت میں مریض کپڑے کو پاک نہ کر سکا، اور خود بھی پاک نہیں رہ سکتا اور پاک کپڑا بدل کر پہن بھی نہ سکا تو اسی حالت میں نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، اور اگر پاک کپڑا بدلنے کا انتظام تھا اس کے باوجود نہیں بدلا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوگی، اور بعد میں اس نماز کی قضاء لازم ہوگی۔ (۱)

کپڑا تصویر والا

”تصویر والا کپڑا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

کپڑا چپکا ہوا ہو

اگر نماز کے دوران مردوں کا کپڑا جسم سے اس طرح چپک گیا کہ ستر کی حدود کا امتیاز ہو سکے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۲)

— کتاب الصلاة باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: مكتبة رشیدی، التاتارخانیة: ۵۶۳/۱، کتاب الصلوة الفصل الرابع فی بیان ما یکره للمصلی ان یفعل فی صلاته وما لا یکره، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة کراچی .

(۱) ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بان لا یجد فی جمیع وقتها زمانا یتوضأ ویصلی فیہ خالیاً عن الحدث (ولو حکماً) لان الانقطاع الیسیر ملحق بالعدم (وحکمہ الوضوء، لا غسل ثوبه ونحوه وان سال علی ثوبه فوق الدرهم، جاز له ان لا یغسله ان کان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها، ای الصلاة (والا یتنجس قبل فراغه) فلا، یجوز ترک غسله، هو المختار للفتویٰ، الدر المختار مع رد المختار: ۳۰۵-۳۰۶، باب الحيض، مطلب فی احکام المعذور ط: سعید کراچی، ہندیہ: ۴۱/۱، قبیل الباب السابع فی النجاسة واحکامها، ط: رشیدیہ کوئٹہ.

(۲) ولا یضر التصاقه بالعورة بحیث یحدد جرمها، کتاب الفقہ عربی المذاهب الاربعہ: ۱/۱۹۰، مبحث ستر العورة فی الصلاة، ط: دار الفکر، بیروت لبنان.

کپڑا دستور کے خلاف پہننا

نماز کی حالت میں عام عادت اور دستور کے خلاف کپڑے پہننے سے نماز مکروہ تحریمی ہو جاتی ہے، جیسا کہ کوئی شخص چادر اوڑھے اور اس کا کنارہ شہ نے پر نہ ڈالے یا کرتہ پہنے اور آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالے۔ (۱)

کپڑا سمیٹنا

سجدہ میں جاتے وقت اپنے آگے یا پیچھے سے پا جامہ یا تہبند وغیرہ کپڑوں کو سمیٹنا مکروہ ہے، اس لئے نماز کے دوران اس سے بچنا چاہیئے، ورنہ نماز تو ہو جائے گی، ثواب پورا پورا نہیں ملے گا۔ (۲)

(۱) (وکرہ سدل) تحریم اللہی (توبہ ای ارسالہ بلایس معتاد و کذا القباء بکم الی وراء ذکرہ الحلبی، کشد و مندیٰ یرسلہ من کتفیہ، (قوله و کذا القباء بکم الی وراء) ای کالاقبۃ الرومیۃ الی جعل لا کما مہا خروق عندا علی العضد اذا اخرج المصلی یدہ من الخرق وارسل الکم الی ورائہ مثلاً فانہ یکرہ ایضاً الصدق السدل علیہ، لانہ ارخاء من غیر لبس، لان لبس الکم یکون بادخال الید فیہ (قوله کشد) ہو شیء یعتاد علی الکتفین کما فی البحر، و ذالک نحو الشال. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۳۹، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلوۃ، وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی.. ہندیۃ: ۱/ ۱۰۶، کتاب الصلاة، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلوۃ، وما لا یکرہ فیہا، ط: مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ. البحر الرائق: ۲/ ۲۳، باب ما یفسد الصلوۃ، وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی.

(۲) منہا رفع ثوبہ بین یدیه او من خلفہ فی الصلاة، لقوله صلی اللہ علیہ وسلم " امرت ان اسجد علی سبعة اعظم وان لا کف شعرا ولا ثوبا " رواہ الشیخان، کتاب الققہ علی المذاهب الاربعۃ: ۱/ ۲۷۶، رفع المصلی ثوبہ من خلفہ او قدامہ وهو یصلی، ط: دار الفکر، وکرہ (کفہ) ای رفعہ ولو لتراب کمشمر کم او ذیل. الدر المختار (قوله ای رفعہ) ای سواء کان من بین یدیه او من خلفہ عند الانحطاط للسجود، بحر، وحرر الخیر الرملی ما یفیدان الکراہۃ فیہ تحریمیۃ، شامی: ۱/ ۶۳۰، باب ما یفسد الصلاة، وما یکرہ فیہا، مطلب فی الکراہۃ التحریمیۃ والتنزیہیۃ، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/ ۱۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی.

کپڑا کم ہے

اگر کسی آدمی کے پاس کپڑا اس قدر کم ہے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی صورت میں اس کا ستر نہیں چھپتا، اور بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں پورا ستر چھپ جاتا ہے، (اور ایسی حالت عام طور پر طوفان، سیلاب زلزلہ اور جنگ وغیرہ کے وقت پیش آتی ہیں) تو اس صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہیئے۔ (۱)

کپڑا لیٹنا

نماز کے دوران کپڑے کو اس طرح لیٹنا کہ ہاتھ باہر نہ نکالے جاسکیں مکروہ ہے۔ (۲)

کپڑا ناپاک ہو جاتا ہے

”ناپاک کپڑے نیچے ہیں“ کے عنوان کو دیکھیں۔

(۱) وعادہ ساتر لیصلی قاعدہ، تنویر الابصار، شامی: ۱/۳۱۰، باب شروط الصلاة، مطلب فی النظر الی وجه الامر، ط: سعید کراچی۔ لو ان امرأة لوصلت قائمة ینکشف من عورتها ما یمنع جواز الصلاة، ولوصلت قاعدة لا ینکشف منها شی فانها تصلی قاعدة لمان ترک القيام اھون، البحر الرائق: ۱/۲۷۴، (قوله ولوعدم ثوباًصلی قاعدہامو میا برکوع وسجود وهو افضل من القيام برکوع وسجود لمان انس ان اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم، رکبوا فی السفینة فانکسرت بهم فخرجوا من البحر عراة فصلوا قعوداً بایماء اراد بالثوب ما یستر عامة عورته الخ، البحر: ۱/۲۷۴، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی۔

(۲) [فرع] ینکرہ اشتمال الصماء والاعتجار الخ، الدر المختار (قوله ینکرہ اشتمال الصماء) لنهیہ علیہ الصلاة والسلام عنها، وهی ان یاخذ بثوبه فیخلل به جسده کله من رأسه الی قدمه، ولا یرفع جانباً، ینخرج یده منه سمی به لعدم منفذ ینخرج منه یده کالصخرة الصماء، شامی: ۱/۶۵۲، باب ما یفسد الصلاة وما ینکرہ فیها، مطلب الکلام علی اتخاذ المسبحة، ط: سعید کراچی۔

کپڑا ناپاک ہے

ناپاک کپڑے پہن کر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی، اگر کسی نے ناپاک کپڑا پہن کر نماز پڑھ لی تو دوبارہ پاک کپڑا پہن کر نماز پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

ہاں اگر کوئی مریض ایسا ہے کہ جو بھی کپڑا پہنایا جاتا ہے فوراً ناپاک ہو جاتا ہے تو اسی حالت میں نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، بعد میں دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

کپڑوں کو مٹی وغیرہ سے پہچانا

نماز کے دوران رکوع یا سجدے میں جاتے وقت اپنے کپڑوں کو مٹی وغیرہ سے پہچانے کے لئے یا کسی اور غرض سے اٹھا لینا مکروہ تحریمی ہے۔ (۳)

(۱) (قوله هي طهارة بدنه من حدث وخبث و ثوبه و مكانه) اما طهارة ثوبه فلقوله تعالى "وثيابك فطهر" فان الاظهر ان المراد ثيابك الملبوسة وان معناه طهرها من النجاسة وقد قيل في الآية غير هذا الكن الارجح ما ذكرنا وهو قول الفقهاء وهو الصحيح كما ذكره النووي في شرح المهدب. البحر: ۱/ ۲۶۶، ۲۶۷، باب شروط الصلاة. ط: سعيد كراچی. شامی: ۴/ ۲۰۲، باب شروط الصلاة. ط: سعيد كراچی.

(۲) ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بان لا يجد في جميع وقتها زماناً يتوضأ ويصلي فيه خالياً عن الحدث (ولو حكماً) لان الانقطاع اليسير ملحق بالعدم (وحكمه الوضوء) لا غسل ثوبه ونحوه وان سال على ثوبه فوق الدرهم جاز له ان لا يغسله ان كان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها اي الصلاة (والا يتنجس قبل فراغه فلا) يجوز ترك غسله هو المختار للفتوى. وكذا المريض لا يسط ثوبا لا تنجس فوراً له تركه الدر المختار مع الرد: ۳۰۵/ ۱ - ۳۰۷، كتاب الصلاة، مطلب في احكام المعذور، ط: سعيد كراچی. هندية: ۴۰/ ۱، ۴۱، الفصل الرابع في احكام الحيض الخ. ط: رشيدية كوئٹہ.

(۳) وكره كفاه اي رفعه لولتراب كمشمركم او ذيل الدر المختار. (قوله اي رفعه، اي سواء كان من بين يديه او من خلفه عند الانحطاط للسجود، بحر وحرر الخير الرملی ما يفيدان الكراهة فيه تحريمية، شامی: ۶۳۰/ ۱، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب في الكراهة التحريمية والتزيهية، ط: سعيد كراچی، البحر الرائق: ۱۱/ ۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی، تاتارخانية: ۵۶/ ۱، ط: ادارة القرآن.

کپڑے اوپر کرنا

- ۱..... نماز میں بلا ضرورت رکوع اور سجدہ میں جاتے ہوئے پاجامہ، شلوار اور قمیص کے دامن وغیرہ کو اوپر کرنا ادب کے خلاف ہے، اچھا نہیں ہے، لہذا اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔
- ۲..... اور اگر سجدہ وغیرہ میں جاتے ہوئے پاجامہ وغیرہ کو اوپر کرنے کی ضرورت ہے تو اوپر کرنا ادب کے خلاف نہیں ہوگا۔ (۱)

کتاب نماز کے بعد سنانا

”نماز کے بعد کتاب سنانا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

کراہنا

- ☆..... نماز کے دوران رنج و غم کی وجہ سے کراہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

- ☆..... اگر کوئی مریض یا زخمی نماز کے دوران کراہنے کو ضبط کرنے پر قادر ہے، لیکن اس کے باوجود صاف صاف لفظوں میں ”آہ، آہ، ہائے، ہائے، اوئی“ کرتا ہے تو اس

(۱) وکراہ (کفہ) ای رفعہ ولولتراب کمشمر کم اذیل (وعبثہ بہ) ای بثوبہ (وبجسدہ، للنہی الالحاجۃ ولا بأس بہ خارج صلاۃ، الدر مع الرد) قوله وعبثہ، هو فعل لغرض غیر صحیح قال فی النہایۃ: وحاصلہ ان کل عمل هو مفید للمصلی فلا بأس بہ اصلہ ماروی ”ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرق فی صلاتہ فسلت العرق عن جبینہ ای مسحہ لانہ کان یوذیہ فکان مفیداً، وفی زمن الصیف کان اذا قام من السجود نفض ثوبہ یمنے اویسرہ لانہ کان مفیداً کی لاتبقی صورۃ فاما ما لیس بمفید فهو العبث، الخ، شامی: ۱/ ۶۴۰، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، مطلب فی الکراہۃ التحریمیۃ والتنزیہیۃ، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر، ص: ۳۴۵، کراہیۃ الصلاۃ، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، البحر الرائق: ۲/ ۲۴، باب ما یفسد الصلاۃ، وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی۔

کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر زخم اور بیماری اتنی زیادہ شدید ہے کہ ”آہ، آہ، ہائے، ہائے“ وغیرہ کو ضبط کرنے پر قدرت نہیں تو وہ معذور ہے، اس حالت میں اس کی نماز ہو جائے گی۔ (۱)

کرتہ

نماز کی حالت میں کرتہ نکالنا اور پہننا اگر ایک ہاتھ سے اس طور پر ہو کہ دیکھنے والا اس نمازی کو دیکھ کر یہ خیال نہ کرے کہ یہ نماز میں نہیں ہے تو مکروہ ہے، اور دونوں ہاتھ سے نکالنے اور پہننے میں عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۲)

(۱) (والانین) ہو قولہ ”آہ“ بالقصر (والتاؤہ) ہو قولہ آہ بالمد (والتافیف) اف اوتف (والبكاء بصوت) یحصل بہ حروف (لوجع او مصیبة) قید للاربعة اللمریض لا یملک نفسه عن انین و تاؤہ لانہ حینئذ کمعطاس وسعال وجشاء وان حصل حروف للضرورة، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۱۹، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی، الفتاویٰ الشارحانیة، ۱/ ۵۷۹، کتاب الصلاة، الفصل الخامس فی بیان ما یفسد الصلاة وما لا یفسد، ط: ادارة القرآن کراچی، البحر الرائق: ۲/ ۳، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی.

(۲) (و یفسدہا کل عمل کثیر لیس من اعمالہا ولا لاصلاحہا)..... مالایشک بسببہ الناظر من یعیذ فی فاعلہ أنہ لیس فیہا وان شک أنہ فیہا لم لا یقلیل۔ الدر المختار، مع رد المحتار: ۱/ ۶۲۳، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی، ہندیہ: ۱/ ۱۰۱، کتاب الصلاة الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الاول فیما یفسد الصلاة، ط: رشیدیہ کوئٹہ، و یکرہ ایضاً فی الصلوۃ (نزع القميص) ونحوہ (والقلنسوة) بفتح القاف واللام وضم السین وہی ماتلبس فی الرأس وکذا یکرہ (لبسهما، اذا کان النزع او اللبس بعمل یسیر لانہ عمل اجنبی من الصلوۃ لا یحصل بہ تتمیم شئی من اعمالہا ولہذا کان مفسداً اذا حصل بعمل کثیر بان احتاج الی الیدین او کان مما لورآہ الناظر ظنہ لیس فی الصلوۃ، حلبی کبیر ص/ ۳۵۶، کراہیة الصلاة ط: سہیل اکیڈمی لاہور.

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا

☆..... جو شخص کسی بیماری کی وجہ سے کھڑے ہونے پر قادر نہیں، یا کھڑے ہونے پر قادر ہے لیکن زمین پر بیٹھ کر سجدہ کرنے پر قادر نہیں، یا قیام و سجود کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں بیماری میں اضافہ یا شفا ہونے میں تاخیر یا ناقابل برداشت شدید قسم کا درد ہونے کا غالب گمان ہو، تو ان صورتوں میں کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے، البتہ کسی قابل برداشت معمولی درد یا کسی موہوم تکلیف کی وجہ سے فرض نماز میں قیام کو ترک کر دینا اور کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں۔ (۱)

اسی طرح جو شخص فرض نماز میں مکمل قیام پر تو قادر نہیں، لیکن کچھ دیر کھڑا ہو سکتا ہے، ایسے شخص کے لئے اتنی دیر کھڑا ہونا فرض ہے، اگرچہ کسی چیز کا سہارا لینا پڑے، اس

(۱) (من تعذر علیہ القيام) ای کله (لمرض) حقیقی وحدہ ان يلحقه بالقيام ضرر به يفتى (قبلها وفيها) أي الفريضة (او) حکمی بان (خاف زيادته أو بطلان برئه بقيامه أو دوران رأسه أو وجد لقيامه الماشديدا) (صلى قاعدا) ... (كيف شاء) ... برکوع وسجود وان قدر على بعض القيام، ولو تمكن على عصا أو حائط (قام) (لزو ما بقدر ما يقدر ولو قدر آية أو تكبيرة على المذهب لان البعض معتبر بالكل (وان تعذرا) ليس تعذرهما شرطاً بل تعذر السجود كاف لا القيام أوما ... قاعدا الدر مع الرد: ۹۵/۲ - ۹۸. باب صلاة المريض، ط: سعيد. عن عمران بن حصين أنه سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن صلاة الرجل قاعداً، فقال: صلاته قائماً أفضل من صلاته قاعداً، وصلاته قاعداً، على النصف من صلاته قائماً. وصلاته نائماً على النصف من صلاته قاعداً. سنن أبي داود: ۱/۱۳۷، كتاب الصلاة، باب في صلاة القاعد، ط: مير محمد. وكذلك إذا خاف زيادة المرض أو إبطاء البرء بالقيام أو دوران الرأس كذا في التبيين، أو يجد وجعاً لذلك فان لحقه نوع مشقة لم يجز ترك ذلك القيام، كذا في الكافي. هندية: ۱/۱۳۶، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية، البحر (۲/۱۱۲) باب صلاة المريض، ط: سعيد. و (۲/۹۸) ط: رشيدية.

کے بعد وہ بقیہ نماز زمین یا کرسی پر بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔ (۱)

☆..... جو شخص زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہیں، تو ایسے شخص پر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں سامنے میز رکھ کر اس پر پیشانی رکھ کر سجدہ کرنا ضروری نہیں، صرف اشارہ سے رکوع اور سجدہ کرے، اور سجدہ کے اشارہ میں رکوع کے اشارہ سے زیادہ جھکے۔ (۲)

☆..... جو شخص زیادہ دیر کھڑے ہونے پر قادر نہیں، البتہ رکوع اور سجدہ کر سکتا ہے، تو ایسا شخص نماز کھڑے ہو کر شروع کرے، اور جتنی دیر تک کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے اتنی دیر تک کھڑا ہو کر نماز پڑھے، پھر اس کے بعد کرسی پر بیٹھ کر بقیہ نماز مکمل کر سکتا ہے، البتہ یہ شخص چونکہ زمین پر سجدہ کرنے پر قادر ہے لہذا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں سامنے کوئی میز وغیرہ رکھ کر اس پر سجدہ کرے، صرف اشارہ سے سجدہ کرنا کافی

(۱) ولو كان قادراً على بعض القيام دون تمامه يؤمر بان يقوم قدر ما يقدر حتى اذا كان قادراً على ان يكبر قائماً ولا يقدر على القيام للقراءة او كان قادراً على القيام لبعض القراءة دون تمامها يؤمر بان يكبر قائماً ويقراً قدر ما يقدر عليه قائماً ثم يقعد اذا عجز قال شمس الانمة الحلواني رحمه الله تعالى هو المذهب الصحيح ولو ترك هذا خفت ان لا تجوز صلاته كذا في الخلاصة، هندیہ: ۱/۱۳۶، کتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشیدیہ کوئٹہ، الدر المختار مع الرد: ۲/۹۷، باب صلاة المريض، ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۲/۱۱۲، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعید، و: ۲/۹۸، ط: رشیدیہ کوئٹہ، المحيط البرہانی: ۳/۴۷، الفصل الحادی والثلاثون في صلاة المريض، ط: ادارة القرآن کراچی.

(۲) وان عجز عن القيام والركوع والسجود وقدر على القعود يصلى قاعداً بايماء ويجعل السجود اخفض من الركوع. هندیہ: ۱/۱۳۶، کتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، البحر (۲/۲۰۰) باب صلاة المريض، ط: رشیدیہ کوئٹہ، الدر المختار مع الرد: ۲/۹۸، کتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعید کراچی.

ولا يرفع الى وجهه شيئاً يسجد عليه فانه يكره تحريماً. الدر المختار (قوله فانه يكره تحريماً)..... اقول هذا محمول على ما اذا كان يحمل الى وجهه شيئاً يسجد عليه، بخلاف ما اذا كان موضوعاً على الارض، يدل عليه ما في الذخيرة حيث نقل عن الاصل الكراهة في الاول، ثم قال فان كانت الوسادة موضوعة على الارض وكان يسجد عليها جازت صلاته، فقد صح ان ام سلمة كانت تسجد على مرفقة موضوعة بين يديها العلة كانت بها ولم يمنعها رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذلك، اه فان مفاده هذه المقابلة والاستدلال عدم الكراهة في الموضوع على الارض المرتفع، ثم رأيت القهستاني صرح بذلك، شامی: ۲/۹۸، باب صلاة المريض، ط: سعید کراچی.

نہیں ہوگا، اور سامنے کی میز اونچائی میں کرسی کے برابر ہو، اگر کرسی سے اونچی ہو تو ایک یا دو اینٹ سے زیادہ اونچی نہ ہو، اس سے زیادہ اونچی میز پر سجدہ کرنے سے نماز نہیں ہوگی۔ (۱)

☆..... جو شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر ہے لیکن کمزیا گھٹنے وغیرہ کی تکلیف کی وجہ سے رکوع اور زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو ایسا شخص کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے رکوع اور سجدہ کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔ (۲)

(۱) (قوله الا ان يجد قرة الارض) اقول : الحق التفصيل وهو انه ان كان ركوعه بمجرد ايماء الرأس من غير انحناء وميل الظهر، فهذا ايماء لا ركوع فلا يعتبر السجود بعد الايماء مطلقاً وان كان مع الانحناء كان ركوعاً معتبراً حتى انه يصح من المتطوع القادر على القيام فحينئذ ينظر ان كان الموضوع مما يصح السجود عليه كحجر مثلاً ولم يزد ارتفاعه على قدر لينة او لبنتين فهو سجود حقيقي فيكون راعياً ساجداً لا مومئاً حتى انه يصح اقتداء القائم به واذ اقدر في صلاته على القيام يتمها قائماً، وان لم يكن الموضوع كذلك يكون مومئاً فلا يصح اقتداء القائم به، واذ اقدر فيها على القيام استأنفها بل يظهر لي انه لو كان قادراً على وضع شئ على الارض مما يصح السجود عليه انه يلزمه ذلك لانه قادر على الركوع والسجود حقيقة، ولا يصح الايماء بهما مع القدرة عليهما بل شرطه تعذرهما كما هو موضوع المسألة، شامى: ۹۸/۲ - ۹۹، باب صلاة المريض، ط؛ سعيد.

(واراد باللينة) في قوله مقدار لبنتين (لينة بخارى وهى ربع ذراع) عرض ست اصابع فمقدار ارتفاع اللبتين المنصوبتين نصف ذراع طول اثنتى عشر اصبعاً وذكر في الخلاصة قال مشايخنا ان سجد على لينة جاز وعلى لبنتين لا يجوز ان كانت احديهما فوق الاخرى وان كانتا آجرتين يجوز لان الارتفاع قليل، وهو لا ينافى ما هتالان لينة بخارى على مقدار الآجرة على ما قررناه، حلبى كبير، ص: ۲۸۶، الخامس السجدة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، ويكره للمومئ ان يرفع اليه عوداً أو وسادة يسجد عليه فان فعل ذلك ينتظر ان كان يخفض رأسه للركوع ثم للسجود اخفض من الركوع جازت صلاته كذا في الخلاصة، ويكون مسياً هكذا في المضمرات وان كان لا يخفض رأسه لكن يوضع العود على جبهته لم يحز هو الاصح فان كانت الوسادة موضوعة على الارض وكان يسجد عليها جازت صلاته هندية: ۱۳۶/۱ كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية، رد المحتار، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ص: ۹۸/۲ ط: سعيد. البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ۳۰۰/۲ ط: رشيدية. المحيط البرهاني: ۳۳/۳، كتاب الصلاة الفصل الحادى والثلاثون فى صلاة المريض ط: ادارة القرآن.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

☆..... جو شخص رکوع اور زمین پر سجدہ کرنے پر قادر ہے لیکن زیادہ دیر تک پاؤں موڑ کر بیٹھنے پر قادر نہیں، تو ایسے شخص کے لئے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں، بلکہ کھڑے ہو کر نماز شروع کر کے رکوع اور سجدہ کے ساتھ نماز پوری کرنا ضروری ہے، (۱) البتہ دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ اور تشہد پڑھنے کے دوران پاؤں موڑ کر بیٹھنے کی بجائے چار زانو یا جس طرح سہولت ہو بیٹھ کر نماز پوری کر سکتا ہے۔ (۲)

☆..... جو شخص قیام، رکوع اور سجدہ پر قادر نہیں وہ شخص کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے رکوع اور سجدہ کر کے نماز ادا کر سکتا ہے۔ (۳)

☆..... اگر کوئی شخص گھریا مسجد میں انفرادی طور پر کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے، لیکن جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں کرسی کے بغیر نماز نہیں پڑھ سکتا، تو ایسا شخص گھر میں کھڑے ہو کر انفرادی طور پر نماز ادا کرے، مسجد کی جماعت میں شامل نہ ہو، کیونکہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا زیادہ سے زیادہ واجب ہے اور فرض نماز قدرت ہونے

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) قوله ولا يترفع الا من عذرو في الميسوط ومن علل فيه فقال التربع جلوس الجبابة فلهذا كره في الصلاة والصحيح ان الجلوس على الركبتين اقرب الى التواضع من التربع فهو اولى في حالة الصلاة الا عند العذر، الكفاية مع فتح القدير: ۱/ ۲۲۲ وفي نسخة ۱/ ۳۵۸، كتاب الصلاة باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، فصل ويكره للمصلي، ط: رشيدية، تبين الحقائق: ۱/ ۴۰۹، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد، البحر الرائق: ۲/ ۳۱، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط: رشيدية.

(۳) وان عجز عن القيام والركوع والسجود وقد رعى على القعود يصلي قاعدا بايماء ويجعل السجود اخفض من الركوع، هندية ۱/ ۱۳۶، كتاب الصلاة الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية، الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض ۲/ ۹۸-۹۷ ط: سعيد، البحر الرائق ۲/ ۱۹۹، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض ط: رشيدية.

وانظر الحاشية السابقة رقم ۱ ايضا في الصفحة السابقة.

کی صورت میں کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے، اور واجب ادا کرنے کے لئے فرض چھوڑنا جائز نہیں۔ (۱)

☆..... بعض لوگ قیام بھی کرتے ہیں، اور رکوع بھی کرتے ہیں، لیکن زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے پھر سجدہ اور جلسہ کرسی پر بیٹھ کر اشارے سے کرتے ہیں، ان کے بارے میں یہ حکم ہے کہ ایسے لوگ شروع سے کرسی یا زمین پر بیٹھ کر اشارہ سے رکوع اور سجدہ کر کے نماز پوری کریں، کچھ نماز کھڑے ہو کر اور کچھ نماز کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے پڑھنا بہتر نہیں، اگرچہ اس طرح بھی نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے۔ (۲)

واضح رہے کہ جو شخص سجدہ پر قادر نہیں اس سے قیام کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔

☆..... عذر کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت

(۱) المريض اذا صلى في بيته يستطيع القيام واذا خرج لا يستطيع اختلاف المشايخ رحمهم الله تعالى فيه المختار انه يصلى في بيته قائما وبه يفتي هندية ۱/ ۱۳۶، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية. البحر الرائق ۲/ ۱۹۹، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض ط: رشيدية، فلوان المريض اذا صلى في بيته يستطيع القيام، واذا خرج الى الجماعة لا يستطيع القيام، يصلى في بيته قائما قال شمس الانمة الاوز جندی: يخرج الى الجماعة لكن كبر قائما ثم يقعد ثم يقوم عند الركوع والاول اصح وبه يفتي. خلاصة الفتاوى ۱/ ۱۹۷ الفصل الحادى والعشرون في صلاة المريض، جنس آخر صلى المريض الى غير القبلة، ط: امجد اكيدى لاهور.

(۲) قوله بل تعذر السجود كاف نقله في البحر عن البدائع وغيرها وفي الذخيرة رجل بحلقه خراج ان سجد سال وهو قادر على الركوع والقيام والقراءة يصلى قاعدا يومئ ولو صلى قائما بر كوع وقعد، او ما بالسجود اجزاه والاول افضل لان القيام والركوع لم يشر عاقبة بنفسه بل يكون وسيلتين الى السجود، رد المحتار: ۲/ ۹۷، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى.

البحر الرائق: ۲/ ۲۰۰، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: رشيدية، تبين الحقائق: ۱/ ۳۸۸، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى. المحيط البرهاني: ۳/ ۲۷، كتاب الصلاة، الفصل الحادى والثلاثون في صلاة المريض، ط: ادارة القرآن كراچى.

میں کرسی کا پچھلا پایا صف کی لکیر پر رکھے تاکہ صف سیدھی رہے، اور دائیں بائیں بیٹھے ہوئے لوگوں سے آگے پیچھے نہ ہو جائے۔ (۱)

☆..... اگر کرسی میں چوڑائی کے اعتبار سے زیادہ حجم ہے لیکن کرسی کے دائیں بائیں کے لوگ کرسی سے متصل ہیں تو اس کو صف میں ”خلا“ نہیں کہا جائے گا، البتہ اگر کرسی کو صف کے کسی ایک کنارہ پر رکھا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔ (۲)

کرفیو کی حالت میں مسجد جانا

اگر فوج کرفیو کے اوقات میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں جانے سے نہیں روکتی، تو مسجد میں جانا ضروری ہے، ورنہ گھر میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کی جائے، قانون کی خلاف ورزی کرنا اور عزت و جان کو خطرے میں ڈالنا جائز نہیں۔ (۳)

کسوف کی حالت

☆..... ”کسوف“ سورج گرہن کو کہتے ہیں، یعنی سورج پر چاند کا سایہ ہو جانے

(۲، ۱) ویصف ای یصفہم الامام بان یا مرہم بذلک قال الشمنی : وینبغی ان یا مرہم بان یتراصوا ویسدوا الخلل ویسووا منا کبہم ویقف وسطا، الدر المختار مع الرد: ۵۲۸/۱، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی، البحر ۳۵۳/۱، باب الامامة، ط: سعید، ہندیہ: ۸۹، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الخامس فی بیان مقام الامام والمأموم، ط: رشیدیہ کوئٹہ، ”عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسوی صفوفنا حتی کانما یسوی بہا القداح، حتی رأی انا قد عقلنا عنہ ثم خرج یومافقام حتی کاد ان یکبر فرأی رجلا بادیصدرہ من الصف، فقال عباد اللہ لتسون صفوفکم اولی خالفن اللہ بین وجوہکم رواہ مسلم، مشکوٰۃ: ۹۷/۱، باب تسویة الصفوف، ط: قدیمی کراچی۔

(۳) قولہ او ظالم یخاف علی نفسه او ماله، رد المحتار: ۵۵۶/۱، کتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ط: سعید کراچی و ۲۰۳/۱، ط: رشیدیہ، ہندیہ: ۸۳، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الاول فی الجماعة، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔

سے اس کا کالانظر آنا۔ (۱)

☆..... کسوف کے وقت دو رکعت نماز پڑھنا مسنون ہے۔ (۲)

☆..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”سورج گرہن اللہ تعالیٰ کی قدرت

کی نشانی ہے، اس سے مقصود بندوں کو خوف دلانا ہے، پس جب تم اسے دیکھو تو نماز

پڑھو“۔ (۳)

(۱) قوله للشمس والقمر، لف ونشر مرتب قال في الحلية: والاشهر في السنة الفقهاء تخصيص الكسوف بالشمس والخسوف بالقمر وادعى الجوهرى انه الاصح وقيل هما فيهما سواء وفي القهستاني وقال ابن الاثير ان الاول هو الكثير المعروف في اللغة، رد المحتار: ۱۸۱/۲، كتاب الصلاة، باب الكسوف، ط: سعيد كراچی، البحر الرائق: ۱۶۶/۲، باب صلاة الكسوف، ط: سعيد كراچی، الكسوف: هو زوال ضوء الشمس كلا وبعضا، التعريفات الفقهية مجموعة قواعد الفقه، ص: ۴۴۳، ط: مير محمد كتب خانہ كراچی.

(۲) قلت ورجحه في البدائع للأمر بها في الحديث لكن في العناية ان العامة على القول بالسنية لانها ليست من شعائر الاسلام فانها توجب دعاء لكن صلاحها للنبي صلى الله عليه وسلم فكانت سنة والامر للندب، رد المحتار: ۱۸۳/۲، كتاب الصلاة، باب الكسوف، ط: سعيد كراچی، البحر الرائق: ۱۶۷/۲، باب صلاة الكسوف، ط: سعيدو: ۲۹۱/۲، ط: رشيدية كوئٹہ، ہندیہ: ۱۵۲/۱ - ۱۵۳، كتاب الصلاة، الباب الثامن عشر في صلاة الكسوف، ط: رشيدية كوئٹہ. تبیین الحقائق: ۵۴۷/۱، كتاب الصلاة، باب الكسوف، ط: سعيد كراچی.

(۳) عن ابی بكرة قال كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم فانكسفت الشمس فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم يجر رداءه حتى دخل المسجد فدخلنا فصلی بنار كعتين حتى انجلت الشمس فقال ان الشمس والقمر لا ينكسفان لموت احد واذ ایتموها فصلوا وادعوا حتى يكشف ما بكم، بخاری ۱۴۰/۱، ابواب الكسوف، باب الصلوة في كسوف الشمس، ط: قديمی كراچی. مسلم: ۲۹۵/۱، كتاب الكسوف، ط: قديمی كراچی، البحر الرائق: ۱۶۷/۲، باب صلاة الكسوف، ط: سعيد كراچی.

☆.....کسوف کی نماز پڑھنے کا وہی طریقہ ہے جو دوسرے نوافل کا ہے۔ (۱)

☆.....اگر حاضرین میں جامع مسجد کا امام موجود ہے، تو کسوف کی نماز جماعت

سے ادا کرنی چاہئے۔ (۲)

☆.....کسوف کی نماز کے لئے اذان اور اقامت نہیں ہے، اگر لوگوں کو

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے جمع کرنا مقصود ہو تو اعلان کر دیا جائے۔ (۳)

☆.....کسوف کی نماز میں وہ تمام شرائط معتبر ہیں جو جمعہ کے لئے معتبر ہیں البتہ

کسوف کی نماز میں خطبہ نہیں ہے۔ (۴)

☆.....کسوف کی نماز میں سورۃ بقرہ وغیرہ جیسی بڑی بڑی سورت پڑھنا اور رکوع

(۱) قوله يصلى ركعتين كالنفل امام الجمعة، بيان لمقدارها ولصفة ادائها امام مقدارها فذكر انها ركعتان وهو بيان لأقلها..... واما صفة ادائها فهي صفة أداء النفل من ان كل ركعة بركوع واحد وسجدة من ومن انه لا اذان له ولا اقامة ولا خطبة الخ البحر ۲/ ۱۶۷. باب صلاة الكسوف ط: سعيد، الدر مع الرد ۲/ ۱۸۲. باب الكسوف ط: سعيد.

(۲) قوله بيان للمستحب أى قوله يصلى بالناس بيان للمستحب وهو فعلها بالجماعة أى اذا وجد امام الجمعة والا فلا مستحب الجماعة بل تصلى فرادى اذا لا يقيمها غيره كما علمته، رد المحتار: ۲/ ۱۸۱. باب الكسوف، ط: سعيد. البحر الرائق: ۱/ ۱۶۷. كتاب الصلاة، باب صلاة الكسوف ط: سعيد و: ۲/ ۲۹۱. ط: رشيدية. تبين الحقائق: ۱/ ۵۳۷. كتاب الصلاة باب الكسوف. ط: سعيد.

(۳) بلا اذان ولا اقامة ولا جهر ولا خطبة وينادى الصلاة جامعة ليجتمعوا. الدر مع الرد: ۲/ ۱۸۲. كتاب الصلاة باب الكسوف ط: سعيد. البحر الرائق: ۲/ ۱۶۷. باب صلاة الكسوف. ط: سعيد. ورشيدية: ۲/ ۲۹۱. ط: رشيدية، فتح القدير: ۲/ ۵۲. باب صلاة الكسوف، ط: رشيدية.

(۴) ومافى السراج لابد من شرائط الجمعة الا الخطبة رده فى البحر عند الكسوف، الدر المختار مع رد المحتار: ۲/ ۱۸۱ - ۱۸۲. باب الكسوف. ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/ ۱۶۷. باب صلاة الكسوف، ط: سعيد و: ۲/ ۲۹۲. ط: رشيدية. فتح القدير: ۲/ ۵۲. باب صلاة الكسوف. ط: رشيدية.

اور سجدوں میں دیر کرنا یعنی لمبا لمبا رکوع اور سجدہ کرنا مسنون ہے۔ (۱)

☆..... اور قرأت آہستہ پڑھے۔ (۲)

☆..... نماز کے بعد امام دعا میں مصروف ہو جائے اور سب مقتدی آمین آمین

کہیں، جب تک کہ گرہن ختم نہ ہو جائے، ہاں اگر ایسی حالت میں سورج غروب ہو جائے، یا کسی نماز کا وقت آجائے، تو دعا کو ختم کر کے نماز میں مشغول ہو جائے۔ (۳)

کسوف کی نماز عصر کے بعد

کسوف کی نماز عصر کے بعد پڑھنا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ مکروہ وقت ہے، اگر

مکروہ اوقات میں کسوف ہو تو نماز کی بجائے صرف دعا میں مشغول رہنا چاہیے۔ (۴)

کسوف کی نماز میں قرأت آہستہ پڑھے۔

(۱) (قوله ويطيل فيها الركوع والسجود والقراءة، نقل ذلك في الشرنبلالية عن البرهان أي لورود الاحاديث المذكورة في الفتح وغيره بذلك قال القهستاني فيقرأ أي في الركعتين مثل البقرة وآل عمران . ردالمحتار: ۱۸۲/۲ . كتاب الصلاة، باب الكسوف، ط: سعيد كراچی . البحر الرائق: ۱۶۷/۲ . باب صلاة الكسوف ط: سعيد. و: ۲۹۱/۲، ط: رشيدية.

(۲) قوله ولا جهرو قال أبو يوسف يجهر وعن محمد روايتان جوهره، ردالمحتار: ۱۸۲/۲ . باب الكسوف . ط: سعيد كراچی . البحر الرائق: ۱۶۷/۲ . باب صلاة الكسوف . ط: سعيد: ۲۹۲/۲ . ط: رشيدية. تبیین الحقائق: ۱/۵۵۰ . كتاب الصلاة باب الكسوف . ط: سعيد.

(۳) ثم يدعوه بعد ما جالساً مستقبلاً القبلة أو قائماً مستقبلاً الناس والقوم يؤمنون حتى تنجلي الشمس كلها. الدر المختار مع الرد: ۱۸۲/۲ - ۱۸۳ . باب الكسوف ط: سعيد كراچی . البحر الرائق: ۱۶۸/۲ . باب صلاة الكسوف، ط: سعيد. ۲۹۲/۲ . ط: رشيدية. تبیین الحقائق: ۱/۵۵۱ . باب الكسوف ط: سعيد.

(۴) قوله في غير وقت مكروه لان النوافل لاتصلى في الاوقات المنهى عن الصلاة فيها وهذه نافلة جوهره..... وفي الحموى عن البرجندي عن الملقط اذا انكسفت بعد العصر أو نصف النهار دعوا ولم يصلوا. ردالمحتار: ۱۸۲/۲ . باب الكسوف . ط: سعيد كراچی . البحر الرائق: ۱۶۷/۲ . باب صلاة الكسوف ط: سعيد، و: ۲۹۱/۳ . ط: رشيدية كوئته. فتح التقدير: ۵۲/۲ . باب صلاة الكسوف . ط: رشيدية كوئته.

کسوف یعنی سورج گرہن کے وقت جو دو رکعت نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی ہے، اس میں قرأت آہستہ پڑھی جائے۔ (۱)

کعبہ

کعبہ کے اندر نماز پڑھنا جائز ہے، اور جس رخ پر بھی نماز پڑھنا چاہے پڑھ سکتے ہیں البتہ کعبہ کے اوپر چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں بے ادبی ہے۔ (۲)

کعبۃ اللہ کی چھت پر نماز پڑھنا

اگر کعبۃ اللہ کی چھت پر کھڑے ہو کر نماز پڑھی جائے گی تو کراہت کے ساتھ صحیح ہو جائے گی، کیونکہ جس مقام پر کعبۃ اللہ ہے وہ زمین اور اس کے برابر اوپر آسمان تک قبلہ ہے ”قبلہ“ کعبہ کی دیوار اور چھت پر محدود نہیں بلکہ ان چاروں دیواروں کے برابر آسمان تک قبلہ ہے، اس لئے اگر کوئی شخص ہوائی جہاز میں کعبۃ اللہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرے گا تو نماز ہو جائے گی۔

لیکن کعبۃ اللہ کی چھت پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی صورت میں کعبۃ اللہ کی بے احترامی ہوتی ہے، چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، اس لئے مکروہ

(۱) قوله ولا جهر وقال أبو يوسف بجهر وعن محمد روايتان جوهره . رد المحتار: ۱۸۲/۲ . باب الكسوف . ط: سعيد كراچی . البحر الرائق: ۱۶۷/۲ . باب صلاة الكسوف . ط: سعيد كراچی . و: ۲۹۲/۲ . ط: رشيدية كوئٹہ ، تبیین الحقائق: ۵۵۰/۱ . باب الكسوف ، ط: سعيد

(۲) ويصح فرض ونفل فيها وفوقها ولولا استرة لان القبلة عندنا هي العرصة والهواء الى عنان السماء وان كره الثاني للنهي وترك التعظيم . الدر المختار مع الرد: ۲۵۳/۲ . باب الصلاة في الكعبة ، ط: سعيد (قوله يصح فرض ونفل فيها) أي في جوفها . شامی: ۲۵۳/۲ . ط: سعيد ، حلبی كبير . ص: ۶۱۶ . فصل في مسائل شتى . ط: سهيل اكيلى لاهور ، البحر الرائق: ۳۵۰/۲ ، ۳۵۱ . باب الصلاة في الكعبة . ط: رشيدية كوئٹہ . تبیین الحقائق: ۵۹۷/۱ . كتاب الصلاة ، باب الصلاة في الكعبة . ط: سعيد .

تحریمی ہے۔ (۱)

کعبۃ اللہ کی تصویر

کعبۃ اللہ کی تصویر گھر میں رکھنا یا دیوار پر لٹکانا جائز ہے، اور اگر اس میں طواف کرنے والے یا نمازی وغیرہ کی تصویر ہے تو اس کو گھر میں لٹکانا صحیح نہیں ہوگا، جاندار کی تصویر کی وجہ سے رحمت کے فرشتے گھر میں داخل نہیں ہوں گے اور ایسی تصویر کی موجودگی میں وہاں نماز بھی مکروہ ہوگی، یعنی جو نماز پڑھی گئی ہے، ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن جتنا ثواب ملنا چاہیے اتنا نہیں ملے گا۔ (۲)

(۱) قوله هي العرصة والهواء اي لا البناء بدليل انه لو نقل الى عرصة اخرى صلى اليه لم يجز ولانه لو صلى على ابي قبيس جازت بالاجماع مع انه لم يصل الى البناء قوله وان كره الثاني اي الصلاة فوقها قوله للنهي لانها من السبع التي نهى عنها رسول الله ﷺ. الدر مع الر: ۲/۲۵۴. ط: سعيد. حلي كبير. ص: ۶۱۶ فصل في مسائل شتى، ط: سهيل. تبين الحقائق: ۱/۵۹۷. باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۶۳. كتاب الصلاة الباب الثالث في شروط الصلاة الفصل الثالث استقبال القبلة ط: رشديه كوئته. البحر: ۲/۲۰۰ باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد و ۲/۳۵۰، ۳۵۱، ط: رشديه.

(۲) عن ابي طلحة صاحب رسول الله ﷺ انه قال ان رسول الله ﷺ قال ان الملائكة لا تدخل بيتا فيه صورة قال بسرثم اشكی زيد فعندنا فاذا على بابہ ستر فيه صورة قال فقلت لعبيد الله الخولاني ربيب ميمونة زوج النبي ﷺ الم يخبرنا زيد عن الصور يوم الاول فقال عبيد الله الم تسمعه حين قال الا رقما في ثوب مسلم: ۲/۲۰۰. باب تحريم صورة الحيوان وتحريم اتخاذ ما فيه صورة الخ، ط: قديمي قوله وان يكون فوق رأسه اوبين يديه اوبعدانه صورة لحديث الصحيحين عنه صلى الله ﷺ لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة وفي المغرب الصورة عام في كل ما يصور مشبها بخلق الله تعالى من ذوات الروح وغيرها وقولهم ويكره التصوير المراد بها التماثيل فالحاصل أن الصورة عام والتماثيل خاص والمراد هنا الخاص فان غير ذی الروح لا يكره كالشجر. البحر الرائق: ۲/۲۷۷. باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط: سعيد و ۲/۴۸، ط: رشديه. الدر المختار مع رد المحتار: ۲/۶۳۸. باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط: سعيد. تبين الحقائق: ۱/۴۱۴. باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط: سعيد.

کعبۃ اللہ کی سمت پر نماز پڑھنے کی حکمت

۱..... قدیم زمانہ سے لوگوں میں یہ عادت جاری ہے کہ جب کسی امیر اور بادشاہ کی تعریف اور خوبی بیان کرتے ہیں تو پہلے اس کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں، پھر تعریف اور ثناء خوانی میں مشغول ہوتے ہیں اور نماز میں بھی یہی چیزیں ہیں کہ خیال و تصور میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو کر اللہ کی تعریف اور ثناء خوانی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

اور عبادت کی روح خشوع و خضوع ہے، اور یہ سکون اور اطمینان کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا، جب تک عبادت کرنے والا تمام چیزوں سے توجہ کو ہٹا کر صرف ایک متعین اور مقرر سمت کی طرف رخ نہیں کرے گا تب تک سکون اور اطمینان حاصل نہیں ہوگا، اس لئے نماز میں کعبۃ اللہ کی ایک خاص سمت مقرر ہوئی۔

۲..... ظاہر کو باطن کے ساتھ ایسا گہرا تعلق ہے کہ ظاہری طور پر ایک ہی سمت کو اختیار کرنے سے باطنی توجہ بھی ایک طرف ہو جاتی ہے، اس لئے نماز میں قبلہ کی سمت پر رخ کر کے کھڑا ہونا لازم ہے۔

۳..... دنیا کے تمام ایمانداروں کے ظاہری طور پر اتحاد اور اتفاق کے لئے ایک ہی قبلہ متعین اور مقرر ہونا ضروری ہے، جب عبادات کے باطنی انوار اور برکات حاصل کرنے کے لئے ایک ہی قبلہ کی طرف سب متفق ہو جائیں گے تو اس دل میں ایمانی نور پیدا ہونے میں عظیم الشان اثر پیدا ہوتا ہے جیسا کہ بہت ساری لائیں کسی مکان میں ایک ہی جگہ پر روشن کی جائیں تو اس سے بہت زیادہ روشنی حاصل ہوتی ہے اس لئے جمعہ اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا، جیسا کہ پانچ وقت نمازوں کی جماعتوں میں ایک محلہ کے لوگوں کا اتفاق اور اجتماع ہوتا ہے، اور جمعہ کی نماز میں ایک شہر کے لوگوں کا اتفاق ہوتا ہے، اور حج میں پوری دنیا کے لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے، اور اتفاق و اجتماع

سے عبادات کے انورات میں اضافہ ہوتا ہے، چونکہ پوری دنیا کے لوگوں کو ایک ہی مکان میں ہر وقت جمع ہونا مشکل ہے تو اس مکان کی سمت اور جہت کو اس مکان کے قائم مقام کر کے نماز میں اس کے استقبال کا حکم ہوا۔

۴..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے پوری دنیا میں عبادت کے جو طریقے رائج تھے ان میں شرک اور مخلوق کی عبادت کا بڑا جز شامل تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کے طریقوں کو شرک اور بت پرستی سے پاک صاف کر کے خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ایک واضح اور ممتاز مسلک اور راستہ مقرر کیا، اس وجہ سے پوری امت کے ظاہری رخ کو بھی ایک ہی سمت کی طرف کر دیا، اس سے روحانی طاقت میں مزید جان پڑتی ہے۔

اور تمام مسلمانوں کو یقین ہے کہ مکہ میں بیت اللہ کو توحید کے ایک بڑے واعظ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کیا، اور آخری زمانہ میں اسی نبی کی اولاد میں سے ایک زبردست کامل نبی مکمل شریعت لے کر ظاہر ہوا، اور اس نے اس پہلے نبی کی تلقین و تعلیم کو پھر زندہ اور کامل کیا، جب نماز میں بیت اللہ کی طرف رخ کرتے ہیں تو یہ تمام تصورات آنکھوں کے سامنے آ جاتے ہیں، اور اس مصلح عالم کی تمام خدمات اور جانفشانیاں جو اس نے اللہ تعالیٰ کے دین کی سر بلندی کے لئے انجام دیں یاد آ جاتی ہیں۔

۵..... اگر کوئی شخص کسی مکان کی طرف جاتا ہے تو مکان میں رہنے والا مکین مقصود ہوتا ہے، اور اس کے ادب و احترام کرنے کو مکان میں رہنے والوں کا ادب اور احترام سمجھا جاتا ہے، جیسے اگر کسی تخت نشین کے تخت کی طرف جھک کر سلام کریں تو وہ تخت کو سلام کرنا مقصد نہیں ہوتا بلکہ تخت والے کو سلام کرنا مقصد ہوتا ہے، چنانچہ ”بیت اللہ“ کے لفظ میں اس جانب اشارہ ہے کہ گھر مقصد نہیں بلکہ گھر والا مقصد ہے۔

(احکام اسلام عقل کی نظر میں مع تغیر ص ۵۳-۵۴)

کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھنا

☆..... جیسا کہ کعبہ شریف کے باہر اس کے محاذات پر نماز پڑھنا درست ہے، ویسا ہی کعبہ شریف کے اندر بھی نماز پڑھنا درست ہے، کعبۃ اللہ کے اندر جس طرف بھی رخ کر کے نماز پڑھے گا نماز ہو جائے گی، کیونکہ اندر چاروں طرف قبلہ ہے، جس طرف بھی منہ کیا جائے گا کعبہ ہی کعبہ ہے۔ (۱)

☆..... ہاں جب ایک طرف منہ کر کے نماز شروع کی جائے گی، تو پھر نماز کی حالت میں دوسری طرف پھر جانا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

☆..... اور کعبۃ اللہ کے اندر نفل سنت اور فرض تمام نمازیں پڑھنا جائز ہے۔ (۳)

☆..... کعبہ کے اندر تنہا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے، اور کعبۃ اللہ کے اندر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں امام اور مقتدیوں کا منہ ایک ہی طرف

(۱) (قوله صح فرض ونفل فيها وفوقها، لانه ﷺ صلى في جوف الكعبة يوم الفتح ولانها صلاة استجمعت شرائطها لوجود استقبال القبلة لان استيعابها ليس بشرط. البحر الرائق: ۲/۲۰۰. باب الصلاة في الكعبة ط: سعيد و: ۲/۳۵۰، ط: رشيدية. تبين الحقائق: ۱/۵۹۷ باب الصلاة في الكعبة ط: سعيد، رد المحتار: ۲/۲۵۴، كتاب الصلاة، باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد. بدائع الصنائع: ۱/۳۱۴، كتاب الصلاة، فصل في شرائط الاركان، ط: دار احياء التراث العربى.

(۲) وانما يتعين الجزاء قبله له بالشروع في الصلاة والتوجه اليه ومتى صار قبله فاستدبر وغيره لا يكون مفسداً، وعلى هذا ينبغي انه لو صلى ركعة الى جهة اخرى لم يصح لانه صار مستدبراً للجهة التي صارت قبله في حقه بيقين بلا ضرورة. رد المحتار: ۲/۲۵۴، باب الصلاة في الكعبة ط: سعيد، بدائع الصنائع: ۱/۳۱۴، كتاب الصلاة، فصل في شرائط الاركان، ط: دار احياء التراث العربى.

(۳) يصح فرض ونفل فيها وفوقها، الدوا المختار مع الرد: ۲/۲۵۴، باب الصلاة في الكعبة. ط: سعيد، البحر الرائق: ۲/۲۰۰ باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد و: ۲/۳۵۰، ط: رشيدية كوئله. تبين الحقائق: ۱/۵۹۷، باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد، بدائع الصنائع: ۱/۳۱۴، كتاب الصلاة، فصل في شرائط الاركان، ط: دار احياء التراث العربى.

ہونا شرط نہیں، کیونکہ وہاں ہر طرف قبلہ ہے، البتہ مقتدیوں کے لئے امام سے آگے بڑھ کر کھڑا ہونا صحیح نہیں، اس صورت میں امام سے آگے بڑھ کر کھڑے ہونے والے مقتدیوں کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔ (۱)

☆..... اگر کعبۃ اللہ کے اندر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں مقتدی کا منہ امام کے منہ کے سامنے ہو تب بھی نماز کراہت کے ساتھ صحیح ہو جائے گی۔ کیونکہ آگے بڑھنا اس صورت میں کہا جاتا ہے کہ جب امام اور مقتدی دونوں کا منہ ایک ہی طرف ہو اور مقتدی امام سے آگے ہو، البتہ اس صورت میں امام کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی وجہ سے نماز مکروہ ہوگی، کیونکہ کسی آدمی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے، اگر درمیان میں کوئی چیز حائل ہوگی تو مکروہ نہیں ہوگی۔ (۲)

کلام کرنا

نماز کی حالت میں کلام یعنی بات چیت کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اور ”کلام“ کی وجہ سے نماز فاسد ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ کلام میں کم سے کم دو حرف

(۱) منفرداً أو بجماعة وان اختلف وجوههم في التوجه الى الكعبة الا اذا جعل قفاه الى وجه امامه فلا يصح اقتداءه لتقدمه عليه، الدرر المعين: ۲/ ۲۵۴، باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد، حلی کبیر ص: ۶۱۶، فصل فی مسائل شتی، ط: سهیل اکیڈمی، البحر الرائق: ۲/ ۲۰۰ باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد، و: ۲/ ۳۵۱، ط: رشیدیة.

(۲) قوله ويكره جعل وجهه لوجهه بلا حائل، قال في شرح الملتقى لانه لا يشبه عبادة الصورة، وفي القهستاني عن الجلابي وينبغي أن يجعل بينه وبين الامام سترة بأن يعلق نطعا أو ثوبا "ط" أى ليمنع عن المواجهة، رد المحتار: ۲/ ۲۵۴، باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد، حلی کبیر ص: ۶۱۶، فصل فی مسائل شتی، ط: سهیل اکیڈمی، البحر الرائق: ۲/ ۲۰۰، باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد، و: ۲/ ۳۵۱، ط: رشیدیة.

ہوں، یا ایک ایسا حرف ہو جس کا معنی سمجھ میں آتا ہو۔ (۱)

کلام کی پانچ قسمیں

کلام یعنی بات چیت کی پانچ قسمیں ہیں:

۱..... کسی آدمی کو مخاطب کر کے بات کرنا، یہ ہر حال میں نماز کو فاسد کر دیتی ہے خواہ قصد آہو یا بھول سے، عربی زبان میں ہو یا عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں، وہ لفظ قرآن مجید میں ہو یا قرآن مجید میں نہ ہو، ہر صورت میں نماز کو فاسد کر دیتی ہے، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔ (۲)

مثلاً: کوئی شخص یہ سمجھ کر کہ میں نماز میں نہیں ہوں یا اور کسی دھوکہ میں آ کر کسی آدمی سے بات کرے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۳)

(۱) یفسدھا التکلم هو النطق بحرفین أو حرف مفہم کع وق امرأ۔ الدر المختار مع رد المحتار: ۶۱۳/۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا۔ ط: سعید۔ ہندیہ: ۹۸/۱، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الاول فیما یفسدھا ط: رشیدیہ۔ البحر الرائق: ۲/۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید و ۳/۲، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔ حلبی کبیر، ص: ۴۳۴، فصل فیما یفسد الصلاة۔ ط: سہیل اکیڈمی لاہور۔

(۲) اذ اتکلم فی صلاتہ ناسیا او عامدا خاطئا او قاصدا قلیلا او کثیرا تکلم لا صلاح صلاتہ بأن قام الامام فی موضع القعود فقال له المقتدی اقعدا وقعد الامام فی موضع القيام فقال له المقتدی: قم، او لا لصلاح صلاتہ ویكون الکلام من کلام الناس استقبل الصلاة عندنا الحديث عائشة رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ ﷺ قال من قاء اور عف فی صلاتہ فلینصرف ولیتوضأ ولین علی صلاتہ مالم یتکلم و هذا قد تکلم فلا ینبئ لظاهر هذا الحديث۔ المحيط البرہانی: ۱۳۶/۲، الفصل الخامس فی بیان ما یفسد الصلاة وما لا یفسد، ط: ادارة القرآن کراچی۔ ہندیہ: ۹۸/۱، کتاب الصلاة الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔ البحر الرائق: ۲/۲، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید و ۳/۲، ط: رشیدیہ۔ شامی: ۶۱۳/۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی۔

(۳) اذ اتکلم فی صلاتہ ناسیا او عامدا، خاطئا او قاصدا، المحيط البرہانی: ۱۳۶/۲، کتاب الصلاة، الفصل الخامس فی بیان ما یفسد الصلاة وما لا یفسد، ط: ادارة القرآن کراچی۔ ہندیہ: ۹۸/۱، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: رشیدیہ کوئٹہ، البحر الرائق: ۲/۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: رشیدیہ و ۲/۲، ط: سعید۔ شامی: ۶۱۳/۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی۔

۲..... نماز کی حالت میں کسی آدمی سے کہے کہ ”اُقْتُلِ الْحَيَّةَ“ (سانپ کو مار ڈال) یا بجلی کا بٹن بند کر دے، یا پنکھا چالو کر دے، یا چولہا بند کر دے، یا دروازہ بند کر دے یا مائیک (Mike) بند کر دے وغیرہ تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۱)

۳..... نماز کی حالت میں کسی سے کہے کہ پڑھو، تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

۴..... ایک آدمی کا نام ”یحییٰ“ ہے نماز کی حالت میں اس سے کہے کہ ”یا یحییٰ خذ الكتاب“ (اے یحییٰ کتاب لے لو) یا کسی آدمی کا نام موسیٰ ہے اس سے کہے کہ ”یا موسیٰ“ (اے موسیٰ) یا کسی سے کہے ”اقرا“ (پڑھو) یہ تمام الفاظ قرآن مجید کے ہیں، اس کے باوجود کسی کو مخاطب کر کے کہنے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر کسی نے نماز کی حالت میں کسی کو سلام کیا، یا کسی کے سلام کا جواب دیا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، اسی طرح اگر دوسرے آدمی کی چھینک کے جواب میں ”یرحمک اللہ“ (یعنی اللہ تم پر رحم کرے) کہے یا اچھی خبر سن کر ”الحمد للہ“ کہے یا اسی طرح اور کوئی لفظ زبان سے نکل جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ کا نام سن کر ”جَلَّ جَلَالُهُ“ کہے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر درود شریف پڑھے تب بھی نماز فاسد ہو جائے گی، بشرطیکہ ان الفاظ سے جواب دینا مقصد ہو۔

خلاصہ یہ کہ جب نماز کے دوران کسی آدمی کو مخاطب بنا کر بات کی جائے گی تو نماز

(۱) (وقوله او الخطاب ، هذ امفسد بالاتفاق . شامی : ۱ / ۶۲۱ ، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها .

فاسد ہو جائے گی خواہ کسی قسم کی بھی بات ہو، اور کسی بھی حالت میں ہو۔ (۱)

(۲) دوسری قسم، کسی جاتور کو مخاطب کر کے بات کرنا، اس سے بھی نماز فاسد

ہو جاتی ہے۔ (۲)

(۳) تیسری قسم، خود بخود بات کرنا اس سے بھی نماز فاسد ہو جاتی ہے، بشرطیکہ

عربی لفظ نہ ہو، اور ایسا نہ ہو جو قرآن مجید میں وارد ہوا ہو، اور اگر عربی لفظ ہے اور قرآن مجید

میں وہ لفظ موجود ہے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔ مثلاً اپنی چھینک کے جواب میں

”الحمد لله“ کہے یا اس قسم کا کوئی اور لفظ زبان سے نکل جائے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، اور

اگر کوئی لفظ کسی شخص کا تکیہ کلام ہے، تو اس کے کہنے سے بھی نماز فاسد ہو جائے گی، اگرچہ وہ

(۱) (او الخطاب، قوله لمن اسمه يحيى او موسى) يابحيي خذ الكتاب بقوة او و ماتلك
بيمينك يا موسى مخاطبا لمن اسمه ذ لك او لمن بالباب ومن دخله كان امنا [فرع] سمع اسم
الله تعالى فقال جل جلاله او النبي ﷺ فصلی عليه او قراءة الامام فقال صدق الله ورسوله تفسد
ان قصد جوابه . الدر المختار مع الرد: ۱ / ۶۲۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط: سعيد، حلی
کبیر ص ۴۳۶، فصل فيما يفسد الصلاة ط: سهیل . قال رحمه الله جواب عا طس بیر حمک
الله لانه یجرى فی مخاطبات الناس فصار کما لو قال اطال الله بقائک فكان من کلامهم تبیین:
الحقائق: ۱ / ۳۹۲، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط: سعيد کراچی . البحر
الرائق: ۲ / ۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط: سعيد و: ۲ / ۸، ط: رشیدیة.

(۲) واذا اساق الدابة بقول هلاوز جر الكلب فقال ”هر“ يقطع عندهما ايضا لانه حروف مهجاة
وان ساقها بما ليس له حروف مهجاة لا يقطع عندهما على ما ذكره شمس الانمة . المحيط
البرهانی: ۲ / ۱۵۲، الفصل الخامس فی بیان ما يفسد الصلاة وما لا يفسد . ط: ادارة القرآن
کراچی . الدر المختار مع الرد: ۱ / ۶۱۳، ۶۲۱، کتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره
فيها ط: سعيد کراچی . حلی کبیر، ص: ۴۳۶، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی
لاهور، ہندیہ ۱ / ۱۰۱، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول
فيما يفسد الصلاة، ط: رشیدیة.

قرآن مجید میں موجود ہو مثلاً ”نعم“ کسی آدمی کا تکیہ کلام ہے، تو نماز کے دوران ”نعم“ کہنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اگرچہ یہ لفظ قرآن مجید میں موجود ہے۔ (۱)

(۲) چوتھی قسم، ذکر اور دعا۔

اگر ذکر اور دعا عربی الفاظ میں نہیں، یا عربی الفظ میں ہیں مگر وہ الفاظ قرآن مجید اور احادیث میں موجود نہیں، اور اس کا اللہ کے علاوہ کسی اور سے طلب کرنا حرام نہیں، تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی مثلاً کوئی شخص نماز کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ ”اللَّهُمَّ اعْطِنِي الْمِلْحَ“ (اے اللہ مجھے نمک عنایت فرما) یا ”اللَّهُمَّ زَوِّجْنِي فَلَانَةً“ (اے اللہ میرا نکاح فلاں عورت سے کر دے) یہ دعائیں قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں نہیں ہیں، اور ان کا طلب کرنا اللہ کے علاوہ کسی اور سے منع نہیں ہے، تو نماز کے دوران ایسے الفاظ سے دعا کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، ہاں اگر قرآن مجید یا احادیث میں کوئی دعا موجود ہے اور اس کا طلب کرنا اللہ کے علاوہ کسی اور سے منع ہے، تو ایسی دعا سے نماز فاسد نہیں ہوگی، اگرچہ بے موقع پڑھی جائے مثلاً رکوع یا سجدوں میں پڑھی جائے تب بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۲)

(۱) ولو جرى على لسانه نعم او آرى ان كان يعتادها في كلامه تفسد لانه من كلامه، وإلا لا، لانه قرآن. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۲۳، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی، حلبی كبر، ص: ۴۵۲، فصل في ما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاہور، ہندیہ: ۱/ ۱۰۰، كتاب الصلاة، الباب السابع في ما يفسد الصلاة وما يكره فيها. الفصل الاول في ما يفسدها، ط: رشیدیہ کوئٹہ.

قوله لانه من كلامه، بدليل الاعتیاد (قوله لانه قرآن) هذا ظاهر في نعم وكذا في آرى على رواية ان القرآن اسم للمعنى اما على رواية انه اسم للنظم والمعنى فلا. شامی: ۱/ ۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد

(۲) بالادعية المذكورة في القرآن والسنة لا بما يشبه كلام الناس، اضطرب فيه كلامهم

۵..... پانچویں قسم، لقمہ دینا، یعنی کسی کو قرآن مجید غلط پڑھنے پر آگاہ کرنا، یہ مقتدی کے لئے اپنے امام کو دینا درست ہے اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر لقمہ دینے والا مقتدی اور لقمہ دینے والا اس کا امام نہ ہو تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۱)

کلمہ طیبہ بلند آواز سے پڑھنا

فرض نماز کے بعد ہلکی آواز سے کلمہ طیبہ پڑھنا جائز ہے، البتہ فرض نماز کے بعد خاص کیفیت کے ساتھ بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھنا منع ہے تاکہ دیگر نمازی اور ذکر کرنے

— ولا سيما المصنف والمختار كما قاله الحلبي ان ما هو في القرآن اوفى الحديث لا يفسد وماليس في احدهما ان استحالة طلبه من الخلق لا يفسد والا يفسد لو قبل قدر التشهد. الدر المختار مع الرد: ۵۲۳، ۵۲۴ (قوله والا يفسد) مثل اللهم ارزقني بقلا وقتاء وعدسا وبصلا وارزقني فلانة. شامی: ۵۲۴/۱، فصل في بيان تأليف الصلاة الى انتهائها، مطلب في خلف الوعيد وحكم الدعاء بالمغفرة للكافر ولجميع المؤمنين، ط: سعيد، كراچی، و: ۶۱۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد حلبي كبير، ص: ۴۴۷، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، البحر: ۳/۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۷۳، فصل في بيان سننها ط: قديمى. وتكره قراءة القرآن فى الركوع والسجود والتشهد باجماع الائمة الاربعة لقوله عليه الصلاة والسلام نهيت ان أقرأ القرآن راكعا أو ساجدا رواه مسلم، شامی: ۵۲۴/۱، ط: سعيد.

(۱) وفتحہ علی غیر امامہ الا اذا اراد التلاوة وكذا الاخذ الا اذا تذكر فتلا قبل تمام الفتح بخلاف فتحه على امامه فانه لا يفسد مطلقاً لفتح وأخذ بكل حال، الدر المختار مع رد المحتار: ۶۲۲/۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. حلبي كبير، ص: ۴۴۰، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، البحر الرائق: ۶/۲، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی.

والوں کو تکلیف نہ ہو۔ (۱)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بلند آواز سے جو کلمہ طیبہ پڑھنا ثابت ہے وہ امت کو تعلیم دینے کی غرض سے تھا ورنہ اور وظیفہ کے طور پر نہ تھا۔

کم عمر

کم عمر بچوں کے لئے کوئی ستر نہیں ہے، چاہے لڑکا ہو یا لڑکی دونوں کا حکم برابر ہے، اور کم عمر بچوں سے مراد چار سال یا اس سے کم عمر کا بچہ ہے، ایسے بچوں کے جسم کو دیکھنا اور ہاتھ لگانا جائز ہے، اس عمر سے آگے جب تک دیکھنے سے بُرا خیال پیدا نہیں ہوتا ہے، تب تک بچے کا ستر صرف اس کی آگے اور پیچھے کی شرم گاہ ہے، لیکن اگر وہ اس حال کو پہنچ جائے کہ اس کو دیکھنے سے بُرا خیال پیدا ہوتا ہے تو اس کا ستر نماز اور نماز سے باہر بالغ مرد اور

(۱) باب الذکر بعد الصلاة فيه حديث ابن عباس رضي الله عنهما قال كنا نعرف انقضاء صلوة رسول الله ﷺ بالتكبير وفي رواية ان رفع الصوت بالذکر حين ينصرف الناس من المكتوبة على عهد النبي ﷺ وانه قال ابن عباس رضي الله عنهما كنت اعلم اذ انصرفوا بذکر لک اذ سمعته هذا دليل لما قاله بعض السلف انه يستحب رفع الصوت بالتكبير والذکر عقب المكتوبة وممن استحبه من المتأخرين ابن حزم الظاهري ونفل ابن بطلال واخرون ان اصحاب المذاهب المتبوعة وغيرهم متفقون على عدم استحباب رفع الصوت بالذکر والتكبير وحمل الشافعي رحمه الله تعالى هذا الحديث على انه جهر وقتا يسيرا حتى يعلمهم صفة الذکر لانهم جهروا دائما قال فاختار للامام والمأموم يذکر الله تعالى بعد الفراغ من الصلاة ويخفيان ذلک الا ان يكون اماما يريد ان يتعلم منه في جهر حتى يعلم انه قد تعلم منه ثم يسر او حمل الحديث على هذا الصحيح لمسلم مع شرحه الكامل للنواوي: ۲/۱، کتاب المساجد، باب الذکر بعد الصلاة ط: قديمي.

(قوله ورفع صوت بذكر الخ) ... وفي حاشية الحموي عن الامام الشعراني اجمع العلماء سلفا وخلفا على استحباب ذكر الجماعة في المساجد وغيرها الا ان يشوش جهرهم على نائم او مضطرب او قاري، شامی: ۲/۲۶۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها. مطلب في رفع الصوت بالذکر، ط: سعيد، و: ۳۹۸/۲، کتاب الحظر والاباحة، فصل في البيع، ط: سعيد. مجموعة رسائل اللكنوي رحمة الله عليه سباحة الفكر في الجهر بالذکر: ۳/۳۲، الباب الاول في حكم الجهر بالذکر، ط: ادارة القرآن كراچی.

عورت کے ستر کی مانند ہے۔ (۱)

کن آنکھیوں سے دائیں بائیں دیکھنا

نماز کے دوران کن آنکھیوں سے دائیں بائیں دیکھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی

لیکن نماز کے دوران ایسا کرنا مناسب نہیں، اس لئے اس سے پرہیز کرنا چاہیئے، (۲) اور

قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ پر اور رکوع میں دونوں قدموں پر اور سجدے میں ناک کے

سرے پر اور بیٹھنے کی حالت میں گود پر نظر ہونی چاہیئے، یہی سنت ہے۔ (۳)

کندھوں سے بال بڑھا کر رکھنے والوں کی نماز

جن مردوں نے بال کندھوں سے بڑھا کر رکھے ہوئے ہیں، ان کی نماز ہو جاتی

(۱) وفی السراج : لا عورة للصغير جدا، ثم مادام لم يشته فقبل ودبر، ثم تغلظ الى عشرين، ثم كبالغ، الدر المختار مع الرد. (قوله لا عورة للصغير جدا، وكذا الصغيرة كما في السراج، فيباح النظر والمس كما في المعراج، قال ح: وفسره شيخنا بابتين اربع فمادونها، ولم ادركم عزاء آه اقول: قد يؤخذ مما في جنائز الشرنبلالی ونصه: واذا لم يبلغ الصغير والصغيرة حد الشهوة يغسلهما الرجال والنساء، وقدره في الاصل بان يكون قبل ان يتكلم (قوله ثم تغلظ) قيل المراد انه يعتبر الدبر وما حوله من الاليتين، والقيل وما حوله يعني انه يعتبر في عورته ما غلظ من الكبير ويحتمل انهما قيل ذلك من المخفف فالنظر اليهما عند عدم الاشتاء اخف اليهما من النظر بعد، وليحرر، (قوله ثم كبالغ) اي عورته تكون بعد العشرة كعورة البالغين، وفي النهر: كان ينبغي اعتبار السبع لامرهما بالصلاة اذا بلغا هذا السن، الخ، شامی: ۱/ ۳۰۷-۳۰۸، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر الى وجه الامر، ط: سعيد كراچی، البحر الرائق: ۱/ ۲۷۰، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۲) ويكره الالتفات بوجهه كله او بعضه للنهي وبصره يكره تنزيها. الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۶۴۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی، البحر الرائق: ۳/ ۲۱، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی، هندية: ۱/ ۱۰۶، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: رشيدية.

(۳) نظره الى موضع سجوده حال قيامه والى ظهر قدميه حال ركوعه والى اربعة انفه حال سجوده والى حجره حال قعوده والى منكبيه الايمن والايسر عند التسليم الاولى والثانية لتحصيل الخشوع، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۳۷۷-۳۷۸، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچی، التاتارخانية: ۱/ ۵۲۹، فصل في بيان آداب الصلاة، ط: ادارة القرآن كراچی، هندية: ۱/ ۷۲-۷۳، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة، وآدابها وكيفيةها، ط: رشيدية كوثنه.

ہے مگر ایسے بال رکھنا جس سے غیر مسلم یا فساق و فجار سے مشابہت پیدا ہو، جائز نہیں۔ (۱)

کنکری

نماز کی حالت میں سجدے کے مقام سے کنکری ہٹانا مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر کنکری ہٹائے بغیر سجدہ کرنا بالکل ممکن ہی نہ ہو تو پھر ہٹانا مکروہ نہیں ہوگا، اور اگر ہٹائے بغیر مسنون طریقے سے سجدہ کرنا ممکن نہ ہو تو ایک مرتبہ ہٹا دے اس سے زیادہ نہیں، تاہم نہ ہٹانا بہتر ہے۔ (۲)

کوٹ

اگر کوٹ پاک ہے تو اس میں نماز ہو جاتی ہے لیکن ایسے لباس سے پرہیز کر لینا

(۱) وحاصلہ ان الطویل منه یصل الی المنکبین وغیرہ الی شحمة الاذنین، ویمكن ان یکون المعنی متھیافی بعض الاوقات الی منکبیه، جمع الوسائل فی شرح الشمانل: ۸۲/۱، باب ماجاء فی شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ط: ادارة تالیفات اشرفیہ ملتان۔
عنه (ابن عمر رضی اللہ عنہما) قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تشبه بقوم فهو منهم، مشکوٰۃ ص ۳۷۵، کتاب اللباس، الفصل الثانی، ط: قدیمی قال علی القاری ای من شبه نفسه بالكفار مثالی اللباس وغیرہ او بالفساق او بالفجار او باهل التصوف الصلحاء الابرار فهو منهم ای فی الاثم او الخیر عند اللہ تعالیٰ، مرقاة المفاتیح: ۸/۱۵۵، کتاب اللباس، الفصل الثانی، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔

(۲) ولا یقلب الحصالانہ نوع عبث الا ان لا یمکنہ من السجود فیسویہ مرة لقوله علیہ السلامرة یا اباذروا الافذر ولا ان فیہ اصلاح صلاتہ، ہدایۃ: ۱/۱۳۳، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، فصل فی مکروہات الصلاة، ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۲/۳۵، باب ما یفسد الصلاة، وما یکرہ فیہا، ط: دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان و: ۲/۲۰، ط: سعید کراچی، وقلب الحصال للنہی الاللسجودہ التام فی رخص مرة وترکھا اولی، الدر مع الرد: ۱/۶۲۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید۔

(۱)۔ چاہئے۔

کو لھے پر ہاتھ رکھنا

نماز کی حالت میں کو لھے پر ہاتھ رکھنا مکروہ تحریمی ہے، یعنی نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، باقی ثواب پورا نہیں ملے گا۔ (۲)

کوما

”قوما“ کے عنوان کو دیکھیں۔

کون سی دعا قبول ہوتی ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی دعا قبول ہوتی ہے۔ آپ ﷺ

(۱) شروط الصلوة: ہی ستة طهارة بدنه من حدث وخبث و ثوبه و كذا ما يتحرك بحر كته، الدر المختار، (قوله و ثوبه، اراد ما لا يمس البدن فدخل القلنسوة والخف والنعل (قوله و كذا ما) ای شئی متصل به يتحرك بحر كته كمنديل طرفه على عنقه وفي الاخر بنجاسة مانعة ان تحرك موضع النجاسة بحركات الصلاة منع والا، بخلاف ما لم يتصل كبساط طرفه نجس وموضع الوقوف والجهة ظاهر فلا يمنع مطلقا، الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۳۰۱ - ۳۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱/ ۲۶۶ - ۲۶۷، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۱۳، فصل فى شرائط الاركان، ط: سعيد كراچى.

(۲) ويكره ان يضع يده على خاصرته، هندية: ۱/ ۱۰۶، الفصل الثانى فيما يكره فى الصلوة ومالا يكره، ط: بلوچستان بك ڈپو، شامى: ۱/ ۶۳۲ - ۶۳۳، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى. (و كره عبثه بشوبه وبدنه وقلب الحصى لا للسجود مرة و فرقة الاصابع والتخصر..... (التخصر): وهو وضع اليد على الخاصرة وهى مافوق الططفة والشراسيف، البحر الرائق: ۲/ ۳۳ - ۳۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹہ. و: ۲/ ۱۹، ط: سعيد كراچى.

نے ارشاد فرمایا کہ رات کے آخری حصہ کی، فرض نماز کے بعد کی دعا قبول ہوتی ہے۔ (۱)

کھادوالی گھاس

گوبر وغیرہ کی کھادوالی گھاس پر نماز پڑھنا صحیح نہیں کیونکہ وہ جگہ ناپاک ہے، (۲) ہاں اگر کھاد بالکل مٹی بن گئی، (۳) اس کا الگ وجود قطعاً نظر نہ آئے یا گھاس اتنی گھنی اور بڑی ہو کہ اس میں سے کھاد تک نمازی کا کوئی عضو نہ پہنچے تو اس پر نماز ہو جائے گی، کھاد سے نجس

(۱) عن ابی امامة قال قيل يا رسول الله ای الدعاء اسمع قال جوف الليل الآخر ودبر الصلوات المكتوبات، جامع الترمذی: ۱۸۷/۲، ابواب الدعوات، صحيح البخاری: ۹۳۶/۲، کتاب الدعوات باب الدعاء نصف الليل، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی.

(۲) اماهنا بخلافه ان كانت النجاسة في موضع القدمين فان قام عليها وافتتح الصلوة لم تجز لان القيام ركن فلا يصح بدون الطهارة كما لو افتتح مع الثوب النجس او البدن النجس. بدائع الصنائع : ۲۳۷/۱، فصل في بيان مقدار ما يبره المحل نجسا: الخ، ط: دار احياء التراث العربی بيروت لبنان، الدر المختار مع الرد: ۳۰۳/۱ - ۳۰۴، باب شروط الصلوة. ط: سعيد کراچی

(۳) (قوله والا) ای وان لا نقل لا يكون نجسا، وظاهره ان العلة الضرورة وصريح الدر وغيرها ان العلة هي انقلاب العين كما يأتي، لكن قدمنا عن المجتبى ان العلة هذه، وان الفتوى على هذا القول للبلوى فمفاده ان عموم البلوى علة اختيار القول بالطهارة المعللة بانقلاب العين فتدبر..... (قوله لانقلاب العين) علة لكل وهذا قول محمد، وذكر معه في الذخيرة، والمحيط أن ابا حنيفة حلية، قال في الفتح وكثير من المشايخ اختاروه، وهو المختار لان الشرع رتب وصف النجاسة على تلك الحقيقة وتنتفى الحقيقة بانتقاء بعض اجزاء مفهومها فكيف بالكل، فان الملع غير العظم واللحم، فاذا صار ملحا ترتب حكم الملع ونظيره في الشرع النطفة نجسة وتصير علقة وهي نجسة وتصير مضغة فتطهر، والعصير طاهر فيصير خمرا فينجس ويصير خلا فيطهر فعرفنا ان استحالة العين تستتبع زوال الوصف، المرتب عليها، آه، شامی: ۳۲۶/۱ - ۳۲۷، باب الانجاس، مطلب في العفو عن طين الشارع، ط: سعيد کراچی، البحر: ۲۲۷/۱، باب الانجاس، ط: سعيد کراچی.

پانی جو گھاس کو لگا ہو وہ پانی جب گھاس پر سے خشک ہو جائے گا گھاس پاک ہو جائے گی۔ (۱)

کھانا

☆..... نماز کے دوران کھانے پینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے، خواہ کھانے پینے کی مقدار کتنی ہی کم ہو، (۲) ہاں اگر دانتوں کے درمیان کوئی چیز پھنسی ہوئی ہو، اور اس کی مقدار چنے کی مقدار سے کم ہو تو اس کو نگلنے کی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی، (۳) اور اگر چنے کی مقدار سے زیادہ ہوگی تو نماز فاسد

- (۱) الارض تطهر بالیس وذہاب الاثر للصلاة. ہندیہ: ۱/۳۴، الباب السابع فی النجاسة واحکامها، ط: بلوچستان بک ڈپو، الدر المختار مع الرد: ۱/۳۱۱، باب الانجاس. ط: سعید والارض... بالیس وذہاب الاثر للصلاة (قوله الارض) وما كان ثابتاً فیہا كالحيطان والاشجار والكلاء والقصب وغيره مادام قائما هو المختار كما فی الخلاصة. النهر الفائق شرح كنز الدقائق: ۱/۱۳۴ - ۱۳۵ باب الانجاس، طبع دار الكتب العلمية بيروت.
- (۲) قوله والاكل والشرب (ای یفسد انہا لان کل واحد منهما عمل كثير وليس من اعمال الصلاة ولا ضرورة اليه، البحر الرائق: ۲/۱۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی. (یفسد ہا التکلم عمدہ وسہوہ قبل قعودہ قدر التشہد سیان واکلہ وشربہ مطلقاً) ولو سمسمة ناسیا. الدر المختار (قوله مطلقاً) سواء كان كثيراً او قليلاً عامداً او ناسياً، الدر مع الرد: ۱/۶۲۳، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی، ہندیہ: ۱/۱۰۲، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا النوع الثاني فی الافعال المفسدة للصلاة، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ.
- (۳) قوله والاكل والشرب... لو ابتلع شيتاين اسنانه وكان قدر الحمصة لا تفسد صلاته البحر: ۲/۱۱ باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: ایچ ایم سعید. فتاوی التاتارخانیہ: ۱/۵۸۹، باب ما یفسد الصلاة وما لا یفسد النوع الثاني فی بیان الافعال المفسدة، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی. الدر المختار مع الرد: ۱/۶۲۳، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: ایچ ایم سعید.
- اما اذا كان اكثر من ذلك تفسد. فتاوی تاتارخانیہ: ۱/۵۸۹، باب ما یفسد الصلاة وما لا یفسد النوع الثاني فی بیان الافعال المفسدة، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی. الدر المختار مع الرد: ۱/۶۲۳، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: ایچ ایم سعید. البحر الرائق: ۲/۱۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: ایچ ایم سعید.

ہو جائے گی۔ (۱)

☆..... اور ایسی چیز نگلنے سے یا معدہ میں پہنچنے سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے جو منہ میں گھل جاتی ہے جیسے چینی مٹھائی وغیرہ۔ (۲)

کھانا

نماز کی حالت میں بلا عذر کھانا صحیح نہیں۔ (۳)

اگر کوئی عذر ہے، مثلاً کسی کو کھانسی کا مرض ہے، یا نزلہ کی وجہ سے کھانسی ہو رہی ہے، یا بے اختیار کھانسی آ جاتی ہے، یا کوئی صحیح مقصد کی وجہ سے کھانتا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

اور صحیح مقصد کی مثال:

۱..... آواز صاف کرنے کے لئے کھانا۔

۲..... امام کی غلطی پر آگاہ کرنے کے لئے کھانا۔

(۱) اما اذا كان اكثر من ذلك تفسد، فتاوى تاتارخانية: ۱/ ۵۸۹، باب ما يفسد الصلاة وما لا يفسد، النوع الثانى فى بيان الافعال المفسدة، ط: ادارة القرآن كراچى. الدر مع الرد ۱/ ۲۲۳ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد، البحر ۲/ ۱۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد.

(۲) (قوله كسكر) ولو ادخل الفانيد او السكر فى فيه ولم يمضغه لكن يصلى والحلاوة تصل الى جوفه تفسد صلاته، رد المحتار: ۱/ ۲۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ايج ايم سعيد. فتاوى التاتارخانية: ۱/ ۵۹۰، باب ما يفسد الصلاة وما لا يفسد، النوع الثانى ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية. البحر الرائق: ۲/ ۱۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ايج ايم سعيد.

(۳) ... (والبكاء بصوت) يحصل به حروف (لوجع او مصيبة) قيد للاربعة الالمريض لا يملك نفسه عن انين وتأوه لانه حينئذ كعطاس وسعال وجشاء وتثاؤب وان حصل حروف للضرورة الدر المختار (قوله وان حصل حروف) ... وافادانه لو لم يحصل له حروف لا تفسد مطلقا كما لو سعل وظهر منه صوت من نفس يخرج من الانف بلا حروف. شامى: ۱/ ۲۱۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التى لا يوجب فيها رد السلام، ط: سعيد.

۳..... نمازی کا اس مقصد کے لئے کھانا سنا تا کہ دوسرے لوگوں کو معلوم ہو جائے

کہ کھانسنے والا نماز میں ہے۔ (۱)

کھانسی

☆..... جہاں تک ممکن ہو نماز کے دوران کھانسی کو روکنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ (۲)

☆..... اگر نماز کے دوران طبعی طور پر کھانسی آجائے، یا بیماری کی وجہ سے کھانسی

آجائے تو نماز باطل نہیں ہوگی، ہاں اگر بلا ضرورت کھانسی کرنے کی وجہ سے کم از کم دو

حرف کی آواز پیدا ہو جائے تو نماز باطل ہو جائے گی۔ (۳)

☆..... آواز میں حسن اور خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے کھانسنے سے نماز فاسد

نہیں ہوگی اگرچہ تین بار یا اس سے کم یا زیادہ ہو۔ (۴)

(۱) والتنحیح بحر فین (بلا عذر) اما به بان نشأ من طبعه فلا (او) غرض صحیح فلو لتحسين صوته

أولي هتدى امامه اولاعلام انه في الصلوة فلا فساد على الصحيح. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۲۱۸ -

۶۱۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام، ط: ايچ

ايم سعيد، البحر الرائق: ۲/ ۳، باب ما يفسد الصلاة وما لا يفسد، ط: ايچ ايم سعيد، فتاوى تاتار خانية:

۵/ ۸، باب ما يفسد الصلاة وما لا يفسد، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچی.

(۲) لا تبطل الصلاة بالتثاؤب والعطاس والسعال والجشاء ولو كانت مشتملة على بعض

الحروف للضرورة عند المالكية والحنابلة اما الشافعية والحنفية فانظر مذهم تحت الخط.

(۳) الحنفية قالوا انها لا تبطل بهذه الاشياء بشرط ان لا يتكلف اخراج حروف زائدة على ما تقتضيه

الطبيعة كان يقول في تثاؤب به هاهاه او يزید العاطس حروفا لا تضطر اليها طبيعة العاطس فان ذ

لك يبطل الصلاة، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۳۰۵، مبطلات الصلاة، التثاؤب

والعطاس والسعال في الصلاة، ط: دار الفكر.

(۴) انظر الحاشية السابقة رقم ۲۰۱.

(۵) ان تنحیح لتحسين الصوت لا يفسد لان ذلك سعى في اداء الركن وهو القراءة على وصف

الكمال. بدائع الصنائع: ۱/ ۲۳۳، فصل واما بيان ما يفسد الصلاة ط: ايچ ايم سعيد، لو تنحیح

لاصلاح صوته وتحسينه

کھانے کی چیز منہ سے نکال دینا

اگر نماز کے دوران چنے سے کم مقدار یا کم و بیش کھانے کی چیز منہ میں زبان پر آجائے اس کو کپڑے یا ہاتھ سے باہر نکال دینے سے نماز فاسد نہیں ہوگی، نماز بدستور قائم رہے گی۔ (۱)

کھانا

نماز شروع کرنے کے بعد ضرورت کے بغیر بدن کھانا، بدن پر ہاتھ پھیرتے رہنا مکروہ تحریمی ہے، لہذا اس سے احتراز کرنا چاہیے، اور نماز کو نہایت خشوع و خضوع اور توجہ سے پڑھنا چاہیے۔ (۲)

— لاتفسد علی الاصح. النهر الفائق: ۱/۲۶۸، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: مکتبۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت (والتحیح، بحرین... فلو لتحسین صوته... فلافساد علی الصحیح الدر المختار (قوله علی الصحیح) لانه یفعله لاصلاح القراءة فیکون من القراءة معنی الدر المختار مع الرد: ۱/۶۱۸-۶۱۹، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: ایچ ایم سعید، البحر ۵/۵ باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید. وانظر الحاشیۃ السابقۃ ایضاً.

(۱) (ولو کان معه حجر فرمی به الطائر ونحوه) لاتفسد صلواته لانه عمل قلیل. حلی کبیر، ص: ۳۴۸، باب فیما یفسد الصلاة، ط: سهیل، بدائع الصنائع: ۱/۲۴۲، فصل فی بیان حکم الاستخلاف، ط: ایچ ایم سعید، الدر مع الرد: ۱/۶۲۹، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید.

(۲) عبثه به ای بشوبه وبجسده للنهی الالحاجۃ ولا بأس به خارج الصلاة قوله الالحاجۃ کحک بدنہ لشی اکلہ واضرہ وسلت عرق یولمہ، ویشغل قلبہ وھذا لو بدون عمل کثیر قال فی فیض الحک بید واحده فی رکن ثلاث مرات یفسد الصلاة ان رفع یدہ فی کل مرۃ، الدر مع الرد: ۱/۶۳۰، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب فی الکراہۃ التحریمیۃ والتنزیہیۃ، ط: سعید کراچی، ہندیۃ: ۱/۵۰۵، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلاة وما لا یکرہ، ط: مکتبۃ حقانیہ.

خلاصۃ الفتاویٰ: ۱/۵۷، الجنس فیما یکرہ فی الصلاة، ط: مکتبہ رشیدیۃ.

کھجلا نا

☆..... بلا ضرورت ایک بار بھی کھجلا نا مکروہ تحریمی ہے، (۱) اور نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے، (۲) اگر کوئی ایسی ضرورت پیش آجائے کہ کھجلا نے کے بغیر نماز میں یکسوئی نہیں ہوتی تو ایک دوبار کھجلا نا بلا کراہت جائز ہے، (۳) اور تین بار ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کہنے کی مقدار وقت میں تین بار کھجلا نا بھی مفسد ہے۔ (۴)

☆..... تین دفعہ کھجلا نے سے ہر وقت نماز فاسد نہیں ہوتی، بلکہ یہ اس وقت نماز فاسد کر دیتی ہے کہ ہر دفعہ کھجلی کر کے ہاتھ اٹھائے، اگر ہر دفعہ کھجلی کر کے ہاتھ نہ اٹھائے بلکہ ایک ہی دفعہ ہاتھ اٹھا کر مسلسل تین دفعہ کھجلی کی تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۵)

(۱) ولو كان الحک مرة واحدة يكره، هندية: ۱/۱۰۴، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، النوع الثاني من الافعال المفسدة، ط: رشيدية كوئٹہ. خلاصة الفتاوى: ۱/۵۷، الجنس فيما يكره في الصلاة، ط: مكتبة رشيدية كوئٹہ. البحر الرائق: ۲/۱۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد. وانظر الحاشية السابقة ايضا.

(۲) وكذا كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها والمختار انه جابر للاول. الدر المختار مع الرد: ۱/۳۵۷، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم، الخ، ط: سعيد كراچی.

(۳) ولو حک المصلی (جسده مرة او مرتين) متواليين (لاتفسد صلاته للقلة، حلبی كبير، ص: ۴۲۸، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاہور، وانظر الحاشية رقم: ۲ في الصفحة السابقة.

(۴) ولو فعل ذلك مرارا متواليات ای في ركن واحد تفسد صلاته لانه كثير هذا اذا رفع يده في كل مرة اما اذا لم يرفع يده في كل مرة فلا تفسد لانه حک واحد، حلبی كبير، ص: ۴۲۸، مفسدات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاہور.

(۵) واذا حک ثلاثا في ركن واحد تفسد صلواته، هذا اذا رفع يده في كل مرة اما اذا لم يرفع في كل مرة فلا تفسد، هندية: ۱/۱۰۴، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، النوع الثاني في الافعال المفسدة ط: رشيدية كوئٹہ. مراقی الفلاح شرح نور الايضاح، ص: ۱۸۷، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: قديمی كتب خانہ كراچی، حلبی كبير، ص: ۴۲۸، باب مفسدات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاہور.

☆..... زیادہ مجبوری کی صورت میں نماز کو اس طرح مختصر کیا جاسکتا ہے کہ صرف فرائض اور واجبات پر اکتفا کرے، سنن اور آداب کو ترک کر دے، قیام میں ثناء، تعوذ اور تسمیہ چھوڑ دے، سورہ فاتحہ کے بعد مختصر قرأت کرے، رکوع اور سجود میں صرف ایک تسبیح کی مقدار ادا کرے، اور آخری قعدہ میں صرف تشہد اور اس کے بعد ”اللہم صل علی محمد“ تک پڑھ کر سلام پھیر دے۔ بہتر ہے کہ سلام سے قبل ”رب اغفر لی“ جیسی مختصر دعا بھی پڑھ لے۔ (۱)

کھڑا ہو سکتا ہے تھوڑی دیر کے لئے

اگر کوئی شخص سجدہ کر سکتا ہے، اور تھوڑی دیر کھڑا ہو سکتا ہے، پوری سورت ختم ہونے تک کھڑا نہیں ہو سکتا، تو اس صورت میں جتنی دیر کھڑا ہو سکتا ہے اتنی دیر کھڑا ہونا ضروری ہے، جب طاقت نہ ہو تو بیٹھ جائے اور بیٹھ کر بقیہ نماز پوری کرے۔ (۲)

اور اگر صرف تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہنے کی طاقت ہے تو کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہنا ضروری ہوگا، پھر اس کے بعد طاقت نہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت

(۱) احسن الفتاویٰ: ۳/۴۱، باب مفسدات الصلاة، والمکروہات، ط: سعید کراچی۔
ونظیرہ: (قوله اذا ضاق الوقت، ولولم يمكنه اداء الوقتية الامع التخفيف في قصر القراءة والافعال يرتب ويقتصر على ما تجوز به الصلاة، بحر عن المجتبی، شامی: ۲/۶۶، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی۔

(۲) قال فی الدر المختار: (وان قدر علی بعض القيام) (قام) لزوم بقدر ما يقدر ولو قدر آية او تكبيرة على المذهب قال فی رد المحتار: لو قدر علی بعض القيام دون تمامه او كان يقدر علی القيام لبعض القراءة دون تمامها يؤمر بان يكبر قائما ويقرأ ما قدر عليه ثم يقعدان عجز وهو المذهب الصحيح، رد المحتار: ۲/۹۷، باب صلوة المريض، ط: ایچ ایم سعید کراچی۔ ہندیہ: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر فی صلاة المريض، ط: مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ۔ النهر الفائق: شرح كنز الدقائق: ۱/۳۳۳، باب صلاة المريض، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان۔

ہوگی، اور اگر اس صورت میں بیٹھ کر نماز شروع کرے گا تو نماز نہیں ہوگی، اسی طرح اگر لکڑی، تکیہ یا کسی آدمی کے سہارے سے کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے تو بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھنا لازم ہوگا، بیٹھ کر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔ (۱)

اور اگر ایسا آدمی سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو قیام ساقط ہو جائے گا اور بیٹھ کر اشارے سے نماز پوری کر سکے گا۔ (۲)

کھڑا ہونے پر قادر نہیں

☆..... اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں یعنی اگر کھڑا ہوتا ہے تو گر پڑتا ہے یا کوئی بیماری پیدا ہونے کا ڈر ہوتا ہے، یا پہلے سے جو بیماری ہے اس میں اضافہ ہونے کا ڈر ہے، یا بدن میں کہیں سخت درد ہونے لگتا ہے، یا گھٹنے یا کمر کے جوڑ کام نہیں کرتے، کھڑا ہو جائے تو بیٹھ نہیں سکتا اور بیٹھ جائے تو کھڑا نہیں ہو سکتا، یا کھڑا ہو سکتا ہے لیکن سجدہ نہیں کر سکتا، تو ان تمام صورتوں میں کھڑا ہو کر نماز پڑھنا فرض نہیں ہوگا بلکہ بیٹھ کر نماز

(۱) ولو قدر علی القيام متکنا الصحیح، انه یصلی قائما متکنا ولا یجزیہ غیر ذلک و کذلک لو قدر علی ان یعتمد علی عصا و علی خادم له فانه یقوم و یتکنی کذا فی التبیین، ہندیہ: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر فی صلوۃ المریض، ط: مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ۔ رد المحتار: ۲/۹۷، باب صلوۃ المریض، ط: سعید کراچی۔ النہر الفائق شرح کنز الدقائق: ۱/۳۳۳، باب صلوۃ المریض، ط: دار الکتب العلمیہ بیروت۔ لبنان۔

(۲) (وان تعذرا) لیس تعذرهما شرط بل تعذر السجود کاف (لا القيام، او ما) بالهمزة (قاعدہ) وهو افضل من الایماء قائما لقربه من الارض، الدر مع الرد: ۲/۹۸، باب صلوۃ المریض، ط: سعید کراچی۔ رجل بحلقه جراح لا یقدر علی السجود و یقدر علی غیرہ من الافعال فانه یصلی قاعدا بالایماء، البحر الرائق شرح کنز الدقائق: ۲/۱۱۳، باب صلوۃ المریض، ط: سعید کراچی۔ النہر الفائق، شرح کنز الدقائق: ۱/۳۳۶، باب صلوۃ المریض، ط: دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان، شامی: ۲/۹۸، باب صلوۃ المریض، ط: سعید کراچی۔ ہندیہ: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر فی صلوۃ المریض، ط: رشیدیہ۔

پڑھے، اگر زمین پر سجدہ کر سکتا ہے تو زمین پر سجدہ کرے ورنہ رکوع سجدہ اشارے سے کرے۔ (۱)

☆..... اگر کوئی کمزور یا بیمار آدمی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی صورت میں ایسا بے طاقت ہو جاتا ہے یا سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے کہ قرأت نہیں پڑھ سکتا تو وہ بھی بیٹھ کر نماز پڑھے، ایسے آدمی سے قیام کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔ (۲)

(۱) (من تعذر عليه القيام) ای کله (لمرض) حقیقی وحدہ ان يلحقه بالقيام ضرره يفتي (قبلها وقيها) ای الفريضة (او حکمی بان) (خاف زيادته او بقاء برئه لقيامه او دوران رأسه او وجد لقيامه الماشدیدا) او کان لوصلي قائما سلس بوله او تعذر عليه الصوم كما مر (صلى قاعدا)..... (وان تعذر) ليس تعذره ما شرط ابل تعذر السجود كاف (لا القيام او ما)..... قاعدا..... ويجعل سجوده اخفض من ركوعه الخ، الدرر مع الرد: ۲/ ۹۵ - ۹۸، باب صلاة المريض، ط: سعيد کراچی، و: ۱/ ۴۴۵، باب صفة الصلوة، بحث القيام، ط: سعيد کراچی، من كان مريضاً لا يستطيع ان يصلي الصلاة المفروضة، قائما صلى قاعدا، فاذا امكنه القيام ولكن يلزم من قيامه حدوث مرض آخر او زيادة مرضه او تاخر شفائه فله ان يصلي قاعدا ايضاً، الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۴۹۷، مباحث صلاة المريض كيف يصلي، ط: دار الفكر وان عجز عن القيام والركوع والسجود وقدر على القعود يصلي قاعدا ايما ويجعل السجود اخفض من الركوع هندية: ۱/ ۱۳۶، الباب الرابع في صلوة المريض، ط: مكتبة ماجديه، خلاصة الفتاوى: ۱/ ۹۴، الفصل الحادي والعشرون في صلوة المريض، ط: مكتبة رشديه كوئٹہ، شامی: ۲/ ۹۵ - ۹۶، باب صلوة المريض، ط: سعيد کراچی، البحر الرائق: ۲/ ۱۱۲، باب صلوة المريض، ط: سعيد کراچی۔

(۲) اذا عجز المريض عن القيام صلى قاعدا يركع ويسجد، هندية: ۱/ ۱۳۶، الباب الرابع في صلوة المريض، ط: مكتبة ماجديه كوئٹہ، البحر الرائق: ۲/ ۱۱۲، باب صلوة المريض، ط: سعيد کراچی، خلاصة الفتاوى: ۱/ ۹۴، الفصل الحادي والعشرون، ط: مكتبة رشديه كوئٹہ، وقد حتم القعود كمن يسيل جرحه اذا نام او يسلس بوله او يبدو ربع عورته او يضعف عن القراءة او لاوعن صوم رمضان الخ، الدرر مع الرد: ۱/ ۴۴۵ - ۴۴۶، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ط: سعيد کراچی، (قوله وقد حتم القعود الخ) ای يلزمه الايماء قاعداً لخلفية عن القيام الذي عجز عنه، كما اذا لوقام لزوم فوت الطهارة او استرا أو القراءة أو الصوم بلا خلف الخ، شامی: ۱/ ۴۴۵، ايضاً: (قوله بل تعذر السجود كاف) الخ، شامی: ۲/ ۹۷، باب صلاة المريض، ط: سعيد کراچی۔

کھڑے ہونے سے بے ہوشی ہو جائے

اگر کسی تندرست اور صحت مند آدمی کو تجربہ وغیرہ سے یہ معلوم ہوا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے بے ہوشی ہو جائے گی، اور بیٹھ کر نماز پڑھنے سے بے ہوشی نہیں ہوگی تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھے، اور رکوع اور سجود کے ساتھ مکمل نماز ادا کرے۔ (۱)

کھڑے ہونے سے سر میں چکر آ جاتا ہے

اگر کسی تندرست اور صحت مند آدمی کو تجربہ وغیرہ سے یہ معلوم ہو کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے سر چکرائے گا اور بیٹھ کر نماز پڑھنے سے نہیں چکرائے گا تو وہ شخص بیٹھ کر نماز پڑھے، اور رکوع اور سجود کے ساتھ پوری نماز ادا کرے۔ (۲)

کھڑے کھڑے تھک جائے

اگر کوئی شخص جماعت کی نماز میں قرأت لمبی ہونے کی وجہ سے کھڑے کھڑے تھک جائے اور تکلیف ہونے لگے، تو اس کو کسی دیوار یا درخت یا لکڑی وغیرہ سے ٹیک لگا لینا مکروہ نہیں۔ (۳)

(۱) وكذلك الصحيح الذي علم بتجربة او غير هاته اذا صلى نائما اصابه اغماء او دوأ في رأسه ، فانه يصلي من جلوس ، ويجب اتمام الصلاة ، بر كوع وسجود في جميع ماتقدم ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۴۹۷، مباحث صلاة المريض ، كيف يصلي ، ط: دار الفكر، (۲) ايضا.

(۳) واذا عجز عن القيام استقلالاً ، ولكنه يقدر عليه مستنداً على حائط او عصا او نحو ذلك تعين عليه القيام مستنداً ، ولا يجوز له الجلوس ، باتفاق الحنفية والحنابلة، الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۴۹۷، مباحث صلاة المريض ، كيف يصلي ط: دار الفكر بيروت لبنان (.....) وان قدر على بعض القيام ولو متكياً على عصا او حائط (قام) لزوم ما بقدر ما يقدر ولو قدر آية او تكبيرة على المذهب ، لان البعض معتبر بالكل ، الدر مع الرد: ۲/ ۹۷، (قوله على المذهب، في

تراویح کی نماز میں اکثر ضعیف اور کمزور اور بوڑھے لوگوں کو اس کی ضرورت پیش آتی ہے۔

(احتیاط) ایسی حالت میں نیند نہیں آنی چاہیے ورنہ وضو ٹوٹ جائے گا۔

کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت ہونے کے باوجود بیٹھ کر نماز پڑھنا اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت ہونے کے باوجود بیٹھ کر نماز پڑھے گا تو فرض نماز نہیں ہوگی، فرض نماز کو کھڑے ہو کر دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، کیونکہ جب تک فرض نماز کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو بیٹھ کر ادا کرنا جائز نہیں۔ (۱)

البتہ نوافل بیٹھ کر پڑھنے سے ہو جائیں گی۔

کھنکارنا

اگر نماز میں ضرورت کے بغیر کھنکارنے کی وجہ سے کم از کم دو حرف کی آواز پیدا ہو

— شرح الحلوانی نقل عن الہندوانی : لو قدر علی بعض القیام دون تمامہ، او کان یقدر علی القیام لبعض القراءۃ دون تمامہایو مربان یکبر قائما ویقرأ ما قدر علیہ ثم یقعدان عجز وہو المذہب الصحیح، لا یروی خلافہ عن اصحابنا، الخ، شامی: ۲/۹۷، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی۔ و: ۱/۴۶۶ باب صفة الصلاة، قبیل مبحث القراءة، ط: سعید کراچی۔

(۱) (قول لان البعض معتبر بالکل، ای ان حکم البعض کحکم الكل، بمعنی ان من قدر علی کل القیام یلزمہ، فکذا من قدر علی بعضہ شامی: ۲/۹۷، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی۔ (قولہ قائما)، ای فی الفرض مع القدرة علی القیام، شامی: ۱/۴۸۰، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی۔ (ومنها القیام) (فی فرض، وملحق به کنذرو سنة فجر فی الاصح (لقادر علیہ) الدر مع الرد: ۱/۴۴۳-۴۴۵، باب صفة الصلوة، بحث القیام، ط: سعید کراچی۔

جائے تو نماز باطل ہو جائے گی، ہاں اگر ضرورت کی وجہ سے ایسا کیا ہے مثلاً آواز صحیح ہو جائے، اور قرأت میں حروف کو اپنے مخارج سے پوری طرح ادا کر سکے، یا امام کی غلطی پر لقمہ دیا جاسکے وغیرہ تو نماز باطل نہیں ہوگی، بدستور صحیح رہے گی۔ (۱)

کہنی

نماز کے دوران کہنیاں کھلی ہوں، تو سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے نماز مکروہ ہوگی، اور اگر پوری آستین والے کپڑے نہیں ہیں تو اس صورت میں مجبوری کی بناء پر نماز مکروہ نہیں ہوگی۔ (۲)

کہنی سجدے میں

مرد حضرات سجدہ کرتے وقت دونوں کہنیوں کو زمین پر نہ لگائیں بلکہ زمین سے الگ رکھیں، اور خواتین سجدہ کرتے وقت دونوں کہنیوں کو زمین پر لگائیں۔ (۳)

(۱) (قوله والتحنج بلا عذر..... فان كان التحنح لعذر فانه لا يبطل الصلاة، بخلاف وان حصل به حروف لانه جاء من قبل من له الحق فجعل عفو وان كان من غير عذر ولا غرض صحيح فهو مفسد عندهما خلافاً لابی يوسف في الحرفين وان كان بغير عذر لكن لغرض صحيح كتحسين صوته للقراءة اولاً لعلام انه في الصلاة اوليهتدى امامه عند خطائه، الخ، البحر: ۲/۴۰۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد، شامی: ۱/۲۱۸، ۲۱۹، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد کراچی. ویفسدها أيضاً (التحنج بلا عذر)..... لو تحنح لاصلاح صوته وتحسينه لا يفسد على الاصح، النهر الفائق شرح كنز الدقائق: ۱/۲۶۸، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان. بدائع الصنائع: ۱/۲۳۴-۲۳۵، فصل في بيان ما يفسد الصلوة، ط: سعيد کراچی.

(۲) (لوصلى رافعاً كميده الى المرفقين كره، هندية: ۱/۱۰۶، الباب السابع فيما يفسد الصلوة، وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلوة وما لا يكره، ط: مكتبة رشيدية كوثنه. خلاصة الفتاوى: ۱/۵۸، الفصل الثاني الجنس فيما يكره في الصلاة، ط: رشيدية كوثنه. شامی: ۱/۶۴۰-۶۴۱، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها. ط: سعيد کراچی.

(۳) (قوله وابدی ضبعیه)..... لحديث الصحيحين ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا سجد فرج بين يديه حتى يبدو بياض ابطيه، ولحديث مسلم اذا سجدت فضع كفيك وارفع مرفقيك، ثم ان كان في الصف لا يديهما حذرا من ايذاء جاره بخلاف ما اذا لم يود الى الايذاء كما.

کہنیاں

مردوں کے لئے سجدے کی حالت میں دونوں ہاتھوں کی کہنیوں کو زمین پر بچھا دینا مکروہ تحریمی ہے۔ (۱)

کھوپڑی کھلی رہے

نماز پڑھتے وقت سر پر اس طرح رومال باندھنا کہ کھوپڑی کھلی رہے مکروہ ہے، نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی البتہ ثواب پورا پورا نہیں ملے گا۔ (۲)

کھیلنا

نماز نہایت خشوع و خضوع اور توجہ کے ساتھ پڑھنا چاہئے بلا ضرورت بدن سے

— اذا لم یکن فی الصف زحام (قوله والمرأة تنخفض وتلرق بطنها بفخذیها، لانه استرلها فانها عورة مستورة، ويدل علیه مارواه ابو داود فی مراسیله انه علیه الصلاة والسلام مر علی امرأتین تصلیان فقال اذا سجدتما فضع بعض اللحم الی الارض، فان المرأة لیست فی ذلک كالرجل، الخ، البحر: ۱/۳۲۰، — ۳۲۱، فصل اذا اراد الدخول فی الصلاة کبر، ط: سعید کراچی، شامی: ۱/۵۰۳ — ۵۰۴، فصل فی بیان تألیف الصلاة، ط: سعید کراچی، تاتارخانیة: ۱/۵۰۷، فصل فی السجود، ط: ادارة القرآن کراچی.

(۱) (وافتراش) الرجل (ذراعیه، للنهی) (قوله وافتراش الرجل ذراعیه، ای بسطهما فی حالة السجود، وقید بالرجل اتباعاً للحديث المار آنفاً ولان المرأة تفتش وقال فی البحر قیل وانها نهی عن ذلک لانها صفة الكسلان والتهاون بحاله مع مافیہ من التشبه بالسباع والکلاب والظاهر انها تحریمية للنهی المذكور من غیر صارف، شامی: ۱/۶۳۳، باب ما یفسد الصلوة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی، فتاویٰ تاتارخانیة: ۱/۵۶۲، باب ما یکره للمصلی وما لا یکره، ط: ادارة القرآن کراچی، البحر الرائق: ۲/۲۳، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید.

(۲) (ویکره الاعتجار وهو ان یشد رأسه بالمنديل ویترک وسط رأسه، قاضیخان علی هامش الهندیة: ۱/۱۱۸، باب الحدث فی الصلوة، وما یکره فیها، وما لا یکره، ط: مکتبه ماجدیہ کوئٹہ. شامی: ۱/۶۵۲، مکروهات الصلاة، مطلب الکلام علی اتخاذ المسیحة، ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاویٰ: ۱/۵۷، جنس آخر فیما یکره، ط: مکتبه رشیدیہ کوئٹہ.

کھیلنا، بدن کھجانا، بدن پر ہاتھ پھیرتے رہنا، کپڑوں کو درست کرتے رہنا مکروہ تحریمی ہے، حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تین چیزیں ناپسند ہیں (۱) نماز میں کھیلنا (۲) روزے میں گالی گلوچ کرنا (۳) قبرستان میں ہنسنا۔

بحر الرائق میں ہے کہ یہ افعال مکروہ تحریمی ہیں۔ (۱)

(۱) ”(قوله وكره عبثه بثوبه وبدنه... المذكور في شرح الهداية وغيرها ان العبث الفعل لغرض غير صحيح،... ما قدمنا من تعريف العبث يدل على ان الحك بیده فی بدنه انما يكون عبثا اذا كان لغیر حاجة اما اذا اكله شئ فی بدنه ضرره واشغله فلا بأس بحكه ولا يكون من العبث... ثم ان كراهة العبث تحريمية، لما اخرجہ القضاء فی مسند الشهاب مرسل عن يحيى ابن ابي كثير عن النبي صلى الله عليه وسلم ان الله كره لكم ثلاثا العبث في الصلاة والرفث في الصيام والضحك في المقابر... واراد به كراهة التحريم، البحر الرائق: ۱۹/۲ - ۲۰، باب ما يفسد الصلوة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی، ہندیہ: ۱۰۵/۱، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، الفصل الثاني في ما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: مكتبة ما جديہ كوئٹہ، شامی: ۱/۲۴۰، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد.

گ

گاڑی میں بیٹھ کر نماز پڑھنا

اگر ریل گاڑی وغیرہ میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا مشکل ہے تو بیٹھ کر نماز پڑھے
 نماز ہو جائے گی، بعد میں دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)
 بس اور کوچ وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے، ہاں اگر سیٹ وغیرہ کے سہارے سے
 کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے تو کھڑے ہو کر نماز پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

(۱) (وان قدر علی بعض القیام.....) (قام) وان تعذرا... لا القیام اوما قاعدا، (قوله اوما قاعدا، لان ركنية القیام للتوصل الى السجود فلا يجب دونه وهذا اولی من قول بعضهم صلی قاعدا، شامی: ۹۷/۲ - ۹۸، باب صلاة المريض، ط: سعید کراچی۔ ہندیہ: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر فی صلاة المريض، ط: مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ، خلاصۃ الفتاوی: ۱/۹۷، الفصل الحادی والعشرون فی صلاة المريض، جنس آخر وفي الفتاوی المريض الذي یصلی قاعدا الخ، ط: مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ۔ فان عجز عن استقبالها صلی الى جهة قدرته ويسقط عنه السجود ايضا اذا عجز عنه، ومحل كل ذلك اذا خاف خروج الوقت قبل ان تصل السفينة او القاطرة الى المكان الذي یصلی فيه صلاة كاملة، ولا تجب علیه الاعادة ومثل السفينة القطر البخارية البرية والطائرات الجوية، ونحوها، الفقه علی المذاهب الاربعة للجزائری: ۱/۲۰۶، کتاب الصلاة، مبحث صلاة الفرض فی السفينة، وعلى الدابة ونحوها، ط: دار احیاء التراث العربی۔

(۲) ولو قدر علی القیام متکنا الصحیح ان یصلی قائما متکنا ولا یجزیه غیر ذلك وكذلك لو قدر علی ان یعتمد علی عصا او خادم له فانه یقوم ویتکني کذا فی التبيين، ہندیہ: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر فی صلاة المريض، ط: مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ۔ شامی: ۹۷/۲، باب صلاة المريض، ط: سعید کراچی، النهر الفائق: ۱/۳۳۳، باب صلاة المريض، ط: مکتبہ دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان۔

گانا چلانا

گانا سننا، سنانا بہت بڑا گناہ ہے، قیامت کے دن ایسے لوگوں کے کانوں میں سیسہ گرم کر کے ڈال دیا جائے گا، (۱) تکلیف اتنی زیادہ ہوگی کہ برداشت کرنا ممکن نہیں ہوگا، اور ایسے لوگ جنت کی حوروں کی گانے سننے سے محروم ہوں گے، (۲) یقیناً یہ بہت ہی بڑی محرومی ہے، اس لئے گانے کی کیسٹ وغیرہ چلانا کسی حال میں بھی جائز نہیں ہے، نماز کے وقت گانے کی کیسٹ چلانا اور بھی بہت بڑا گناہ ہے کیونکہ اس سے دل منتشر ہوگا، خشوع خضوع ختم ہو جائے گا، قرأت اور رکعات بھول جائیں گی۔ (۳) اگر کسی جگہ ایسا ہی

(۱) من قعد الی قینۃ لیستمع منها صلب اللہ فی اذنیہ آلا نک یوم القیامۃ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ کنز العمال : ۱۵ / ۲۲۰، رقم الحدیث : ۳۰۶۶۹، ط: مؤسسة الرسالة بیروت، فیض القدیر : ۶۰ / ۶، حرف المیم رقم الحدیث : ۸۴۲۸، ط: مطبعة مصطفى محمد مصر بیروت.

(۲) من استمع الی صوت غناء لم یؤذن له ان یستمع الروحانیین فی الجنة، قال ومن الروحانیون ؟ قال : قراء اهل الجنة، الحکیم عن ابی موسیٰ [کنز العمال ۱۵ / ۲۱۹ کتاب اللہو واللعب، والتغنی رقم الحدیث : ۳۰۶۶۰، مطبع مؤسسة الرسالة بیروت. نوادر الاصول للحکیم الترمذی، الاصل الحادی والعشرون والمائة، : ۱ / ۳۳۳، مطبع دار الکتب العلمیة بیروت، فیض القدیر : ۶۰ / ۶، رقم الحدیث : ۸۴۲۷، مطبع مصطفى محمد مصر.

(۳) ورفع صوت بذكر، الدر المختار، (قوله ورفع صوت بذكر الخ) اقول : اضطرب كلام صاحب البزازیة فی ذلك، فتارة قال انه حرام وتارة قال : انه جائز لانه حیث خیف الریاء اوتأذى المصلین او النیام، الخ، شامی : ۱ / ۶۶۰، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی رفع الصوت بالذکر، ط: سعید کراچی. جب نماز کے اوقات میں بلند آواز سے ذکر کرنا منع ہے تو گانا بجانا کیسے جائز ہوگا؟

ہوتا ہے، تو اس کو بند کرنا ضروری ہے اگر خود بند کر سکتا ہے تو بہتر ورنہ حکومت کے تعاون سے بند کرنا ضروری ہے، تاکہ لوگ سکون کے ساتھ نماز ادا کر سکیں۔ (۱)

باقی اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔

گردن جھکا کر سلام پھیرنا

بعض لوگ گردن جھکا کر تمام بدن گھما کر سلام پھیرتے ہیں، یہ خود ساختہ من گھڑت طریقہ ہے، یہ طریقہ شریعت سے ثابت نہیں اور اس کی کوئی اصل نہیں۔ (۲)

گردن موڑنا

نماز کے دوران صرف گردن موڑنا بھی مکروہ ہے، اس لئے اس سے بھی پرہیز کرنا

(۱) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من رأى منکم منكراً فلیغیرہ بیدہ ، فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ ، وذلك اضعف الايمان الصحيح للامام المسلم : ۱ / ۵۱ ، باب کون النہی عن المنکر من الايمان ، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی۔

(۲) ثم یسلم عن یمینہ یسارہ حتی یری بیاض خدہ (قوله حتی یری بیاض خدہ) ای حتی یراہ من یصلی خلفہ وفي البدائع یسن ان یبالغ فی تحویل الوجه فی التسلیمتین ، ویسلم عن یمینہ حتی یری بیاض خدہ الايمن وعن یسارہ حتی یری بیاض خدہ الايسر ، ردالمحتار: ۱ / ۵۲۶ ، کتاب الصلاة ، مطلب فی خلف الوعید وحکم الدعاء بالمغفرة للكافر ولجميع المؤمنین . ط: سعید کراچی۔ ہندیہ: ۱ / ۷۶ ، الفصل الثالث فی سنن الصلوة وآدابها و کیفیتها ، ط: ماجدیہ کوئٹہ۔ فتح القدیر: ۱ / ۲۷۸ — ۲۷۹ ، باب صفة الصلاة ، ط: دار احیاء التراث العربی ، اغلاط العوام ، ص: ۶۳۔

(۱) - چاہئے

گرمی دانہ

☆..... اگر (گرمی کے موسم کے) گرمی دانہ کے ٹوٹنے کے بعد پانی خود بخود نہیں نکلا بلکہ ہاتھ یا کپڑے کے لگنے سے پھیل گیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا، اور اگر پانی زخم سے ابھر کر اوپر آ گیا اور دانہ کے سوراخ سے زائد جگہ میں پھیل گیا، مگر اوپر ابھرنے کے بعد نیچے نہیں اترتا، تو رائج قول کے مطابق وضو نہیں ٹوٹے گا، لیکن احتیاط کے طور پر دوبارہ وضو کر لے تو بہتر ہے اور اگر پانی زخم سے ابھر کر بہہ پڑا تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور نماز سے پہلے وضو دوبارہ کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

(۱) (و تحویل صدره عن القبلة، اتفاقا قوله و تحویل صدره اما تحویل وجهه كله او بعضه فمكروه لا مفسد على المعتمد. شامی: ۱/ ۲۲۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبل مطلب في المشي في الصلاة ط سعيد (والالتفات بوجهه) كله او بعضه للنهي وبصره يكره تنزيها (قوله للنهي) هو ما رواه الترمذی وصححه عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم "اياك والالتفات في الصلاة فان الالتفات في الصلاة هلكة، فان كان لا بد ففي التطوع لا في الفريضة، وروى البخاري انه صلى الله عليه وسلم قال "هو اختلاس يختلسه الشيطان من صلاة العبد" وقيدته في الغاية بان يكون لغير عذر، وينبغي ان تكون تحريمية كما هو ظاهر الاحاديث، شامی: ۱/ ۲۳۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة أولى، ط: سعيد گراچی۔ ومنها رفع بصره الى السماء لقوله صلى الله عليه وسلم "ما بال اقوام يرفعون ابصارهم الى السماء، اى في الصلاة، لينتهن او لتخطفن ابصارهم"، رواه البخاري، وهذا مكروه مطلقا عند الحنفية، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۷۷، تغميض العين، ورفع البصر الى السماء في الصلاة، ط: دار الفكر هندية: ۱/ ۱۰۶، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، وفيما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹہ۔ بدائع الصنائع: ۱/ ۲۱۵، فصل اما بيان ما يستحب فيها ويكره، ط: رشيدية كوئٹہ۔

(۲) ثم المراد بالخروج من السيلين مجرد الظهور وفي غيرهما عين السيلان ولو بالقوة، لما قالوا: لو مسح الدم كلما خرج ولو تركه لسال نقص والا لا۔ الدر مع الرد (قوله عين السيلان) اختلاف في تفسيره ففي المحيط عن ابي يوسف ان يعلو وينحدر، وعن محمد اذا انفتح على

☆..... اور اگر گرمی دانہ کے ٹوٹنے سے جو مواد نکلا ہے وہ پانی اور خون نہیں بلکہ ایک سخت چیز ہے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا کیونکہ اس میں بہنے کی بات نہیں ہے۔ (۱)

گر یہاں کھلا رہے

اگر نماز کی حالت میں مردوں کا گریبان کھلا رہے تو اس سے نماز مکروہ نہیں ہو

گی۔ (۲)

گلا صاف کرنا

اگر نماز میں بلا ضرورت گلا صاف کرنے کی وجہ سے کم از کم دو حرف کی آواز پیدا

— راس الجرح و صار اکثر من رأسه نقص والصحيح لا ينقض ، آه قال في الفتح بعد نقله ذلك : وفي الدراية جعل قول محمد اصح ومختار السرخسي الاول وهو الاولی ، آه ، اقول : وكذا صححه قاضي خان وغيره ، وفي البحر تحريف تبعه عليه ، ط : فاجتنبه ، شامی : ۱ / ۱۳۵ ، ارکان الوضوء اربعة ، مطلب نواقض الوضوء ، ط : سعيد كراچی .

(۱) وينقصه (دم) مانع من جوف او فم ، الدر مع الرد : ۱ / ۱۳۸ ، مطلب نواقض الوضوء ، ط : سعيد كراچی . (يخرج منه دم مسفوح) سائل (والا) تكن العلقه والقراد كذا لك (لا) ينقض (كبعوض و ذباب) كما في الخانية لعدم الدم المسفوح الدر مع الرد : ۱ / ۱۳۹ ، ايضا ،

(۲) عن معاوية بن قرة عن ابيه رضي الله تعالى عنه قال : اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في رهط من مزينة لتبائعه ، وان قميصه لمطلق او قال : زر قميصه مطلق الخ ، شمائل الترمذی ، ص : ۵ ، باب ماجاء في لباس رسول الله ﷺ ، ط : سعيد . قال عروة : فما رأيت معاوية رضي الله تعالى عنه ولا ابنه قط الا مطلق ازراهما في شتاء و لآخر ، ولا يزران ازراهما ابدا ، ابوداود : ۲ / ۵۶۳ ، كتاب اللباس باب في حل الازرار ، ط : دار الحديث ملتان ، و : ۲ / ۲۰۹ ، ط : مكتبة رحمانيه (وقوله فما رأيت معاوية الخ وهذا وان كان اختيارا لما هو خلاف الاولی خصوصاً في الصلوات ، لكنها احب ان يكون ما رآها النبي ﷺ وان كان اطلاق ازراهما اذ ذاك لمعارض ، ولم يكن هذا من عامة احواله صلى الله عليه وسلم ، وذلك لما فيه من قلة المبالاة بامر الصلاة الا ان الكراهة لعلها لا تبقى في حق معاوية وابنه ، لكون الباعث لهما حب النبي صلى الله عليه وسلم واتباعه فيما رأياه من الكيفية ، الخ ، بذل المجهود : ۵ / ۵۲ ، كتاب اللباس ، باب في حل الازرار ، ط : معهد التحليل الاسلامی كراچی ، شامی : ۱ / ۶۳۰ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ، مطلب في الكراهة التحريمية والتنزيهية ، ط : سعيد كراچی .

ہو جائے تو نماز باطل ہو جائے گی، ہاں اگر ضرورت کی وجہ سے ایسا کیا ہے تاکہ آواز صحیح ہو جائے، اور قرأت میں حروف کو اپنے مخارج سے پوری طرح ادا کر سکے، یا امام کی غلطی پر لقمہ دیا جاسکے وغیرہ تو نماز باطل نہیں ہوگی بدستور صحیح رہے گی۔ (۱)

گناہ جھڑتے ہیں

۱..... نماز کے بعد مسجد میں اللہ کا ذکر کرنے سے گناہ جھڑتے ہیں۔ (۲)

۲..... اور مسجد میں ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار کرنے کے لئے بیٹھنے

سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ (۳)

(۱) (ويفسد ها..... التنحیح) بحر فین (بلا عذر) امامہ بان شاء من طبعه فلا (او) بلا (غرض صحیح) فلو لتحسين صوته او ليتهدي امامه او للاعلام انه في الصلاة فلا فساد على الصحيح، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۲۱۸ - ۲۱۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی، الفتاوى الشارخانية: ۱/ ۵۷۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ادارة القرآن كراچی، البحر الرائق: ۳/ ۵، باب ما يفسد الصلاة وما لا يفسد، ط: سعيد كراچی، ومن الكلام المبطل التنحیح اذا بان منه حرفان فاكثر، وانما يبطل الصلاة اذا كان لغير حاجة فان كان لحاجة "كتحسين صوته حتى تخرج القراءة من مخارجها تمامه او يتهدي امامه الى الصواب" ونحو ذلك فانه لا يبطل، وكذا اذا كان ناشئاً بدافع طبيعي، فانه لا يبطل الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۹۹، التنحیح في الصلاة، ط: دار الفكر، بيروت.

(۳، ۴) وعن عبد الرحمن بن عائش قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت ربي عز وجل في احسن صورة قال فيما يختصم الملائكة اعلی قلت: انت اعلم قال فوضع كفه بين كتفي فوجدت بردها بين ثديي فعلمت ما في السموات والارض وتلا "وكذلك نرى ابراهيم ملكوت السموات والارض وليكون من الموقنين" رواه الدارمي مرسلًا وللترمذي نحوه عنه، وعن ابن عباس و معاذ بن جبل وزاد فيه قال يا محمد اهل تدری فیم يختصم الملائكة اعلی قلت: نعم في الكفارات، والكفارات: المكث في المساجد بعد الصلوات، والمشي على الأقدام إلى الجماعات وإبلاغ الوضوء في المكاره، فمن فعل ذلك عاش بخير ومات بخير وكان من خطيئته كيوم ولدته أمه الخ، مشکوة المصابيح: ۱/ ۲۹، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الثاني، ط: قديمي كراچی.

۳.....جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے پاؤں سے چل کر مسجد جانے سے اور بیماری یا جاڑے میں اچھی طرح وضو کرنے سے گناہ جھڑتے ہیں۔
اور جس نے یہ کام کئے، بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا، اور بھلائی کے ساتھ مرے گا، اور اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہوگا، جس طرح ماں کے پیٹ سے بچہ گناہوں سے پاک پیدا ہوتا ہے۔ (۱)

گناہ معاف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی شخص کے دروازہ پر نہر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل کچیل باقی رہ سکتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی حال پانچ وقت کی نمازوں کا ہے، ان سے بھی اللہ تعالیٰ گناہ اور خطاؤں کو بالکل دور کر دیتا ہے۔ (۲)

گناہوں کی آگ بھڑکانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے گناہوں کی آگ بھڑکاتے ہو اور اس میں جلتے رہتے ہو، اور جب تم نے صبح کی نماز ادا کر لی، تو وہ آگ بجھ گئی، پھر صبح سے ظہر تک تم گناہوں کی آگ بھڑکاتے ہو اور اس میں جلتے رہتے ہو لیکن جب ظہر کی نماز پڑھ لی تو وہ آگ ٹھنڈی ہو گئی، پھر ظہر سے عصر تک اپنے لئے آگ روشن کرتے ہو، اور اس میں جلنے کا

(۱) ایضاً۔

(۲) وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارايتم لو ان نهراً باب احدكم يغتسل فيه كل يوم خمساً هل يبقى من درنه شئى، قالوا لا يبقى من درنه شئى قال فذلك مثل الصلوات الخمس يمحوا الله بهن الخطايا، متفق عليه، مشکوة المصابيح، ص: ۵۷، كتاب الصلاة، الفصل الاول، ط: قديمى كتب خانہ كراچى. الترغيب والترهيب، ۱/ ۱۹۸، رقم: ۶۔

سامان کرتے ہو، اور عصر کی نماز اس کو ٹھنڈی کر دیتی ہے، پھر عصر سے مغرب تک گناہوں کی آگ نہایت تیزی کے ساتھ شعلہ زن ہوتی ہے، اور جلا دینا چاہتی ہے مگر مغرب کی نماز پھر سے بجھا دیتی ہے، اسی طرح مغرب سے عشاء تک گناہوں کی آگ خوب بھڑکائی جاتی ہے، جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے ہو وہ آگ بجھ جاتی ہے، اور تم پاک صاف ہو کر سوتے ہو، پھر سونے کی حالت میں تم پر کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا، یہاں تک کہ تم نیند سے بیدار ہو جاؤ۔ (۱)

گنٹھیا کا علاج قیام کے ذریعے

گنٹھیا یا جوڑوں کے دردوں کا علاج نماز میں ممکن ہے۔ جب ہم وضو کرنے کے بعد نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو پہلے ہمارا جسم ڈھیلا ہوتا ہے لیکن جب نماز کی نیت کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہیں تو قدرتی طور پر جسم میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے، اس حالت میں آدمی کے اوپر سے سفلی جذبات کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔ سیدھے کھڑے ہونے میں ام الدماغ سے روشنیاں چل کر ریڑھ کی ہڈی سے ہوتی ہوئی پورے اعصاب میں پھیل جاتی ہیں۔ یہ بات سب جانتے ہیں کہ جسمانی صحت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کو ایک ممتاز مقام حاصل ہے اور عمدہ صحت کا دار و مدار ریڑھ کی ہڈی کی لچک پر ہے۔

(۱) وعن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: تحترقون تحترقون فاذا صليتم الصبح غسلتها، ثم تحترقون تحترقون فاذا صليتم الظهر غسلتها، ثم تحترقون تحترقون فاذا صليتم العصر غسلتها ثم تحترقون تحترقون، فاذا صليتم المغرب غسلتها، ثم تحترقون تحترقون، فاذا صليتم العشاء غسلتها، ثم تنامون، فلا يكتب عليكم حتى تستيقظوا رواه الطبرانی فی الصغير والوسط، واسنادہ حسن، ورواه فی الكبير، موقوفا علیہ وهو اشبه، ورواہ محتج بهم فی الصحيح. الترغیب والترہیب من الحديث الشريف للمندری: ۱/۹۸، رقم: ۷، الترغیب فی الصلوات الخمس والمحافظة علیہا والایمان بوجوبہا، ط: مصطفى البابی الحلبي واولاده بمصر.

نماز میں قیام کرنا گھٹنوں، ٹخنوں اور پیروں سے اوپر پنڈلیوں، پنجوں اور ہاتھ کے جوڑوں کو قوی کرتا ہے گھٹیا کے درد کو ختم کرتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جسم سیدھا رہے اور ٹانگوں میں خم واقع نہ ہو۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس ۱/۷۲-۷۳)

گندہ دہن

گندہ دہن یعنی جس کے منہ سے بد بو آتی ہو، اور ساتھ کے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہو، تو ایسے مریض کو جماعت میں شریک نہ ہونا چاہیئے بلکہ جماعت کے بغیر اکیلے میں نماز پڑھ لے تاکہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔ (۱)

(۱) (قوله واكل نحو ثوم) ای كبصل و نحوه مما له رائحة كريهة، للحديث الصحيح في النهي عن قربان آكل الثوم والبصل المسجد، قال الامام العيني في شرحه على صحيح البخاري، قلت: علة النهي اذى الملائكة واذى المسلمين، ولا يختص بمسجده عليه الصلاة والسلام، بل الكل سواء لرواية مساجدنا بالجمع، خلافا لمن شذ ويلحق بما نص عليه في الحديث كل ماله رائحة كريهة مأكولا او غيره، وانما خص الثوم هنا بالذكر وفي غيره ايضا بالبصل والكراث لكثرة اكلهم لها، وكذلك الحق بعضهم بذلك من بفيه بخرا وبه جرح له رائحة، وكذلك القصاب والسماك والمجدوم والابرص اولى بالالحاق، وقال سحنون لا ارى الجماعة عليهما، واحتج بالحديث والحق بالحديث كل من اذى الناس بلسانه وبه افنى ابن عمر وهو اصل في نفى كل من يتأذى به، ولا يبعد ان يعذر المعذور بأكل ماله ريح كريهة، لما في صحيح ابن حبان عن المغيرة بن شعبة قال: انتهيت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجد مني ريح الثوم فقال: من اكل الثوم، فاخذت يده فادخلتها فوجد صدرى معصوبا، فقال: ان لك عذرا وفي رواية الطبراني في الاوسط، اشتكيت صدرى فاكلته، وفيه: فلم يعنفعه صلى الله عليه وسلم، وقوله صلى الله عليه وسلم وليقعد في بيته صريح في ان اكل هذه الاشياء عذر في التخلف عن الجماعة، وايضا هنا علتان: اذى المسلمين واذى الملائكة، فبالنظر الى الاولى، يعذر في ترك الجماعة وحضور المسجد، وبالنظر الى الثانية يعذر في ترك حضور المسجد ولو كان وحده، آه، ملخصا.

اقول: كونه يعذر بذلك ينبغي تقييده بما اذا اكل ذلك بعذر او اكل ناسيا قرب دخول وقت الصلاة لتلا يكون مباشرا لما يقطعه عن الجماعة لصنعه، شامی: ۱/۶۶۱، باب ما يفسد الصلاة

گوبر سے لیپائی

مسلم یا غیر مسلم کے گھر میں گوبر سے لپی ہوئی خشک جگہ پر پاک کپڑا بچھا کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، نماز صحیح ہو جائے گی، لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

گوشہ چشم

گوشہ چشم یعنی آنکھوں کے کناروں سے شدید ضرورت کے بغیر ادھر ادھر دیکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (۲)

گولیاں چلیں

اگر نماز کی حالت میں گولیاں چلنی شروع ہو گئیں، تو نماز توڑ کر اپنا دفاع کرنا جائز

— وما یکرہ فیہا، مطلب فی الغرس فی المسجد، ط: سعید کراچی۔ مرقات المفاتیح: ۴/۲۱۲، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الأول، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔

وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من اكل من هذه الشجرة المنتنة فلا یقرین مسجدنا، فان الصلاة تتأذى مما يتأذى منه الانس، مشکوٰۃ، ص: ۶۸، باب المساجد، ومواضع الصلاة، ط: قدیمی کراچی۔

(۱) (قوله مبسوط على نجس الخ) وكذا الثوب اذا فرش على النجاسة اليابسة، فان كان رقيقا يشف ما تحته او توجد منه رائحة النجاسة على تقدير ان لها رائحة لا يجوز الصلاة عليه، وان كان غليظا بحيث لا يكون كذلك جازت، آه، شامی: ۱/۲۲۶، باب ما یفسد الصلاة، وما یکرہ فیہا، مطلب فی التشبه بأهل الكتاب، ط: سعید کراچی۔

(۲) (والالتفات بوجهه) كله او بعضه للنهي وبصره یکرہ تنزیہا (قوله وبصره یکرہ تنزیہا) ای من غیر تحویل الوجه اصلا، لانه صلى الله عليه وسلم كان يلاحظ أصحابه فی صلاته بموق عينیه، شامی: ۱/۲۳۳، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة أولى، ط: سعید کراچی۔ بدائع: ۱/۲۱۵، فصل واما بیان ما یستحب فیہا وما یکرہ، ط: ایچ ایم سعید کراچی۔ البحر (۲/۲۱) باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید۔

ہے گناہ نہیں ہوگا، البتہ بعد میں اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

گوزگا

اگر مادر زاد گوزگا، بہر اقرأت پر قادر نہیں تو قرأت اس پر فرض نہیں ہوگی۔ باقی جن ارکان پر قادر ہے، ان کو سب لوگوں کی طرح ادا کرتا رہے، اگر اس کو اتنی سمجھ ہے کہ نماز فرض ہے، اس کے باوجود وہ نماز کو بقدر طاقت ادا نہیں کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ (۲)

(۱) ویباح قطعها لنحو قتل حية وند دابة وفور قدر، وضیاع ما قیمته درهم له أو لغيره، الدر مع الرد، (قوله ویباح قطعها) ای ولو كانت فرضاً كما فی الامداد: شامی: ۱/۵۳۲، باب ما یفسد الصلاة وما یكره فیها، قبل مطلب فی احكام المسجد، ط: سعید کراچی۔
نقل عن خط صاحب البحر على هامشه ان القطع يكون حراماً و مباحاً و مستحباً و واجباً، فالحرام لغير عذر والمباح اذا خاف فوت مال، والمستحب، والقطع للاكمال والواجب لاحياء نفس، شامی: ۲/۵۲، باب ادراك الفريضة، مطلب قطع الصلاة يكون حراماً ط: سعید کراچی۔ وكذا الاجنبی اذا خاف ان يسقط من سطح أو تحرقه النار أو يغرق في الماء، واستغاث المصلی وجب عليه قطع الصلاة، رجل قام الى الصلاة وسرق منه شيء قیمته درهم له ان يقطع الصلاة ويطلب السارق سواء كانت فريضة أو تطوعاً؛ لأن الدرهم مال. هندیة ۱/۱۰۹، الفصل الثاني فيما یكره فی الصلاة وما يتصل بذلك، ط: رشیدیة. البحر ۲/۷۱، باب ادراك الفريضة، ط: سعید۔

(۲) (ولا يلزم العاجز عن النطق) كأخرس وامي (تحريك لسانه) وكذا فی حق القراءة هو الصحيح لتعذر الواجب، فلا يلزم غيره الا بدليل فتكفي النية لكن ينبغي ان يشترط فيها القيام وعدم تقديمها لقيامها مقام التحريم ولم اره ثم فی الاشباه فی قاعدة التابع تابع، فالمفتی به لزومه فی تكبيرة وتلبية لا قراءة، الدر المختار (قوله ثم فی الاشباه) اقول: عبارة الاشباه على ما رأيت فی عدة نسخ: ومما خرج ای عن القاعدة الاخرس يلزمه تحريك اللسان فی تكبيرة الافتتاح والتلبية على القول به واما بالقراءة فلا على المختار، شامی: ۱/۲۸۱، ۲۸۲ فصل فی بیان تألیف الصلاة، الى انتهائها مطلب فی حديث الاذن، جزم، ط: سعید کراچی۔

(هي فرض عين على كل مكلف... وتاركها عمداً مجاناً) ای تكاسلاً فاسقاً، الدر المختار، (قوله هي) ای الصلاة الكاملة وهي الخمس المكتوبة (قوله على كل مكلف) ای بعينه ولذا سمي فرض عين... ثم المكلف هو المسلم البالغ العاقل ولو انشأ أو عبداً، شامی: ۱/۳۵۱-۳۵۲، كتاب الصلاة، ط: سعید کراچی۔

گونگا امام

گونگے امام کے پیچھے امی (ان پڑھ) کی اقتداء درست نہیں، اسی طرح لکھے پڑھے لوگوں کی اقتداء بھی درست نہیں۔ (۱)

گونگا نماز کیسے پڑھے

گونگا تکبیر تحریمہ اور قرأت کے لئے صرف زبان ہلائے، کافی ہے نماز ہو جائے گی اور رائج قول کے مطابق گونگے کے لئے زبان ہلانا فرض نہیں صرف مستحب ہے اس لئے اگر زبان بھی نہ ہلائے تو بھی نماز ہو جائے گی۔ (۲)

گھاس پر نماز پڑھنا

اگر گھاس پاک ہے، اس پر ناپاک کھاد وغیرہ نہیں تو اس پر نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر گھاس پر ناپاک کھاد وغیرہ ہے تو جگہ ناپاک ہونے کی وجہ سے نماز پڑھنے سے نماز نہیں

(۱) ولا یصح اقتداء القاری بالامی وبالاخرس وكذا لا یصح اقتداء الامی بالاخرس،

ہندیۃ: ۸۶/۱، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغيره،

ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ۔ الدر المختار مع الرد: ۵۷۹/۱، باب الامامة، ط: سعید کراچی۔

البحر الرائق: ۶۳۱/۱، باب الامامة، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔ و: ۳۶۰/۱، ط: سعید کراچی۔

(۲) ولا یلزم العاجز عن النطق כאخرس وامی تحریک لسانه وكذا فی حق القراءة هو الصحيح

لتعذر الواجب فلا یلزم غیره الا بدلیل فتکفی النية لکن ینبغی ان یشرط فیها القیام وعدم

تقدیمها لقیامها مقام التحریمة، الدر المختار مع الرد: ۴۸۱/۱-۴۸۲، باب صفه الصلاة، فصل

اذا اراد الشروع، ط: سعید کراچی

ہوگی۔ (۱)

گھٹیا لباس

میل پکیل سے بھرے ہوئے گھٹیا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، ہاں اگر گھٹیا لباس کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہیں تو پھر مکروہ نہیں ہوگا۔ (۲)

گھر پر مستقل جماعت کرنا

قرب و جوار میں مسجد ہونے کے باوجود دائمی طور پر مسجد کو چھوڑ کر اپنے گھر پر باقاعدہ جماعت کا انتظام کرنا جائز نہیں، اور دائمی طور پر مسجد کی جماعت چھوڑنا بہت بڑا گناہ ہے، اور جماعت ترک کرنے پر اصرار کرنا فسق ہے عدالت میں ایسے شخص کی شہادت بھی

(۱) لا باس بالصلوة والسجود علی الحشیش، ہندیۃ: ۱/۶۳، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الثانی ومما یصل بذلك مسائل، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ۔ (قوله ویفسدها سجوده علی نجس) ای بدون حائل اصلا، شامی: ۱/۶۲۵، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب فی التشبه باهل الکتاب، ط: سعید کراچی، و: ۱/۵۰۱، فصل فی بیان تالیف الصلاة الی انتهائہا: (قوله لانه اقرب للتواضع) ... وطهارة موضع القدمین فی القيام شرط وفاقا، وموضع السجدة مختلف لانها تتأتی بالانف، وهو اقل من الدرهم، شامی: ۱/۵۰۲، فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب فی اطالة الركوع للجانی، ط: سعید کراچی، وطهارة بدنه ومكانه (الخ الدر مع الرد: ۱/۴۰۳، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی۔

(۴) (وکرہ) وصلاحه فی ثياب بذلة یلبسها فی بته و مهنة ای خدمة ان له غیرها والا لا، الدر المختار مع الرد: ۱/۶۳۰، باب ما یفسد الصلاة، وما یکرہ فیہا، مطلب فی کراهة التحریمية ط: سعید کراچی۔ حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۱۹۷، فصل فی المکروهات، فروع، ط: قدیمی کراچی۔ البحر الرائق: ۳/۵۷، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، تحت قوله وعلی بساط فیہ تصاویر ان لم یسجد علیہا، ط: رشیدیہ کوئٹہ، و: ۲/۳۳، ط: سعید کراچی۔

قبول نہیں ہوتی ہے۔ (۱)

گھر میں جماعت کرنا

- ☆..... اگر کبھی اتفاق سے مسجد میں جماعت نہیں ملی، تو گھر پر عورتوں اور بچوں کو شامل کر کے جماعت کر لینا چاہیے جیسا کہ حدیث شریف سے ثابت ہے۔ (۲)
- ☆..... مردوں کو گھر پر جماعت کرنے کی عادت نہیں بنانی چاہیے بلکہ مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنی چاہیے، اگر کبھی اتفاق سے جماعت نہ ملی تو گھر پر عورتوں

(۱) (والجماعة سنة مؤكدة للرجال) قال الزاهدی: ارادوا بالتاكيد الوجوب الا في الجمعة وعيد فشرط (وقيل واجبة وعليه العامة اى عامة مشايخنا وبه جزم في التحفة وغيرها، قال في البحر، وهو الراجح عند اهل المذهب) (فتن او تجب ثمرته تظهر في الاثم بتركها مرة الخ، الدر مع الرد: ۱/ ۵۵۲ - ۵۵۳، (قوله قال الزاهدی، الخ) وقال في شرح المنية: والاحكام تدل على الوجوب، من ان تاركها بلا عذر يعذر وتروى شهادته، ويأثم الجيران بالسكوت عنه الخ، شامی: ۱/ ۵۵۲، (قوله قال في البحر الخ) وقال في النهر: هو اعدل الاقوال واقواها، ولذا قال في الاجناس: لا تقبل شهادته اذا تركها استخفاً ومجانة، اما سهواً او بتاويل ككون الامام من اهل الاهواء او لا يراعى مذهب المقتدى، فتقبل، شامی: ۱/ ۵۵۳، باب الامامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، "قبله وبعده" ط: سعيد كراچی. حاشية الطحطاوى على المراقی، ص: ۴۸۶، باب الامامة، ط: قديمی. البحر: ۱/ ۳۴۴، باب الامامة، ط: سعيد كراچی. و: ۱/ ۶۰۳، ط: رشيدية كوئنه.

(۲) حدثنا عبدان بن احمد عن عبد الرحمن بن ابي بكر عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقبل من نواحي المدينة يريد الصلاة فوجد الناس قد صلوا فمال الى منزله فجمع اهلہ فصلی بهم، مجمع البحرين في زوائد المعجمين للهيثمی، باب فيمن جاء الى المسجد فوجد الناس قد صلوا: ۱/ ۲۷۲، كتاب الصلاة، رقم الحديث ۶۵۰، ط: دار الكتب العلميه بيروت، شامی: ۱/ ۵۵۳، باب الامامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچی.

اور بچوں کو شامل کر کے جماعت کر لے۔ (۱)

علامہ شامیؒ نے یہ واقعہ لکھا ہے کہ ”ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم میں صلح کرانے کے لئے تشریف لے گئے تھے، مسجد میں آئے تو جماعت ہو چکی تھی، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مکان میں اہل و عیال کو جمع کر کے جماعت کے ساتھ نماز ادا فرمائی“ اس سے ثابت ہوا کہ گھر میں جماعت کرنا ایسی حالت میں صحیح ہے کہ مسجد میں جماعت نہ ملے۔ (۲)

گھر میں نماز پڑھنا

مردوں کے لئے شرعی عذر کے بغیر مسجد کی جماعت چھوڑ کر گھر میں نماز پڑھنا بہت ہی بڑی محرومی ہے، اور اسلام کے بڑے شعائر کو ترک کرنا ہے، حدیث شریف میں اس پر سخت وعید ہے، ایک روایت میں اس کی نماز کو ناقابل اعتبار قرار دیا گیا ہے۔ (۳)

(۱) قوله ولو فاتته ندب طلبها فلا يجب عليه الطلب في المساجد بلا خلاف بين اصحابنا وذكر القدوري: يجمع باهله ويصلي بهم يعني وينال ثواب الجماعة، شامی: ۵۵۵/۱، باب الامامة، ط: سعيد کراچی، فتح القدیر: ۳۰۰/۱، باب الامامة، ط: رشیدیہ کوئٹہ، البحر الرائق: ۶۰۶/۱، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشیدیہ کوئٹہ، و: ۳۳۶/۱، ط: سعيد کراچی.

(۲) انه عليه الصلاة والسلام كان خرج ليصلح بين قوم فعاد الى المسجد وقد صلى اهل المسجد فرجع الى منزله فجمع اهله وصلى، شامی: ۵۵۳/۱، باب الامامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد کراچی، وانظر الى الحاشية السابقة رقم ۱.

(۳) عن ابن عباس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع المنادي، فلا يمنعه من اتباعه عذر قالوا وما العذر؟ قال خوف او مرض لم تقبل منه الصلوة التي صلى، مشکوة، ص: ۹۶، باب الجماعة وفضلها الفصل الثاني، ط: قديمی کراچی، كنز العمال الترهيب الاكمال: ۵۸۳/۷، رقم الحديث: ۲۰۲۵۹، ط: مؤسسة الرسالة بيروت.

قوله صلى الله عليه وسلم: "لا صلاة لجار المسجد الا في المسجد" شامی: ۵۵۵/۱، باب الامامة: "قوله ولو فاتته ندب طلبها ط: سعيد کراچی، الحاوی الكبير، ۳۷۹/۲، باب فضل الجماعة والعذر بترکها، ط: دار الفكر بيروت.

گھر میں نماز پڑھنے کا عادی ہونا

جو شخص مسجد کی جماعت کی نماز چھوڑ کر گھر میں نماز پڑھنے کا عادی ہے، اور مسلسل جماعت چھوڑتا ہے تو وہ فاسق اور گنہگار ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اگر بچوں اور عورتوں کا خیال نہ ہوتا تو میں ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دیتا جو مسجد میں آکر جماعت سے نماز نہیں پڑھتے“۔ (۱)

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص مسجد میں آکر اکیلا نماز پڑھتا ہے، اور جماعت کا خیال نہیں کرتا ہے، یا جماعت ترک کرنے کا عادی ہے اور گھر میں اکیلا نماز پڑھتا ہے تو دونوں فاسق اور گنہگار ہیں۔ دونوں پر ضروری ہے کہ جماعت کی پابندی کریں، نہ گھر میں تنہا نماز پڑھیں اور نہ مسجد میں جماعت کے بغیر پڑھیں، اگر مجبوری سے اتفاقاً جماعت فوت ہو جائے تو الگ بات ہے۔ (۲)

گھڑی

آج کل گھنٹے گھڑیاں عام ہیں، اوقات بنانے والی جنٹریاں اور نقشے اکثر بلکہ تمام مسجدوں میں موجود ہیں ان کے مطابق نمازوں کے وقت کی پابندی کرنا نہ صرف جائز بلکہ بہتر ہے البتہ گھڑیاں صحیح رکھنی چاہئیں، کیونکہ وقت کی پابندی کی صورت میں جماعت میں زیادہ سے زیادہ لوگ شریک ہوتے ہیں، اور پابندی نہ ہونے کی صورت میں لوگ

(۱) عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو لا ما فی البیوت من النساء والذریۃ اقمنا صلاۃ العشاء وامرت فتیات یحرقون ما فی البیوت بالنار، مشکوٰۃ المصابیح، ص: ۹۷، باب الجماعة وفضلها، الفصل الثالث، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی۔

(۲) الجماعة واجبة، وسنة لوجوبها بالسنة..... الا ان هذا يقتضى الاتفاق على ان ترکها مرة بلا عذر یوجب اثمًا مع انه قول العراقيين والخراسانيون على انه یأثم اذا اعتاد ترک کما فی القنیۃ، شامی: ۱/ ۵۵۲، باب الامامة قبیل مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ط: سعید کراچی، النهر الفائق: ۱/ ۲۳۸، باب الامامة والحدث فی الصلاة، ط: دار الکتب العلمیہ بیروت، مزید ”گھر پر مستقل جماعت کرنا“ عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

جماعت میں کم شریک ہوتے ہیں۔ (۱)

گھڑی آویزاں کرنا

مسجد کی دیوار پر گھڑی آویزاں کرنا جائز ہے، اس سے مقررہ وقت پر جماعت گھڑی کرنے میں مدد ملتی ہے اور وقت معلوم ہونے کی وجہ سے جماعت میں لوگ زیادہ شامل ہو سکتے ہیں۔ (۲)

گھڑی دیکھنا

نماز کی حالت میں قصد اہاتھ پر بندھی ہوئی گھڑی کو دیکھنے سے نماز فاسد نہیں ہوگی، البتہ بلا ضرورت بے فائدہ کام کرنے کی وجہ سے نماز مکروہ ہوگی، ہاں بلا ارادہ گھڑی پر

(۱) عمدة الفقہ ۲/۲۶ کتاب الصلاة جن وقتوں میں نماز جائز نہیں اور جن میں مکروہ ہے، مولفہ حضرت مولانا حاجی حافظ سید زوار حسین شاہ نقشبندی، ط: ادارہ مجددیہ ناظم آباد۔

(۲) قولہ (بالقنوی والقنویں فیعلقہ) فیہ دلالة علی تعلیق المراوح فی المساجد لما انہا لیست بأقل نفعا من القنومع ما فی القنوم من الشغل والتلویت ما لیس فی المروحة. الکوکب الدرۃ علی جامع الترمذی: ۸۴/۳، ابواب التفسیر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورة البقرة، ط: ادارة القرآن کراچی. وفی تعلیق الشیخ زکریا رحمہ اللہ.

للہ در الشیخ ما ادق نظره ویدخل فی ما استنبطہ تعلیق الساعات فان الاحتیاج الیہا لاقامة الصلاة وتکثیر الجماعة اشد من الاحتیاج الی المراوح، الکوکب الدرۃ علی جامع الترمذی: ۸۴/۳، ابواب التفسیر، عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورة البقرة القنویعلق فی المسجد، ط: ادارة القرآن کراچی.

نظر پڑ گئی اور وقت بھی معلوم ہو گیا تو مکروہ نہیں ہوگا۔ (۱)

گھل جانے والی چیز

نماز کے دوران ایسی چیز نگلنے یا معدہ میں پہنچنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے جو منہ میں گھل جاتی ہے، جیسے چینی مٹھائی وغیرہ۔ (۲)

گہن کے وقت نماز مشروع ہونے کی وجہ

چاند اور سورج کا گرہن آفت، مصیبت اور شر و برائی کے اسباب کا نمونہ اور آخرت یا دولا نے والی اور نصیحت حاصل کرنے کی چیز ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی پُر لطف حکمت تقاضا کرتی ہے کہ کسوف کے وقت لوگوں کو وہ طریقے سکھائے جو کسوف کے مانند بلاؤں کو دور کریں، بدیوں اور بُرائیوں کو دور کر دیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان مبارک کے ذریعے یہ تمام طریقے سکھلا دیئے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت اور طریقہ ہے کہ وہ دعا کے ساتھ بلا اور مصیبتوں کو دور کرتا ہے اور دعا اور بلا

(۱) ولا یفسدہا نظره الی مکتوب وفہمہ لو مستفہما وان کرہ (قوله وان کرہ) ای لا شغاله بما لیس من اعمال الصلاة، واما لو وقع نظره بلا قصد وفہمہ فلا یکرہ، شامی: ۱/۶۳۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب اذا قرأت عالی اجد، بدون الف لا تفسد، ط: سعید کراچی، البحر: ۲/۱۴، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی، و: ۲/۲۳، ط: رشیدیہ کوئٹہ. وحاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۴۱، فصل فیما لا یفسد الصلاة، ط: قدیمی کراچی.

(۲) (قوله لا یذوب) احتراز بہ مما یدوب کالسكر یكون فی فیہ، اذا ابتلع ذوبہ فانہا تفسد ولو بدون مضغ ذکرہ السید حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص ۱۹۵، و: ۳۵۵، فصل فی المکروہات، فروع ط: قدیمی کراچی، حلبی کبیر، ص: ۴۵۱، فصل فیما یفسد الصلاة قبیل، فروع ط: سہیل اکیڈمی لاہور، و اذا ابتلع ما ذاب من سکر فی فمہ فسدت ولو ابتلعه قبل الصلاة ووجد حلاوتہ فیہا لا تفسد، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۴۱، فصل فیما لا یفسد الصلاة، ط: قدیمی کراچی.

دونوں جب کبھی جمع ہو جاتے ہیں تو اللہ کے حکم سے دعا ہی بلا پر غالب آتی ہے، بشرطیکہ دعا ایسی زبانوں سے نکلے جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والی ہوں۔ (۱)

صحیح مسلم و بخاری سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چاند اور سورن اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، اور کسی کے مرنے یا جینے سے ان کو گراہن نہیں لگتا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے وہ نشان ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے ساتھ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے پس جب تم ان کو دیکھو تو جلدی سے نماز میں مشغول ہو جاؤ۔ (۲)

اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ یہ دونوں نشان گنہگاروں کے ڈرانے کے لئے ہیں تاکہ وہ اپنے گناہ، بدکاری، اور پلیدیوں کے وبال سے ڈریں اور اسی غرض سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گراہن کے وقت حکم فرمایا ہے کہ بہت نیکیاں کرو اور نیک کاموں کی طرف جلدی کرو اور خالص نیت کے ساتھ نماز اور دعا کرنا، اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا، ذکر و تضرع، قیام اور رکوع و سجود، توبہ، انابت، استغفار، خشوع و خضوع اور گڑگڑا کر دعا کرنا، اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں انکساری اور عاجزی اختیار کرنا، صدقہ دینا،

(۱) ومنها صلاة الآيات كالسوف والخسوف والظلمة، والاصل فيها ان الآيات اذا ظهرت انتقادت لها النفوس والتجأت الى الله وانفكت عن الدنيا نوع انفكاك فتلک الحالة غيمة المؤمن، ينبغي ان يتهل في الدعاء والصلاة، وسائر اعمال البر. حجة الله البالغة: ۲/۲۰، النوافل قبل الاقتصاد في العمل، ط: كتب خانہ رشیدیہ دہلی.

(۲) حدثنا اسحق بن ابراهيم..... سمعت عبيد بن عمير يقول حدثني من اصدق حسبه يريد عائشة ان الشمس انكسفت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام قياما شديدا يقوم قائما ثم يركع..... ثم قال: ان الشمس والقمر لا ينكسفان لموت احد ولا لحياته ولكنهما من آيات الله يخوف الله بهما فاذا رايتم كسوفاً فاذكروا الله حتى ينجليا، صحيح مسلم: ۱/۲۹۶، كتاب الصلاة، ط: قديمی كتب خانہ كراچی. عن ابن مسعود رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشمس والقمر لا ينكسفان لموت احد ولكنهما آيتان من آيات الله فاذا رايتموها فصلوا، صحيح البخاري: ۱/۱۳۴، باب لا تنكسف الشمس لموت احد ولا لحياته، ط: قديمی كراچی.

خیرات کرنا مقرر فرمایا، (۱) تاکہ نیک اعمال آنے والے عذاب سے بچنے کا ایک ذریعہ بن جائیں، مگر بن کا وقت ایسا وقت ہے کہ حوادث اور سانحہ رونما ہونے کو یاد دلاتا ہے اور اس پر خبردار اور ہوشیار کرنے والا بھی ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ والوں کے دلوں میں ایسے اوقات میں خود بخود گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے، نیز ایسے اوقات میں زمین پر تجلیات کا نزول ہوتا ہے، اس لئے اللہ والوں کو ان اوقات میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرب حاصل کرنا بہت مناسب ہے، چنانچہ نعمان بن بشیرؓ کی حدیث (۲) میں کسوف کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے:

فاذا تجلی الله لشئ من خلقه خشع له جب اللہ تعالیٰ اپنی

مخلوقات میں سے کسی چیز پر تجلی فرماتا ہے تو وہ چیز اس کے سامنے جھک جاتی ہے۔ (۳)

(۱) واما أنه من آیات المخوفة فلان تبديل النور بالظلمة تخويف والله تعالى انما يخوف عبده ليركوا المعاصي ويرجعوا الطاعة التي بها فوزهم وفضل الطاعات بعد الايمان الصلاة... ويستحب ان يأمر الامام الناس في هذه الخطبة بالصدقة والعق والتوبة من المعاصي ويحذرهم الغفلة والاغترار وقد جاء كل من الامر بالصدقة والاعتاق في احاديث، واذا كانت من التخويف فهي داعية الى التوبة والمسارة الى جميع افعال البر كل على قدر طاقته، اتحاف السادة المتقين بشرح احياء علوم الدين: ۳/ ۷۰۹ - ۷۱۶، القسم الرابع من النوافل، الاولى: صلاة الكسوف، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان.

(۲) عن النعمان بن بشير قال: كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: وكان يصلي ركعتين..... وان ذاك ليس كذلك ولكنهما خلقان من خلق الله فاذا تجلى الله عز وجل لشئ من خلقه خشع له، مسند احمد ۱۴/ ۱۴۷ رقم الحديث [۱۸۲۶۷] ط: دار الحديث القاهرة.

(۳) وايضا فانه وقت قضاء الله الحوادث في عالم المثال ولذلك يستشعر فيها العارفون الفرع، وفرع رسول الله صلى الله عليه وسلم عندها لاجل ذلك وهي اوقات سريان الروحانية في الارض فالمناسب للمحسن ان يتقرب الى الله في تلك الاوقات وهو قوله عليه الصلاة والسلام: في الكسوف في حديث نعمان بن بشير فاذا تجلى الله لشئ من خلقه خشع له، حجة الله البالغة: ۲۰/ ۲، مبحث في النوافل وحكمة تشريعها ومنها صلاة الآيات كالکسوف والخسوف، ط: صديقيه كتب خانہ اکوڑہ خٹک. و ۵۰/ ۲، ط: قدیمی.

نیز کفار چاند اور سورج کی عبادت کرتے ہیں، اور ان کو سجدہ کیا کرتے ہیں اس لئے ایمان داروں پر لازم ہے کہ جب کوئی ایسی دلیل ظاہر ہو جس سے ان چیزوں کا عبادت کا مستحق نہ ہونا ثابت ہو تو اللہ تعالیٰ کے سامنے نیاز مندی سے التجا کریں، اور اللہ تعالیٰ کو سجدہ کریں، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (۱)

لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا لله الذى خلقهن
آفتاب کو سجدہ نہ کرو نہ چاند کو، بلکہ اس خدا کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔
یہ سجدہ کرنا دین کے لئے شعار اور منکرین کے لئے خاموش کرنے والا جواب ہے۔

سوال:- اگر کوئی کہے کہ خسوف و کسوف نجوم کی مقررہ منازل پر پہنچنے سے واقع ہوتا ہے، اور اس کو انسانوں کے عذاب و ثواب سے کوئی تعلق نہیں ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ جو مسائل نے کہا ہے وہ علت ہے اور جو ہم نے کہا ہے وہ حکمت ہے، پس دونوں میں کوئی تعارض نہیں (احکام اسلام ص ۷۹)

(۱) وايضا فالكفار يسجدون للشمس والقمر فكان من حق المؤمن اذا رأى آية عدم استحقاقها العبادة ان يتضرع الى الله ويسجد له وهو قوله تعالى (لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا لله الذى خلقهن) ليكون شعارا للدين وجوبا مسكنا لمنكره، حجة الله البالغة: ۲/۲۰، مبحث فى النوافل وحكمة تشريعها، ومنها صلاة الآيات كالكسوف والخسوف، والظلمة، ط: صديقية كتب خانہ اکوڑہ خٹک.

ل

لا الہ الا اللہ

”تعجب کی خبر سن کر.....“ کے عنوان کو دیکھیں۔

لاحق

☆..... لاحق وہ نمازی ہے جو امام کے ساتھ ابتداء میں شریک ہوتا ہے، لیکن کسی عذر کی وجہ سے یا عذر کے بغیر امام کے ساتھ اقتداء کرنے کے بعد اس کی کچھ رکعات یا تمام رکعات رہ جائیں، مثلاً غفلت کی وجہ سے، یا وضو ٹوٹ جانے کی وجہ سے، یا بلا عذر مثلاً اپنے امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کر لیا، اس طرح یہ رکعت رہ گئی، یا مقیم آدمی مسافر امام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہے، یا خوف کی نماز میں پہلی ایک یا دو رکعتیں امام کے ساتھ پڑھتا ہے، تو یہ لاحق ہے۔ (۱)

☆..... لاحق کا حکم مقتدی کا حکم ہوتا ہے، یہ باقی ماندہ نماز میں ثناء، اعوذ باللہ، بسم اللہ اور سورۃ فاتحہ اور سورت نہیں پڑھے گا اور اگر بھول گیا اور سہو سجدہ لازم ہوا تو سہو سجدہ بھی نہیں کرے گا، اور اس کا فرض اقامت کی نیت سے تبدیل بھی نہیں ہوگا۔ (۲)

ایسا شخص مسبوق کے برعکس پہلے اس حصے کو قضاء کرے گا جو امام کے ساتھ

(۱) اللاحق وهو الذی ادرك اولها وفاته الباقي لنوم او حدث او بقى قائما للزحام او الطائفة الاولى في صلاة الخوف، هندية: ۱/ ۹۲، الباب الخامس في الامامة، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: حقانيہ پشاور، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۹۴، باب الامامة، ط: سعید کراچی۔

(۲) وحكمه كمؤتم فلا ياتی بقراءة ولا سهو ولا يتغير فرضه بنية اقامة، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۹۵، باب الامامة، ط: سعید کراچی۔ فتح القدير: ۱/ ۳۴۰، باب الحدث في الصلاة وهذا فصل في المسبوق كذا وعدناه، ط: رشيدية كوثه

پڑھنے سے رہ گیا ہے، اور اگر جماعت باقی ہے تو یہ امام کے ساتھ شریک ہوگا۔ (۱)

☆..... لاحق سے جو رکعات رہ گئی ہیں ان میں وہ مقتدی سمجھا جائے گا، اور امام کے ساتھ جیسے مقتدی قرأت نہیں کرتا، ایسے ہی لاحق بھی قرأت نہیں کرے گا بلکہ خاموش کھڑا رہے گا، اور اگر اس پر سہو سجدہ واجب ہوگا تو سہو سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

لاحق بھی مسبوق بھی

اگر کوئی شخص لاحق بھی ہے مسبوق بھی ہے، مثلاً کچھ رکعتیں ہو جانے کے بعد جماعت میں شریک ہوا، اور شرکت کے بعد پھر کچھ رکعتیں اس کی اور چلی گئیں، تو اس کو چاہیے کہ پہلے اپنی ان رکعتوں کو ادا کرے جو جماعت میں شرکت کے بعد نکل گئی ہیں جن میں وہ لاحق ہے، اس کے بعد اگر جماعت باقی ہو تو جماعت میں شریک ہو جائے ورنہ باقی نماز بھی پڑھ لے مگر اس میں امام کی متابعت کا خیال رکھیں، اس کے بعد ان رکعتوں کو ادا کرے جن میں وہ مسبوق ہے۔ (۳)

(۱) ویبدأ بقضاء ما فاته عكس المسبوق ثم يتابع امامه ان امكنه ادراكه والا تابعه ثم صلى ما نام فيه بلا قراءة، الدر المختار مع الرد: ۵۹۵/۱، باب الامامة، مطلب فيما لو اتى بالركوع او السجود او بهما، الخ، ط: سعيد كراچی، فتح القدیر: ۳۴۰/۱، باب الحدث فی الصلاة وهذا فصل فی المسبوق كذا وعدناه، ط: رشیدیہ كوئٹہ، ہندیہ: ۹۲/۱، الباب الخامس فی الامامة، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: بلوچستان بک ڈپو كوئٹہ۔

(۲) وله حكم المقتدی فلا يسجد للسجود اذا سها فيما يقضى ولا يقرأ فيه، فتح القدیر: ۳۴۰/۱، باب الحدث فی الصلاة وهذا فصل فی المسبوق كذا وعدناه، ط: رشیدیہ كوئٹہ، الدر المختار: ۵۹۵/۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچی، ہندیہ: ۹۲/۱، الباب الخامس فی الامامة الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: بلوچستان بک ڈپو، وانظر الى الحاشية رقم ۲ فی الصفحة السابقة.

(۳) وهذا بيان للقسم الرابع وهو المسبوق واللاحق وحكمه انه يصلى اذا استيقظ مثلاً ما نام فيه ثم يتابع الامام فيما ادرك ثم يقضى ما فاته، شامی: ۵۹۵/۱، باب الامامة، مطلب فيما لو اتى بالركوع او السجود او بهما مع الامام او قبله او بعده، ط: سعيد كراچی، فتح القدیر: ۳۴۰/۱، باب الحدث فی الصلاة، وهذا فصل فی المسبوق كذا وعدناه، ط: رشیدیہ كوئٹہ.

مثال: عصر کی نماز میں ایک رکعت ہو جانے کے بعد کوئی شریک ہوا، اور شریک ہونے کے بعد ہی اس کا وضو ٹوٹ گیا، اور وضو کرنے گیا، اس درمیان میں نماز ختم ہو گئی، تو اس کو چاہیے کہ پہلے ان تین رکعتوں کو ادا کرے جو شریک ہونے کے بعد وضو ٹوٹنے کی وجہ سے نکل گئی ہیں، پھر اس رکعت کو جو اس کے شریک ہونے سے پہلے ہو چکی تھیں، اور ان تین رکعتوں کو مقتدی کی طرح ادا کرے، یعنی قرأت نہ کرے، اور ان تین کی پہلی رکعت میں قعدہ کریں، اس لئے کہ امام کی دوسری رکعت ہے، اور امام نے اس میں قعدہ کیا تھا، پھر دوسری رکعت میں بھی قعدہ کرے، اس لئے کہ یہ اس کی دوسری رکعت ہے، پھر تیسری رکعت میں بھی قعدہ کرے، اس لئے کہ یہ امام کی چوتھی رکعت ہے، امام نے اس میں قعدہ کیا تھا، پھر اس رکعت کو ادا کرے جو اس کے شریک ہونے سے پہلے ہو چکی تھی، اور اس میں بھی قعدہ کرے، اس لئے کہ یہ اس کی چوتھی رکعت ہے، اور اس رکعت میں اس کو قرأت بھی کرنا ہوگی اس لئے کہ وہ اس رکعت میں مسبوق ہے اور مسبوق اپنی گئی ہوئی رکعتوں میں منفرد تنہا نماز پڑھنے والے کے حکم میں ہوتا ہے۔ (۱)

(۱) (قوله ثم ما سبق به بها) بيانه كما فى شرح المنية وشرح المجمع انه لو سبق بركعة من ذوات الاربع ونام فى ركعتين يصلى او لا ما نام فيه ثم ما ادركه مع الامام ثم ما سبق به فيصلى ركعة مما نام فيه مع الامام ويقعد متابعة له لانها ثانيا امامه ثم يصلى الاخرى مما نام فيه ويقعد لانها ثانيا ثم يصلى التى انتبه فيها ويقعد متابعة لامامه لانها رابعة وكل ذلك بغير قراءة لانه مقتد ثم يصلى الركعة التى سبق بها بقراءة الفاتحة وسورة والاصل ان اللاحق يصلى على ترتيب صلاة الامام والمسبوق يقضى ما سبق به بعد فراغ الامام، شامى: ۱/ ۵۹۵ - ۵۹۶، باب الامامة، مطلب فيما لو اتى بالركوع او السجود او بهما، مع الامام او قبله او بعده، ط: سعيد كراچى. فتح القدير: ۱/ ۳۲۰، باب الحدث فى الصلاة، هذا فصل فى المسبوق كنا وعدناه، ط: رشيد كوثه.

لاحق پر سجدہ سہو کا حکم

☆..... جو شخص امام کے ساتھ نماز میں تکبیر تحریمہ سے شریک ہوتا ہے، لیکن کسی عذر کی وجہ سے یعنی وضو ٹوٹ جانے کی وجہ سے کچھ رکعتیں نکل گئیں ہیں تو اس کو ”لاحق“ کہتے ہیں۔ (۱)

☆..... اگر امام پر سہو سجدہ واجب ہو، تو للاحق پر بھی سہو سجدہ واجب ہوتا ہے مگر للاحق اپنی نماز کے آخر میں سہو سجدہ کرے گا، اگرچہ اس نے امام کے ساتھ سہو سجدہ کر لیا تھا، تو بھی اپنی نماز کے آخر میں دوبارہ سہو سجدہ کرے گا، اس لئے کہ للاحق نے نماز میں شامل ہوتے وقت یہ عزم کیا تھا کہ وہ پوری نماز میں اپنے امام کے پیروی کرے گا، اور جب اس کے امام نے اخیر میں سہو سجدہ کیا ہے تو یہ بھی اپنی نماز کے آخر میں سہو سجدہ کرے گا۔ (۲)

(۱) (اللاحق وهو الذی ادرک اولها وفاته الباقي لنوم او حدث او بقى قائما للزحام او الطائفة الاولى فى صلاة الخوف، هندية: ۹۲/۱، الباب الخامس فى الامامة، الفصل السابع فى المسبوق واللاحق، ط: حقانيه پشاور، شامی: ۵۹۳/۱، باب الامامة، مطلب فى احكام المسبوق والمدرك واللاحق، ط: سعيد كراچى، فتح القدیر: ۳۳۰/۱، باب الحدث فى الصلاة الخ، ط: رشیدیہ كوئٹہ۔

(۲) (وكذا اللاحق) لكنه يسجد فى آخر صلاته، ولو سجد مع امامه اعاده، الدر المختار (قوله وكذا اللاحق) اى يجب عليه السجود بسهو امامه لانه مقتد فى جميع صلاته بدليل انه لا قراءه عليه، فلا سجود فيما يقضيه (قوله لكنه يسجد الخ) اى يبدأ بقضاء ما فاتته ثم يسجد فى آخر صلاته لانه التزام متابعة الامام فيما اقتدى به على نحو ما يصلى الامام، وانه اقتدى به فى جميع الصلاة فيتابعه فى جميعها على نحو ما ادى الامام والا امام ادى الاول فالاول وسجد لسهو فى آخر صلاته فكذا اللاحق، الخ..... (قوله ولو سجد مع امامه اعاده) لانه فى غير اوانه ولا تفسد صلاته لانه ما زاد الا سجدتين الخ، شامی: ۸۳/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى، فتح القدیر: ۳۳۹/۱، باب الحدث فى الصلاة، وهذا فصل كنا وعدناه، ط: رشیدیہ كوئٹہ۔

لاحق فوت شدہ نماز کیسے پڑھے

☆..... اگر لاحق ”بناء“ کی شرائط سے واقف نہیں، یا اس نے بناء کی شرائط کی پابندی نہیں کی، تو یہ لاحق نہیں بلکہ مسبوق ہے، اس لئے نئی نیت کر کے امام کے ساتھ شرکت کرے، اور امام کے سلام کے بعد فوت شدہ رکعات پڑھے۔

البتہ جو شخص ”بناء“ کی شرائط سے واقف ہے، اور ان شرائط کی پابندی بھی کرے تو وہ لاحق ہے، لاحق واپس آ کر نئی نیت کے بغیر اولاً فوت شدہ رکعت ادا کرے، اس کے بعد اگر امام کو نماز میں پالے تو اس کے ساتھ شریک ہو جائے ورنہ بقیہ نماز تنہا ادا کرے۔ (۱)

☆..... لاحق پر پہلے فوت شدہ نماز ادا کر کے امام کے ساتھ شریک ہونا واجب ہے، اس کے خلاف کرنے سے گنہگار ہوگا، مگر نماز ہو جائے گی، مقتدی پر واجب ترک

(۱) ویدأ بقضاء ما فاتہ عکس المسبوق ثم يتابع امامه ان أمكنه ادراكه والا تابعه ثم صلى ما نام فيه بلا قراءة. الدر المختار (قوله ان أمكنه ادراكه) قيد لقوله ویدأ ثم يتابع، وقوله والا تابعه الخ، تصريح بمفهوم هذا الشرط وليس لصحيح، والصواب ابدال قوله ان أمكنه ادراكه بقوله ان أدركه مع اسقاط ما بعده، وحق التعبير ان يقول: ویدأ بقضاء ما فاتہ بلا قراءة عکس المسبوق ثم يتابع امامه ان أدركه ثم ما سبق به، الخ، ففي شرح المنية وحكمه انه يقضى ما فاتہ اولاً ثم يتابع الامام ان لم يكن قد فرغ، آه، وفي التنف اذا توضأ ورجع يداً بما سبقه الامام به ثم ان أدرك الامام في شئ من الصلاة، يصليه معه، آه، وفي البحر، وحكمه انه يداً بقضاء ما فاتہ بالعدر ثم يتابع الامام ان لم يفرغ وهذا واجب لا شرط حتى لو عكس يصح، فلو نام في الثالثة واستيقظ في الرابعة فانه يأتي بالثالثة بلا قراءة، فاذا فرغ منها صلى مع الامام الرابعة وان فرغ منها الامام صلاها وحده بلا قراءة، ايضاً، فلو تابع الامام ثم قضى الثالثة بعد سلام الامام صح واثم، شامی: ۱/ ۵۹۵، باب الامامة، مطلب فيما لو اتى بالركوع او السجود او بهما مع الامام، ط: سعيد كراچی. فتح القدير: ۱/ ۳۳۰، باب الحدث في الصلاة، وهذا فصل في المسبوق كذا وعدناه، ط: رشديه كوئته.

کرنے سے نماز کا اعادہ کرنا واجب نہیں۔ (۱)

لا حول پڑھنا

☆..... نماز میں دنیاوی امور سے متعلق کوئی وسوسہ آنے کی وجہ سے ”لا حول“ پڑھی ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر آخرت کے امور کے متعلق کوئی بات دل میں آنے کی وجہ سے ”لا حول“ پڑھی تو نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر کسی نیت کے بغیر یہ الفاظ زبان سے نکل گئے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۲)

لا حول ولا قوة الا باللہ

نماز کے دوران کسی ناگوار بات کے سننے پر ”لا حول ولا قوة الا باللہ“ کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ (۳)

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) ولو وسوسه الشيطان فقال ”لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم“ ان كان ذلك في امر الآخرة لا تفسد وان كان في امر الدنيا تفسد كذا في التمر ناشي، هندية: ۱۰۰/۱، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول، ط: حقانيه پشاور، شامی: ۱/۲۲۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۲/۱۲، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشديه كوئٹہ، و: ۷/۲، قوله والجواب بلاله الا الله، ط: سعيد كراچی.

(۳) او قال جوابا للخبر بما يسوءه لا حول ولا قوة الا بالله فهو لف و نشر مشوش تفسد صلاته، حلبی كبير، ص: ۳۳۸، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاہور، ثم اختلف المشايخ فيما اذا اخبر بخبر يسوءه فاسترجع لذلك بان قال انا لله وانا اليه راجعون. مريداً بذلك الجواب، وصحح في الهداية والكافي في الفساد عندهما خلافاً لابي يوسف وقال بعض المشايخ انه مفسد اتفاقاً..... وحكم لا حول ولا قوة الا بالله كالاسترجاء، البحر: ۷/۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قوله والجواب بلاله الا الله، ط: سعيد كراچی.

لباس

۱..... جس قسم کے لباس پہن کر باہر نکلنا، بازار جانا، شادی وغنی کی مجالس اور محافل میں شرکت کرنا پسند نہ ہو، بُرا سمجھا جاتا ہو، اس قسم کے لباس کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (۱)

۲..... بدن کے جس حصے کو چھپانا فرض ہے، اگر وہ چھپا رہے تب بھی ایسا لباس پہن کر نماز پڑھنا جس کو پہن کر آدمی معزز مجلس میں نہ جاسکتا ہو مکروہ ہے۔ (۲)

۳..... عورتیں ایسا لباس پہنیں جس میں بدن نہ کھلتا ہو، اگر نماز کے دوران بدن کھل جائے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۳)

(۱) وتكره الصلاة في ثياب البذلة ثوب لا يصاب عن الدنس ممتهن. وقيل ما لا يذهب به الى الكبراء ورأى عمر رضي الله عنه رجلا فعل ذلك فقال ارأيت لو كنت ارسلتك الى بعض الناس اكنت تمر في ثيابك هذه فقال لا فقال عمر رضي الله عنه الله احق ان تتزين له ، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۹۷، فصل في المكروهات ، فروع ط: قديمى كراچى، البحر الرائق: ۳۳/۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، تحت قوله وعلى بساط فيه تصاویر ان لم يسجد عليها ط: سعيد كراچى. ۵۷/۲، ط: رشيدية كوئٹہ.

(قوله وصلاته في ثياب بذلة قال في البحر: وفسرها في شرح الوقاية بما يلبسه في بيته ولا يذهب به الى الاكابر والظاهر ان الكراهة تنزيهية، شامى: ۶۴۰/۱ - ۶۴۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبيل مطلب في الخشوع، ط: سعيد كراچى.

(۲) ايضا.

(۳) وان انكشف عورته في الصلاة ان ادى ركنامع الانكشاف فسدت اجماعا، هندية: ۵۸/۱، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الاول في الطهارة وستر العورة، ط: حقانيه پشاور، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۸۱، ۱۸۲، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: قديمى كراچى.

لباس پاک ہو

نماز پڑھنے والے کا لباس بھی نجاست حقیقیہ سے پاک ہونا ضروری ہے۔ (۱)

لباس کیسا ہو

نماز صحیح ہونے کے لئے کسی خاص وضع کا لباس شرط نہیں، بلکہ ہر اس لباس کو پہن کر نماز پڑھنا صحیح ہے جس سے ستر عورت پورا ہو جاتا ہو، البتہ جو پاجامہ، لونگی یا دھوتی ٹخنے سے نیچے لٹکا ہوا ہو، یا ایسا لباس ہو جس سے غیر مسلم قوم کی مشابہت ہوتی ہے تو اس کے ساتھ نماز مکروہ ہے، لیکن نماز فاسد نہیں ہوگی اور اعادہ لازم نہیں ہوگا۔ (۲)

(۱) قال رحمه الله: هي اى شروط الصلاة طهارة بدنه من حدث وخبث وثوبه و مكانه لقوله تعالى وان كنتم جنبا فاطهروا، المائدة: ۶ ولقوله عليه السلام لفاطمة بنت ابي حبيش، اغسلي عنك الدم و صلي، تبين الحقائق: ۱/ ۲۵۱ - ۲۵۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی، شامی: ۱/ ۲۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۱۲، ط: قديمی كراچی.

(۲) عن ابي هريرة قال بينما رجل يصلي مسبل ازاره قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اذهب فتوضأ فذهب وتوضأ ثم جاء فقال رجل يا رسول الله مالک امرته ان يتوضأ قال انه كان صلي وهو مسبل ازاره وان الله لا يقبل صلاة رجل مسبل ازاره، مشکوة المصابيح، ص: ۷۳، باب الستر، الفصل الثانی، ط: قديمی كراچی.

وقد يطلق السدل على اسبال الازار ايضا وهو ظاهر عبارات الفقهاء رحمهم الله ولهذا لم يذكروا اسبال الازار مستقلا في المكروهات، نعم الاسبال المعروف عندهم مكروه في الصلاة وخارجها عندنا وعندهم، معارف السنن: ۳/ ۴۶۱ - ۴۶۳، باب ما جاء في كراهية السدل في الصلاة، ط: المكتبة السنورية علامه محمد يوسف بنوري ثاؤن، و: ۳/ ۴۶۳ - ۴۶۶، ط: دار التصنيف جامعة العلوم الاسلامية علامه بنوري ثاؤن كراچی.

ويكره ايضا ان يسدل ثوبه، حلی کبیر، ص: ۳۳۷، فصل كراهية الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاہور، وكذا ما هو عادة اهل التكبر، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۸۹، فصل في المكروهات، ط: قديمی كراچی.

لباس کی ستھرائی کا راز

”صفائی ستھرائی کا راز“ کے عنوان کو دیکھیں۔

لباس مکروہ

”مکروہ لباس“ کے عنوان کو دیکھیں۔

لپ اسٹک

اگر ”لپ اسٹک“ لگانے کی وجہ سے بدن تک پانی نہیں پہنچتا تو وضو صحیح نہیں ہوگا، جب وضو صحیح نہیں ہوگا تو نماز بھی صحیح نہیں ہوگی۔ (۱)

لڑائی ناجائز ہے

اگر کوئی شخص ناحق اور ناجائز لڑ رہا ہے تو ان لوگوں کو ”صلوة الخوف“ کے طریقے سے نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی، بلکہ عام دستور کے مطابق نماز پڑھنا لازم ہوگا، مثلاً باغی لوگ مسلمان بادشاہ کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں یا کسی دنیاوی غرض سے کوئی کسی سے لڑے تو ایسے لوگوں کے لئے اس طرح عمل کثیر کر کے نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

(۱) (و شرط صحته) ای الوضوء (ثلاثة) الاول (عموم البشارة بالماء الطهور) حتى لو بقي مقدار مغرزايرة لم يصبه الماء من المفروض غسله لم يصح الوضوء، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۳۴، فصل فى احكام الوضوء، ط: قدیمی کراچی، و ص: ۶۱، ط: قدیمی کراچی۔
ہندیۃ: ۴/۱، کتاب الطہارۃ، الباب الاول فى الوضوء الفصل الاول، فى فرائض الوضوء، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ۔

(۲) قوله لا تشرع صلاة الخوف للعاصي لانها انما شرعت لمن يقاتل اعداء الله تعالى ومن فى حكمهم لا لمن يعاديه، شامی: ۱۸۸/۲، باب صلاة الخوف، ط: سعید کراچی۔

لفظ زیادہ کر لیا

اگر کسی شخص نے نماز میں قرأت کے دوران کسی لفظ کو زیادہ کر کے پڑھ لیا اور معنی میں بھی تغیر ہو گیا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، خواہ وہ زائد لفظ قرآن مجید میں کسی اور جگہ موجود ہو یا نہ ہو اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا۔ (۱)

اور اگر اس لفظ کو زیادہ کر کے پڑھنے کی صورت میں معنی میں تغیر نہیں ہوا لیکن وہ لفظ قرآن مجید میں کسی اور جگہ موجود ہے، تو نماز بالاتفاق درست ہے اور اگر وہ لفظ قرآن کریم میں کسی اور جگہ موجود نہیں ہے، تو اس میں اختلاف ہے، امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی، اور دوسرے ائمہ کرام کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۲)

لقمہ امام کے علاوہ کسی اور کو دینا

مقتدی کے لئے اپنے امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دینا اور غلطی بتانا جائز نہیں ہے، مثلاً اپنے جیسے کسی دوسرے مقتدی کو یا کسی اور امام کو جو اس کا امام نہیں ہے، یا تنہا نماز

(۱) الكلمة الزائدة ان غير المعنى ووجدت في القرآن نحو ان يقرأ والذين آمنوا وكفروا بالله ورسله اولئك هم الصديقون او لم يوجد نحو ان يقرأ انما نملی لهم ليزدادوا اثما وجمالا تفسد صلاته بلا خلاف، ہندیہ: ۸۰/۱، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الخامس فی زلة القاری، ط: حقانیہ پشاور، شامی: ۶۳۲/۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب مسائل زلة القاری، ط: سعید کراچی۔

(۲) (قوله ولو زاد كلمة) اعلم ان الكلمة الزائدة اما ان تكون في القرآن او لا وعلى كل ان تغير اولاً، فان غيرت افسدت مطلقاً نحو وعمل صالحاً وكفر فلهم اجرهم، ونحو واما ثمود فهديناهم وعصيناهم وان لم تغير فان كان في القرآن نحو وبالوالدين احساناً وبرالم تفسد في قولهم والا نحو، فاكهة ونخل، وثفاح ورمال، وكمثال الشارح الآتي لا تفسد، وعند ابی یوسف تفسد لانه ليست في القرآن كذا في الفتح وغيره، شامی: ۶۳۲/۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب مسائل زلة القاری، ط: سعید کراچی۔ ہندیہ: ۸۰/۱، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الخامس فی زلة القاری، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔

پڑھنے والے کو، یا کسی اور شخص کو جو نماز میں نہیں ہے، لقمہ دینا جائز نہیں، اس سے مقتدی کی نماز باطل ہو جائے گی، اور اگر دوسرے نے بھی لقمہ لیا ہے تو اس کی نماز بھی باطل ہو جائے گی، لیکن اگر مقتدی نے تلاوت کی نیت سے کچھ پڑھا ہے، غلطی بتانے کی غرض سے نہیں، تو مقتدی کی نماز باطل نہیں ہوگی، لیکن مقتدی کے لئے ایسا کرنا مکروہ ہوگا۔ (۱)

لقمہ بار بار دیا

اگر مقتدی نے بار بار لقمہ دیا، جس میں ایک رکن کی مقدار تاخیر ہوگئی، تو اس صورت میں بھی نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، اور لقمہ دینے والے کی نماز بھی فاسد نہیں ہوگی۔ (۲)

نوٹ:..... ایک رکن کی مقدار تین مرتبہ ”سبحان اللہ“ پڑھنے کے برابر ہے۔ (۳)

(۱) (وفتحہ علی غیر امامہ) الا اذا اراد التلاوة وكذا الاخذ، الدر المختار، (قوله وفتحہ علی غیر امامہ) لانه تعلم و تعلم من غير حاجة بحر، وهو شامل لفتح المقتدی علی مثله، و علی المنفرد و علی غیر المصلی و علی امام آخر، لفتح الامام والمنفرد علی ای شخص كان ان اراد به التعليم لا التلاوة، شامی: ۱/۲۲۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی۔ حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۱۸۳، ط: قدیمی کراچی، و ص: ۳۳۳، ط: قدیمی کراچی۔ ہندیہ: ۱/۹۹، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: حقانیہ پشاور، البحر: ۲/۶، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی۔

(۲) (بخلاف فتحہ علی امامہ) فانه لا یفسد (مطلقاً) لفتح و آخذ بكل حال، الدر المختار (قوله بكل حال) ای سواء قرأ الامام قدر ما تجوز به الصلاة ام لا، انتقل الی آية اخرى ام لا تكرر الفتح ام لا، هو الاصح، شامی: ۱/۲۲۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی۔ النهر الفائق: ۱/۲۶۹، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: دار الکتب العلمیہ بیروت۔

(۳) وهو قدر ثلاث تسبیحات، الدر المختار: ۱/۲۲۶، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی۔ حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۸۵، فصل ما یفسد الصلاة، ط: قدیمی۔ حلبی کبیر، ص: ۲۱۵، الشرط الثالث، ط: سہیل اکیڈمی لاہور۔

لقمہ باہر سے لینا

”باہر کا آدمی لقمہ دے تو.....“ کے عنوان کو دیکھیں۔

لقمہ تنہا نماز پڑھنے والے کو دینا

مقتدی کے لئے کسی تنہا نماز پڑھنے والے کو لقمہ دینا جائز نہیں ہے اگر ایسا کرے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر تنہا پڑھنے والا لقمہ لے گا تو اس کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔ (۱)

لقمہ دوسرے امام کو دینا

اگر کسی ایک امام کے مقتدی نے دوسرے امام کو لقمہ دیا ہے، تو لقمہ دینے والے مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر دوسرا امام اس کا لقمہ قبول کرے گا تو اس امام کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی، اور اس کے ساتھ ساتھ امام کے مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔ (۲)

(۱) قوله وكذا اخذ اي اخذ المصلي غير الامام بفتح من فتح عليه مفسد ايضا كما في البحر عن الخلاصة، شامی: ۱/۲۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۲/۱۰، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوثنة. و: ۲/۶، ط: سعيد كراچی. تبیین الحقائق: ۱/۳۹۳، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی.

(۲) وان فتح المصلي عن من ليس معه في الصلاة..... والاحسن ان يقال على غير امامه يشمل فتحه على مقتد معه في صلاته ايضا تفسد صلاته لانه تعليم وتعلم وهو من كلام الناس..... وان اخذ الامام بقوله تفسد صلاة الكل، حلبى كبير، ص: ۴۴۰، فصل فيما يفسد الصلوة، ط: سهيل اكيڈمى لاہور، شامی: ۱/۲۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها. ط: سعيد كراچی.

لقمہ دوسرے کے امام کو دینا

اگر لقمہ دینے والا خود امام کے پیچھے جماعت میں شامل نہیں ہے تو وہ نماز سے باہر رہ کر لقمہ نہیں دے سکتا، اگر امام نماز سے باہر رہنے والے آدمی کا لقمہ لے گا تو امام کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۱)

لقمہ دوسرے مقتدی کو دینا

اگر کسی نمازی نے کسی اور امام کے مقتدی کو لقمہ دیا تو لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر دوسرے امام کے مقتدی نے لقمہ لیا تو اس کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔ (۲)

لقمہ دینا

☆..... اگر مقتدی اپنے امام کو لقمہ دے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، خواہ امام ضرورت کی مقدار قرأت کر چکا ہو یا نہیں، اور ضرورت کی مقدار سے مراد مسنون قرأت ہے، یعنی جتنی مقدار قرأت پڑھنا مسنون ہے اس کو ضرورت کی مقدار کہا جاتا ہے۔ (۳)

(۱) وان فتح غیر المصلی علی المصلی فاخذ بفتحہ تفسد، ہندیہ: ۹۹/۱، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الاول، ط: حقانیہ پشاور، شامی: ۶۲۲/۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر، ص: ۳۴۱، فصل فیما یفسد الصلاة، ط: سہیل اکیڈمی لاہور۔

(۲) (قوله وفتحہ علی غیر امامہ) لانه تعلم و تعلیم من غیر حاجة بحر وهو شامل لفتح المقتدی علی مثله..... وكذا الاخذ ای اخذ المصلی غیر الامام بفتح من فتح علیہ مفسد ایضا، شامی: ۶۲۲/۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی، ہندیہ: ۹۹/۱، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: رشیدیہ کوئٹہ، البحر: ۶/۲، باب ما یفسد الصلاة، الخ، ط: سعید کراچی۔

(۳) بخلاف فتحہ علی امامہ فانه لا یفسد مطلقا لفتح و آخذ بكل حال (قوله بكل حال) ای سواء قرأ الامام قدر ما تجوز به الصلاة ام لا، انتقل الی آية أخرى ام لا، تكرر الفتح ام لا، هو الاصح شامی: ۶۲۲/۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر، ص: ۳۴۰، فصل فیما یفسد الصلاة، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، البحر الرائق: ۱۰/۲، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: رشیدیہ کوئٹہ، و: ۶/۲، ط: سعید کراچی۔

☆..... اگر لقمہ دینے والا مقتدی اپنے امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دے گا، تو مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر کوئی امام اپنے مقتدی کے علاوہ کسی اور امام کے مقتدی کا لقمہ لے گا تو امام کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔ (۱)

☆..... اگر امام بقدر ضرورت قرأت کر چکا ہے اور اس کے بعد اٹک گیا ہے، یا آگے بھول گیا ہے تو اس صورت میں فوراً رکوع کر لینا چاہیے، کھڑے رہ کر مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور نہیں کرنا چاہیے۔ (۲)

☆..... مقتدیوں کو چاہیے کہ جب تک لقمہ دینے کی شدید ضرورت نہ ہو، امام کو لقمہ نہ دیا کریں، اور شدید ضرورت سے مراد یہ ہے کہ مثلاً امام غلط پڑھ کر آگے بڑھنا چاہتا ہے، یا رکوع بھی نہیں کر رہا ہے اور خاموش کھڑا ہے، تو اس صورت میں لقمہ دیدیا کریں۔ (۳)

(۱) (قوله وفتحہ علی غیر امامہ) لانه تعلیم و تعلم من غیر حاجة وهو شامل لفتح المقتدی علی مثله وعلی المنفرد وعلی غیر المصلی وعلی امام آخر، لفتح الامام والمنفرد علی ای شخص کان ان اراد به التعلیم لا التلاوة، شامی: ۱/۲۲۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب المواضع التی لا یجب فیہا رد السلام، ط: سعید کراچی، البحر: ۲/۶، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی.

(۲) ولا ینبغی للامام ان یلجنہم الی الفتح لانه یلجنہم الی القراءة خلفه وانه مکروه بل یرکع ان قرأ قدر ما تجوز به الصلاة والا ینقل الی آية اخرى کذا فی الکافی، ہندیہ: ۱/۹۹، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الاول فیما یفسدہا، ط: حقانیہ پشاور، البحر الرائق: ۲/۱۰، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: رشیدیہ کوئٹہ، و: ۲/۶، ط: سعید کراچی، شامی: ۱/۵۲۳، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، تتمہ، ط: سعید کراچی.

(۳) ویکرہ للمقتدی ان یفتح علی امامہ من ساعته..... وتفسیر الالقاء ان یردد الآیة او یقف ساکتاً کذا فی النہایة، ہندیہ: ۱/۹۹، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الاول فیما یفسدہا، ط: حقانیہ پشاور، البحر الرائق: ۲/۱۰، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: رشیدیہ کوئٹہ، و: ۲/۶، ط: سعید کراچی، شامی: ۱/۲۲۳، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی.

☆..... اگر لقمہ دینے والا، امام کا مقتدی نہیں، اور امام نے اس کا لقمہ لے لیا تو امام کی نماز فاسد ہو جائے گی، امام کی نماز فاسد ہونے کی وجہ سے امام کے ساتھ مقتدیوں کی نمازیں بھی فاسد ہو جائیں گی، خواہ لقمہ دینے والا تنہا نماز پڑھ رہا ہو یا ایسے ہی بیٹھا ہوا ہو دونوں صورتوں میں حکم ایک ہے۔ (۱)

☆..... اور اگر غیر مقتدی نے نماز پڑھانے والے امام کو لقمہ دیا، اس دوران امام کو خود بخود یاد آگیا، خواہ اس کے لقمہ دینے کے ساتھ ہی یا پہلے، تو اس صورت میں امام کی نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ اس صورت میں لقمہ دینے والے کے لقمہ کا کچھ دخل نہیں، امام نے خود ہی اپنی قرأت درست کر لی۔ (۲)

☆..... اگر تراویح کی نماز میں امام اٹک گیا، اور سامع بھی بھول گیا اور ایک ایسے آدمی نے لقمہ دیا جو نماز میں شامل نہیں، اور سامع نے اس سے سن کر لقمہ دیا اور امام نے وہ لقمہ لیا، تو اس صورت میں امام کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور امام کی نماز فاسد ہونے

(۱) انظر الى الحاشية رقم ۳ في الصفحة السابقة.

(۲) (قوله الا اذا تذكّر الخ) قال في القنية: ارتج على الامام ففتح عليه من ليس في صلاته وتذكّر، فان اخذ في التلاوة قبل تمام الفتح لم تفسد، لان تذكّره يضاف الى الفتح، آه، بحر، قال في الحلية: وفيه نظر لانه ان حصل التذكّر والفتح معا لم يكن التذكّر ناشئا عن الفتح، ولا وجه لافساد الصلاة بتأخر شروعه في القراءة عن تمام الفتح، وان حصل التذكّر بعد الفتح قبل اتمامه فالظاهر ان التذكّر ناشئ عنه ووجب اضافة التذكّر اليه فتفسد بلا توقف للشروع في القراءة على اتمامه آه، ملخصاً قلت: والذي ينبغي ان يقال: ان حصل التذكّر بسبب الفتح تفسد مطلقاً: اى سواء شرع في التلاوة قبل تمام الفتح او بعده لوجود التعلم وان حصل تذكّره من نفسه لا بسبب الفتح لا تفسد مطلقاً، الخ، شامى: ۱/۲۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراچى البحر: ۲/۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى. و: ۲/۱۱، ط: رشيدية كوئته. هندية: ۱/۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول فيما يفسد ها، ط: رشيدية كوئته.

کی وجہ سے تمام مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی اور اگر امام نے سامع کا لقمہ نہیں لیا بلکہ امام کو خود بخود دیا دیا گیا تو اس صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۱)

☆..... اگر کوئی نماز پڑھنے والا کسی ایسے شخص کو لقمہ دے جو اس کا امام نہیں تو لقمہ

دینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۲)

☆..... اگر مقتدی نے کسی دوسرے شخص کی تلاوت سن کر یا قرآن مجید میں دیکھ

کر امام کو لقمہ دیا، تو اس مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر امام ایسے مقتدی کا لقمہ لے

گا تو امام کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔ (یہ حکم احناف کے نزدیک ہے دوسروں کے

ز نزدیک نہیں) (۳)

☆..... لقمہ دینے والا لقمہ دیتے وقت لقمہ دینے کی نیت کرے، قرآن مجید

کی تلاوت کی نیت نہ کرے کیونکہ احناف کے نزدیک مقتدی کے لئے قرأت کرنا منع

(۱) فی البحر عن القنیۃ: ولو سمعه المؤتم ممن لیس فی الصلاة ففتح به علی امامه یجب ان تبطل

صلاة الكل لان التلقین من خارج، شامی: ۱/۲۲۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط:

سعید کراچی، البحر الرائق: ۲/۱۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: رشیدیہ کوئٹہ،

ہندیۃ: ۱/۹۹، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الاول فیما یفسد، ط:

حقانیہ پشاور۔

(۲) ولو فتح علی غیر امامه تفسد الا اذا عنی به التلاوة دون التعليم کذا فی محیط السرخسی،

ہندیۃ: ۱/۹۹، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، الفصل الاول، ط: حقانیہ پشاور،

شامی: ۱/۲۲۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۲/۱۱،

باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: رشیدیہ کوئٹہ، و: ۲/۶، ط: سعید کراچی۔

(۳) ولو سمع المقتدی ممن لیس معه فی الصلاة ففتح علی امامه یجب ان تبطل صلاة الكل لانه

تلقین عن خارج کذا فی البحر، مراقی الفلاح المطبوع مع حاشیۃ الطحطاوی، ص: ۱۸۳، باب

ما یفسد الصلاة، ط: قدیمی کراچی، و: ص: ۳۳۳، ط: قدیمی کراچی، شامی: ۱/۲۲۲، باب ما

یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۲/۱۱، باب ما یفسد الصلاة وما

یکرہ فیہا، ط: رشیدیہ کوئٹہ، و: ۲/۶، ط: سعید کراچی۔

(۱)۔ ہے۔

لقمہ دینا (غلطی بتانا)

☆..... اگر امام نماز کے دوران قرأت پڑھتے ہوئے کوئی آیت بھول جائے، مثلاً پڑھتے پڑھتے اٹک گیا، یا پس و پیش میں پڑ گیا، تو مقتدی کے۔ جو اس امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے، لقمہ دینا جائز ہے، لیکن صرف غلطی بتانا مقصود ہو، اپنی قرأت مقصود نہ ہو کیونکہ امام کے پیچھے قرآن پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۲)

☆..... مقتدی کے لئے امام کو لقمہ دینے میں (غلطی بتانے میں) جلدی کرنا مکروہ ہے، اسی طرح امام کے لئے مقتدی کی رہنمائی اور لقمہ کا انتظار کرنا بھی مکروہ ہے، ایسی صورت میں امام کسی اور سورت میں سے ضروری قرأت پڑھ لے، یا کوئی اور سورت پڑھ لے، یا اگر واجب قرأت کی مقدار پڑھ لی تو رکوع میں چلا جائے۔ (۳)

(۱) (قوله وينسوي الفتح لا القراءة) هو الصحيح ، لان قراءة المقتدى منهي عنها ، والفتح على امامه غير منهي عنه ، بحر ، شامی : ۱/ ۲۴۲ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ، ط : سعيد كراچی . البحر الرائق : ۲/ ۱۰ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ، ط : رشیدیہ كوئٹہ ، و : ۲/ ۶ ، ط : سعيد كراچی . ہندیہ : ۱/ ۹۹ ، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها ، الفصل الاول ، ط : حقانیہ پشاور .

(۲) ایضاً

(۳) [تمہ] يكره ان يفتح من ساعته كما يكره للامام ان يلجئه اليه ، بل ينتقل الى آية اخرى لا يلزم من وصلها ما يفسد الصلاة او الى سورة اخرى او يركع اذا قرأ قدر الفرض ، شامی : ۱/ ۲۴۳ ، كتاب الصلاة ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ، تمہ ، ط : سعيد كراچی .

ہندیہ : ۱/ ۹۹ ، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها ، الفصل الاول ، ط : حقانیہ پشاور ، البحر الرائق : ۲/ ۱۰ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ، ط : رشیدیہ كوئٹہ . و : ۲/ ۶ ، ط : سعيد كراچی .

لقمہ دینے والے کی نیت

لقمہ دینے والا لقمہ دیتے وقت قرآن مجید کی تلاوت کی نیت نہ کرے، بلکہ لقمہ دینے کی نیت کرے، کیونکہ احناف کے نزدیک مقتدی کے لئے امام کے پیچھے قرأت کرنا منع ہے۔ ("احناف" حنفی فقہ کے ماننے والوں کو کہا جاتا ہے۔) (۱)

لقمہ صرف اپنے امام کو دے

ضرورت پر مقتدی صرف اپنے امام کو لقمہ دے، اپنے امام کے علاوہ کسی اور کے امام یا مقتدی یا تنہا پڑھنے والے کو لقمہ نہ دے، ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۲)

لقمہ فوراً دینا مکروہ ہے

مقتدی کے لئے امام کو فوراً لقمہ دینا مکروہ ہے، اس لئے تھوڑی دیر انتظار کرے اگر امام کسی دوسری سورت سے پڑھنا شروع کر دیتا ہے، یا رکوع میں چلا جاتا ہے تو لقمہ نہ دے، اور اگر امام رکا ہوا ہے اور اس کو آگے یا نہیں آ رہا ہے تو اس صورت میں لقمہ دے۔

(۱) (قوله وينوي الفتح لا القراءة) هو الصحيح لان قراءة المقتدى منهي عنها والفتح على امامه غير منهي عنه، شامی: ۱/۲۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد کراچی، البحر الرائق: ۲/۱۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشديه كوئٹہ، و: ۲/۶، ط: سعيد کراچی، ہندیہ: ۱/۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول، ط: حقانیہ پشاور،

(۲) وان فتح المصلی علی من ليس معه فی الصلاة سواء كان فی الصلاة او خارج الصلاة والاحسن ان يقال علی غیر امامه ليشمل فتحه علی مقتد معه فی صلاته ایضا، تفسد صلواته، لانه تعلیم وتعلم وهو من کلام الناس، حلبی کبیر، ص: ۳۳۹-۳۴۰، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاہور، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۱۸۳، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: قدیمی کراچی، و ص: ۳۳۳، ط: قدیمی کراچی.

اگر مقتدی نے فوراً لقمہ دے دیا تب بھی نماز صحیح ہو جائے گی۔ (۱)

لقمہ کا انتظار کرنا

اگر امام نے سورہ فاتحہ تلاوت کرنے کے بعد کسی بھی سورت کی تین آیات یا تین آیات کی مقدار پڑھ لی پھر اس کے بعد اٹک گیا تو مقتدی کی طرف سے لقمہ دینے کا انتظار نہ کرے، بلکہ فوراً رکوع میں چلا جائے، اور اگر تین آیات سے پہلے بھول گیا، تو کسی دوسری سورت سے پڑھنا شروع کر دے، اور اگر امام نے کسی دوسری سورت سے پڑھنا شروع نہیں کیا بلکہ رکا ہوا ہے تو اس کو لقمہ دیدے، مہلت کے بغیر فوری طور پر لقمہ نہ دے، بہر حال فوری طور پر لقمہ دے یا مہلت کے بعد دونوں صورتوں میں نماز صحیح ہو جائے گی۔ (۲)

لقمہ کے لئے انتظار کرنا

اگر امام نے سورہ فاتحہ کے بعد سورت سے تین آیات کی مقدار پڑھ لیا ہے پھر اس کے بعد آگے بھول گیا تو رکوع کر لینا چاہیئے، لقمہ کے لئے انتظار کرنا مکروہ ہے اور اگر

(۱) ویکرہ للمقتدی ان یفتح علی امامہ من ساعتہ لجواز ان یتذکر من ساعتہ فیصیر قارنا خلف الامام من غیر حاجۃ ہندیۃ: ۱/۹۹، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، الفصل الاول، ط: حقانیہ پشاور، البحر الرائق: ۲/۱۰، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ط: رشیدیہ کوئٹہ، و: ۲/۶، ط: سعید کراچی، شامی: ۱/۶۲۳، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ط: سعید کراچی۔

(۲) ولا ینبغی للامام ان یلجئہم الی الفتح بل یرکع ان قرأ قدر ما تجوز بہ الصلاۃ والا ینتقل الی ایۃ اخری کذا فی الکافی، ہندیۃ: ۱/۹۹، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، الفصل الاول، ط: حقانیہ پشاور، شامی: ۱/۶۲۳، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، تنمہ، ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۲/۱۰، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ط: رشیدیہ کوئٹہ، و: ۲/۶، ط: سعید کراچی۔

تین آیات سے پہلے بھول گیا تو کسی دوسری سورت سے پڑھنا شروع کر دینا چاہیے۔ اگر امام رکا ہوا ہے، دوسری سورت سے پڑھنا شروع نہیں کر رہا ہے، تو مقتدی اس کو لقمہ دے دے۔ (۱)

لقمہ نہیں لیا

”امام نے لقمہ نہیں لیا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

لکھی ہوئی چیز پڑھ لے

☆..... نماز کی حالت میں لکھی ہوئی چیز قصد اور ارادہ کے ساتھ دل سے پڑھنا اور سمجھنا مکروہ ہے البتہ نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (۲)

☆..... اور اگر لکھی ہوئی چیز پڑھنے میں زبان کو حرکت ہوئی تو یہ تلفظ ہوا، اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۳)

- (۱) ولا ينبغي للامام ان يلجئ الى الفتح بل يركع ان قرأ قدر ما تجوز به الصلاة والا ينتقل الى آية اخرى، ہندیہ: ۱/۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: حقایقہ پشاور، شامی: ۱/۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعید کراچی۔ البحر الرائق: ۲/۱۰۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشیدیہ کوئٹہ، و: ۲/۶، ط: سعید کراچی۔
- (۲) ولا يفسدها نظره الى مكتوب وفهمه ولو مستفهما وان كره، الدر المختار مع الرد: ۱/۶۳۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعید کراچی۔ ہندیہ: ۱/۱۰۱، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔ البحر الرائق: ۲/۲۳۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشیدیہ کوئٹہ، و: ۲/۱۲، ط: سعید کراچی۔ حلبی کبیر، ص: ۳۳۷، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سہیل اکیڈمی لاہور،
- (۳) واذا تكلم المصلي في الصلاة بكلام الناس ناسيا او عامداً ففسد صلاته وليس المراد من الكلام الكلام النحوي بل اللفظ المركب من حرفين او اكثر حتى لو تلفظ بكلمة واحدة ففسد صلاته حلبی کبیر، ص: ۳۳۲، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، شامی: ۱/۶۱۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعید کراچی۔ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۲۱، ط: قدیمی کراچی۔ و ص: ۱۷۵-۱۷۶، باب ما يفسد الصلاة، ط: قدیمی۔

☆..... اور اگر لکھی ہوئی چیز پر قصد اور ارادہ کے بغیر اتفاقاً نظر پڑ جائے تو معاف ہے مکر وہ نہیں ہے، مگر اس پر نظر جما کر نہ رکھے ورنہ کراہت ہوگی، البتہ نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۱)

لکھی ہوئی چیز پڑھنا

اگر نماز کے دوران کسی لکھی ہوئی چیز کو زبان سے پڑھ لیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر نماز کے دوران کسی لکھی ہوئی چیز پر نظر پڑی، اور اس کو زبان سے نہیں پڑھا بلکہ دل ہی دل میں مطلب سمجھ لیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۲)
اور زبان سے پڑھنے کا مطلب تلفظ کے ساتھ پڑھنا، اور دل ہی دل میں سمجھنے کا مطلب زبان سے تلفظ کرنے کے بغیر ایسے مطلب سمجھ لینا۔

لنچے کی امامت

اگر لنچے سے بہتر آدمی نہیں ہے تو لنچے کی امامت بلا کراہت صحیح ہے، اور اگر لنچے

(۱) واما لو وقع عليه نظره بلا قصد وفهمه فلا يكره، شامی: ۱/۶۳۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا قرأ تعالى جددون الف لا تفسد، ط: سعید کراچی، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص ۳۴۱، فصل فيما لا يفسد الصلاة ط: قدیمی کراچی، و ص: ۱۸۷، ط: قدیمی کراچی، حلبی کبیر ص: ۴۴۷، فصل فيما يفسد الصلاة ط: سهیل اکیڈمی لاہور،

(۲) لو نظر المصلی الی مکتوب وفهمه سواء کان قرآن او غیره قصد الاستفهام او لا اساء الادب ولم تفسد صلاته لعدم النطق بالكلام، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۱۸۷، فصل فيما لا يفسد الصلاة، ط: قدیمی کراچی، و ص: ۳۴۱، ط: قدیمی کراچی، حلبی کبیر، ص: ۴۴۷، فصل فيما يفسد الصلاة ط: سهیل اکیڈمی لاہور، ہندیہ: ۱/۱۰۱، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول، ط: حقانیہ پشاور.

سے بہتر آدمی ہے تو بچنے کی امامت مکروہ تنزیہی ہے۔ (۱)

لنگر گاہ کے جہاز میں جمعہ پڑھنا

”جہاز لنگر گاہ میں ہے تو جمعہ کا کیا ہوگا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

لنگر

لنگر اجو کہ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا اس کو جماعت کے دوران صف اول میں ایک کنارہ پر بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہیے۔

لنگر اور جماعت

جو لنگر آدمی چلنے پر قادر نہیں، اس پر جماعت میں شامل ہونا ضروری نہیں اور جو

(۱) وکذا تکرہ خلف امرد وسفیہ ومفلوج وابرص شاع برصد، الدر المختار؛ (قوله ومفلوج وابرص شاع برصد) وكذلك اعرج يقوم ببعض قدمه فلاقضاء بغيره أولى تاتارخانية، وكذا اجزم بمرجندی، ومجبوب وحاقن، ومن له يد واحدة فتاوى الصوفية عن التحفة، والظاهر ان العلة النفرة، ولذا قيد الابرص بالشيوع ليكون ظاهرا ولعدم امكان اكمال الطهارة ايضا في المفلوج والاقطع والمجبوب ولكراهة صلاة الحاقن اى ببول ونحوه، شامی: ۵۶۲/۱، باب الامامة مطلب فى امامة الأمرد، ط: سعيد كراچى. (وولد الزنا) هذا ان وجد غيرهم والا فلا كراهة بحر بحثا الدر المختار (قوله ان وجد غيرهم) اى من هو احق بالامامة منهم (قوله بحر بحثا) قد علمت انه موافق للمنقول عن الاختيار وغيره. شامی: ۵۶۲/۱، ايضا، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۳۰۳، فصل فى بيان الاحق بالامامة، ط: قديمى كتب خانیه كراچى، الفقه الاسلامى وادلته: ۱۲۱۰/۲ — ۱۲۱۱، الباب العاشر انواع الصلاة المبحث الثانى الامامة مكروهات فى المذهب، ط: رشيديه كوئٹہ، البحر الرائق: ۲۰۷/۱، باب الامامة، ط: رشيديه كوئٹہ، النهر الفائق: ۲۳۹/۱، باب الامامة، ط: امداديه ملتان، تاتارخانية: ۶۰۲/۱، باب الاحق بالامامة، ط: ادارة القرآن كراچى.

لنگڑا چلنے پر قادر ہے اس پر جماعت میں شامل نہ ہونا جائز نہیں۔ (۱)

لنگڑے کی امامت

لنگڑے کی امامت جائز ہے، مگر ایسے شخص سے عام طور پر طبعی اعتبار سے انقباض ہوتا ہے، اس لئے مکروہ تنزیہی ہے، اگر کسی کے علم و تقویٰ کی وجہ سے اس سے لوگوں کو انقباض نہ ہو تو کراہت تنزیہی بھی نہیں ہوگی۔ (۲)

لوپ

اگر لوپ (دوا) پاک ہے، اور علاج کے لئے عورت نے شرم گاہ میں لگا رکھا ہے تو ایسی حالت میں، نماز، تلاوت وغیرہ کچھ بھی منع نہیں ہے، سب درست ہے۔ (۳)

(۱) فلا تجب علی مریض و مقعد، وزن و مقطوع ید و رجل من خلاف، و مفلوج، و شیخ کبیر عاجز او اعمیٰ (الدر المختار) وقیل: الزمن عن ابی حنیفة المقعد و الاعمیٰ و المقطوع الیدین او احدهما و المفلوج و الاعرج الذی لا یستطیع المشی و الاشل (رد المحتار: ۵۵۵/۱، باب الامامة، ط: سعید کراچی، ہندیہ: ۸۳/۱، الفصل الاول فی الجماعة، ط: مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ۔ البحر الرائق: ۳۴۶/۱، باب الامامة، ط: سعید کراچی۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع النداء فلم یمنعه من اتباعه عذر قالوا و ما العذر؟ قال خوف او مرض لم یقبل منه الصلاة التی صلی، قال العلامة العثماني تحت هذا الحديث: قلت کون الشیخ الکبیر العاجز ملحقاً بالمرض ظاهراً لا یخفی، اعلاء السنن: ۲۰۴/۴، ابواب الامامة، باب الاعذار فی ترک الجماعة، ط: ادارة القرآن کراچی۔

(۲) ولو کان لقدم الامام عوج و قام علی بعضها یجوز و غیرہ اولی کذا فی التبیین، ہندیہ: ۸۵/۱، باب الامامة، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔ البحر الرائق: ۳۸۹/۱، باب الامامة، ط: سعید کراچی۔ شامی: ۵۶۲/۱، باب الامامة، مطلب فی امامة الامرد، ط: سعید کراچی۔ تبیین الحقائق: ۳۶۵/۱، باب الامامة، ط: دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔

(۳) ثم الشرط ما یتوقف علیہ الشئ ولا یدخل فیہ، ہی ستہ، طہارة بدنہ من حدث وخبث، الدر المختار مع رد المحتار: ۴۰۲/۱، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی۔ ملتی الابحر: ۷۹/۱، باب شروط الصلاة، ط: دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان۔

لہسن کھا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے

لہسن کھانے کے بعد منہ کی بد بو زائل کئے بغیر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے کہ یہ دربار خداوندی کی عظمت کے خلاف ہے اور بدبو سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ (۱)

لیٹ کر نماز پڑھنا

☆..... اگر کوئی شخص بیماری یا زخم یا عذر کی بناء پر خود بھی بیٹھ کر یا کسی کے سہارے سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی قدرت نہیں رکھتا تو لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھے یعنی رکوع اور سجدے اشارے سے کرے۔ (۲)

نماز کے لئے لیٹنے کی بہتر حالت یہ ہے کہ چت لیٹے، پیر قبلے کی طرف ہوں اور سر کے نیچے کوئی تکیہ وغیرہ رکھ لے تاکہ منہ قبلے کے سامنے ہو جائے، اگر عذر کی بنا پر پہلو پر لیٹ جائے، خواہ دائیں پہلو پر ہو یا بائیں پہلو پر تب بھی صحیح ہے، بشرطیکہ منہ قبلے کی

(۱) واکل نحو ثوم و یمنع منه، و کذا کل موز و لو بلسانہ، الدر المختار (قوله واکل نحو ثوم) ای کبصل و نحوه مما له رائحة كريهة للحديث الصحيح فی النهی عن قربان آكل الثوم والبصل المسجد، قال الامام العینی فی شرحه علی صحيح البخاری قلت: علة النهی اذی الملائكة و اذی المسلمین، ولا يختص بمسجد علیه الصلاة والسلام بل الكل سواء لرواية مساجدنا بالجمع، الخ، شامی: ۱/ ۶۶۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی العرس فی المسجد، ط: سعید کراچی۔ مرقات المفاتیح: ۲/ ۴۰۲، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الاول ط: رشیدیہ کوئٹہ، مزید ”گندہ دہن“ عنوان کے تحت تحریر کو دیکھیں۔

(۲) عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ قال قال کان بی الناصور فسألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال صل قائماً فان لم تستطع فقاعداً فان لم تستطع فعلى جنب. السنن لابن داود: ۱/ ۱۳۵، کتاب الصلاة باب فی صلاة القاعد، ط: مکتبہ رحمانیہ، و: ۱/ ۱۳۷، ط: میر محمد۔ فاذا عجز عن القيام یصلی قاعداً برکوع وسجود فان عجز عن الركوع والسجود یصلی قاعداً بالایماء... فان عجز القعود یستلقى ویؤمی ایماء لان السقوط لمکان العذر فیتقدر بقدر العذر، بدائع الصنائع: ۱/ ۲۸۳، صلوۃ المریض، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت۔ ہندیہ: ۱/ ۱۳۶، الباب الرابع عشر فی صلاة المریض، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔ شامی: ۲/ ۹۹، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی۔

طرف ہو۔ (۱)

اور رکوع اور سجدے کے لئے سر سے اشارہ کرے، اور سجدے کا اشارہ رکوع کے اشارہ سے نسبت زیادہ جھکا ہوا ہو، آنکھ یا ابرو وغیرہ کے اشارے سے سجدہ کرنا کافی نہیں۔ (۲)

اگر یہ بھی قدرت نہیں تو آسانی سے جیسے ممکن ہو نماز پڑھ لے۔

☆..... اگر کوئی مریض سر سے اشارہ کر کے نماز پڑھنے پر قادر نہیں تو وہ نماز نہ پڑھے، تندرست ہونے کے بعد اس کی قضاء پڑھے، (۳) پھر اگر یہی حالت اس کی پانچ نمازوں سے زیادہ تک رہے تو اس پر ان نمازوں کی قضاء بھی لازم نہیں ہوگی۔ (۴)

(۱) ورجلاه نحو القبلة غير ان ينصب ركبتيه لكرهة مد الرجل الى القبلة ويرفع رأسه يسيرا ليصير وجهه اليها او على جنبه الايمن او الايسر ووجهه اليها، الدر المختار (وان تعذر القعود) اي قعوده بنفسه او مستندا الى شئ..... أجزاءه ان يستلقى ويؤمى لان حرمة الاعضاء كحرمة النفس، (قوله ورجلاه نحو القبلة)..... متوجها نحو القبلة ورأسه الى المشرق ورجلاه الى المغرب، (قوله ويرفع رأسه يسيرا) اي يجعل وسادة تحت رأسه لان حقيقة الاستلقاء، تمنع الاصحاء عن الايماء فكيف بالمرضى. رد المحتار: ۹۹/۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی، بدائع الصنائع: ۲۸۴/۱، صلاة المريض، ط: دار احیاء التراث العربی، بیروت، المحيط البرهانی: ۳۴/۳، کتاب الصلاة، صلاة المريض، ط: ادارة القرآن کراچی۔

(۲) (قوله وسجوده اخفض) اخفض من ركوعه لانه قائم مقامهما فاخذًا حكمهما وعن علي رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال في صلاة المريض ان لم يستطع ان يسجد او ما وجعل سجوده اخفض من ركوعه وروى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من لم يقدر على السجود فليجعل سجوده ركوعا وركوعه ايماء والركوع اخفض من الايماء كذا في البدائع وظاهره كغيره انه يلزمه جعل السجود اخفض من الركوع حتى لو سواهما لا يصح، الخ، البحر: ۱۱۳/۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی، شامی: ۹۹/۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی۔

(۳) واذا عجز المريض عن الايماء بالرأس في ظاهر الراوية يسقط عنه فرض الصلاة ولا يعتبر الايماء بالعينين والحاجبين، ثم اذا خف مرضه هل يلزمه القضاء، اختلفوا فيه قال بعضهم ان زاد عجزه على يوم وليلة لا يلزمه القضاء وان كان دون ذلك يلزمه كما في الاغماء وهو الاصح هكذا في فتاوى قاضيخان والفتوى عليه كذا في الظهيرية، هندية: ۱۳۷/۱، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹہ، شامی: ۹۹/۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی۔

(۱) وان تعذر الايماء برأسه، وكثرت الفوائد بان زادت على يوم وليلة سقط القضاء عنه، الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۹۹/۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی، بدائع الصنائع: ۹۶/۲، ط: سعيد كراچی۔ فتح القدير: ۳۵۹/۱، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: مصطفى البابی الحلبي واولاده بمصر۔

لیکچر یا

☆..... اکثر عورتوں سے پانی کی تری کی طرح جو سفید رطوبت خارج ہوتی ہے، وہ تین جگہوں سے نکلتی رہتی ہے، اور ہر جگہ کی رطوبت کا حکم الگ الگ ہے، اور وہ تین جگہیں یہ ہیں:

- ۱..... وہ رطوبت فرج خارج یعنی شرم گاہ کے ظاہری حصے سے کپڑے وغیرہ کو لگتی ہے یہ درحقیقت پسینہ ہے اور پاک ہے، اس سے وضو بھی نہیں ٹوٹتا اور کپڑا بھی ناپاک نہیں ہوتا۔ (۱)
- ۲..... وہ رطوبت فرج داخل سے بھی آگے یعنی رحم (بچہ دانی) سے نکلتی ہے اور یہ رطوبت مذی یا مذی کے مانند ہے، اور یہ ناپاک ہے، اس سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے، اور جسم اور کپڑے میں لگنے سے وہ ناپاک بھی ہو جاتا ہے۔ (۲)
- ۳..... وہ رطوبت فرج داخل یعنی شرم گاہ کے ظاہری حصے اور رحم کے درمیان

(۱) ای برطوبة الفرج فيكون مفرعا على قولهما بنجاستها اما عنده فهي طاهرة كسائر رطوبات البدن جوهره الدر المختار (قوله برطوبة الفرج ای الداخل بدلیل قوله اولج، واما رطوبة الفرج الخارج فظاهرة اتفاقاً آه، "ح" وفي منهاج الامام النووي رطوبة الفرج ليست بنجاسة في الاصح قال ابن حجر في شرحه: وهي ماء ابيض متردد بين المذی والعرق يخرج من باطن الفرج الذي لا يجب غسله بخلاف ما يخرج مما يجب غسله فانه طاهر قطعاً ومن وراء باطن الفرج فانه نجس قطعاً ككل خارج من الباطن كالماء الخارج مع الرلد او قبيله..... (قوله اما عنده) ای عند الامام، شامی؛ ۳/۱، باب الانجاس، ط: سعيد کراچی. وطوبة الفرج طاهرة خلافا لهما، العبرة للطاهر من تراب او ماء اختلطاً، به يفتی الدر المختار (قوله رطوبة الفرج طاهرة) ولذا نقل في التاتارخانية ان رطوبة الولد عند الولادة طاهرة، وكذا السخلة اذ اخرجت من امها، وكذا البيضة فلا يتنجس بها الثوب ولا الماء اذا وقعت فيه، لكن يكره التوضوء به للاختلاف، وكذا الانفخة هو المختار وعندهما يتنجس وهو الاحتياط، آه قلت: وهذا اذا لم يكن معه دم ولم يخالط رطوبة الفرج مذی او منی من الرجل او المرأة، شامی؛ ۳/۱، قبیل كتاب الصلاة، ط: سعيد کراچی. وان كان الاقوى دليلاً هو الطهارة لان هذا المحل ليس بمعدن للنجاسة ولا الرطوبة هذا من الرحم وانما هي ابخرة محتبسة صارت بالاحتقان فهي كالعرق ومن ثم ابيح الوطى في هذا المحل والا لم يبح لكونه موضع الاذى كحالة الحيض، امداد الفتاوى؛ ۱/۶۵، كتاب الطهارة، ط: مكتبة دار العلوم کراچی.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

اندرونی حصے سے نکلتی ہے اس میں تردد ہے کہ یہ پسینہ ہے یا مذی ہے اس لئے اس کی نجاست میں اختلاف ہے بعض اس کو پسینہ سمجھ کر پاک کہتے ہیں، اور بعض اس کو مذی سمجھ کر ناپاک کہتے ہیں، اور ناپاک کہنے کی صورت میں احتیاط پر عمل ہوتا ہے، اس لئے ناپاک سمجھ کر باقی معاملہ کرنا زیادہ بہتر ہے۔

چونکہ شرم گاہ سے جو رطوبت خارج ہوتی ہے، اس کے بارے میں یقینی طور پر معلوم نہیں ہوتا کہ یہ کس جگہ سے نکل رہی ہے، اس لئے احتیاط پر عمل کرتے ہوئے ناپاک سمجھا جائے اور اس سے وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر مسلسل ہر وقت جاری ہے تو وہ معذور ہے اور ہر وقت کے داخل ہونے کے بعد ایک دفعہ وضو کر لے، اور اس وضو سے اس وقت کے اندر جتنی نمازیں چاہے پڑھے۔ (۱)

☆..... لیکوریا کے مرض میں نکلنے والا پانی یا رطوبت ناپاک ہوتی ہے، کپڑے کا جو حصہ اس سے آلودہ ہو جائے گا، وہ ناپاک ہوگا، (۲) اگر اس کی مقدار ایک درہم کی مقدار سے کم ہوگی تو نماز ہو جائے گی، لیکن اس صورت میں بھی دھو لینا بہتر ہے، اور اگر اس کی مقدار ایک درہم سے زیادہ ہوگی تو اس صورت میں کپڑے کے اس حصے کو دھوئے بغیر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔ (۳)

☆..... جن عورتوں کو ماہواری سے پاک ہونے کے بعد مسلسل لیکوریا کی رطوبت

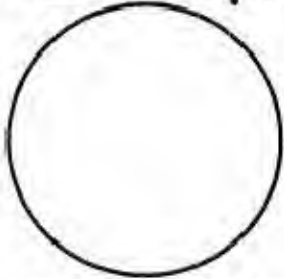
(۱) (وصاحب عذر من بہ سلس بول) لا يمكنه امساكه او استطلاق بطن او انفلات ریح او استحاضة..... ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة..... (وحكمه الوضوء) لا غسل ثوبه ونحوه (لكل فرض)..... (ثم يصلی) به (فيه فرضا و نفلا) فاذا خرج الوقت بطل، شامی: ۳۰۵/۱، ۳۰۶، كتاب الطهارة، مطلب في احكام المعذور، ط: سعيد كراچی. حاشية الطحطاوى على المراقی، ص: ۱۲۸، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قدیمی كراچی. الفقه الاسلامی وادلته: ۴۴۲/۱، المطلب الثامن وضوء المعذور، ط: رشیدیة كوئٹہ.

(۲) ولنا قوله عليه السلام لعمار وقد رآه يغسل ثوبه من نخامة انما يغسل الثوب من خمس من البول والغائط، والدم والمنى والقنى، الجوهرة النيرة، ص: ۴۷، باب الانجاس، ط: مير محمد كتب خانہ كراچی. هداية: ۵۷/۱، باب الانجاس وتطهيرها، ط: سعيد كراچی. بدائع الصنائع: ۸۰/۱، كتاب الطهارة، فصل في بيان مقدار ما يصير به المحل نجسا، الخ، ط: سعيد كراچی.

(۳) وعفا الشارع (عن قدر درهم وان كره تحريما فيجب غسله وما دونه تنزيها فيسن وفوقه مبطل فيفرض الدر المختار مع الرد: ۳۱۶/۱، باب الانجاس، ط: سعيد كراچی، بدائع الصنائع: ۸۰/۱، فصل في بيان مقدار ما يصير به المحل نجسا، ط: سعيد كراچی. هندية: ۴۵/۱، الفصل الثاني في الاعيان النجسة، ط: مكتبة حقانيہ پشاور.

رطوبت یا پانی نکلتا رہتا ہے، پورے وقت کے اندر پاکی کے ساتھ نماز پڑھنا ممکن نہیں ہوتا۔ تو وہ معذور ہیں، اور معذور کا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد ایک دفعہ وضو کر لے اور نماز پڑھے، ہاں اگر وضو کے بعد لیکور یا کی رطوبت کے علاوہ کوئی اور وضو ٹوٹنے والی چیز نکلے تو دوبارہ وضو کرے ورنہ دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

☆..... اور اگر لیکور یا کی رطوبت مسلسل خارج نہیں ہوتی بلکہ درمیان درمیان میں وقفہ ہوتا ہے، تو اس صورت میں معذور نہیں ہوگی، اس صورت میں اگر وضو کے بعد نماز سے پہلے یا نماز کے اندر لیکور یا کا پانی خارج ہو جائے تو اس کو دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھنا ضروری ہوگا۔ (۲) (اور درہم کی مقدار یہ ہے) (۳)



(۱) (وصاحب عذر من به سلسل) بول لا يمكنه امساكه (او استطلاق بطن او انفلات ریح او استحاضة)..... (ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة) بان لا يجد في جميع وقتها زمنا يتوضأ ويصلي فيه خاليا عن الحدث (ولو حكما) لان الانقطاع اليسير ملحق بالعدم (وهذا شرط العذر) (في حق الابتداء) وفي حق البقاء كفي وجوده في جزء من الوقت)..... (وحكمه الوضوء) لا غسل ثوبه،..... فاذا خرج الوقت بطل، الدر المختار مع الرد: ۳۰۵/۱، باب الانجاس، ط: سعيد كراچی، البحر الرائق: ۲۱۵/۱، باب الحيض، ط: سعيد كراچی، فتح القدير: ۱۵۹/۱، كتاب الطهارة فصل في الاستحاضة، ط: مصطفى البابي مصر.

(۲) شرط ثبوت العذر ابتداء ان يستوعب استمرار وقت الصلاة، كاملا وهو الاظهر كالانقطاع لا يثبت ما لم يستوعب الوقت كلها حتى لو سال دمها في بعض وقت صلاة فتوضأت وصلت ثم خرج الوقت ودخل وقت صلاة اخرى وانقطع دمها فيه اعادت تلك الصلاة لعدم الاستيعاب..... وشروط بقاءه ان لا يمضي عليه وقت فرض الا والحدث الذي ابتلي به يوجد فيه، هندية: ۳۰/۱ - ۳۱، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس، والاستحاضة، ط: رشيدية كوئٹہ، الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۳۰۷/۱ - ۳۰۸، مطلب في احكام المعذور ط: سعيد كراچی، البحر الرائق: ۲۱۷/۱، باب الحيض، ط: سعيد كراچی.

(۳) والصحيح ان يعتبر بالوزن في النجاسة المتجسدة، وهو ان يكون وزنه قدر الدرهم الكبير المشقال وبالمساحة في غيرها وهو قدر عرض الكف، فتاوى هندية: ۳۵/۱، الفصل الثاني في الاعيان النجسة، ط: مكتبة حقانيہ پشاور، الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۳۱۸/۱، باب الانجاس، ط: سعيد كراچی، بدائع الصنائع: ۸۰/۱، فصل في بيان مقدار الخ، ط: سعيد كراچی.